احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سالانہ نمبر
28 دسمبر 2011ء
28 فتح 1390 ہش

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

047-6213029
C.P.L FR-10

ہر خطہ ہائے ارض پر جماعت احمدیہ کی خدمت خلق کے مظاہر

احمدیہ ہسپتال شیانڈا۔ کینیا

نور ہسپتال قادیان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

احمدیہ میڈیکل سنٹر موروگورو۔ تنزانیہ

سندھ کے سیلاب زدہ علاقوں میں بے لوث خدمات

نصرت ہائی سکول بانجل۔ گیمبیا

افریقہ کا ایک میڈیکل کیمپ

احمدیہ ہسپتال پاراکو۔ بینن

ٹی آئی احمدیہ سکول کماسی۔ گھانا

رنج و مِحَن کے ہاتھوں ستائے بہت سے ہیں   غم بانٹنے اگر ہوں قرینے بہت سے ہیں

سید القوم خادمھم۔قوم کا سردار قوم کا خادم ہوتا ہے۔(حدیث نبویؐ)

حضور انور احمدیہ پرائمری سکول ڈوری برکینا فاسو میں خطاب فرما رہے ہیں

احمدیہ ریڈیو سٹیشن بوبوجلاسو، برکینا فاسو کا معائنہ۔2/اپریل 2004ء

احمدیہ ہسپتال واگاڈوگو برکینا فاسو کی نئی عمارت کا افتتاح و معائنہ۔3/اپریل 2004ء

احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان گھانا کے وارڈ کا معائنہ۔22 مارچ 2004ء

احمدیہ ہسپتال واگاڈوگو برکینا فاسو کا معائنہ۔29 مارچ 2004ء

احمدیہ ہسپتال اپاپا، لیگوس۔نائیجیریا میں نئی نصب شدہ ایکسرے مشین کا افتتاح 23/اپریل 2008ء

احمدیہ ہومیو پیتھی فرسٹ سنٹر واگاڈوگو برکینا فاسو کا معائنہ۔29 مارچ 2004ء

احمدیہ ہسپتال اجوکورو نائیجیریا کے وارڈ میں ایک مریض کی عیادت۔23/اپریل 2008ء

بیمار ہیں، دوا بھی نہیں اور خالی ہاتھ
گر ڈھونڈیئے تو ایسے گھرانے بہت سے ہیں

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اداریہ

ہمارا امتیازی نشان

حضرت مسیح موعود انسان کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

عربی میں آدمی کو انسان کہتے ہیں یعنی جس میں دو انس ہیں ایک انس خدا کی اور ایک انس بنی نوع کی اور اسی طرح ہندی میں اس کا نام مانس ہے جو مانوس کا مخفف ہے۔ (نسیم دعوت۔ روحانی خزائن جلد 19 ص 387)

پھر بنی نوع کے ساتھ ہمدردی کے طبعی امر اور اس کے اعلیٰ خلق میں تبدیلی کا راز یوں بیان کرتے ہیں:۔

منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں۔ ہمدردی خلق کا ایک جوش ہے۔ قومی حمایت کا جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کرتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے۔ سو اس حالت کو خلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ فقط ایک طبعی جوش ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالت طبعی کووں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کوے کے مرنے پر ہزارہا کوے جمع ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہوگی جبکہ یہ ہمدردی انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقع پر ہو۔ اس وقت یہ ایک عظیم الشان خلق ہوگا جس کا نام عربی میں مواسات اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جل شانہ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔......

یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہئے اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں ان کی اعانت ہرگز نہیں کرنی چاہئے اور قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو۔ حکومت اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑو جو خیانت کرنے سے باز نہیں آتے۔ خدا تعالیٰ خیانت پیشہ لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 ص 363)

اس خلق کو بھی ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ نے بلندی کی معراج پر پہنچا دیا۔ کیا بلحاظ تعلیم اور کیا بلحاظ نمونہ ہر پہلو سے ہمدردی خلق کے لازوال نمونے تخلیق کئے جن کی دنیا آج شدت سے محتاج ہے اول تو یہ خلق معدوم ہوتا جا رہا ہے اور اگر ہے تو در حقیقت خلق نہیں بلکہ قومی تعصب اور ذاتی اور نسلی اور ملکی مفادات کا مجموعہ ہے۔

آج جماعت احمدیہ رسول کریم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اس خلق کو زندہ کر رہی ہے اور الفضل کا یہ شمارہ اسی مقصد کے لئے وقف ہے۔ آج جماعت دکھ اٹھا کر آرام پہنچا رہی ہے۔ اس کے سر سے چادر کھینچی جاتی ہے مگر وہ غریبوں کے لئے سائبان مہیا کرتی ہے۔ اس کا پانی بند کیا جاتا ہے تو وہ آب حیات پلاتی ہے۔ اس کو غریب اور کنگال بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تو وہ جھولیاں بھر بھر کر دیتی ہے۔ اس کی راہ میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں تو وہ وقار عمل کر کے راستوں کو ہموار کرتی ہے۔ اس کو گالیاں دی جاتی ہیں تو وہ دعائیں دیتی ہے۔

اس مضمون کو آپ اس شمارہ کے ہر صفحے پر درخشاں و رخشاں پائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے یہ امتیازی نشان زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الفضل سالانہ نمبر 2011ء

28 دسمبر 2011ء

بعنوان

خدمت خلق

فہرست مضامین	مضمون نگار	صفحہ
☆اداریہ۔ ہمارا امتیازی نشان	ایڈیٹر	1
☆خدمت خلق سے متعلق قرآنی آیات		2
☆ہمدردی خلق سے متعلق احادیث نبویہؐ		4
☆ہمدردی مخلوق کے بارہ میں ارشادات	حضرت مسیح موعود	7
☆اللہ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کی تعلیم	حضرت خلیفۃ المسیح الاول	9
☆عزت خدمت سے حاصل ہوتی ہے	حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	11
☆خدا کی محبت میں فنا ہو کر مخلوق کی خدمت کریں	حضرت خلیفۃ المسیح الثالث	13
☆خدمت خلق کرنے والوں سے خدا محبت کرتا ہے	حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	15
☆نوع انسان سے ہمدردی بہت بڑی عبادت ہے	حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ	17
☆رسول کریمؐ کی ہمدردی مخلوق کے نمونے	مکرم حافظ مظفر احمد صاحب	21
☆صحابہ رسولؐ کی خدمت خلق کے قابل تقلید واقعات	مکرم عبدالقدیر قمر صاحب	25
☆حضرت مسیح موعود کی شفقت علیٰ خلق اللہ کے اچھوتے انداز	مکرم فخرالحق شمس صاحب	29
☆رفقاء مسیح موعود کی خدمت خلق کے پُر اثر واقعات	ابن احمد	33
☆خدمت خلق کے بارے میں خلفاء سلسلہ کی تحریکات	عبدالسمیع خان	37
☆خدمت خلق کے میدان میں احمدیوں کے مثالی نمونے	مکرم منیر احمد رشید صاحب	45
☆مجلس خدام الاحمدیہ اور خدمت خلق	مکرم افتخار احمد انور صاحب	51
☆مجلس انصار اللہ اور خدمت خلق	مکرم محمد رئیس طاہر صاحب	55
☆ہیومینیٹی فرسٹ کے کارہائے نمایاں	مکرم احمد مستنصر قمر صاحب	59
☆ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کا فیضان	مکرم مقبول احمد ظفر صاحب	67
☆جماعت احمدیہ کراچی کی خدمت خلق	مکرم محمد محمود طاہر صاحب	75
☆ایک پاکستانی خادم خلق۔ عبدالستار ایدھی		79
☆نصرت جہاں سکیم کے تحت رفاہی سرگرمیاں	مکرم حنیف احمد محمود صاحب	81
☆IAAAE کے خدمت خلق کے عالمی پراجیکٹس	مکرم محمود مجیب اصغر صاحب	89
☆احمدی ڈاکٹرز کی طبی خدمات	مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب	93
☆خدمت خلق کے عالمی ادارے اور شخصیات		97

☆منظومات☆

☆حضرت مسیح موعود کا فارسی اور عربی کلام مع ترجمہ صفحہ 20-28

☆حضرت مصلح موعود	صفحہ 73	☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابع	صفحہ 32
☆حضرت نواب مبارکہ بیگم	صفحہ 73	☆ثاقب زیروی	صفحہ 87
☆چوہدری محمد علی	صفحہ 28	☆عبدالکریم قدسی	صفحہ 44
☆مبارک احمد عابد	صفحہ 49	☆صابر ظفر	صفحہ 65
☆احمد فراز	صفحہ 78	☆ابن کریم	صفحہ 99

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 100 روپے

مخلوق کے تمام طبقوں کی بلا امتیاز خدمت کے متعلق اللہ جل شانہ کے پاکیزہ ارشادات

قرآن کریم نے خدمت خلق کا عالمی منشور پیش کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں

رب العالمین

تمام حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ (الفاتحہ:2)

رحمۃ للعالمین

اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔ (الانبیاء:108)

یقیناً تمہارے پاس تمہی میں سے ایک رسول آیا۔ اسے بہت سخت شاق گزرتا ہے جو تم تکلیف اٹھاتے ہو (اور) وہ تم پر (بھلائی چاہتے ہوئے) حریص (رہتا) ہے۔ مومنوں کے لئے بے حد مہربان (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(التوبہ:128)

پس اللہ کی خاص رحمت کی وجہ سے تو ان کے لئے نرم ہو گیا اور اگر تو تندخُو (اور) سخت دل ہوتا تو وہ ضرور تیرے گرد سے دور بھاگ جاتے۔ پس ان سے درگزر کر اور ان کے لئے بخشش کی دعا کر اور (ہر) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو (کوئی) فیصلہ کر لے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔ یقیناً اللہ توکل کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے۔

(آل عمران:160)

خدمت خلق کا عالمی منشور

تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔ تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ (آل عمران:111)

اخوت کی تعلیم اور اس کے تقاضے

اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرواؤ۔ پس اگر ان میں سے ایک دوسری کے خلاف سرکشی کرے تو جو زیادتی کر رہی ہے اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے فیصلہ کی طرف لوٹ آئے۔ پس اگر وہ لوٹ آئے تو ان دونوں کے درمیان عدل سے صلح کرواؤ اور انصاف کرو۔ یقیناً اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

مومن تو بھائی بھائی ہی ہوتے ہیں۔ پس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروایا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! (تم میں سے) کوئی قوم کسی قوم پر تمسخر نہ کرے۔ ممکن ہے وہ ان سے بہتر ہو جائیں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں)۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہو جائیں اور اپنے لوگوں پر عیب مت لگایا کرو اور ایک دوسرے کو نام بگاڑ کر نہ پکارا کرو۔ ایمان کے بعد فسوق کا داغ لگ جانا بہت بری بات ہے اور جس نے توبہ نہ کی تو یہی وہ لوگ ہیں جو ظالم ہیں۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں اور تجسس نہ کیا کرو اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

(الحجرات:10 تا 13)

تمام طبقات سے ہمدردی کرو

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

(یعنی) وہ لوگ جو (خود بھی) بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں اور اس کو چھپاتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور ہم نے کافروں کے لئے بہت رسوا کرنے والا عذاب تیار کیا ہے۔ (النساء:38،37)

نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق یا مغرب کی طرف پھیرو۔ بلکہ نیکی اسی کی ہے جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر اور فرشتوں پر اور کتاب پر اور نبیوں پر اور مال دے اس کی محبت رکھتے ہوئے اقرباء کو اور یتیموں کو اور مسکینوں کو اور مسافروں کو اور سوال کرنے والوں کو نیز گردنوں کو آزاد کرانے کی خاطر اور جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ دے اور وہ جو اپنے عہد کو پورا کرتے ہیں جب وہ عہد باندھتے ہیں اور تکلیفوں اور دکھوں کے دوران صبر کرنے والے ہیں اور جنگ کے دوران بھی۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے صدق اختیار کیا اور یہی ہیں جو متقی ہیں۔ (البقرہ:178)

نیکی میں تعاون

اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

(المائدہ:3)

معاف کردو

اور تم میں سے صاحب فضیلت اور صاحب توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔ (النور:23)

بنی اسرائیل کو خدمت کا حکم

اور جب ہم نے بنی اسرائیل کا میثاق (ان سے) لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین سے احسان کا سلوک کرو گے اور قریبی رشتہ داروں سے اور یتیموں سے اور مسکینوں سے بھی اور لوگوں سے نیک بات کہا کرو اور نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اس کے باوجود تم میں سے چند کے سوا تم سب (اس عہد سے) پھر گئے اور تم اعراض کرنے والے تھے۔

اور جب ہم نے تمہارا میثاق لیا کہ تم (آپس میں) اپنا خون نہیں بہاؤ گے اور اپنے ہی لوگوں کو اپنی آبادیوں سے نہیں نکالو گے اس پر تم نے اقرار کیا اور تم اس کے گواہ تھے۔ (البقرہ:85،84)

والدین اور رحمی رشتوں کا خیال

تو کہہ دے آؤ میں پڑھ کر سناؤں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کر دیا ہے (یعنی) یہ کہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور (لازم کر دیا ہے کہ) والدین کے ساتھ احسان سے پیش آؤ اور رزق کی تنگی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم ہی تمہیں رزق دیتے ہیں اور ان کو بھی۔

(الانعام:152)

اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے حق میں تاکیدی نصیحت کی۔ اس کی ماں نے اسے کمزوری پر کمزوری میں اٹھائے رکھا اور اس کا دودھ چھڑانا دو سال میں (مکمل) ہوا۔ (اسے ہم نے یہ تاکیدی نصیحت کی) کہ میرا شکر ادا کر اور اپنے والدین کا بھی۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔

اور اگر وہ دونوں (بھی) تجھ سے جھگڑا کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرا جس کا تجھے کوئی علم نہیں تو ان دونوں کی اطاعت نہ کر اور ان دونوں کے ساتھ دنیا میں دستور کے مطابق رفاقت جاری رکھ اور اس کے رستے کی اتباع کر جو میری طرف جھکا۔ پھر میری طرف ہی تمہارا لوٹ کر آنا ہے پھر میں تمہیں اس سے آگاہ کروں گا جو تم کرتے رہے ہو۔

(لقمان:16،15)

اور ہم نے انسان کو تاکیدی نصیحت کی کہ اپنے والدین سے احسان کرے۔ اسے اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اٹھائے رکھا اور تکلیف ہی کے ساتھ اسے جنم دیا۔ اور اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ اپنی پختگی کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا تو اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجا لاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کر دے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔ (حٰمٓ:16)

اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو۔ اگر ان دونوں میں سے کوئی

ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اُف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔

اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا دے اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر۔

اور اگر تجھے ان سے اعراض کرنا ہی پڑے تو اپنے رب کی رحمت کے حصول کی خاطر، جس کی تو امید رکھتا ہے، ان سے نرم بات کہہ۔

اور اپنی مٹھی (بخل کے ساتھ) بھینچتے ہوئے گردن سے نہ لگا لے اور نہ ہی اسے پورے کا پورا کھول دے کہ اس کے نتیجہ میں تو ملامت زدہ (اور) حسرت زدہ ہو کر بیٹھ رہے۔

(بنی اسرائیل: آیات 30,29,27,25,24)

اے لوگو! اپنے رب کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ (النساء:2)

ترکہ کی تقسیم میں حصہ

اور جب (ترکہ کی) تقسیم پر (ایسے) اقرباء (جن کو قواعد کے مطابق حصہ نہیں پہنچتا) اور یتیم اور مسکین بھی آجائیں تو کچھ اس میں سے ان کو بھی دو اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

اور وہ لوگ اس بات سے ڈریں کہ اگر وہ اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑ جاتے تو ان کے بارہ میں خوف کھاتے۔ پس چاہئے کہ وہ اللہ سے ڈریں اور صاف سیدھی بات کہیں۔

یقیناً وہ لوگ جو یتیموں کا مال از راہِ ظلم کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں محض آگ جھونکتے ہیں اور یقیناً وہ بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑیں گے۔

(النساء:9 تا 11)

زکوٰۃ کے مصارف

صدقات تو محض محتاجوں اور مسکینوں اور ان (صدقات) کا انتظام کرنے والوں اور جن کی تالیف قلب کی جارہی ہو اور گردنوں کو آزاد کرانے اور چٹی میں مبتلا لوگوں اور اللہ کی راہ میں عمومی خرچ کرنے اور مسافروں کے لئے ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے ایک فرض ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ (التوبہ:60)

انفاق فی سبیل اللہ میں حصہ

وہ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔ تو کہہ دے کہ تم (اپنے) مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرنا چاہو تو والدین کی خاطر کرو اور اقرباء کی خاطر اور یتیموں کی خاطر اور مسکینوں کی خاطر اور مسافروں کی خاطر اور جو نیکی بھی تم کرو تو اللہ یقیناً اس کا خوب علم رکھتا ہے۔ (البقرہ:216)

مال غنیمت کے حقدار

اور تم جان لو کہ جو بھی مال غنیمت تمہارے ہاتھ لگے تو اس کا پانچواں حصہ اللہ (یعنی دین کے کاموں کے لئے) اور رسول کے لئے اور اقرباء کے لئے اور یتامیٰ اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے۔ (الانفال:42)

اللہ نے بعض بستیوں کے باشندوں (کے اموال میں) سے اپنے رسول کو بطور غنیمت عطا کیا ہے تو وہ اللہ کے لئے اور رسول کے لئے ہے اور اقرباء، یتامیٰ اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔ تا ایسا نہ ہو کہ یہ (مال غنیمت) تمہارے امراء ہی کے دائرے میں چکر لگاتا رہے اور رسول جو تمہیں عطا کرے تو اسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اس سے رک جاؤ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

ان درویش مہاجرین کے لئے بھی ہے جو اپنے گھروں سے نکالے گئے اور اپنے اموال سے (الگ کئے گئے)۔ وہ اللہ ہی سے فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں۔ یہی ہیں وہ جو سچے ہیں۔ (الحشر:9,8)

یتامیٰ اور بیوگان کے حقوق

اور یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ مگر ایسے طریق پر کہ وہ بہترین ہو یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور عہد کو پورا کرو یقیناً عہد کے بارہ میں پوچھا جائے گا۔

اور جب تم ماپ کرو تو پورا ماپ کرو اور سیدھی ڈنڈی سے تولو۔ یہ بات بہت بہتر اور انجام کار سب سے اچھی ہے۔ (بنی اسرائیل:36,35)

اور سوائے ایسے طریق کے جو بہت اچھا ہو یتیم کے مال کے قریب نہ جاؤ یہاں تک کہ وہ اپنی بلوغت کی عمر کو پہنچ جائے اور ماپ اور تول انصاف کے ساتھ پورے کیا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتے اور جب بھی تم کوئی بات کرو تو عدل سے کام لو خواہ کوئی قریبی ہی (کیوں نہ) ہو اور اللہ کے (ساتھ کئے گئے) عہد کو پورا کرو۔ یہ وہ امر ہے جس کی وہ تمہیں سخت تاکید کرتا ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

(الانعام:153)

اور یتامیٰ کو ان کے اموال دو اور خبیث چیزیں پاک چیزوں کے تبادلہ میں نہ لیا کرو اور ان کے اموال اپنے اموال سے ملا کر نہ کھا جایا کرو۔ یقیناً یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (النساء:3)

اور تجھے کیا سمجھائے کہ عقبہ کیا ہے؟

گردن کا آزاد کرنا

یا ایک عام فاقے والے دن میں کھانا کھلانا۔

ایسے یتیم کو جو قرابت والا ہو۔

یا ایسے مسکین کو جو خاک آلودہ ہو۔

(البلد:13 تا 16)

پس جہاں تک یتیم کا تعلق ہے تو اس پر سختی نہ کر۔

اور جہاں تک سوالی کا تعلق ہے تو اسے مت جھڑک۔ (الضحیٰ:11,10)

اور وہ تجھ سے یتیموں کے بارے میں پوچھتے ہیں تو کہہ دے ان کی اصلاح اچھی بات ہے اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رہو تو وہ تمہارے بھائی بند ہی ہیں اور اللہ فساد کرنے والے کا اصلاح کرنے والے سے فرق جانتا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں ضرور مشکل میں ڈال دیتا۔ یقیناً اللہ کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔ (البقرہ:221)

اور بے عقلوں کے سپرد اپنے وہ اموال نہ کیا کرو جن کو اللہ نے تمہارے لئے (اقتصادی) قیام کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں ان (اموال) میں سے کھلاؤ اور انہیں پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہا کرو۔

اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح (کی عمر) کو پہنچ جائیں۔ پس اگر تم ان میں عقل (کے آثار) محسوس کرو تو ان کے اموال ان کو واپس کردو اور اس ڈر سے اسراف اور تیزی کے ساتھ ان کو نہ کھاؤ کہ کہیں وہ بڑے نہ ہو جائیں اور جو امیر ہو تو چاہئے کہ وہ (ان کا مال کھانے سے) کلیۃً احتراز کرے۔ ہاں جو غریب ہو تو وہ مناسب طریق پر کھائے۔ پھر جب تم ان کی طرف ان کے اموال لوٹاؤ تو ان پر گواہ ٹھہرا لیا کرو اور اللہ حساب لینے کے لئے کافی ہے۔ (النساء:6 تا 7)

بچوں میں سے (بے سہارا) کمزوروں کے متعلق (اللہ فتویٰ دیتا ہے) اور (تاکید کرتا ہے) کہ تم یتیموں کے حق میں انصاف کے ساتھ مضبوطی سے کھڑے ہو جاؤ۔ پس جو نیکی بھی تم کرو گے تو یقیناً اللہ اس کا خوب علم رکھتا ہے۔ (النساء:128)

اور تمہارے درمیان جو بیوائیں ہیں ان کی بھی شادیاں کراؤ اور اسی طرح جو تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے نیک چلن ہوں ان کی بھی شادی کراؤ۔ اگر وہ غریب ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی بنا دے گا اور اللہ بہت وسعت عطا کرنے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

(النور:33)

احسان نہ جتاؤ

وہ لوگ جو اپنے اموال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، پھر جو وہ خرچ کرتے ہیں اس کا احسان جتاتے ہوئے یا تکلیف دیتے ہوئے پیچھا نہیں کرتے، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔

اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا زیادہ بہتر ہے ایسے صدقہ سے کہ کوئی آزار اس کے پیچھے آ رہا ہو اور اللہ بے نیاز (اور) بردبار ہے۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقات کو احسان جتا کر یا اذیت دے کر ضائع نہ کیا کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کی خاطر خرچ کرتا ہے اور نہ تو اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور نہ یوم آخر پر۔ پس اس کی مثال ایک ایسی چٹان کی طرح ہے جس پر مٹی (کی تہ) ہو۔ پھر اس پر موسلا دھار بارش برسے تو اسے چٹیل چھوڑ جائے۔ جو کچھ وہ کماتے ہیں اس میں سے کسی چیز پر وہ کوئی اختیار نہیں رکھتے اور اللہ کافر قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ (البقرہ:263 تا 265)

صحابہؓ کا ایثار اور خدمت خلق

اور وہ لوگ جنہوں نے ان سے پہلے ہی گھر تیار کر رکھے تھے اور ایمان کو (دلوں میں) جگہ دی تھی وہ ان سے محبت کرتے تھے جو ہجرت کرکے ان کی طرف آئے اور اپنے سینوں میں اس کی کچھ حاجت نہیں پاتے تھے جو ان (مہاجروں) کو دیا گیا اور خود اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے تھے باوجود اس کے کہ انہیں خود تنگی درپیش تھی۔ پس جو کوئی بھی نفس کی خساست سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

(الحشر:10)

اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔

ہم تمہیں محض اللہ کی رضا کی خاطر کھلا رہے ہیں، ہم ہرگز نہ تم سے کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔ (الدھر:10,9)

یقیناً نصیحت صرف عقل والے لوگ ہی پکڑتے ہیں۔

(یعنی) وہ لوگ جو اللہ کے (ساتھ کئے ہوئے) عہد کو پورا کرتے ہیں اور میثاق کو نہیں توڑتے۔

اور وہ لوگ جو اسے جوڑتے ہیں جسے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور برے حساب سے خوف کھاتے ہیں۔

اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی خاطر صبر کیا اور نماز کو قائم کیا اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا اس میں سے چھپا کر بھی اور اعلانیہ بھی خرچ کیا اور جو نیکیوں کے ذریعہ برائیوں کو دور کرتے رہتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے گھر کا (بہترین) انجام ہے۔ (الرعد:20 تا 23)

عام خدمت اور ہمدردی کے متعلق رسول اللہؐ کی پاک تعلیم اور پاکیزہ نمونے

نرم دل پر آگ حرام ہے۔ مومن جسد واحد ہیں، قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے

اللہ کی عیال

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کی عیال یعنی مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

دلوں کی سرشت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

دلوں کی سرشت یہ بنائی گئی ہے کہ جو ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرے دل ان سے محبت کرتے ہیں اور جو بدسلوکی کرے اس سے نفرت کرتے ہیں۔

(شعب الایمان بیہقی جلد 6 صفحہ 481 حدیث نمبر 8984 دارالکتب العلمیہ بیروت 1410ھ۔طبع اول)

نرمی اور شفقت

اللہ نرمی کو پسند کرتا ہے

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

ان اللّٰہ رفیق یحب الرفق

اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند کرتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ باب فضل الرفق حدیث نمبر:4697)

رفق ہمیشہ فائدہ مند ہے

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم میں رفق (نرمی) پایا جاتا ہو اور اس نے اسے فائدہ نہ دیا ہو اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قوم میں جہالت اور حماقت پائی جاتی ہو اور اس کو نقصان نہ دیا ہو۔

(جامع معمر بن راشد جلد 11 صفحہ 165)

اللہ کے برتن

حضرت ابن عیینہؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

زمین پر بسنے والے بعض لوگ ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے برتن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے برتن اس کے نیک بندوں کے دل ہیں اور ان میں سے اللہ کو سب سے پیارا بندہ وہ ہے جس کا دل اس کی مخلوق کیلئے زیادہ نرم اور ملائم ہو۔

(کنزالعمال جلد 1 صفحہ 132 حدیث نمبر:1203 کتاب الایمان والاسلام الفصل الثالث فی خطرات القلب)

نرم دل پر آگ حرام ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کیا میں تمہیں بتاؤں کہ آگ کس پر حرام ہے۔ وہ حرام ہے ہر اس شخص پر جو (اللہ اور اس کے بندوں سے) قریب ہے۔ ان سے نرم سلوک کرتا ہے۔ ملائمت رکھتا ہے اور ان کے لئے سہولت مہیا کرتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ۔ حدیث نمبر 2412 مسند احمد حدیث نمبر 3742)

نرم خُو۔ نرم دل

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

کیا میں تمہیں اہل جنت کے متعلق خبر نہ دوں۔ ہر آسانی پیدا کرنے والا۔ نرم خو۔ نرم دل اور لوگوں کے قریب رہنے والا اہل جنت میں شامل ہے۔

(المعجم الصغیر طبرانی جلد 1 صفحہ 72۔ حدیث نمبر 89 مکتب اسلامی بیروت 1985 طبع اول)

مومن۔ یک جان۔ دو قالب

جسد واحد

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

تو دیکھے گا کہ اہل ایمان باہمی رحم وشفقت اور محبت میں ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں۔ جب کسی عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس کی خاطر بے خوابی اور تکلیف کا شکار ہو جاتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس حدیث نمبر:5552)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

ایک مومن دوسرے مومن کے لئے بطور آئینہ کے ہے۔ اور ہر مومن دوسرے کا بھائی ہے وہ اس کے اموال اور جائیداد کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے اور پشت کی طرف سے بھی اس کی حفاظت کرتا ہے۔

(سنن ابوداؤد کتاب الادب باب فی النصیحۃ حدیث نمبر:4272)

اللہ کی خاطر محبت کرنے والے

حضرت معاذؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے جلال کی بناء پر آپس میں محبت کرنے والوں کے لئے نور سے بنے ہوئے ایسے منبر ہیں جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔

(جامع ترمذی کتاب الزھد باب الحب فی اللہ حدیث نمبر 2312)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ آج جبکہ میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فی فضل الحب فی اللہ حدیث نمبر 4655)

مصافحہ کیا کرو

عطاء ابن ابی مسلم بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

آپس میں مصافحہ کیا کرو اس سے کینہ جاتا رہے گا۔ اور ایک دوسرے کو تحائف دیا کرو اس سے باہمی محبت پیدا ہوگی اور نفرت ختم ہوگی۔

(موطا امام مالک کتاب الجامع باب فی المھاجرۃ حدیث نمبر:1413)

اکٹھے رہو

حضرت عمروؓ بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب سفر میں کسی جگہ پڑاؤ کرتے تو لوگ وادیوں اور گھاٹیوں میں دور دور پھیل جاتے اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارا یہ تفرقہ شیطان کی طرف سے ہے اس کے بعد آپ جب کہیں قیام فرماتے تو صحابہ باہم اکٹھے رہتے یہاں تک کہ یہ بھی کہا جاتا کہ اگر ایک کپڑا سب پر پھیلا دیا جائے تو سب کو ڈھانپ لے۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب مایومر من انضمام العسکر حدیث نمبر 2259)

بے رخی نہ برتو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ حسد نہ کرو بے رخی اور بے تعلقی اختیار نہ کرو اور باہمی تعلقات نہ توڑو بلکہ اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب ما ینھی عن التحاسد حدیث نمبر 5604)

زیادتی نہ کرو

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی کی ہے کہ تم سب عاجزی اختیار کرو اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزھد باب البغی حدیث نمبر:4204)

پا کے دکھ آرام دو

حضرت معاذ بن انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے۔ اور جو تجھے نہیں دیتا اسے بھی دے۔ اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے اس سے درگزر کرے۔

(مسند احمد جلد 3 ص 438 حدیث نمبر:15065)

صلہ رحمی کا معیار

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو احسان کے بدلے احسان کرے۔ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس سے رحمی تعلق کاٹا جائے تب بھی وہ اس کو جوڑے اور احسان کرے۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب لیس الواصل بالمکافی)

عام ہمدردی کی تعلیم

اگر رحم چاہتے ہو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔تم اہل زمین پر رحم کرو۔آسمان کا خدا تم پر رحم کرے گا۔

(سنن ابن داؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ حدیث نمبر 4290)

کمزوروں پر رحم کرو

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔

(جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ حدیث نمبر 2418)

اللہ اور بندوں کے حقوق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے ابوہریرہ تقویٰ اختیار کرو تو سب سے بڑے عبادت گزار بن جاؤ گے اور دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو صحیح مومن بن جاؤ گے۔

(ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع حدیث نمبر 4207)

جو بے چینی محسوس کرتا ہے

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے اللہ اس کی ضرورت کا خیال رکھتا ہے۔اور جو شخص کسی کی تکلیف اور بے چینی اس دنیا میں دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف اور بے چینی اس سے دور کردے گا۔

(بخاری کتاب المظالم باب لایظلم المسلم المسلم حدیث نمبر:2262)

سارے حقوق ادا کرو

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا مجھے تمہارے متعلق بتایا گیا ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو۔اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں خراب ہو جائیں گی اور تمہارا دل تھک جائے گا۔دیکھو تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے روزہ بھی رکھو اور ناغہ بھی کرو۔عبادت بھی کرو اور آرام بھی کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل حدیث نمبر:1085)

قیادت برائے خدمت

قوم کا سردار

حضرت زیدؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

سید القوم خادمھم

قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔

(الجہاد لابن المبارک جلد 1 ص 159 حدیث نمبر:207۔الدار التونسیہ۔تیونس۔1972ء)

خدمت کرنے کا اجر

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ جس نے اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں کی خدمت کی اسے اپنے ہر ساتھی پر ایک قیراط اجر کے ساتھ فضیلت دی جاتی ہے۔

(الجہاد لابن المبارک جلد 1 ص 160 حدیث نمبر 211۔الدار التونسیہ۔تیونس۔1972ء)

کمزوروں اور مظلوموں کی خدمت

مجھے کمزوروں میں تلاش کرو

حضرت ابوالدرداؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

مجھے اپنے کمزوروں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں تمہارے غرباء کی وجہ سے ہی رزق دیا جاتا ہے اور نصرت عطا کی جاتی ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الجہاد باب فی الاستفتاح حدیث نمبر:1624)

مظلوم کی دادرسی

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔

جو کسی مظلوم کی دادرسی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے 73 بخششیں لکھ دیتا ہے۔جن میں سے ایک بخشش دنیا میں اس کے تمام امور کی اصلاح کی ضامن بن جاتی ہے اور باقی 72 قیامت کے دن اس کے درجات کی بلندی کا موجب بن جائیں گی۔

(مسند ابویعلیٰ جلد 7 صفحہ 255 حدیث نمبر:4266)

مزدور کا حق مارنے والا

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تین آدمیوں کا قیامت کے دن دشمن ہوں گا وہ شخص جس نے اللہ کے نام پر کوئی عہد کیا اور پھر اس کو توڑ دیا اور وہ شخص جس نے کسی آزاد کو غلام بنا لیا اور اس کو بیچ کر قیمت لے لی اور وہ شخص جس نے کسی مزدور سے خوب خدمت لی اور اس کا حق نہ دیا۔

(صحیح بخاری کتاب البیوع باب اثم من باع حرا حدیث نمبر 2075)

تواضع کی علامت

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

اپنے خادم کے ساتھ کھانا تواضع اور انکساری کی علامت ہے۔اور جو خادم کے ساتھ کھاتا ہے جنت اس کی مشتاق ہوتی ہے۔

(فردوس الاخبار جلد اول ص 162 حدیث نمبر 436 شیرویہ بن شھر دار الدیلمی۔دار الکتاب العربی طبع اول 1987ء)

خادموں سے حسن سلوک

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کسی کا خادم کھانا تیار کر کے لائے اور تم اسے اپنے پاس بٹھا کر نہ کھلا سکو تو کم از کم ایک یا دو لقمے تو اسے کھانے کو دے دو۔کیونکہ اس نے یہ کھانا محنت سے تیار کیا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب العتق باب اذا اتاہ خادمہ حدیث نمبر 2370)

یہ تمہارے بھائی ہیں

حضرت ابوذر غفاریؓ نے ایک غلام پر کچھ سختی کی تو رسول اللہ ﷺ ان پر ناراض ہوئے اور فرمایا:

یہ لوگ تمہارے بھائی اور خدمت گار ہیں جنہیں خدا نے تمہاری نگرانی میں دیا ہے۔پس جس شخص کے ماتحت اس کا بھائی ہو وہ اسے وہی کھلائے جو خود کھاتا ہے اور وہی پہنائے جو خود پہنتا ہے۔اور ان سے ان کی طاقت سے زیادہ کام نہ لو اور اگر کوئی مشکل کام ان کے سپرد کرو تو ان کی مدد کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب المعاصی من امر الجاھلیۃ حدیث نمبر:29)

بخشش کی راہ

حضرت سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جو شخص ماہ رمضان میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کو بخش دے گا اور اسے آگ سے آزاد کر دے گا۔ (مشکوٰۃ کتاب الصوم)

بوجھ کی کمی

حضرت سلمان فارسیؓ ایک دفعہ آٹا گوندھ رہے تھے کسی نے پوچھا خادم کہاں ہے فرمایا اس کو کسی کام سے بھیجا ہے مجھے یہ اچھا معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر زیادہ بوجھ ڈالوں۔

(طبقات ابن سعد جلد 4 ص 90)

ظلم کی ممانعت

ادائیگی حقوق

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

الظُّلمُ ظُلُماتٌ یومَ القیامۃِ

ظلم قیامت کے دن کئی قسم کی تاریکیاں بن کر سامنے آئے گا۔

(صحیح بخاری کتاب المظالم باب الظلم ظلمات حدیث نمبر:2267)

اللہ کی پکڑ

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے مگر جب گرفت کرلے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کہ اللہ کی پکڑ بہت دردناک اور سخت ہے۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر باب وکذلک اخذ ربک حدیث نمبر:4318)

جو دروازہ بند رکھتا ہے

حضرت معاویہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:۔

جو امام یا حاکم حاجت مندوں، ناداروں اور غریبوں کیلئے اپنا دروازہ بند رکھتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ضروریات کیلئے آسمان کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الاحکام باب فی امام الرعیۃ حدیث نمبر:1253)

اللہ کے برے بندے

حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے وہ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آجائے۔اور اللہ تعالیٰ کے برے بندے وہ ہیں جو غیبت اور چغلیاں کرتے پھرتے ہیں۔پیاروں کے درمیان تفرقہ ڈالتے ہیں اور نیک لوگوں کو مشقت اور ہلاکت میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ (مسند احمد۔حدیث نمبر:17312)

رسول اللہؐ کی خدمت خلق کے چند نمونے

مظلوموں کا حامی

ابوجہل نے ابن الغوث اراشی سے ایک اونٹ خریدا اور رقم دینے میں پس و پیش کرنے لگا اس نے مکہ میں قریش کے سرداروں سے مدد طلب کی مگر انہوں نے انکار کر دیا اور رسول کریم ﷺ کی طرف

اشارہ کیا۔آپؐ اس کے ساتھ ابوجہل کے گھر گئے اور آپؐ کے کہنے پر وہ فوراً رقم لے آیا اور بعد میں بتایا کہ میں نے رسولؐ اللہ کے سر کے پاس خونخوار اونٹ دیکھا تھا۔اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے چیر پھاڑ دیتا۔

(سیرت ابن ہشام امرالاراشی جلد 1 ص 389)

ضعیفوں کا ماویٰ

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غریب اور کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ان سے ملاقات کرتے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں شرکت فرماتے تھے۔

(کنز العمال جلد 7 ص 155 حدیث نمبر 18491)

دکھیوں کا امدادی آیا

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک جمعہ کو ایک بدحال شخص مسجد میں داخل ہوا۔ رسول کریم ﷺ نے اس کی خاطر صدقہ کی تحریک فرمائی۔صحابہ نے کچھ کپڑے پیش کئے تو رسولؐ اللہ نے دو کپڑے اسے دے دیئے۔ اگلے جمعہ کو وہ پھر آیا اور رسولؐ اللہ نے جب صدقہ کی تحریک کی تو اس نے ایک کپڑا پیش کر دیا۔مگر رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ تم اپنا کپڑا اٹھا لو۔

(سنن نسائی کتاب الجمعہ باب حث الامام علی الصدقہ حدیث نمبر 1391)

خدمت کے مواقع کی تلاش

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک غلام کے پاس سے گزرے جو بکری کی کھال اتار رہا تھا۔آپؐ نے فرمایا میں تمہیں کھال اتارنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔آپ نے اپنا بازو جلد اور گوشت کے درمیان داخل کیا اور اس کو دبایا۔ یہاں تک کہ بازو کندھے تک کھال کے اندر چلا گیا۔ پھر فرمایا اے بچے کھال اس طرح اتارا کرو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الذبائح باب السلخ حدیث نمبر 3170)

اسیروں کا رستگار

حضرت معاویہؓ بن حکم بیان کرتے ہیں کہ میری ایک لونڈی بکریاں چراتی تھی۔ ایک دن بھیڑیا ایک بکری اٹھا کر لے گیا۔ میں نے غصے میں لونڈی کو تھپڑ مار دیا اور جب رسول اللہ ﷺ کو بتایا تو آپ پر یہ بات بہت گراں گزری تو میں نے کہا کیا میں اسے آزاد نہ کردوں۔آپؐ نے فرمایا اسے میرے پاس لاؤ۔آپؐ نے اس سے پوچھا اللہ کہاں ہے اس نے کہا آسمان میں۔ پھر پوچھا میں کون ہوں اس نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپؐ نے مجھے فرمایا یہ مومنہ ہے اسے آزاد کردو۔

(صحیح مسلم کتاب المساجد باب تحریم الکلام حدیث نمبر 836)

حسن اخلاق کا پیکر

حضرت شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسولؐ اللہ کی خدمت میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوئی، آپؐ معذرت فرما رہے تھے مگر میں شکایت کئے جا رہی تھی اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا میں وہاں سے نکل کر اپنی بیٹی کے پاس آئی جو شرحبیل بن حسنہؓ کی زوجہ تھیں۔ میں نے شرحبیلؓ کو گھر میں پایا تو میں اسے برا بھلا کہنے لگی کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے اور تم گھر میں بیٹھے ہوا نہوں نے کہا خالہ جان آپ ناراض نہ ہوں میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا جو رسول اللہؐ نے عاریۃً لیا ہے۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے کیا علم کہ آپؐ اس حال میں ہیں میں خوامخواہ گلہ کرتی رہی۔ (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ :487)

ولیمہ کی دعوت

آنحضرت ﷺ نے حضرت ربیعہؓ کی شادی کروائی تو وہ کہنے لگے میرے پاس ولیمہ کرنے کی استطاعت نہیں۔حضرت بریدہ آپؐ کے ارشاد پر صحت مند مینڈھا لے آئے پھر آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے غلے کا ٹوکرا منگوایا۔ چنانچہ انہوں نے اس گوشت روٹی سے ولیمہ کیا اور رسولؐ اللہ بھی اس دعوت میں تشریف لائے۔

(مسند احمد جلد 4 ص 58 حدیث نمبر 16627)

غلہ نہ روکو

مکہ والوں کو غلے کا ایک حصہ یمامہ سے جایا کرتا تھا۔ جب یمامہ کے سردار ثمامہ بن اثالؓ نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے غلہ رکوا دیا اور کہا رسولؐ اللہ کی اجازت کے بغیر ایک دانہ بھی مکہ نہیں جائے گا۔اہل مکہ نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں خط لکھا کہ ہمارے بڑے تو قتل ہوگئے اور باقی بھوک سے مر رہے ہیں۔ چنانچہ رسولؐ اللہ نے ثمامہ کو خط لکھا کہ غلے کی ترسیل جاری کردے۔

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب وفد بنی حنیفۃ حدیث نمبر 4024۔سیرۃ ابن ہشام باب اسر اسامہ جلد 2 ص 638)

عفو وکرم کی بارش

رسول کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ کے بعد اہل مکہ پر قحط کا عذاب آیا اور وہ مردار اور ہڈیاں کھانے لگے۔ ابوسفیان نے مدینہ آکر رسولؐ اللہ سے دعا کی درخواست کی۔ رسولؐ اللہ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی اور بارشوں سے قحط دور ہوگیا۔ اس قحط کے دوران رسولؐ اللہ نے 500 دینار بھی اہل مکہ کی امداد کے لئے بھجوائے۔

(بخاری کتاب التفسیر۔سورۃ الدخان حدیث نمبر 4447 المبسوط للسرخسی جلد 10 ص 92)

عفو کی انتہاء

منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی سلول نے ام المومنین حضرت عائشہؓ پر ناپاک الزام لگایا۔اس کے مخلص مسلمان بیٹے نے اسی جرم میں اپنے باپ کو قتل کرنے کی اجازت مانگی تو آنحضرت ﷺ نے اس کی اجازت نہ دی۔

(اسد الغابہ جلد 3 ص 197)

جانی دشمن جانثار بن گیا

ایک دشمن فضالہ بن عمیر نے فتح مکہ کے موقع پر ارادہ کیا کہ آنحضرت ﷺ کو طواف کعبہ کے وقت شہید کردے۔ جب وہ رسولؐ اللہ کے قریب پہنچا تو آپ نے فرمایا تم کس ارادے سے آئے ہو۔ اس نے کہا ذکر الٰہی کر رہا ہوں۔ رسولؐ اللہ ہنس پڑے اور فرمایا اللہ سے استغفار کرو۔ پھر آپؐ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھا۔فضالہ کا بیان ہے کہ جب رسولؐ اللہ نے میرے سینے سے ہاتھ اٹھایا تو اللہ کی مخلوق میں سے رسولؐ اللہ سے بڑھ کر مجھے کوئی محبوب نہ تھا۔

(سیرت ابن ہشام۔کیف اسلم فضالہ جلد 2 ص 417)

صحابہ رسولؐ کے پاک نمونے

وہ میرے ہیں

آنحضرت ﷺ نے اشعر قبیلہ کے باہمی تعاون کو پسند کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ کے وقت جب ان کا زاد راہ ختم ہو جاتا ہے یا ان کے اہل وعیال کا کھانا کم پڑ جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس موجود ہوتا ہے وہ اس کو ایک کپڑے میں جمع کر لیتے ہیں اور پھر ایک برتن میں ڈال کر برابر تقسیم کر لیتے ہیں وہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔

(صحیح مسلم کتاب الفضائل باب فضائل الاشعریین حدیث:4556)

باقی معاف کردو

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی کو پھلوں کے کاروبار میں نقصان پہنچا اور اس پر بہت قرضہ چڑھ گیا آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی مگر قرض کی رقم کے برابر مال اکٹھا نہ ہوسکا۔اس پر رسولؐ اللہ نے قرض خواہوں سے فرمایا جو ملتا ہے لے لو اور باقی معاف کردو۔

(مسند احمد جلد 3 ص 58 حدیث نمبر 11568)

جب تک سب لوگ نہ کھائیں

حضرت عمرؓ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھنے والے تھے۔ 18 ہجری میں عرب میں قحط پڑا تو حضرت عمرؓ اپنی رعایا کے لئے بے چین ہوگئے۔ اس وقت آپؓ کی عجیب قلبی کیفیت تھی دور دراز سے غلہ اور دیگر اشیاء لوگوں کے لئے منگوا کر تقسیم کیں اور خود اپنے لئے مرغوب غذاؤں کا استعمال ترک کر دیا۔ گھی مہنگا ہوگیا تو اس کی بجائے تیل کھانے لگے۔جس سے پیٹ میں تکلیف ہو جاتی مگر فرماتے اس وقت تک گھی نہ کھاؤں گا جب تک سب لوگ نہ کھانے لگیں۔

(طبقات ابن سعد جلد 3 ص 312)

بیواؤں اور یتیموں کی درخواست

حضرت نعیم النحامؓ قبیلہ بنوعدی کے فرد تھے اور بنوعدی کی بیواؤں اور یتیموں کی نگہداشت کرتے تھے۔ انہوں نے قبول اسلام کے بعد ہجرت کا ارادہ کیا تو بیواؤں اور یتیموں نے ان سے درخواست کی کہ ہمیں چھوڑ کر نہ جائیں کوئی شخص آپ کو گزند نہیں پہنچا سکتا۔ چنانچہ اس وقت حضرت نعیمؓ ہجرت نہ کر سکے اور 6ھ میں مدینہ ہجرت کی۔ (اسد الغابہ جلد 5 ص 32)

بے مثال ہمدردی

حضرت ابوشریحؓ نہایت فیاض صحابی تھے۔ آپؓ نے یہ عام اعلان کر رکھا تھا کہ میری کھانے پینے کی اشیاء ہر کوئی بلاتکلف استعمال کرسکتا ہے اور اسے کوئی اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔

(الاستیعاب جلد 4 ص 216)

اخوت کا رشتہ

حضرت کعب بن مالک انصاریؓ کو غزوہ تبوک میں شامل نہ ہوسکنے کے باعث مقاطعہ کی سزا ہوئی تھی۔ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کی معافی کا اعلان کیا اور وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو مجلس میں سے حضرت طلحہؓ دیوانہ وار دوڑتے ہوئے ان کے استقبال کو آگے بڑھے اور مصافحہ کرکے انہیں مبارکباد عرض کی۔

(بخاری کتاب المغازی باب حدیث کعب حدیث نمبر 4066)

صدقہ اور صلہ رحمی

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی حضرت زینبؓ نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کیا میری طرف سے صدقہ ہو جائے گا اپنے خاوند کیلئے جب کہ وہ محتاج ہے اور اپنے بھائی کے بچوں کیلئے جو یتیم ہیں فرمایا ہاں۔

تیرے لئے دوہرا ثواب ہے ایک صدقہ کا اور ایک رشتہ داری کے حقوق ادا کرنے کا۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزکوٰۃ باب الصدقۃ علیٰ ذی قرابۃ حدیث نمبر:1824)

ہمدردی مخلوق خدا کے متعلق حضرت مسیح موعود کے بصیرت افروز ارشادات

خدا تعالیٰ کی رضا کیلئے انسان کو خدمت خلق اور ہمدردی مخلوق میں مصروف رہنا چاہئے

یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے

مرتبہ: مکرم ایاز احمد طاہر صاحب

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسم ہمیں راہم

شرط بیعت

حضرت مسیح موعودشرائط بیعت میں سے نویں شرط بیعت میں فرماتے ہیں:۔

عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ (مجموعہ اشتہارات جلد1 ص160)

آنحضرتؐ ہمدردی مخلوق میں سب سے بڑھے ہوئے تھے

’’جذب اور عقد ہمت ایک انسان کو اس وقت دیا جاتا ہے جبکہ وہ خدا تعالیٰ کی چادر کے نیچے آجاتا ہے اور ظلّ اللہ بنتا ہے پھر وہ مخلوق کی ہمدردی اور بہتری کے لئے اپنے اندر ایک اضطراب پاتا ہے۔ ہمارے نبی کریم ﷺ اس مرتبہ میں کل انبیاء علیھم السلام سے بڑھے ہوئے تھے اس لئے آپ مخلوق کی تکلیف دیکھ نہیں سکتے تھے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) یعنی یہ رسول تمہاری تکالیف کو دیکھ نہیں سکتا وہ اس پر سخت گراں ہے اور اسے ہر وقت اس بات کی تڑپ لگی رہتی ہے کہ تم کو بڑے بڑے منافع پہنچیں‘‘۔

(الحکم مورخہ 24 جولائی 1902ء)

ہمدردیٔ خلائق کا نمونہ

میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں، میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جائے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جائے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔

اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 75,70 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا، مگر اس نے اس کو جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر پٹواری کو بہت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد1 ص305)

کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ

اصل بات یہ ہے کہ اندرونی طور پر ساری جماعت ایک درجہ پر نہیں ہوتی۔ کیا ساری گندم تخم ریزی سے ایک ہی طرح نکل آتی ہے۔ بہت سے دانے ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ضائع ہو جاتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو چڑیاں کھا جاتی ہیں۔ بعض کسی اور طرح قابل ثمر نہیں رہتے۔ غرض ان میں سے جو ہونہار ہوتے ہیں۔ ان کو کوئی ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کے لئے جو جماعت تیار ہوتی ہے وہ بھی کزرع ہوتی ہے۔ اسی لئے اس اصول پر اس کی ترقی ضروری ہے۔ پس یہ دستور ہونا چاہئے کہ کمزور بھائیوں کی مدد کی جاوے اور ان کو طاقت دی جاوے۔ یہ کس قدر نامناسب بات ہے کہ دو بھائی ہیں۔ ایک تیرنا جانتا ہے اور دوسرا نہیں۔ تو کیا پہلے کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ وہ دوسرے کو ڈوبنے سے بچاوے یا اس کو ڈوبنے دے۔ اس کا فرض ہے کہ اس کو غرق ہونے سے بچائے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔ تعاونوا (-) کمزور بھائیوں کا بار اٹھاؤ۔ عملی ایمانی اور مالی کمزوریوں میں بھی شریک ہو جاؤ۔ بدنی کمزوریوں کا بھی علاج کرو۔ کوئی جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ ان کی پردہ پوشی کی جاوے۔ صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو، کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔ اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔ دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں۔ تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے۔ بلکہ اجماع میں چاہئے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔...... اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔ اور تمام عادتوں پر رحم۔ ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے۔ (ملفوظات جلد دوم ص263)

میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا

ہر شخص کو ہر روز اپنا مطالعہ کرنا چاہئے کہ وہ کہاں تک ان امور کی پروا کرتا ہے اور کہاں تک وہ اپنے بھائیوں سے ہمدردی اور سلوک کرتا ہے۔ اس کا بڑا بھاری مطالبہ انسان کے ذمہ ہے۔ حدیث صحیح میں آیا ہے کہ قیامت کے روز خدا تعالیٰ کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ میں پیاسا تھا اور تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ میں بیمار تھا۔ تم نے میری عیادت نہ کی۔ جن لوگوں سے یہ سوال ہوگا وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب تو کب بھوکا تھا جو ہم نے کھانا نہ دیا۔ تو کب پیاسا تھا جو پانی نہ دیا اور تو کب بیمار تھا جو تیری عیادت نہ کی۔ پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ جو ہے وہ ان باتوں کا محتاج تھا مگر تم نے اس کی کوئی ہمدردی نہ کی۔ اس کی ہمدردی میری ہی ہمدردی تھی۔ ایسا ہی ایک اور جماعت کو کہے گا کہ شاباش! تم نے میری ہمدردی کی۔ میں بھوکا تھا۔ تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ میں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا وغیرہ۔ وہ جماعت عرض کرے گی کہ اے ہمارے خدا ہم نے کب تیرے ساتھ ایسا کیا؟ تب اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ میرے فلاں بندہ کے ساتھ جو تم نے ہمدردی کی وہ میری ہی ہمدردی تھی۔ دراصل خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خدا تعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔ عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہوگا؟ کبھی نہیں؛ حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔ اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔ خدا تعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے۔ کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص215)

حقوق العباد کا پہلو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے

اخلاق ہی ساری ترقیات کا زینہ ہے۔ میری دانست میں یہی پہلو حقوق العباد کا ہے جو حقوق اللہ کے پہلو کو تقویت دیتا ہے۔ جو شخص نوع انسان کے ساتھ اخلاق سے پیش آتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے ایمان کو ضائع نہیں کرتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے ایک کام کرتا ہے اور اپنے ضعیف بھائی کی ہمدردی کرتا ہے تو اس اخلاص سے اس کا ایمان قوی ہو جاتا ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ نمائش اور نمود کے لئے جو اخلاق برتے جائیں وہ اخلاق خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتے اور ان میں اخلاص کے نہ ہونے کی وجہ سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا۔ اس طرح پر تو بہت سے لوگ سرائیں وغیرہ بنا دیتے ہیں۔ ان کی اصل غرض شہرت ہوتی ہے اور اگر انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی فعل کرے تو خواہ وہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے

ضائع نہیں کرتا اور اس کا بدلہ دیتا ہے۔ میں نے تذکرۃ الاولیاء میں پڑھا ہے کہ ایک ولی اللہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بارش ہوئی اور کئی روز تک رہی۔ ان بارش کے دنوں میں میں نے دیکھا کہ ایک اسّی برس کا بوڑھا گبر ہے جو کوٹھے پر چڑیوں کے لئے دانے ڈال رہا ہے۔ میں نے اس خیال سے کہ کافر کے اعمال حبط ہو جاتے ہیں اس سے کہا کہ کیا تیرے اس عمل سے تجھے کچھ ثواب ہو گا؟ اس گبر نے جواب دیا کہ ہاں ضرور ہو گا۔ پھر وہی ولی اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ جو میں حج کو گیا تو دیکھا کہ وہی گبر طواف کر رہا ہے۔ اس گبر نے مجھے پہچان لیا اور کہا کہ دیکھو ان دانوں کا مجھے ثواب مل گیا یا نہیں؟ یعنی وہی دانے میرے اسلام تک لانے کا موجب ہو گئے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 216)

مخلوق کے حقوق کو بھی

کماحقہ‘ ادا کرو

حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے از خود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہ‘ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہو گا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 407)

بھائیوں سے سچی محبت اور

ہمدردی سے پیش آئیں

یاد رکھو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اور چیز ہے۔ یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہو گی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی اور خدا اس کی جگہ کوئی اور جماعت پیدا کر لے گا۔ ....

یاد رکھو یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ خبیث اور طیب کبھی اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ ابھی وقت ہے کہ اپنی اپنی اصلاح کر لو۔ یاد رکھو کہ انسان کا دل خدا کے گھر کی مثال ہے۔ خانۂ خدا اور خانۂ انسان ایک جگہ نہیں رہ سکتا جب تک انسان اپنے دل کو پورے طور پر صاف نہ کر لے اور اپنے بھائی کے لئے دکھ اٹھانے کو تیار نہ ہو جائے تب تک خدا تعالیٰ کے ساتھ معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد پنجم ص 408)

حقوق العباد۔ حقوق اللہ

شریعت کے دو بڑے حصے

شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے۔ گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے کسی میں قوت غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔ جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان۔ دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے۔ غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہئے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 214)

ہمسایہ کی خبر گیری

پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 215)

کل مخلوق سے ہمدردی

سورۃ فاتحہ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے پیش کی ہے اور اس میں سب سے پہلی صفت رَبُّ الْعَالَمِیْنَ بیان کی ہے۔ جس میں تمام مخلوقات شامل ہے۔ اسی طرح پر ایک مومن کی ہمدردی کا میدان سب سے پہلے اتنا وسیع ہونا چاہئے کہ تمام چرند پرند اور کل مخلوق اس میں آ جاوے۔ پھر دوسری صفت رحمٰن کی بیان کی ہے۔ جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ تمام جاندار مخلوق سے ہمدردی خصوصاً کرنی چاہئے۔ اور پھر رحیم میں اپنی نوع سے ہمدردی کا سبق ہے۔ غرض اس سورۃ فاتحہ میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان کی گئی ہیں۔ یہ گویا خدا تعالیٰ کے اخلاق ہیں جن سے بندہ کو حصہ لینا چاہئے۔ اور وہ یہی ہے کہ اگر ایک شخص عمدہ حالت میں ہے تو اس کو اپنی نوع کے ساتھ ہر قسم کی ممکن ہمدردی سے پیش آنا چاہئے۔ اگر دوسرا شخص جو اس کا رشتہ دار ہے یا عزیز ہے۔ خواہ کوئی ہے اس سے بیزاری نہ ظاہر کی جاوے اور اجنبی کی طرح اس سے پیش نہ آئیں بلکہ ان حقوق کی پروا کریں جو اس کے تم پر ہیں۔ اس کو ایک شخص کے ساتھ قرابت ہے۔ اور اس کا کوئی حق ہے تو اس کو پورا کرنا چاہئے۔

(ملفوظات جلد دوم ص 262)

ماں جیسی ہمدردی

یہ سچی بات ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے اس کو کینہ ور نہیں ہونا چاہئے اگر وہ کینہ ور ہو تو دوسروں کو اس کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا؟ جہاں ذرا اس کے نفس اور خیال کے خلاف ایک امر واقع ہوا وہ انتقام لینے کو آمادہ ہو گیا۔ اسے تو ایسا ہونا چاہئے کہ اگر ہزاروں نشتروں سے بھی مارا جاوے پھر بھی پروا نہ کرے۔

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنا لی جاوے۔

نفس انسان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کے خلاف کوئی امر نہ ہو اور اس طرح پر وہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے تخت پر بیٹھ جاوے اس لئے اس سے بچتے رہو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ بندوں سے پورا خلق کرنا بھی ایک موت ہے۔ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی ذرا بھی کسی کو توں تاں کرے تو وہ اس کے پیچھے پڑ جاوے۔ میں تو اس کو پسند کرتا ہوں کہ اگر کوئی سامنے بھی گالی دے دے تو صبر کر کے خاموش ہو رہے۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 69)

نوع انسان سے ہمدردی

میں نصیحت کرتا ہوں کہ شر سے پرہیز کرو اور نوع انسان کے ساتھ حق ہمدردی بجا لاؤ۔ اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک کرو کہ اس عادت سے تم فرشتوں کی طرح ہو جاؤ گے۔ کیا ہی گندہ اور ناپاک وہ مذہب ہے جس میں انسان کی ہمدردی نہیں۔ اور کیا ہی ناپاک وہ راہ ہے جو نفسانی بغض کے کانٹوں سے بھرا ہوا ہے۔ سو تم جو میرے ساتھ ہو ایسے مت ہو تم سوچو کہ مذہب سے حاصل کیا ہے۔ کیا یہی کہ ہر وقت مردم آزاری تمہارا شیوہ ہو؟ نہیں بلکہ مذہب اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے ہے جو خدا میں ہے۔ اور وہ زندگی نہ کسی کو حاصل ہوئی اور نہ آئندہ ہو گی بجز اس کے کہ خدائی صفات انسان کے اندر داخل ہو جائیں۔ خدا کے لئے سب پر رحم کرو تا آسمان سے تم پر رحم ہو۔ آؤ میں تمہیں ایک ایسی راہ سکھاتا ہوں جس سے تمہارا نور تمام نوروں پر غالب رہے اور وہ یہ ہے کہ تم تمام سفلی کینوں اور حسدوں کو چھوڑ دو اور ہمدرد نوع انسان ہو جاؤ۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد نمبر 17 ص 14)

بنی نوع انسان سے

محبت کرتا ہوں

دنیا میں کوئی میرا دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع انسان سے ایسی محبت کرتا ہوں کہ جیسے والدۂ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(اربعین۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 344)

خدمت خلق اور ہمدردی مخلوق کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ارشادات

اگر کسی کا مخلوق خدا سے سلوک اچھا نہیں تو اس کی دعا مقبول نہ ہوگی

ہمارے عہد بیعت میں یہ شامل ہے کہ اللہ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے

مخلوق پر شفقت ایمان کا جزو ہے

ایمان کے اجزاء تو دو ہی ہیں۔ تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ، ہاں مخلوق کے لئے یہ کہ وانحر جیسے نماز میں لگے ہو قربانیاں بھی دو تا کہ مخلوق سے سلوک ہو۔ قربانیاں وہ دو جو بیمار نہ ہوں۔ دبلی نہ ہوں۔ بے آنکھ کی نہ ہوں۔ کان چرے ہوئے نہ ہوں۔ عیب دار نہ ہوں، لنگڑی نہ ہوں۔ اس میں اشارہ یہ ہے کہ جب تک کامل قویٰ کو خدا کے لئے قربان نہ کرو گے، ساری نیکیاں تمہاری ذات پر جلوہ گر نہ ہوں گی۔ پس جہاں ایک طرف عظمت الٰہی میں لگو دوسری طرف قربانیاں کرکے مخلوق الٰہی سے شفقت کرو اور قربانیاں کرتے ہوئے اپنے کل قویٰ کو قربان کر ڈالو اور رضاء الٰہی میں لگا دو۔ پھر نتیجہ کیا ہوگا؟ ان شانئک ھو الابتر تیرے دشمن ابتر ہوں گے۔ انسان کی خوشحالی اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگی کہ اس کو آپ تو راحتیں ملیں اور اس کے دشمن ہلاک ہوں۔ یہ باتیں بڑی آسانی سے حاصل ہوسکتی ہیں۔ خدا کی تعظیم اور اس کی مخلوق پر شفقت۔ نمازوں میں خصوصیت دکھاؤ۔ کانوں پر ہاتھ لے جا کر اللہ اکبر زبان سے کہتے ہو مگر تمہارے کام دکھا دیں کہ واقعی دنیا سے سروکار نہیں۔ تمہاری نماز وہ نماز ہو جو تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (النحل: 91) ہو۔ تمہارے اخلاق، تمہارے معاملات عامیوں کی طرح نہ ہوں بلکہ ایک پاک نمونہ ہوں پھر دیکھو! کوثر کا نمونہ ملتا ہے یا نہیں۔ لیکن ایک طرف سے تمہارا فعل ہے، دوسری طرف سے خدا کا انعام۔

(خطبات نور ص26)

مخلوق خدا سے محبت ہمارا عہد بیعت

خدا تعالیٰ کے فضل کو یاد کر کے محبت الٰہی کو زیادہ کرو اور غفلتوں اور کمزوریوں کو چھوڑ دو اور اپنے وعدوں کا لحاظ کرو کہ ”دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے“۔ رنج و راحت، عُسر ویُسر میں قدم آگے بڑھائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور بھائیوں سے محبت کریں گے۔ پھر کہتا ہوں کہ یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ جو وعدوں کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہوتا ہے۔ جھوٹ اور وعدوں کی خلاف ورزی کرتے کرتے انسان کا انجام نفاق سے مبدل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو اس سے بچائے اور صدق، اخلاص اور اعمال حسنہ کی توفیق دے۔ آمین

(حقائق الفرقان جلد1 ص152)

آنحضرتؐ مظلوموں کے حامی تھے

آپؐ نے نوجوانی کے عالم میں اپنی بے عدیل بیدار مغزی کا ثبوت دیا۔ آپؐ نے نوجوانوں کی ایک انجمن بنائی جس کا نام تھا مظلوموں کی حمایت۔ ایک مظلوم آپ کے پاس آیا جس کی شکایت اس نے کی۔ وہ بڑا آدمی تھا۔ کوئی اسے کہنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ آپ خود گئے اور کچھ ایسے دلآویز طریق سے تقریر کی کہ اس کا حق اسے دلا دیا۔ اسی طرح قیصر روم کی طرف سے ایک شخص مقرر ہوا کہ وہ جوڑ توڑ کر کے عرب پر قیصر روم کا اثر بڑھا دے اور یہ ملک اس کے قبضہ میں آ جائے۔ آپؐ نے فوراً اسے بھانپ لیا اور اس قومی نمک حرام کو پیش کر دیا۔ پس اے دوستو! تم اس نبی کی ...... ہو۔ تو ایسا ہی حزم و احتیاط، ہمت، استقلال اور محبت اختیار کرو۔

(حقائق الفرقان جلد3 ص584)

دوسروں کی ضرورت پوری کرنے کے فوائد

واللّٰہ یضٰعف لمن یشاء: بعض مقام پر ایک کے بدلہ دس اور بعض میں ایک کے بدلہ سات سو کا مذکور ہے۔ یہ ضرورت، اندازہ وقت و موقع کے لحاظ سے فرق ہے۔ مثلاً ایک شخص ہے دریا کے کنارے پر۔ سردی کا موسم ہے۔ بارش ہو رہی ہے۔ ایسی حالت میں کسی کو گلاس بھر کر دے دے تو کونسی بڑی بات ہے لیکن اگر ایک شخص کسی کو جبکہ وہ جنگل میں دوپہر کے وقت تڑپ رہا ہے پیاس کی وجہ سے جاں بلب ہو۔ محرقہ میں گرفتار، پانی دیدے تو وہ عظیم الشان نیکی ہے۔ پس اسی قسم کے فرق کے لحاظ سے اجروں میں فرق ہے۔ رابعہ کا ایک قصہ لکھا ہے کہ ان کے گھر میں بیس آدمی مہمان آگئے گھر میں صرف دو روٹیاں تھیں آپ نے اپنی جاریہ سے کہا۔ جاؤ کہ یہ فقیر کو دے دو۔ اس نے دل میں کہا کہ زاہد عابد بیوقوف بھی پرلے درجے کے ہوتے ہیں دیکھو گھر میں بیس مہمان ہیں اگر انہیں ایک ایک ٹکڑہ دے تو بھی بھوکے رہنے سے بہتر ہے اور ان مہمانوں کو یہ بات بری معلوم ہوئی لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ رابعہ کا کیا مطلب ہے۔ تھوڑی دیر ہوئی تو ایک ملازمہ کسی امیر عورت کی 18 روٹیاں لائی۔ رابعہ نے انہیں واپس دے کر فرمایا کہ یہ ہمارا حصہ ہرگز نہیں۔ واپس لے جاؤ۔ اس نے کہا نہیں میں بھولی نہیں۔ مگر رابعہ نے یہ اصرار کیا کہ نہیں یہ ہمارا حصہ نہیں۔ ناچار وہ واپس ہوئی۔ ابھی دہلیز میں قدم رکھا ہی تھا کہ مالکہ نے چلا کر کہا کہ تو اتنی دیر کہاں رہی۔ یہ تو دو قدم پر اس کا گھر ہے۔ ابھی تو رابعہ بصری کا حصہ پڑا ہے چنانچہ پھر اسے بیس روٹیاں دیں جو وہ لائی تو آپ نے بڑی خوشی سے لے لیں کہ واقعی یہ ہمارا حصہ ہے۔ اس وقت جاریہ اور مہمانوں نے عرض کیا کہ ہم اس نکتہ کو سمجھے نہیں۔ فرمایا جس وقت تم آئے تو میرے پاس دو روٹیاں تھیں۔ میرے دل میں آیا کہ آؤ پھر مولیٰ کریم سے سودا کر لیں۔ اس وقت میرے مطالعہ میں یہ آیت تھی۔ من جآء ...... اس لحاظ سے دو کی بجائے بیس آنی چاہئے تھیں۔ یہ اٹھارہ لائی تو میں سمجھی کہ میں نے تو اپنے مولیٰ سے سودا کیا ہے۔ وہ تو بھولنے والا نہیں۔ پس یہی بھولی ہے۔ آخر یہ خیال سچ نکلا۔

(حقائق الفرقان جلد1 ص420)

والدین سے حسن سلوک

حضور سورۃ البقرہ کی آیت 84 کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

بڑے ہی بدقسمت وہ لوگ ہیں جن کے ماں باپ دنیا سے خوش ہو کر نہیں گئے۔ باپ کی رضامندی کو میں نے دیکھا ہے اللہ کی رضامندی کے نیچے ہے اور اس سے زیادہ کوئی نہیں۔ افلاطون نے غلطی کھائی ہے۔ وہ کہتا ہے ”ہماری روح جو اوپر اور منزہ تھی ہمارے باپ اسے نیچے گرا کر لے آئے“۔ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ وہ کیا سمجھتا ہے کہ روح کیا ہے۔ نبیوں نے بتلایا ہے کہ یہاں ہی باپ نطفہ تیار کرتا ہے پھر ماں اس نطفہ کو لیتی ہے اور بڑی مصیبتوں سے اسے پالتی ہے۔ نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے۔ بڑی مشقت سے حملتہ کرھاً ووضعتہ کرھا (احقاف:16) اسے مشقت سے اٹھائے رکھتی ہے اور مشقت سے جنتی ہے۔ اس کے بعد وہ دو سال یا کم از کم پونے دو سال اسے بڑی تکلیف سے رکھتی ہے اور اسے پالتی ہے۔ رات کو اگر وہ پیشاب کر دے تو بستر کی گیلی طرف اپنے نیچے کر دیتی ہے اور خشک طرف بچے کو کر دیتی ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اپنے ماں باپ (یہ بھی میں نے اپنے ملک کی زبان کے مطابق کہہ دیا ورنہ باپ کا حق اول ہے اس لئے باپ ماں کہنا چاہئے) سے بہت ہی نیک سلوک کرے۔ تم میں سے جس کے ماں باپ زندہ ہیں وہ ان کی خدمت کرے اور جس کا ایک یا دونوں وفات پا گئے ہیں وہ ان کے لئے دعا کرے، صدقہ دے اور خیرات کرے۔......

(حقائق الفرقان جلد اول ص183)

مخلوق خدا میں سے زیادہ حقدار

وبالوالدین احساناً لوگ غیروں سے احسان کرتے ہیں۔ پر اپنوں سے نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا رحم نے جناب الٰہی میں عرض کیا۔ تیرے نام رحمٰن رحیم میں بھی یہی مادہ موجود ہے میرا لحاظ رکھو۔ اللہ نے فرمایا۔ میں تیرا ایسا خیال رکھوں گا۔ جو تجھے قطع کرے گا۔ میں اس سے قطع کروں گا۔

الصاحب بالجنب۔ ایک سیٹ پر بیٹھنے والے۔ ساتھ کے دکاندار۔ ہم نشین۔ ہم عہدہ۔ ہم محکمہ۔ ہم دفتر۔ ایک آقا کے دو ملازم۔ ایک جہاز یا ریل کے سوار۔

والجار الجنب: اس میں مذہب کی قید نہیں۔

والصاحب بالجنب ۔کلاس فیلو۔ہم پیشہ۔رفیق سفر۔ (حقائق الفرقان جلد2 ص22)

مخلوق خدا کی خدمت سے اپنی تنگی دور ہوتی ہے

ویطعمون ......اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ قرآن کریم میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے۔ ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ قرآن کریم کے دل سورۃ یٰسین میں ایسا لکھا ہے وقال الذین کفروا ...... آجکل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں، مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں۔ رضاء الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ یہ بھی طعام ہے۔

وہ جسم کی غذا ہے یہ روح کی غذا

منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ انا نخاف ...... کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں، عبوس تنگی کو کہتے ہیں قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہوگا اور لمبا ہوگا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دے دیتا ہے۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے فوقھم اللّٰہ...... خدا تعالیٰ اس دن کے شر سے بچالیتا ہے اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو آجکل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں ابد الآباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں۔ آمین

(الحکم 24 اکتوبر و 17 نومبر 1899ء)

مسکیناوّ یتیماً وّ اسیراً: پیغمبر ﷺ جب کسی قیدی کو اصحاب میں سے کسی کے سپرد کرتے تو آقا کو حکماً فرماتے ''احسن الیہ'' اس کے ساتھ نیک سلوک کرو۔ یہ بھی روایت میں آیا ہے کہ...... تیرا مقروض تیرا قیدی ہے اس کے ساتھ نیک سلوک کر۔

ایک اور روایت میں ہے پیغمبر ﷺ نے فرمایا ...... یعنی عورتوں کے حق میں خدا سے ڈرتے رہو کہ وہ تمہارے ہاتھوں میں قیدیوں کی طرح ہیں۔

یتیم کے حق میں بھی پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب گھروں میں بہتر گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ نیک سلوک کیا جاتا ہے اور سب گھروں میں بدتر وہ گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے۔ (حقائق الفرقان جلد4 ص290)

خدمت خلق کے مختلف مواقع

خرچ کرنے کے یہاں بڑے مواقع ہیں۔ مہمان خانہ ہے۔ لنگر خانہ ہے۔ مدرسہ ہے۔ پھر بعض لوگ آتے ہیں لیکن وہ بے خرچ ہوتے ہیں ان کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہے اور بعض دولت مند بھی آتے ہیں اور میں نے اکثر دفعہ لوگوں کو کہا ہے کہ وہ آکر اپنا سامان وغیرہ میرے حوالہ کر کے رسید لے لیا کریں کہ گم نہ ہوا کرے مگر وہ ایسا نہیں کرتے اور ان کا سامان گم ہو جاتا ہے اور امداد کی ضرورت ان کو آپڑتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ محض ابتغاء لوجہ اللّٰہ یہاں رہتے ہیں۔ پھر دو اخبار بھی ہیں اگرچہ ان کے مہتمم اپنے فرائض کو کماحقہٗ بجا نہیں لاتے مگر تاہم ان کا ہونا غنیمت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فان لم یصبھا وابل فطل تو ان سب اخراجات کو مدنظر رکھنا اور ان موقعوں پر خرچ کرنا چاہئے جو اہم امور ہیں وہاں اہم اور جو اس سے کم ہیں وہاں کم۔ درجہ بدرجہ ہر ایک کا خیال رکھو۔ (الحکم 24 جنوری 1904ء ص14)

(حقائق الفرقان جلد1 ص425)

نفس اور مخلوق کے حقوق

انسان کے ذمہ تین طرح کے حقوق ہیں۔ اول: اللہ تعالیٰ کے۔ دوم: نفس کے۔ سوم: مخلوقات کے۔ ان حقوق کے متکفل قرآن کریم اور احادیث صحیحہ ہیں۔ جناب الٰہی کے حقوق کو کون بیان کر سکتا ہے عقل میں تو نہیں آسکتے جس طرح وہ وراء الوراء ہستی ہے اس کے حقوق بھی ویسے ہی ہیں جب انسان ایک دوسرے انسان کی رضامندی کے طریقے کو بھی اچھی طرح نہیں جان سکتا تو خدا تعالیٰ کی رضامندی کے رستوں کو کب کوئی پا سکتا ہے اور جب انسان کے حقوق کو نہیں سمجھ سکتے تو خدا کے حقوق کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں۔ مثلاً میں یہاں کھڑا ہوں تم میری رضامندی کی راہ کو نہیں جانتے تو وہ ذات جو لیس کمثلہ شیءٌ (شوریٰ:12) ہے اس کے حقوق کو کیونکر انسان سمجھ سکتا ہے۔

اسی طرح انسان کے حقوق بھی ہیں۔ انسان بہت کچھ غلطیاں کر جاتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے ایک قانون بنایا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد1 ص177)

یتامیٰ کی خبر گیری

یتیم کی اہانت کرنے والے اور اس پر سختی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے درمیان شمار فرمایا ہے جو کہ دین کے مکذب ہیں۔ یتیم سب ضعیفوں سے زیادہ ضعیف ہے۔ آنحضرت ﷺ یتیم کا بہت خیال رکھتے تھے اور یتامیٰ کی بہت خبر گیری کرتے تھے۔ ہماری انجمن اشاعت (-) نے بھی اپنے اخراجات میں ایک مد یتامیٰ کی رکھی ہے اور مدرسہ تعلیم الاسلام میں بہت سے یتیم پرورش پا رہے ہیں جن کے ہر قسم کے اخراجات تعلیمی اور پوشاک و خوراک وغیرہ کے انجمن برداشت کر رہی ہے۔...... (سورۃ الماعون آیت4)

یہ دوسری مذمت مکذب کی ہے کہ اول تو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا اور نہ کسی دوسرے کو اس امر کی ترغیب دیتا ہے کہ وہ مسکین کو کھانا کھلایا کرے۔

اس جگہ مکذب کی دو بڑی نشانیاں بیان کی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور دوم یہ کہ مسکین کو کھانا نہیں دیتا۔ مسکین اور یتیم ہر دو عام لفظ ہیں اور ہر ایک شخص جو مساکین اور یتامیٰ کے ساتھ بدسلوکی کرے گا۔ وہ خدا تعالیٰ کے غضب کو اپنے اوپر وارد کرے گا۔

(حقائق الفرقان جلد4 ص478)

عیدین اور مخلوق پر شفقت

ہمارے نبی کریم ﷺ کے جہاں بڑے بڑے احسانات ہیں ان میں میلوں کی اصلاح بھی ہے۔ چونکہ یہ ایک فطرتی بات تھی اس لئے ان کو ضائع نہیں کیا، صرف اصلاح کر دی۔ اور وہ یوں کہ جہاں ہر رسم و رواج کو اللہ تعالیٰ کی تعظیم اور شفقت علیٰ خلق اللہ کے نیچے رکھ لیا وہاں ان میلوں میں بھی یہی بات پیدا کر دی۔

مثلاً عید کا میلہ ہے۔ آپ نے اس میں اول تو تکبیر کو لازم ٹھہرایا اور خدا کی تعظیم کے اظہار کے لئے وہ لفظ مقرر کیا جس سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں۔ صفات میں اکبر سے بڑھ کر کوئی لفظ نہیں اور جامع جمیع صفات کاملہ ہونے کے لحاظ سے اللہ سے بڑھ کر اس مفہوم کو کوئی ظاہر نہیں کر سکتا۔

مخلوق پر شفقت کرنے کے لئے رمضان کی عید میں صدقۃ الفطر کو لازم ٹھہرایا۔ یہاں تک کہ نماز میں جب جاوے تو اس کو ادا کر لے اور پھر یہ صدقہ خاص جگہ جمع کرے تا کہ مساکین کو یقین ہو جائے کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کی جائے گی۔

پھر یہ عید ہے۔ اس میں مساکین وغیرہم کے لئے سید الطعام لحم (ابن ماجہ کتاب الاطعمۃ) یعنی گوشت کی مہمانی کی ہے۔

پس کیا ہی مستحق ہے صلوٰۃ و سلام کا وہ رسول جس نے ہمیں ایسی عمدہ راہ دکھائی۔ یہ چیزیں صرف اسی بات کے لئے تھیں کہ اللہ کی نسبت فرائض جو انسان کے ہیں اور جو فرائض مخلوق کی نسبت ہیں ان کو پورا کریں۔ مگر دنیا کے کسی میلے کو دیکھ لو ان میں یہ حق و حکمت کی باتیں نہیں جو عیدین میں ہیں۔ (خطبات نور ص430)

مال خرچ کرنے کے مصارف

حضور نے سورۃ البقرہ کی آیت 178 کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا:

واٰتی المال علیٰ حبہ یعنی محبت الٰہی کے ساتھ مال کو خرچ کرے۔ بعض لوگ حبہ کا ترجمہ کرتے ہیں وہ مال جس سے محبت ہے مگر میرے نزدیک جس عمل میں اخلاص و ثواب نہ ہو وہ کسی کام کا نہیں۔

ذوی القربیٰ: اب اس مال کے مصارف بتلاتا ہے۔ انسانی غیروں کو دیتا ہے مگر رشتہ داروں کو نہیں دیتا کیونکہ ان سے بوجہ رات دن کے معاملات کے بعض اوقات ناراضی بھی ہوتی ہے۔

والیتمٰی: پھر یتیم کو دے کیونکہ اس سے بدلے کی امید نہیں۔

والمسٰکین: پھر ان لوگوں کو دے جو بے دست و پا ہیں۔ میرے خیال میں تین قسم کے لوگ مساکین ہوتے ہیں ایک تو وہ جو کام نہیں کر سکتا بوجہ معذوری اور یہ دو طرح ہے۔ مثلاً ایک شخص لوہاری کا کام جانتا ہے مگر اوزار نہیں رکھتا۔ سینا تو جانتا ہے مگر سوئی قینچی و گز نہیں۔ پس یہ اسباب ان کو مہیا کر دینے چاہئیں کیونکہ بغیر ان کے وہ بھی اپاہج کے حکم میں ہیں۔ ایک اور مثال سنو کوئی کسب جاننے والا ہے تو سہی مگر وہاں اس کے ہنر کا کوئی قدردان نہیں یا دکان چلانے کے لئے مکان نہیں۔ پس اپاہج ہو عدم مال کی وجہ سے یا عدم اعضاء کی وجہ سے ہر دو صورت مستحق امداد ہے۔

وابن السبیل: مسافر کو بعض وقت بہت مشکلات پیش آجاتی ہیں۔ مثلاً نقدی چوری ہوگئی یا کسی اتفاق سے چند پیسے کرایہ سے کم ہوگئے وغیرہ یا ٹکٹ گم ہوگیا۔

والسآئلین: سوال کرنے والوں سے آجکل بہت برا سلوک کیا جاتا ہے۔ بعض لوگوں کی عادت ہے کہ جب کوئی سوالی ان کے سامنے آیا تو انہوں نے اس پر عیب لگانے شروع کر دیئے۔

وفی الرقاب: گردنوں کو چھڑانے سے مراد غلاموں کا آزاد کرنا ہے۔ ایک دفعہ ایک غیر مذہب کا شخص بڑے زور سے کہہ رہا تھا غلاموں کی آزادی دلانے والا عیسائی مذہب ہے۔ میں نے کہا کہ مسیح ناصریؑ نے کوئی قانون ان کیلئے نہیں بنایا نہ کوئی حصہ مقرر کیا مگر ہماری شریعت میں قانون ہے جو ان آیات میں مذکور ہے اور پھر بیت المال کا 1/8 حصہ ان کے لئے مقرر ہے۔

(حقائق الفرقان جلد اول ص291)

خدمت خلق اور ہمدردی مخلوق کے متعلق حضرت مصلح موعود کے ایمان افروز اور پُر معارف ارشادات

عزت خدمت سے حاصل ہوتی ہے۔ اٹھو اور اپنے بھائیوں کی امداد کرو

ہر قسم کی قربانی کر کے خدمت خلق میں مصروف ہو جاؤ اور ہمدردی اور احسان کا سلوک کرو

خدا کے لئے مخلوق سے محبت

جب انسان خدا سے محبت کرتا ہے تو ساتھ ہی اس کے دل میں خدا کی مخلوق کی محبت بھی جوش زن ہوتی ہے اور جتنا وہ اس میں بڑھتا جاتا ہے اتنا ہی اس میں بھی ترقی کرتا ہے۔ اس وقت انسان جس چیز کو دیکھتا ہے معاً قادر خدا کی قدرت یاد آجاتی ہے کہ یہ سب صناعیاں اسی کی ہیں اور جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے وہ سب اسی کی مخلوق ہے۔ پس بوجہ اس کے کہ وہ اس کے محبوب کی بنائی ہوئی چیز ہے اور اسی کے ارادہ اور حکم سے بنی ہے وہ اس کی قدر کرتا ہے اور اسی لئے وہ ان گناہوں سے بچ جاتا ہے جن میں کہ دوسرے لوگ اس وجہ سے پھنسے ہوئے ہوتے ہیں کہ ان کو خدا سے محبت نہیں ہوتی۔

(محبت الٰہی۔ انوار العلوم جلد 1 ص 29)

غریب کے حقوق کی حفاظت

آنحضرت ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ہم آپؐ کی زندگی کے اخلاقی پہلو اور غربا کی امداد کو لیتے ہیں تو اس میں بھی آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔ مکہ کے بعض اشخاص نے مل کر ایک ایسی جماعت بنائی جو غریب لوگوں کے حقوق کی حفاظت کرے اور چونکہ اس کے بانیوں میں سے اکثر کے نام میں فضل آتا تھا اس لئے اسے حلف الفضول کہا جاتا ہے۔ اس میں آپ بھی شامل ہوئے۔ یہ نبوت سے پہلے کی بات ہے بعد میں صحابہؓ نے ایک دفعہ دریافت کیا کہ یہ کیا تھی؟ آپ سمجھ گئے کہ ان کا مطلب یہ ہے کہ آپ تو نبی ہونے والے تھے۔ آپ ایک انجمن کے ممبر کس طرح ہو گئے جس میں دوسروں کے ماتحت ہو کر کام کرنا پڑتا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ تحریک مجھے ایسی پیاری تھی کہ اگر آج بھی کوئی اس کی طرف بلائے تو میں شامل ہونے کو تیار ہوں۔ گویا غربا کی مدد کے لئے دوسروں کی ماتحتی سے بھی آپ کو عار نہیں تھی۔ ایک غریب شخص نے ابوجہل سے کچھ قرضہ لینا تھا اور وہ غریب سمجھ کے ادا نہیں کرتا تھا وہ حلف الفضول کے لیڈروں کے پاس گیا کہ دلوا دو۔ مگر ابوجہل سے کہنے کی کوئی جرأت نہ کرتا تھا۔ آخر وہ شخص ان ایام میں جب آپ نبوت کے مقام پر فائز ہو چکے تھے آپ کے پاس آیا کہ آپ بھی حلف الفضول کے ممبروں میں سے ہیں، ابوجہل سے میرا قرضہ دلوا دیں۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ابوجہل آپ کے قتل کا فتویٰ دے چکا تھا اور مکہ کا ہر شخص آپ کا جانی دشمن تھا آپ فوراً ساتھ چل پڑے اور جا کر ابوجہل کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ آپ نے فرمایا محمدؐ۔ وہ گھبرا گیا کہ کیا معاملہ ہے فوراً آ کر دروازہ کھولا اور پوچھا کیا بات ہے۔ آپ نے فرمایا اس غریب کا روپیہ کیوں نہیں دیتے۔ اس نے کہا ٹھہریے ابھی لاتا ہوں اور اندر سے روپیہ لا کر فوراً دے دیا۔ لوگوں نے اس کا مذاق اڑانا شروع کر دیا کہ یہ ڈر گیا ہے۔ مگر اس نے کہا میں تمہیں کیا بتاؤں کہ کیا ہوا۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو ایسا معلوم ہوا کہ محمد (ﷺ) کے دائیں اور بائیں دو دیوانے اونٹ کھڑے ہیں جو مجھے نوچ کر کھا جائیں گے۔ کوئی تعجب نہیں یہ معجزہ ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ صداقت کا بھی ایک رعب ہوتا ہے غرضیکہ ایک غریب کا حق دلوانے کے لئے آپ نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالنے سے بھی دریغ نہ کیا۔

(نبی کریم کے عظیم الشان اوصاف۔ انوار العلوم جلد 12 ص 360)

تم لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کئے گئے ہو

تم کسی ایک قوم کے فائدہ کے لئے کھڑے نہیں ہوئے بلکہ تم کالوں کے لئے بھی ہو اور گوروں کے لئے بھی ہو، مشرقیوں کے لئے بھی ہو اور مغربیوں کے لئے بھی ہو، تمہارا دروازہ سب کے لئے کھلا ہے اور تمہارا فرض ہے کہ تم سب کو آواز دو اور کہو کہ آجاؤ مشرق والو، آجاؤ مغرب والو، آجاؤ شمال والو، آجاؤ جنوب والو، آجاؤ غریبو، آجاؤ امیرو، آجاؤ طاقتورو، آجاؤ کمزورو۔ غرض تم سب کو آواز دو کیونکہ اخرجت للناس تم وہ قوم ہو جو ساری دنیا کے فائدہ کے لئے پیدا کی گئی ہو۔ جس طرح وہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ ان اول بیت وضع للناس وہ پہلا گھر ہے جو للناس بنا، اسی طرح انبیاء کی جماعتیں بھی جب کھڑی کی جاتی ہیں تو للناس کھڑی کی جاتی ہیں۔ موسیٰؑ کے زمانہ میں امت موسوی کا دروازہ گو صرف بنی اسرائیل کے لئے کھلا تھا مگر اپنے دائرہ میں وہاں بھی کامل مساوات تھی لیکن محمد ﷺ کے زمانہ میں اس دائرہ کو ایسا وسیع کر دیا گیا کہ ساری دنیا کو اس کے اندر شامل کر لیا گیا۔ پس فرماتا ہے اے (مومنو) تم لوگوں کے فائدے کے لئے بنائے گئے ہو۔ اس کے بعد اس کا ذکر فرماتا ہے کہ (مومنوں) سے لوگوں کو فائدہ کس طرح پہنچے گا۔ فرماتا ہے تامرون بالمعروف تم لوگوں کو نیکی کی تعلیم دیتے ہو، تمام بنی نوع انسان کو (-) کرتے ہو، انہیں نیک اخلاق سکھاتے ہو، کہتے ہو کہ فلاں فلاں بات پر عمل کرو تا کہ تمہیں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل ہو وتنھون عن المنکر اور تم بدیوں سے لوگوں کو روکتے ہو۔

(سیر روحانی۔ انوار العلوم جلد 16 ص 34)

خدمت خلق کی روح

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سب کچھ جو تمہیں دیا گیا ہے ان سب میں سے کچھ کچھ خرچ کرو۔ ہماری تائی صاحبہ تھیں اسی بیاسی سال کی عمر میں سارا سال روئی کو تنوانا، پھراٹیاں بنانا، پھر جلاہوں کو دے کر اس کا کپڑا بنوانا اور پھر رضائیاں اور توشکیں بنوا کر غریبوں میں تقسیم کرنا ان کا دستور تھا اور اس میں سے بہت سا کام وہ اپنے ہاتھ سے کرتیں۔ جب کہا جاتا کہ دوسروں سے کرا لیا کریں تو کہتیں اس طرح مزا نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے مگر کتنے لوگ ہیں جو ایسا کرتے ہیں؟ بعض لوگ چند پیسے کسی غریب کو دے کر سمجھ لیتے ہیں کہ اس پر عمل ہو گیا حالانکہ یہ درست نہیں۔ جو شخص پیسے تو خرچ کرتا ہے مگر اصلاح و ارشاد کے کام میں حصہ نہیں لیتا وہ نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس حکم پر عمل کر لیا ہے یا جو یہ کام بھی کرتا ہے مگر ہاتھ پاؤں اور اپنی طاقت کو خرچ نہیں کرتا، بیواؤں اور یتیموں کی خدمت نہیں کرتا وہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس نے اس پر عمل کر لیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ساری قوتوں کو صرف کرنے کا حکم ہے۔ جذبات کو بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ضروری ہے۔ مثلاً غصہ چڑھا تو معاف کر دیا۔ اسی کے ماتحت ہاتھ سے کام کرنا اور محنت کرنا بھی ہے اور میں خدام الاحمدیہ کو خصوصیت سے یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ خدمت خلق کی روح نوجوانوں میں پیدا کریں۔ شادیوں بیاہوں اور دیگر تقریبات میں کام کرو، خواہ وہ کسی مذہب کے لوگوں کی ہو۔

(بعض اہم اور ضروری امور۔ انوار العلوم جلد 16 ص 299)

دوسروں کی خدمت کرو

پھر ایک قابل قدر چیز قربانی ہے اگر اپنے حقوق سے فائدہ لینا چاہتی ہو تو قربانیاں کرو، نفس کی قربانیاں، مال کی قربانیاں، اپنی خواہشات کی قربانیاں، دوسروں کی خدمت کرو، خدمت کرنے والا آدمی بڑا ہوتا ہے دوسرے سب چھوٹے ہیں۔ دیکھو اگر یورپ کی کوئی بڑی شہزادی خدمت کرتی ہے۔ ہسپتال میں جا کر بیماروں، معذوروں کو دیکھتی ہے، ان کو کچھ دیتی یا پوچھتی ہے تو کتنا بڑا رتبہ پاتی ہے۔ سو تم بھی حضرت مسیح موعود کی جماعت میں سے ہو جو اپنے آپ کو خادم (دین) سمجھتے تھے۔ تم بھی ہر قسم کی قربانی کر کے خدمت خلق میں مصروف ہو جاؤ تا کہ دین و دنیا کی کامیابیاں حاصل کرو۔

(مستورات سے خطاب۔ انوار العلوم جلد 12 ص 560)

انسانی ہمدردی

چھٹی چیز جس کی ضرورت ہے وہ انسانی ہمدردی ہے۔ مسلمانوں میں اس کا مادہ بھی کم ہے۔ انسانی ہمدردی کے بغیر قربانی کا مادہ نہیں پیدا ہوتا۔ دیکھو یورپ کے عیسائی ہزاروں میل چل کر یہاں آتے ہیں اور کوڑھیوں کی خدمت کرتے ہیں۔ ہندوؤں میں بھی سیوا سمتی ہے۔ مگر (مومنوں) میں ایسی سوسائٹیاں نہیں۔ پس عام انسانی ہمدردی سے کام کرو۔ جب اس کی عادت ہو جائے گی تو عندالضرورت قوم کے لئے ہر قسم کی قربانی کر سکو گے۔

(مسلمانوں کی انفرادی اور قومی ذمہ داریاں۔ انوار العلوم جلد 10 ص 19)

بھائیوں کی مدد کریں

تیسری ضروری چیز برادرانہ ہمدردی ہے۔ اس پر بھی خاص طور پر زور دینا چاہئے یعنی مصیبت اور مشکل کے وقت اپنے بھائیوں کی مدد کرنی چاہئے۔ بعض دفعہ بعض لوگوں کو بڑا ابتلاء آجاتا ہے گو یہ کمزوری ایمان کا نتیجہ ہوتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ابتلاء آتا ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص بیمار پڑے اور کوئی اسے پوچھنے نہ آئے تو وہ ابتلاء میں پڑ جاتا ہے۔ کسی کے نہ آنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اسے بیماری کا پتہ ہی نہیں ہوا اس لئے یہ تجویز کرنی چاہئے کہ ہفتہ میں دو دن دوستوں کے ہاں جانے کے لئے مقرر کر لینے چاہئیں اور اس طرح باری باری سب دوستوں کے ہاں چکر لگاتے رہنا چاہئے۔ جہاں جماعتیں تھوڑی تعداد میں ہیں اور دوست ایک دوسرے سے دور دور رہتے ہیں وہاں اس قسم کی تجویز کی زیادہ ضرورت ہے اور ایک دوسرے کا تعاون کرنا ضروری ہے۔ پس ایک اس خلق کی خاص طور پر نگرانی ہونی چاہئے کہ ہفتہ میں ایک دو دن دوسروں کے گھروں پر جا کر ان سے ملاقات کی جائے اور ان کے حالات معلوم کئے جائیں تا کہ اگر کسی قسم کی مدد کی ضرورت ہو تو دی جاسکے۔

(تقریر دلپذیر۔ انوار العلوم جلد10 ص97)

مصیبت میں دوسروں کے کام آنا

میں بنی نوع سے تعلق رکھنے والی نیکیاں بیان کرتا ہوں اور خیر خواہی یعنی دل میں بھلائی چاہنا یعنی کسی کے پاس جا کر اسے بتانا کہ مجھے آپ سے ہمدردی ہے۔ اس سے بڑا فائدہ ہوتا ہے۔ اس سے ٹوٹی ہوئی ہمتیں بندھ جاتی ہیں اور انسان کام کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو ایک ہزار روپیہ دے دو تو اس سے اتنا فائدہ نہیں ہوتا جتنا مصیبت کے وقت ہمدردی کے اظہار سے ہوتا ہے۔

سخاوت: یہ ان اعلیٰ درجہ کی نیکیوں میں سے ہے جو دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں۔

تعلیم دینا: تعلیم بھی ایسی ہی نیکی ہے۔ اس سے یہ مراد ہے کہ لوگوں کو علم پڑھایا جائے۔ لوگوں میں یہ بہت بڑا عیب ہو گیا ہے کہ بغیر کچھ لئے کسی کو نہیں پڑھاتے اور جب میں سنتا ہوں کہ کوئی بغیر کچھ لئے کسی کو پڑھانا نہیں چاہتا تو مجھے بہت صدمہ ہوتا ہے۔ حضرت خلیفہ اول بھی ڈیوٹی مانگنے پر ناراض ہوا کرتے تھے۔ ہر ایک مومن کو چاہئے کہ کچھ نہ کچھ مفت ضرور پڑھایا کرے۔ اگر کوئی مدرس ہے تو اسے نوکری کے علاوہ مفت بھی پڑھانا چاہئے۔

تربیت: تربیت بھی ان احسانوں میں سے ایک احسان ہے جو انسان دوسروں پر کر سکتا ہے اس سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

علاج معالجہ: یہ بڑا فائدہ پہنچانے کی چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود اس کو بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے تھے۔ ایک دفعہ گھر میں حضرت مولوی صاحب کا ذکر آیا تو آپ ان کا نام لے کر دیر تک الحمدللہ الحمدللہ کرتے رہے اور فرمایا مولوی صاحب بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں ان کے ذریعے کئی غریبوں کا علاج ہو جاتا ہے۔ علاج تو دوسروں کا ہوتا تھا مگر شکر آپ کر رہے ہیں۔

یورپ کے لوگ جو متمدن لوگ ہیں انہوں نے اس قسم کی کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں جن کے ممبر فرسٹ ایڈ سیکھتے ہیں یعنی ابتدائی طریق علاج۔ اگر کسی کو کوئی تکلیف پہنچے یا کوئی حادثہ ہو جائے تو قبل اس کے کہ ڈاکٹر آئے وہ فوری طور پر کچھ نہ کچھ علاج معالجہ کرتے ہیں۔ مگر مجھے افسوس آتا ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ اس طرح نہیں کرتے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو سب کاموں میں حصہ لینا چاہئے۔ مثلاً کسی کو چوٹ لگے تو اس کی مدد کرنا، ڈوبتے کو بچانا، مصیبت کے وقت امداد دینا ہر جگہ اس قسم کا انتظام ہونا چاہئے۔ یورپ کے لوگ تو اس قسم کی باتیں محض اپنے نفس کے ماتحت کرتے ہیں پھر کس قدر افسوس ہے اگر (مومن) خدا تعالیٰ کے لئے کر بھی یہ کام نہ کریں۔ مصیبت میں دوسروں کے کام آنا مومن کی شان ہے اور تم کوشش کرو کہ یہ روح تم میں پیدا ہو جائے۔

(تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1922ء۔ انوار العلوم جلد7 ص34)

بنی نوع انسان سے سلوک

میں ان لوگوں کے متعلق (دین حق) کی تعلیم پیش کرتا ہوں جن سے انسان کسی قسم کا ذاتی تعلق نہیں رکھتا۔ چنانچہ اس قسم میں سب سے اول تو یتامیٰ اور مساکین ہیں۔ گو یتیم اور مسکین ایک رشتہ دار بھی ہوسکتا ہے۔ لیکن چونکہ یتیم اور مسکین کے ساتھ سلوک کرنے میں (دین حق) نے کوئی شرط نہیں لگائی کہ وہ کن میں سے ہو اس لئے میں ان کو عام مخلوق کے عنوان کے نیچے ہی رکھتا ہوں۔ کیونکہ اکثر اوقات جن یتامیٰ اور مساکین سے پالا پڑتا ہے وہ غیر ہی ہوتے ہیں۔ ان دونوں قسموں کے متعلق (دین حق) میں نہایت وسیع احکام ہیں۔ ...... یتامیٰ اور مساکین سے نیک سلوک کرنے کا (دین حق) میں نہایت زور سے حکم دیا گیا ہے۔ ...... اس جگہ صرف یہ بات ہی لکھ دینی کافی ہوگی کہ قرآن کریم یتامیٰ کے ساتھ نیک سلوک نہ کرنے کو ان اعمال میں سے قرار دیتا ہے جن کا نتیجہ ذلت و رسوائی ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے کہ بعض لوگوں پر عذاب آتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ خدا نے ہمارے ساتھ یہ معاملہ کیوں کیا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ ان کی نسبت فرماتا ہے...... (الفجر:18) یہ بات نہیں جو تم کہتے ہو بلکہ بات یہ ہے کہ تم یتامیٰ کی خبر گیری نہیں کرتے تھے بلکہ ان کو بے بس دیکھ کر ان کی طرف التفات ہی نہ کرتے تھے۔ مساکین کی نسبت فرماتا ہے کہ ان سے حسن سلوک نہ کرنا ان افعال میں سے ہے جو انسان کو دوزخی بنا دیتا ہے۔ چنانچہ بعض جہنمیوں کی نسبت فرماتا ہے ولا یحض ...... (الحاقہ: 36,35) چونکہ وہ مساکین کی خبر گیری کی تحریک نہیں کرتے تھے اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی ان کی مدد نہ کی ورنہ خدا تعالیٰ ان کو عذاب سے بچا تا۔

ان احکام میں سے جو (دین حق) نے عام بنی نوع انسان کے متعلق دیئے ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اتفاقاً کسی انسان کی بدی پر آگاہ ہو جائے تو اس پر پردہ ڈال دے۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں ...... (مسند احمد بن حنبل جلد2 ص389) یعنی کوئی بندہ کسی بندہ کا کوئی عیب چھپائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

اسی طرح یہ تعلیم ہے کہ کسی انسان سے بھی ایک (مومن) کو سود لینا جائز نہیں بلکہ اگر کوئی حاجتمند ہو تو جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرے یا اسے قرض دے کہ سود ایک زیادتی ہے جو ایک انسان دوسرے انسان پر کرتا ہے۔ کیونکہ جس وقت اس کا ایک بھائی حاجتمند ہوتا ہے اس وقت وہ اس سے اور مال بھی چھیننا چاہتا ہے۔ ......

اسی طرح (دین حق) بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے یہ حکم بھی دیتا ہے کہ اگر کوئی شخص عام راستہ پر کوئی ایذاء دینے والی چیز دیکھے تو اسے چاہئے کہ اسے راستہ سے ہٹا کر پرے کر دے۔ مثلاً عین راستہ میں کوئی پتھر پڑا ہے کانٹے دار درخت کی شاخیں پڑی ہیں جن سے چلنے والوں کے گرنے یا زخمی ہونے کا خطرہ ہے تو چاہئے کہ ان کو وہاں سے ہٹا کر ایک طرف کر دیا جائے۔

(اسلام اور دیگر مذاہب۔ انوار العلوم جلد3 ص281)

صدقہ وخیرات کے بارہ میں دینی تعلیم

پہلی مثال میں میں صدقہ وخیرات کی تعلیم کو پیش کرتا ہوں۔ یہ کوئی روحانی مسئلہ نہیں بلکہ ایک فطری امر ہے۔ ایک دوسرے سے ہمدردی کا جذبہ حیوانوں تک میں موجود ہے۔ ایک حیوان دوسرے حیوانوں سے ہمدردی کرتا ہے۔ ایک پرندہ دوسرے پرندہ سے ہمدردی کرتا ہے۔ اگر ایک کوا مارو تو بیسیوں کوے کائیں کائیں کر کے جمع ہو جاتے ہیں۔ وہ ایک کوے کے مرنے پر غم بھی کریں گے اور اگر کسی نے مرا ہوا کوا اٹھایا ہوا ہو تو اس پر حملہ بھی کریں گے تا کہ اسے چھڑالیں۔ غرض ہمدردی اور ایک دوسرے سے احسان کا مادہ حیوانوں اور پرندوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ ان کے پاس روپیہ پیسہ نہیں ہوتا بلکہ چونچ اور زبان ہوتی ہے اس لئے وہ اسی سے اس جذبہ کا اظہار کرتے ہیں۔ انسانوں کے پاس مال و دولت اور دوسری اشیاء ہوتی ہیں وہ ان کے ذریعہ دوسروں کی امداد کرتے ہیں۔ بہرحال صدقہ اور خیرات کا مسئلہ اتنا موٹا اور اتنا عام ہے کہ کسی مذہب میں اس کے متعلق نامکمل اور ناقص تعلیم نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ ہر مذہب میں مکمل تعلیم ہونی چاہئے تھی۔ کیونکہ یہ ایسا مسئلہ ہے جس پر آدمؑ سے لے کر اس وقت تک لوگ عمل کرتے چلے آرہے ہیں اور کوئی نہیں کہہ سکتا اگر اس کے متعلق (دینی) تعلیم افضل ثابت ہو تو باقی مسائل کی تفصیلات میں اس کی تعلیم افضل ثابت نہیں ہوسکتی۔

(فضائل القرآن 3۔ انوار العلوم جلد11 ص564)

ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو زندہ کریں

میں خدام کو اس طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آئندہ سالوں میں ہاتھ سے کام کرنے کی روح کو دوبارہ زندہ کیا جائے اور خدام سے ایسے کام کرائے جائیں جن میں وہ ہتک محسوس کرتے ہوں اور وہ کام انفرادی طور پر کرائے جائیں۔ جس وقت قادیان کے تمام خدام جمع ہوں اور وہ سب ایک ہی کام کر رہے ہوں تو انہیں اس وقت کسی کام میں ہتک محسوس نہیں ہوگی کیونکہ ان کے دوسرے ساتھی بھی ان کے ساتھ اسی کام میں شریک ہوتے ہیں لیکن اگر ایک خادم اکیلا کوئی کام کر رہا ہو اور اس کے ساتھی اسے دیکھیں تو وہ ضرور ہتک محسوس کرے گا۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ اجتماعی طور پر کوئی کام نہ ہو بیشک اجتماعی طور پر بھی ہو لیکن انفرادی کام کے مواقع بھی کثرت سے پیدا کئے جائیں۔ مثلاً کسی غریب کا آٹا اٹھا کر اس کے گھر پر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کا چارہ اٹھا کر اس کے گھر پہنچا دیا جائے یا کسی غریب کی روٹیاں پکوا دی جائیں۔ جب خادم روٹیاں پکوانے جائے گا تو دل میں ڈر رہا ہوگا کہ مجھے کوئی دیکھ نہ لے اور اگر کوئی دوست اسے راستے میں مل جائے تو اسے کہے گا کہ میری اپنی نہیں فلاں غریب کی ہیں۔ اس کا یہ اظہار کرنا اس بات کی دلیل ہوگا کہ وہ اس کام کو ہتک آمیز خیال کرتا ہے یہ پہلا قدم ہوگا۔ اسی طرح بعض اور کام اس نوعیت کے سوچے جاسکتے ہیں۔ ایسے کام کرانے سے ہماری غرض یہ ہے کہ کسی خادم میں تکبر کا شائبہ باقی نہ رہے اور اس کا نفس مرجائے اور وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہر ایک کام کرنے کو تیار ہو جائے۔

(مجلس خدام الاحمدیہ کا تفصیلی پروگرام۔ انوار العلوم جلد18 ص199)

ہمدردیٔ مخلوق خدا کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے پُر معارف و پُر حکمت ارشادات

ہم پر فرض ہے کہ خدا کی محبت میں فنا ہو کر مخلوق خدا کی خدمت کریں

یتیم، مسکین، اسیر، حاجتمند اور غریب کی ضرورت پوری کرنا مقصد قیام جماعت احمدیہ ہے

خدا کی خوشنودی کے لئے کھانا کھلانا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمارے اس حکم کو سن کر ہمارے نیک بندے ہماری رضا کے متلاشی بندے، ہمارے قرب کے خواہاں بندے، اس طرح عمل کرتے ہیں۔(-) کہ وہ ہماری محبت کی خاطر اور ہماری خوشنودی کے حصول کے لئے کھانا کھلاتے ہیں کس کو؟ مسکین کو یتیم کو اسیر کو۔ عربی زبان میں مسکین کے معنی ہیں ایسا شخص جس کے پاس اتنا مال نہ ہو کہ وہ بخوبی گزارہ کرسکے اور اس کا گھرانہ اس روپے سے پرورش پاسکے۔ اور یتیم کے معنی ہیں ایسا شخص جس کا والد یا مربی نہ ہو اور ابھی اپنے پاؤں پر کھڑا نہیں ہوسکتا۔

اور اسیر کے لفظی معنی تو قیدی کے ہیں۔ لیکن اس کے یہ معنی بھی کئے جاسکتے ہیں وہ شخص جو اپنے حالات سے مجبور ہو کر بطور قیدی کے ہو جائے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جن لوگوں کو پوری غذا میسر نہیں اور ان کو ضرورت ہے کہ ان کی مدد کی جائے۔ جس کے بغیر وہ اپنی ضرورتوں کو پورا نہیں کرسکتے۔ ان لوگوں کو ہمارے ابرار بندے کھانا کھلاتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہوئے ان کے دل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں...... ہم خدا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اور اس کی عنایات کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں کھانا کھلا رہے ہیں اور لَا نُرِیْدُ...... ہم اس نیت سے تمہیں نہیں کھلا رہے کہ کبھی تم ہمیں اس کا بدلہ دو اور نہ یہ کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔ ہم تم سے کچھ نہیں چاہتے نہ بدلہ چاہتے ہیں نہ ہی شکریہ کے خواہاں ہیں۔ ہم محض یہ چاہتے ہیں کہ ہمارا ربّ ہم سے خوش ہو جائے اِنَّا نَخَافُ...... پھر وہ کہتے ہیں کہ ہم ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں ڈر کے مارے تیوریاں چڑھی ہوئی ہوں گی۔ اور لوگوں کو گھبراہٹ لاحق ہوگی۔ (یہ دن قیامت کا ہے اور کبھی ایسا دن اس دنیا میں بھی آجاتا ہے) کہ کہیں ہم بھی اس دن خدا کے عذاب اور اس کے قہر کے مورد نہ بن جائیں۔ اسی لئے ہم یہ نیک کام بجا لا رہے ہیں۔ (خطبات ناصر جلد1 ص46)

مخلوق خدا کی خدمت

ہماری جماعت کے قیام کا اصل مقصد یہ ہے کہ سچے (مومنوں) کا ایک گروہ پیدا ہو جائے جن کی زندگی پر ایک موت وارد ہو اور وہ دنیا سے کلّی طور پر منقطع ہو جائیں اور ان کا دنیا سے کوئی واسطہ نہ رہے اور ایک کامل دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کو کچھ اس طرح جذب کریں کہ انہیں ایک نئی زندگی ملے جو پہلی سے مختلف، جو پہلی سے کہیں زیادہ حسین، جو پہلی سے بہت زیادہ دنیا کی خدمت گزار۔ آج ہمارے ملک کے جو حالات ہیں وہ تقاضا کرتے ہیں کہ ہم جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے خدا سے ایک نئی زندگی پائی اور خدا کی رضا کے حصول کے لئے بنی نوع انسان اور خدا کی دوسری مخلوق کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم جو سیاسی جماعت نہیں، سیاسی طور پر تو ہم اپنے ملک کی خدمت نہیں کرسکتے لیکن روحانی جماعت ہونے کی حیثیت میں روحانی طور پر اپنے بھائیوں کی خدمت کرسکتی ہے اور ہمیں کرنی چاہئے اور وہ خدمت دعا کے ذریعہ ہے......

ہم پر اللہ تعالیٰ نے یہ فرض عائد کیا ہے کہ ہم اس کی محبت میں فنا ہو کر اس کی مخلوق کی خدمت میں لگے رہیں اور ہمارے نزدیک خدا کی مخلوق کی جو بہترین خدمت کی جاسکتی ہے وہ یہ ہے کہ ہم ان کے لئے ہر وقت دعاؤں میں لگے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک کو ہر قسم کے فتنہ اور شر سے اور تباہی سے اور انتشار سے محفوظ رکھے۔

پس ہم اپنے بھائیوں، اپنے ملک، اپنی قوم کی دعا سے مدد کرسکتے ہیں اور اس میں ہمیں بخل خست نہیں دکھانی چاہئے بلکہ اپنے لئے بھی اس زمانہ میں دعائیں چھوڑ دو اللہ تعالیٰ تمہاری ضرورتیں خود پوری کرے گا۔ (خطبات ناصر جلد دوم ص491)

کوئی احمدی رات کو بھوکا نہ سوئے

میرا یہ احساس ہے کہ جماعت کو اس حکم کی طرف پوری طرح توجہ نہیں ہے۔ کوئی احمدی رات کو بھوکا نہیں سونا چاہئے۔ سب سے پہلے یہ ذمہ داری افراد پر عائد ہوتی ہے اس کے بعد جماعتی تنظیم اور حکومت کی باری آتی ہے کیونکہ سب سے پہلے یہ ذمہ داری اس ماحول پر پڑتی ہے جس ماحول میں وہ محتاج اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے۔ پھر ہماری جماعت کی تنظیم کے مطابق بڑے شہروں میں پریذیڈنٹ ہیں، امراء ہیں پھر شہر مختلف محلوں اور حلقوں میں تقسیم ہوتے ہیں جن میں ہمارے کارکن مقرر ہوتے ہیں۔ اتنے کارکنان کی موجودگی میں آپ میں سے ہر احمدی رات کو اس اطمینان کے ساتھ سوتا ہے کہ اس کا کوئی بھائی آج بھوکا نہیں سو رہا۔ یا وہ بغیر سوچے سمجھے یہ تصور کر لیتا ہے کہ اس کے سب بھائیوں نے کھانا کھا لیا ہوگا۔

جہاں تک میرا احساس ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں پوری طرح محاسبہ نہیں کیا جاتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس جماعت پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے اور شاید ہی کوئی ایسے محتاج دوست ہوں جن کی غذائی ضروریات پوری نہ کی جاتی ہوں لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر ایک احمدی بھی ایسا ہے جس کی غذائی ضروریات پورا کرنے میں ہم غفلت برت رہے ہوں، تو ہمیں بحیثیت جماعت خدا تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا۔

(خطبات ناصر جلد1 ص49)

ضرورتمندوں کی ضرورت پوری کریں

خدا تعالیٰ نے ہمارے معاشرہ میں اونچ نیچ، امیر غریب، عالم، جاہل وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے طبقات بنا دئے ہیں تاکہ ہم اپنے اپنے مقام کے لحاظ سے ہر قسم کی نیکیاں کرتے چلے جائیں۔ اگر ہر شخص اتنا امیر ہوتا کہ اس کو دنیا کی کوئی ضرورت پیش ہی نہ آتی۔ اگر ہر شخص اتنا عالم ہوتا کہ کسی استاد کے پاس جانے کی اسے ضرورت ہی نہ رہتی اور اگر ہر شخص ہر فن میں اتنا کمال رکھتا کہ ڈسٹری بیوشن آف لیبر جس پر ہماری انسانی اقتصادیات کی بنیاد ہے کی ضرورت ہی پیدا نہ ہوتی۔ وغیرہ۔ تو ثواب کا کون سا موقع باقی رہ جاتا???

اللہ تعالیٰ بے شک اس بات پر قادر ہے کہ ہر انسان کو ایسا بنادے لیکن اس نے اسے ایسا نہیں بنایا۔ اس لئے کہ اس نے انسان کے لئے صرف اسی دنیا کی زندگی ہی نہیں بلکہ مرنے کے بعد ایک اور زندگی بھی مقدر کی ہوئی ہے اور اُخروی زندگی کے پیش نظر ایسا معاشرہ انسان کے لئے مقرر فرمایا کہ ہر طبقے کے لوگ اس معاشرہ کے اندر رہ کر زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرتے چلے جائیں اور اس طرح اس کی خوشنودی کو پوری طرح پاسکیں لیکن کافر لوگ ان باتوں کو نہیں سمجھتے اس لئے جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ضرورت مندوں کی ضرورتوں کو پورا کرو اور محتاجوں کے لئے روزمرہ زندگی کی ضروریات مہیا کرو تو وہ کہتے ہیں کہ جب خدا تعالیٰ نے انہیں کھانے کو نہیں دیا تو تم ہم سے کیسے توقع رکھتے ہو کہ ہم خدائی فعل کے خلاف ان کو کھانے کے لئے دیں۔ ان کا کافرانہ دماغ عجیب بہانہ تراشتا ہے۔ (خطبات ناصر جلد1 ص48)

مہمانوں کا خیال رکھیں

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بھی ہمیں نظر آتا ہے آپ سادہ اور بے تکلف طریق پر مہمانوں کی خدمت کرتے تھے یہاں بھی سادہ اور بے تکلف طریق پر مہمان کی خدمت ہونی چاہئے اور اس خیال سے اور اس نیت سے ہونی چاہئے کہ وہ ہمارے مہمان ہیں، ہمارے آقا کے مہمان ہیں اور ان کے حقوق ان حقوق سے بہرحال زائد ہیں جو ایک عام مہمان کے ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انہیں قرآن کریم میں بیان کیا ہے یا نبی اکرم ﷺ نے ان کے متعلق ہدایت دی ہے غرض اس جذبہ خدمت کے ماتحت ایک احمدی کو رضا کار کی حیثیت سے ان مہمانوں کی خدمت کرنی چاہئے کہ ایک طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور اس مہمان نوازی کا بھی شکریہ ادا ہو جائے کہ اس نے فرمایا ہے کہ دیکھو میں نے تمہارے حق کو قائم کر دیا ہے بلکہ حق سے زائد احسان کی تمہارے بھائیوں کو تعلیم دی ہے میں نے ان سے تمہارے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے کہا ہے میں نے لوگوں کے اموال میں تمہارا حق رکھ دیا ہے تاکہ تمہیں یہ احساس نہ ہو کہ کوئی ہم پر احسان کر رہا ہے میں نے ان سے تو کہا

کہ وہ تم پر احسان کریں یعنی جو تمہارا حق ہے اس سے بھی زائد دیں اور تمہارے لئے اس خدمت کو حق کہہ دیا تا کہ تمہاری عزت نفس محفوظ رہے کہ جب کوئی مہمان کسی کے پاس جاتا ہے اور وہ اس کی خدمت کرتا ہے تو یہ خدمت اس مہمان کا حق ہے جو وہ وصول کر رہا ہے وہ اس سے خیرات نہیں مانگ رہا یعنی مال خرچ کرنے والے کے مال کا جو حصہ مہمان پر خرچ ہو رہا ہے وہ خرچ کرنے والے کا حق نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کہتا ہے وہ مہمان کا حق ہے اور مہمان کا حق اس کو دے دو۔ (خطبات ناصر جلد 2 ص 445)

اخوت کی بنیادیں مضبوط کریں

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کون ہے وہ حاجت مند جسے ہم نے کھانا دینا ہے۔ اس کے لئے آپس میں تعلقات اور آپس میں پیار کے بڑھانے کی ضرورت ہے اور اپنی تنظیم کو اس طرح اخوت کی بنیادوں پر مضبوط کرنے کی ضرورت ہے کہ محلّہ والوں کو معلوم ہو کہ آج فلاں گھرانہ کسی وجہ سے کھانا نہیں پکا سکا۔

اکثر گھرانے مزدوروں کے ہوتے ہیں جو روزانہ کماتے ہیں اور جو کماتے ہیں وہی کھاتے ہیں۔ اتفاقاً کسی گھرانے کا ذمہ دار شخص ایک یا دو دن کے لئے بیمار ہو جاتا ہے تو اگر محلے والے اس سے پوری طرح واقف ہوں۔ تو ان کو معلوم ہوگا کہ آج فلاں شخص (بیت الذکر) میں نظر نہیں آیا اس لئے وہ اسے دیکھنے جائیں گے۔ بیمار ہوگا تو اس کی عیادت کریں گے۔ اس طرح ان کو ثواب بھی مل جائے گا۔ پھر ان کو خود ہی خیال ہوگا کہ یہ بیمار ہے اسے اور اس کے گھر والوں کو کھانے کی ضرورت ہے۔

ان کے لئے کھانا مہیا کرنا چاہئے پریذیڈنٹ محلّہ یا سیکرٹری یا جس کی ڈیوٹی لگائی جائے وہ دو تین گھروں میں جا کر کہہ سکتا ہے کہ جو کچھ توفیق ہے اپنے بھائی کی مدد کے لئے دیدو۔ اسی طرح وہ گھرانہ بھوکا بھی نہیں رہے گا اور آپ کا بھی کوئی زائد خرچ نہیں ہوگا اور پھر خدا کی نگاہ میں آپ کتنے بڑے ثواب کے مستحق ہو جائیں گے۔

(-) (الدّھر:12) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کو اس دن کے شر سے محفوظ رکھوں گا اور نجات دوں گا اپنی رحمت سے نوازوں گا اور اپنی مغفرت کی چادر سے ان کو ڈھانپ لوں گا۔

پس ہمارے خدا نے ایک حکم دیا ہے ہمارے پیارے رسول محمد ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور ہم نے اس تاکیدی ارشاد پر عمل کرنا ہے۔ (خطبات ناصر جلد 1 ص 51)

بھائی بھائی کا خیال رکھے

اس دنیا میں جب بھائی بھائی کا خیال نہیں رکھتا اور ایک قوم کی اکثریت اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ تو اس قوم پر ایک دن انقلاب کا بھی چڑھ آتا ہے۔ جس میں بہت سے بڑے اور امیر لوگ چھوٹے اور غریب کر دیئے جاتے ہیں۔ وہ دن ان کے پچھتانے کا ہوتا ہے۔ جس قوم کے ہر فرد کو اس کی ضروریات میسر آتی رہیں اور ان کے دل مطمئن اور تسلی یافتہ ہوں۔ اس قوم میں اس قسم کا انقلاب بپا نہیں ہوا کرتے۔ انقلابات اور ریوولیوشنز انہی ملکوں اور قوموں میں ہوتی ہیں۔ جن کے ایک بڑے حصہ کو دھتکارا جاتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال نہیں رکھا جاتا۔ دیکھو خدا تعالیٰ نے ایک ضرورت مند کو اور اس کے ساتھ نیکی کرنے کو کتنا بڑا مقام دیا ہے آخرت کے دن خدا تعالیٰ فرمائے گا۔ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا یا بعض دوسروں سے کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔

پہلے فریق کو وہ فرمائے گا کہ میں تم سے خوش ہوں اور تمہیں اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرتا ہوں اور دوسروں کو کہے گا کہ میں بھوکا تھا تم نے میرا خیال نہیں کیا۔ اس لئے میں تمہیں جہنم میں دھکیلتا ہوں۔

کتنے زور اور تاکید سے ہمیں توجہ دلائی گئی ہے کہ ہم بھوکے کو کھانا کھلائیں اور ضرورت مند کو ضروریات زندگی مہیا کریں۔

(خطبات ناصر جلد 1 ص 47)

حقوق العباد کے مختلف پہلو

حقوق اللہ کی طرح حقوق العباد کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حق اور اس کے بندوں کے حق کو اُسی کے حکم اور منشاء اور قانون اور شریعت کے مطابق اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ادا کرنا (دین حق) ہے اور یہی مذہب ہے۔ پہلے مذاہب اَور رنگ کے تھے۔ وہ وقتی، زمانی اور مکانی تھے اب ایک عالمگیر مذہب یعنی (دین حق) آ گیا ہے جو قیامت تک کے لئے ہے لیکن مذہب کی یہ خصوصیت یعنی اس کا وقتی یا زمانی یا مکانی ہونا یا اس کا ایک عالمگیر اور قیامت تک کے لئے ممتد ہونا، دونوں میں اس لحاظ سے کوئی تفریق نہیں کرتی کہ اللہ تعالیٰ کا حق اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنا ہے یا نہیں۔ ہر مذہب جو اس دُنیا میں آیا اس نے کہا کہ خدا کے حقوق اُس کو دو اور اس کے بندوں کے حقوق ان کو دو۔ یہ صحیح ہے کہ (دین حق) نے عالمگیر مذہب ہونے کے لحاظ سے ایسے حقوق قائم کئے جو عالمگیر نوعیت کے ہیں اور ان کی ادائیگی کے ایسے سامان پیدا کئے کہ ہر زمانہ میں جو حق بنے تو بدلے ہوئے حالات کے لحاظ سے ان حقوق کی ادائیگی کی سمجھ اور ان کا فہم بھی عطا کیا۔ خدا تعالیٰ نے (دین حق) میں اپنے بندوں کو کھڑا کیا جنہوں نے قرآن کریم سکھایا۔ پھر ان حقوق کی ادائیگی کے لئے جن نئے سے نئے سامانوں کی ضرورت تھی وہ بھی پیدا کئے۔ دراصل ہم اپنے مال بھی حقوق العباد کی ادائیگی کے لئے ہی پیش کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر خدا کے بندے کا یہ بنیادی حق ہے کہ اسے علم قرآن حاصل ہو۔ یہ ایک بندے کا حق ہے اور کوئی شخص اپنے بھائی کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ جا تجھے قرآن کریم سے کیا تعلق ہے؟ کیونکہ قرآن کریم نے تو ہر فرد بشر کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے سیکھ مجھے سمجھ، مجھ سے فائدہ اُٹھا اور میرے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر۔

پس ہر بندہ خدا کا یہ حق ہے کہ وہ قرآن جانتا ہو اور قرآن کی سمجھ رکھتا ہو۔ اب ہماری مالی قربانیوں کا ایک حصہ اُس حق کی ادائیگی پر خرچ ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ نے ہر فرد بشر کا قائم کیا کہ وہ قرآن کریم کا علم حاصل کرے اور اس سے استفادہ کرے۔ ہمیں اس کے متعلق بھی غور کرنا چاہئے کہ گزشتہ سال حقوق العباد کی ادائیگی کے اس حصہ میں ہم نے غفلتیں تو نہیں برتیں اور اس مہم میں ہم پر جو ذمہ داریاں تھیں ہم نے وہ پوری طرح ادا کی ہیں یا نہیں؟ میں نے یہ ایک مثال صرف اس لئے دی ہے تا کہ آپ سمجھ جائیں کہ مالی قربانی یا اپنے رب کے حضور جو ہماری مالی پیشکش ہے تو وہ ہماری کوشش ہے وہ تو ہماری کوشش اور جدوجہد کا ایک بالکل تھوڑا سا حصہ ہے پھر وہ خود مقصود بھی نہیں بلکہ مقصود حقوق العباد کی ادائیگی ہے اور اس کے بہت سے پہلو ہیں۔

(خطبات ناصر جلد 4 ص 188)

خدمت بنی نوع انسان کی تنظیمیں

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو صرف اس بات سے خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ انہوں نے 30 فیصد یا 40 فیصد نمبر لے لئے ہیں۔ خدمت بنی نوع انسان کی اس تنظیم کو تو سَو فیصد سے کم نمبروں پر خوش ہونا ہی نہیں چاہئے۔ انسان چونکہ فطرتاً کمزور ہے اس لئے ہم دس پندرہ فیصدی کا چھوٹا سا مارجن (Margin) رکھ لیتے ہیں یعنی اگر پچاسی یا نوے فیصد کامیابی نہ ہو تو وہ کوئی کامیابی نہیں ہے۔ ان دونوں تنظیموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ انصار اللہ کی تنظیم میں تربیت اور حصول قربِ الٰہی پر زور دیا گیا ہے اور خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں خدمت بنی نوع انسان اور حصول قرب الٰہی پر زیادہ زور ہے۔ اگر آپ سوچیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اگر یہ خدمت کی روح غائب ہو جائے تو انسانی اقدار قائم نہیں ہوسکتیں اور اگر انسانی اقدار قائم نہ ہوں تو روحانی ترقیات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ روحانی ترقیات کے لئے جتنی ہدایتیں اور شریعتیں نازل کی گئی ہیں وہ انسان پر نازل کی گئی ہیں وہ گدھے یا گھوڑے یا بیل یا دوسرے جانوروں پر نازل نہیں کی گئیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ شرعی تقاضوں کو پورا کر کے روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان میں انسانی اقدار قائم ہوں۔ اگر انسان انسانی اقدار کو قائم نہیں کرتا تو روحانی ارتقاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جب کسی سلسلہ میں یا کسی قوم میں یا بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان میں روح خدمت نہ ہو اس وقت تک اس سلسلہ یا اس قوم یا بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان میں انسانی اقدار قائم نہیں ہوسکتیں۔ اگر ہم انسانی اقدار کو قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خدمت کی روح کو زندہ کرنا پڑے گا اور اس خدمت کی زندہ روح کو لے کر کام کے میدان میں سرگرم عمل رہنا خدام الاحمدیہ کا ضروری پروگرام ہے۔ خدام الاحمدیہ اس نکتہ کو سمجھتے ہوئے اس کام میں لگ جائیں کیونکہ خدمت (دین حق) و احمدیت تقاضا کرتی ہے خدمت انسان کا۔ جو شخص انسان کی خدمت نہیں کرتا وہ احمدیت کی خدمت نہیں کرتا۔ احمدیت اور (دین حق) ایک ہی چیز ہیں اور (دین حق) نے بنی نوع انسان کی بحیثیت بنی نوع انسان خدمت کی ہے۔ وہ ایک (مومن) کو بلاتا ہے اور کہتا ہے تم نے انسان کی خدمت کرنی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دہریہ جو مجھ کو گالیاں دیتا ہے (تم نے اس کے حقوق کو بھی تلف نہیں کرنا) اس کے حقوق کی بھی تم نے حفاظت کرنی ہے تب یہ امید ہوسکتی ہے کہ وہ کسی وقت اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی طرف رجوع کرے۔ اگر تم اس کے حقوق تلف کرو گے تو وہ کون سی ایجنسی دنیا میں دیکھے گا جو یہ ثابت کرے گی کہ پیدا کرنے والے ربّ کی ربوبیت سے کوئی انسان باہر نہیں۔

پس خدام الاحمدیہ کا کام ہے انسان کی خدمت، اس کے بغیر نہ (دین حق) کی خدمت ہو سکتی ہے اور نہ خدا تعالیٰ کے احکامِ عبادت کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ آپ اس خدمت کے جذبہ کو، اس خدمت کی روح کو زندہ رکھ کر کام کریں ...... اپنے پروگراموں پر عمل کریں اور انصار اللہ روحِ تربیت کو زندہ رکھتے ہوئے اپنے پروگرام پر عمل کریں۔

روحِ تربیت بھی روحِ خدمت ہی ہے صرف اس کی شکل بدلی ہوئی ہے۔ اس لئے ہر دو تنظیمیں اس طرح بنی نوع انسان کی خدمت میں لگ جائیں اور لگی رہیں کہ اپنے نفسوں کا بھی خیال رکھیں، اپنے رشتہ داروں اور عزیز واقارب کا بھی خیال رکھیں، پھر یہ دائرہ وسیع ہوتا چلا جائے یہاں تک کہ وہ تمام بنی نوع انسان کو اپنے اندر سمیٹ لے۔ (خطبات ناصر جلد 2 ص 646)

ہمدردیٔ مخلوقِ خدا کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ایمان افروز ارشادات و فرمودات

خدمت خلق کرنے والوں سے خدا محبت کرتا ہے اور اس کی عمر بھی لمبی کی جاتی ہے

میرے دل کی خواہش ہے کہ ہمدردی مخلوق کے عملی اظہار میں جماعت احمدیہ ساری دنیا سے آگے ہو

خدا کے بندوں کا حق

جو انسان مخلوق کے حقوق ادا کرتا ہو اس کا تعلق لازماً خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے شیطان سے اس کا تعلق قائم نہیں ہو سکتا اور وہ یہ حق رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس سے تعلق رکھے۔ اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ آپ حقوق اللہ کی بات پہلے کریں تب بھی حقوق العباد پر جا کر بات منتج ہو جائے گی۔......

امر واقعہ یہ ہے کہ ایک وحدت پائی جاتی ہے۔ مذہب میں یہ ایک توحید کا منظر ہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد بالآخر ایک ہو جاتے ہیں یہ ناممکن ہے کہ کوئی شخص حقوق العباد صحیح معنوں میں ادا کرے اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر نہ پڑے۔ ایسے بندوں کو خدا چن لیتا ہے جو واقعۃً اس کے بندوں کا حق ادا کرتے ہیں اور یہ ناممکن ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور بنی نوع انسان کے حقوق ادا نہ کرے۔ لہٰذا ایسی مذہبی جماعتیں جن میں حقوق العباد کی کمی نظر آئے، وہ ان اخلاق سے عاری ہوں جو انسان کو انسان کے لئے نرم کر دیتے ہیں اور اس کے حقوق ادا کرنے کے علاوہ احسان کا تقاضا کرتے ہیں۔ ایسا انسان اگر یہ کہے یا یہ سمجھے کہ میں بہت ہی عبادت کرنے والا ہوں، بہت ہی روزے رکھنے والا ہوں تو یہ اس کی غلط فہمی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے ایسے غلطی خوردہ کی غلطی کو ہمیشہ کے لئے یہ فرما کر دور کر دیا کہ مومن وہ نہیں ہے جو صرف عبادت کرے اور روزے رکھے بلکہ مومن وہ ہے جس کے شر سے انسان، ان کا خون اور ان کے اموال بھی محفوظ ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب المسلم من سلم المسلمون)

تو حقیقت یہ ہے کہ حقوق العباد کے سوا حقوق اللہ ادا ہو نہیں سکتے اور حقوق اللہ ادا کرنے والے انسان کبھی بھی حقوق العباد سے غافل نہیں ہو سکتے۔ (خطبات طاہر جلد2 ص602)

سب سے زیادہ بنی نوع انسان کا ہمدرد

قرآن کریم کی تعلیم سے واقف سبھی لوگ جانتے ہیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت سے واقف بھی لوگ جانتے ہیں کہ اس سے زیادہ بنی نوع انسان کا ہمدرد وجود نہ پیدا ہوا نہ ہو سکتا ہے۔ عقلاً ممکن نہیں کہ کوئی انسان ان حدوں سے تجاوز کر جائے جو نیکی اور رحمت کی حدیں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے چھوئی تھیں۔

(خطبات طاہر جلد6 ص648)

اللہ کی مخلوق سے محبت

آپ جانتے ہیں کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ تمام نبیوں سے افضل و اعلیٰ بنائے گئے۔ کیوں وہ صرف عربوں کی بجائے سب انسانیت کے لئے مبعوث ہوئے تھے؟ اس میں راز یہ ہے کہ آپ کی محبت سب کے لئے تھی قطع نظر کسی کے مذہب کے، قطع نظر کسی کے جغرافیائی اختلافات کے، بلاتمیز رنگ ونسل وعقیدہ کے۔ انہوں نے تمام انسانوں سے محبت کی کیونکہ انہیں اللہ سے انتہائی خالص محبت تھی وہ انتہائی پُرخلوص، کامل اور پختہ تھی۔ تو آپ نے اللہ کی مخلوقات سے محبت کی نہ صرف انسانوں سے بلکہ حیوانوں سے بھی محبت کی، نہ صرف جانوروں سے بلکہ اللہ کی بنائی ہوئی تمام فطرت سے محبت کی۔ اس وجہ سے آپ کو رحمۃ للعالمین کہا گیا۔ نہ صرف انسانوں کے لئے رحمت بلکہ جو کچھ اللہ نے پیدا کیا اس کے لئے آپ رحمت ہیں۔ پس اگر آپ سچ مچ اللہ سے پیار کرتے ہیں جس کا مجھے یقین ہے اور آپ کو پہلے ہی معلوم ہے تو آپ خود بخود اللہ کی مخلوق سے محبت کریں گے۔ (خطبات طاہر جلد7 ص97)

رمضان ہمدردی کی انتہاء سکھاتا ہے

رمضان وہ مہینہ ہے جس کے بارے میں گویا سارا قرآن اتارا گیا ہے۔ یعنی قرآن شریف کیوں اتارا گیا ہے؟ اس کا جواب دیا کہ رمضان شریف کے متعلق اتارا گیا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد دوم از افاضات حضرت مصلح موعود صفحہ 394۔ زیر آیت شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن)

اب بظاہر تو قرآن شریف بہت زیادہ وسیع ہے اور رمضان کے جو احکامات ہیں وہ محدود ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اگر آپ تجزیہ کریں تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جائے گی کہ قرآن کریم جس جس مقصد کی خاطر اتارا گیا ہے وہ سارے مقاصد رمضان شریف میں پورے ہو جاتے ہیں۔ ایک بھی مقصد بلکہ اس کا ایک ذرہ بھی رمضان شریف سے باہر نہیں رہ جاتا۔ عبادت کی جتنی بھی قسمیں بیان ہوئی ہیں وہ ساری روزوں کے اندر آ جاتی ہیں۔ خدمت خلق کی جتنی قسمیں بیان ہو سکتی ہیں وہ ساری روزہ کے اندر آ جاتی ہیں۔ روزہ ہمدردی کی انتہا بھی سکھاتا ہے اور خشوع وخضوع کا کمال بھی انسان کو عطا کرتا ہے، عجز کی راہیں بھی بتاتا ہے اور غریبوں کو اٹھا کر اپنے ساتھ شامل کرنے کے طریق بھی انسان کو سکھاتا ہے۔

(خطبات طاہر جلد2 ص325)

لمبی عمر کا راز۔ خدمت خلق

معلوم ہوتا ہے ہر انسان کے لئے Inherent یعنی ودیعت کی ہوئی کچھ عمر ہے۔ وہ اپنی زندگی کو جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اسی طرح کا جواب اس کی عمر کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اگر وہ اپنی عمر عزیز کو ضائع کرے گا اور سرکشی سے کام لے گا اور خدا تعالیٰ کے بیان فرمودہ قوانین کے اندر نہیں رہے گا اور اعتدا کرے گا تو وہ مدت معینہ جو اس کے لئے مقرر ہے اس کے پہلے کنارے پر وہ پکڑا جائے گا اور اگر اس نے ان سب تقاضوں کو پورا کیا تو پھر وہ آخری مدت تک پہنچایا جائے گا۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود نے لکھا ہے کہ خدمت خلق لمبی عمر کا راز ہے۔

(البدر مورخہ 22 مئی 1903ء)

اگر عمر کی تعیین ایک لحہ، ایک ثانیہ سے تعلق رکھتی ہے تو پھر یہ بات ہی بے معنی بن جاتی ہے۔ اس سے لازماً یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کو جو فہم قرآن عطا فرمایا گیا تھا اس سے آپ نے یہ راز پایا کہ بظاہر عمر مقرر ہے لیکن اس عمر کی دو حدیں مقرر ہیں ایک اول حد اور ایک آخر حد۔

(خطبات طاہر جلد2 ص286)

غریبوں کی خدمت کا جذبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع پانچ بنیادی اخلاق میں سے چوتھے خلق کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”چوتھی بات غریب کی ہمدردی اور دکھ دور کرنے کی عادت ہے۔ یہ بھی بچپن ہی سے پیدا کرنی چاہئے۔ جن بچوں کو نرم مزاج مائیں غریب کی ہمدردی کی باتیں سناتی ہیں اور غریب کی ہمدردی کا رجحان ان کی طبیعتوں میں پیدا کرتی ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مستقبل میں ایک عظیم الشان قوم پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔ جو...... بننے کی اہل ہو جاتی ہیں لیکن وہ مائیں جو خود غرضانہ رویہ رکھتی ہیں اور اپنے بچوں کو ان کے اپنے دکھوں کا احساس تو دلاتی رہتی ہیں غیر کے دکھ کا احساس نہیں دلاتی وہ ایک خود غرض قوم پیدا کرتی ہیں جو لوگوں کے لئے مصیبت بن جاتی ہیں۔ اس لئے انسانی ہمدردی پیدا کرنا نہ صرف نہایت ضروری ہے بلکہ اس کے بغیر آپ اپنے اس اعلیٰ مقصد کو پا نہیں سکتے جس کے لئے آپ کو پیدا کیا گیا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے...... (آل عمران:111) تم دنیا کی بہترین امت ہو جس کو خدا تعالیٰ نے بنی نوع انسان کے فوائد کے لئے پیدا فرمایا ہے اس لئے ہم اپنی زندگی کا قومی مقصد کھو دیں گے اگر ہم بچپن ہی سے اپنی اولاد کو لوگوں کی ہمدردی کی طرف متوجہ نہ کریں اور عملاً ان سے ایسے کام نہ لیں یا ان کو ایسے کام نہ سکھائیں جس کے نتیجے میں غریب کی ہمدردی ان کے دل میں پیدا ہو اور اس کی لذت یابی بچپن ہی سے شروع ہو جائے۔ لذت یابی سے مراد میری یہ ہے کہ اگر کسی بچے سے کوئی ایسا کام کروایا جائے جس سے کسی کا دکھ دور ہو تو اس کو ایک لذت محسوس ہوگی۔ اگر محض زبانی بتایا جائے تو وہ لذت محسوس نہیں ہوگی اور جب تک نیکی کی لذت محسوس نہ ہو اس وقت تک نیکی دوام نہیں پکڑا کرتی اس وقت تک یہ محض نصیحت کی باتیں ہیں۔

اس لئے اس کے دو پہلو ہیں ایک تو آپ اپنے بچوں کو اچھی کہانیاں سنا کر سبق آموز نصیحت کر کے یا

سبق آموز واقعات سنا کر غریبوں کی ہمدردی کی طرف مائل کریں دکھ والوں کے دکھ دور کرنے کی طرف مائل کریں۔ ہر وہ شخص جو مصیبت زدہ ہے کسی تکلیف میں مبتلا ہے یہ احساس پیدا کریں کہ اس کی مصیبت دور ہونی چاہئے اس کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خدمت کا جذبہ ان کے اندر پیدا کریں بلکہ اس کے ساتھ مواقع بھی مہیا کریں"۔

(خطبات طاہر جلد 8 ص 764)

خدا کی عبادت اور بنی نوع انسان سے ہمدردی

قرآن کریم نے مذاہب کا جو خلاصہ بیان فرمایا ہے وہ خدا تعالیٰ کی عبادت اور بنی نوع انسان کی ہمدردی میں اپنی طاقتوں کو خرچ کرنا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہی وہ دین قیمہ ہے جو قرآن کریم میں خلاصۃً محفوظ کر دیا گیا ہے۔ گویا دنیا کے تمام مذاہب انہی دو باتوں کی تعلیم دیتے رہے ہیں اور کسی مذہب کی سچائی کی پہچان اس سے بہتر نہیں ہو سکتی کہ اس میں یہ دونوں اجزا شامل ہوں۔ وہ مذہب جو خدائے واحد کی عبادت کی تعلیم نہیں دیتا اور بنی نوع انسان سے بلاامتیاز مذہب و ملت ہمدردی اور پیار اور شفقت کی تعلیم نہیں دیتا وہ اس کسوٹی پر پورا نہیں اترتا اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ یا تو وہ شروع سے ہی جھوٹا تھا یا بعد میں اس میں جھوٹ شامل کر دیا گیا۔

پس تمام انبیاء علیہم السلام جب بھی دنیا میں آئے انہوں نے اپنے ماننے والوں کو یہی تعلیم دی کہ وہ خدائے واحد کی عبادت کریں اور بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی کریں۔

(خطبات طاہر جلد 2 ص 571)

بنی نوع انسان سے ہمدردی کرنے والی جماعت

غربا کی ہمدردی میں جو مختلف تحریکات جماعت احمدیہ میں جاری ہیں اور ہمیشہ سے جاری ہیں ان میں ایک بیوت الحمد کا اضافہ ہو چکا ہے جس کے نتیجہ میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کی یہ تعلیم مکمل ہو جاتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت کا جو تصور عطا فرمایا تھا اس کا خلاصہ یہی تھا جسے آج کل کی زبان میں روٹی، کپڑا اور مکان کہتے ہیں اور یہ وہ تعلیم ہے جسے انسان نے اپنی ترقی کی انتہا پر جا کر سیکھا ہے لیکن قرآن کریم ہمیں یہ بتاتا ہے کہ خدا نے آدم کو جب تہذیب سکھانی شروع کی تو اس کے آغاز میں پہلی تعلیم یہ تھی کہ جنت کا تصور یہ ہے کہ اس میں روٹی کپڑا اور مکان مہیا ہونے چاہئیں۔...... ہم اپنی خواہش کے مطابق فی الحال غربا کی ہمدردی میں اتنا خرچ نہیں کر سکتے جتنا کہ ہماری تمنا ہے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری توفیق کو انشاء اللہ بڑھاتا چلا جائے گا اور جوں جوں توفیق بڑھے گی ہم اس میدان میں بھی آگے بڑھتے چلے جائیں گے۔ میرے دل کی یہ خواہش ہے کہ ساری دنیا میں ہمدردی کرنے والوں میں سب سے زیادہ ہمدردی کا عملی اظہار جماعت احمدیہ کی طرف سے ہو۔......

میرے دل میں خدا تعالیٰ نے اس معاملہ میں بے انتہا جوش پیدا کیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ایسے عظیم الشان کام سرانجام دے جو اپنی وسعت کے ساتھ اپنی شدت میں بھی بڑھتے رہیں یہاں تک کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں بنی نوع انسان کی سب سے زیادہ ہمدردی رکھنے والی اور ہمدردی میں عملی قدم اٹھانے والی جماعت بن جائے۔

(خطبات طاہر جلد 2 ص 572)

ہمارے بچے گرمیوں میں پانی پلاتے ہیں

ایک اور بات میں کہنا چاہتا تھا کہ خشک سالی ہو رہی ہے اور اس سے خصوصاً ان غربا کو بہت تکلیف ہے جن کی فصلوں کا انحصار محض بارش پر ہے اور بہت کثرت سے ایسے بارانی علاقے ہیں اگر ان کی ایک فصل ماری جائے تو پھر وہ دو تین فصلوں تک ان زمینداروں کو وہ فصل اٹھنے نہیں دیتی۔ پہلے بھی نقصان ہو چکا ہے۔ بارانی فصل والوں کا اس لئے خاص طور پر درد دل سے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

ہمارے ربوہ کے بچے جہاں تک بس چلتا ہے گرمیوں میں لوگوں کو پانی پلاتے ہیں تو اس صفت کے چھوٹے سے جلوے میں وہ شریک ہو جاتے ہیں۔ جہاں تک ان کو توفیق ملتی ہے تو وہ بچے خاص طور پر دعا کریں کہ اے اللہ ہمیں تو توفیق ملتی ہے ہم پانی پلاتے ہیں۔ تو رحم فرما ہماری اس نیکی کو قبول فرما اور لوگوں کو بخش دے، اگر ان سے ناراض بھی ہے تو انہیں معاف فرما اور بکثرت ان کے لئے پانی کا انتظام فرمایا۔

(خطبات طاہر جلد 3 ص 32)

یتیم کی خدمت بہت اچھا کام ہے

دارالیتامی کی تحریک میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک ہی دوست کو خدا نے توفیق بخشی تھی کہ موجودہ سکیم ہے اس کے مطابق وہ پورا دارالیتامی تیار کرنے کا خرچ دے لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا باقی لوگوں کو محروم نہیں کیا جا سکتا اگر کوئی اور شامل ہونا چاہے تو ہو جائے۔ چنانچہ اس کے متعلق بھی آج ہی ایک جگہ سے ایک خطیر رقم ملی ہے اور ان صاحب نے بھی اصرار کیا ہے کہ مجھے بھی دارالیتامی کی سکیم میں شامل کیا جائے اور بھی پہلے ملتی رہی ہیں۔ چنانچہ وہ سب رقمیں انشاء اللہ دارالیتامی کی تعمیر میں خرچ ہوں گی۔

Elsalvador کے یتامی کے متعلق اگرچہ جماعتی کوششوں کے باوجود ہمیں کامیابی نصیب نہیں ہو سکی کہ بحیثیت جماعت ہمیں یتامی مل جائیں لیکن بعض لوگوں نے اس تحریک میں شمولیت کی نیت کی تھی تو وہ بعض اور یتیم لے کر پالنے لگ گئے ہیں اور اس کی مجھے اطلاع مل رہی ہے یہ بہت خوشکن رجحان ہے۔ ساری جماعت کو میں پھر یاد دہانی کرواتا ہوں کہ ضروری نہیں کہ السلواڈور کے یتیم ہوں دنیا میں جہاں بھی یتیم ہے اس کی خدمت کرنا ایک بہت اچھا کام ہے۔

(خطبات طاہر جلد 7 ص 49)

تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کریں

جہاں تک جماعت کی استطاعت کا تعلق ہے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ ساری جماعت اپنی ساری دولت بھی لٹا دے تو اس وقت جو بھوک کا دن آگیا ہے اس کو دور نہیں کر سکتی۔ آٹے میں نمک کے برابر بھی ہمارے اندر توفیق نہیں کہ ہم ان لوگوں کی تکلیف دور کر سکیں۔...... پیشتر اس کے کہ میں تحریک کرتا میں نے تمام افریقہ کے (مربیان) کو یہ لکھوایا ہوا ہے کہ آپ پوری طرح جائزہ لیں کہ کس طرح ان غریبوں کی جماعت مدد کر سکتی ہے؟ کونسا بہترین ذریعہ ہے اور اس میں مسائل کیا درپیش ہوں گے۔...... میں جو تحریک کر رہا ہوں وہ اس وجہ سے کر رہا ہوں کہ قطع نظر اس کے کہ کام ہماری طاقت سے بڑھ کر ہے ہماری نیت یہ ہونی چاہئے کہ ہم اپنے رب کے حضور اپنے ضمیر کو مطمئن پائیں، ہمارے دل میں یہ تسکین ہو کہ ہم بھی ان لوگوں میں شامل تھے جن کا قرآن کریم میں ذکر ہے...... یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ان لوگوں میں سے بنایا ہے، قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمان ہیں یا غیر مسلم ہیں احمدی ہیں یا دشمن ہیں احمدیت کے۔ جہاں بھی تکلیف ہوگی وہاں جماعت احمدیہ ضرور تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرے گی۔

چنانچہ ابھی کراچی میں کچھ عرصہ پہلے جب بہت خطرناک بارش ہوئی اور بہت ہی زیادہ تکلیف پہنچی ہے غریب گھرانوں کو تو احمدی عورتیں لجنہ کی جو کچھ ان کے بس میں تھا کوئی کمبل، کپڑے، کوئی کھانا لے کر غریبوں کے گھر پہنچیں اور خدمت شروع کی۔...... جس قوم نے مظالم کی حد کر دی تھی جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے یا آئندہ پہنچے گی تو تب بھی انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ پیش پیش ہو گی اور جہاں تک جیبوں کا تعلق ہے یہ نہ میں نے بھری تھیں نہ آپ نے بھری ہیں یہ اللہ تعالیٰ عطا کرنے والا ہے اور اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کا نقشہ یہ کھینچا ہے وممّا رزقنٰھم ینفقون ہم نے جو ان کو عطا کیا اس سے وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں اور جتنا وہ خرچ کرتے چلے جاتے ہیں ہم عطا کرتے چلے جاتے ہیں۔

(خطبات طاہر جلد 3 ص 650)

بیوت الحمد میں غیر معمولی قربانی

بیوت الحمد میں ہماری کوشش ہے کہ ایک سو مکان غربا کو یا ایسے دین کی خدمت کرنے والوں کو جن کو توفیق نہیں ہے اپنے مکان بنانے کی ان کو بنا کر مکمل پیش کریں۔ یہ تحریک چار سال پہلے پیش کی گئی تھی اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے بڑا اچھا رد عمل دکھایا اور کثرت سے اتنے وعدے موصول ہوئے کہ ہمارا خیال تھا کہ اوسطاً اگر سارے اخراجات ملا کر ایک لاکھ میں ایک مکان پڑے تو ایک کروڑ روپیہ چاہئے ہوگا اور وعدے خدا کے فضل سے ایک کروڑ سے زیادہ کے آگئے لیکن ایک بات ہماری نظر سے رہ گئی تھی وہ یہ کہ اس سکیم کا ایک یہ بھی حصہ تھا کہ وہ غربا جن کو پورے مکان کی ضرورت نہ ہو لیکن ان کا مکان ناکافی ہو یا چاردیواری نہ بنا سکے ہوں یا غسل خانہ وغیرہ نہ بنا سکے ہوں یا ایک ہی کمرہ ہے اور خاندان بڑا ہے ان کی جزوی مدد بھی کی جائے گی اور جزوی مدد میں کسی کو کمرہ بنا دیا جائے گا کسی کو چاردیواری بنا دی جائے گی۔ تو یہ مجھے اندازہ نہیں تھا اس حصے پر کتنا زیادہ خرچ ہوگا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر روپیہ اسی حصے پر خرچ ہو چکا ہے اور سو نہیں بلکہ کئی سو مکان ایسے ہیں غربا کے جن کو کسی کو چاردیواری بنا دی گئی کسی کو باورچی خانہ بنا کر دیا گیا کسی کو زائد کمرہ بنا کے دیا گیا۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کا جو فیض ذہن میں تھا اس سے زیادہ فیض پہنچ چکا ہے۔ اس وقت جماعت کو تحریض دلانے کی خاطر دو تین سال کے بعد میں نے اپنا چندہ دگنا کر دیا تھا یعنی ایک لاکھ کی بجائے دو لاکھ کر دیا تھا تا کہ دو مکان اگر میں بنا کے دیتا ہوں تو جو صاحب توفیق ہیں وہ بھی اس معاملے میں آگے قدم بڑھائیں۔ اب جب جائزہ لیا ہے تو ابھی بھی ضرورت ہے اس لئے میں اپنی طرف سے ایک اور مکان کا خرچ پیش کرتا ہوں اور جن دوستوں کو توفیق ہے کہ وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں یا جن جماعتوں کو توفیق ہے کہ وہ ایک مکان کا خرچ پیش کر سکیں ان کو بھی اجازت ہے۔

(خطبات طاہر جلد 6 ص 602)

نوع انسان سے ہمدردی، بہت بڑی عبادت اور رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے

میں احمدی ڈاکٹر، ٹیچر اور وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں

خدمت خلق کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے ارشادات

حضور نے خطبہ جمعہ 12 ستمبر 2003ء میں فرمایا:

(دین) کی تعلیم ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جس نے انسانی زندگی کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں چھوڑا جس سے یہ احساس ہو کہ اس تعلیم میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں کا تقاضا ہے کہ اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہوئی اس تعلیم کو اپنا کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، اپنے اوپر لاگو کریں اور ہم پر تو اور بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق اور غلام اور اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور شامل ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کرنے اور حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے ہمیں مختلف رشتوں اور تعلقوں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے اور اسی اہمیت کی وجہ سے ہی حضرت اقدس مسیح موعود نے شرائط بیعت کی نویں شرط میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا ذکر فرمایا ہے۔ تو یہ جو شرائط بیعت کا سلسلہ ہے اسی سلسلے کی آج نویں شرط کے بارہ میں کچھ کہوں گا۔

نویں شرط یہ ہے کہ ”عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا“۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) (النساء: 37)۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف اپنے بھائیوں، عزیزوں، رشتہ داروں، اپنے جاننے والوں، ہمسایوں سے حسن سلوک کرو، ان سے ہمدردی کرو اور اگر ان کو تمہاری مدد کی ضرورت ہے تو ان کی مدد کرو، ان کو جس حد تک فائدہ پہنچا سکتے ہو فائدہ پہنچاؤ بلکہ ایسے لوگ، ایسے ہمسائے جن کو تم نہیں بھی جانتے، تمہاری ان سے کوئی رشتہ داری یا تعلق داری بھی نہیں ہے جن کو تم عارضی طور پر ملے ہو ان کو بھی اگر تمہاری ہمدردی اور تمہاری مدد کی ضرورت ہے، اگر ان کو تمہارے سے کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے تو ان کو ضرور فائدہ پہنچاؤ۔ اس سے .... کا ایک حسین معاشرہ قائم ہوگا۔ ہمدردیٔ خلق اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو فائدہ پہنچانے کا وصف اور خوبی اپنے اندر پیدا کر لو گے اور اس خیال سے کر لو گے کہ نیکی سے بڑھ کر احسان کے زمرے میں آتی ہے اور احسان تو اس نیت سے نہیں کیا جاتا کہ مجھے اس کا کوئی بدلہ ملے گا۔ احسان تو انسان خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے۔ تو پھر ایسا حسین معاشرہ قائم ہو جائے گا جس میں نہ خاوند بیوی کا جھگڑا ہوگا، نہ ساس بہو کا جھگڑا ہوگا، نہ بھائی بھائی کا جھگڑا ہوگا، نہ ہمسائے کا ہمسائے سے کوئی جھگڑا ہوگا، ہر فریق دوسرے فریق کے ساتھ احسان کا سلوک کر رہا ہوگا اور اس کے حقوق اسی جذبہ سے ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔ اور خالصتاً اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کا پیار حاصل کرنے کے لئے، اس پر عمل کر رہا ہوگا۔ آج کل کے معاشرہ میں تو اس کی اور بھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اگر یہ باتیں نہیں کرو گے، فرمایا: پھر متکبر کہلاؤ گے اور تکبر کو اللہ تعالیٰ نے پسند نہیں کیا۔ تکبر ایک ایسی بیماری ہے جس سے تمام فسادوں کی ابتدا ہوتی ہے۔ .... شرط میں اس بارہ میں تفصیل سے پہلے ہی ذکر آ چکا ہے اس لئے یہاں تکبر کے بارہ میں تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں۔ خلاصۃً یہ ہے کہ ہمدردیٔ خلق کرو تا کہ اللہ تعالیٰ کی نظروں میں پسندیدہ بنو اور دونوں جہانوں کی فلاح حاصل کرو۔

پھر اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے (۔) (سورۃ الدھر: 9)۔ اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت کے ہوتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔

اس کا ایک تو یہ مطلب ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کو اپنی ضروریات ہوتی ہے وہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کے لئے ضرورت مندوں کی ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں، آپ بھوکے رہتے ہیں اور ان کو کھلاتے ہیں۔ تھڑدلی کا مظاہرہ نہیں کرتے کہ جو دے رہے ہیں وہ اس کو جس کو دیا جا رہا ہے اس کی ضرورت بھی پوری نہ کر سکے، اس کی بھوک بھی نہ مٹا سکے۔ بلکہ جس حد تک ممکن ہو مدد کرتے ہیں اور یہ سب کچھ نیکی کمانے کے لئے کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کرتے ہیں۔ کسی قسم کا احسان جتانے کے لئے نہیں کرتے اور اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ وہ چیز دیتے ہیں جس کی ان کو ضرورت ہے یعنی اس دینے والے کو جس کی ضرورت ہے جس کو خود اپنے لئے پسند کرتے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ ذہن میں رکھتے ہیں کہ اللہ کی خاطر وہی دو جس کو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ یہ نہیں کہ جس طرح بعض لوگ اپنے کسی ضرورت مند بھائی کی مدد کرتے ہیں تو احسان جتا کے کر رہے ہوتے ہیں۔ بلکہ بعض تو ایسی عجیب فطرت کے ہیں کہ تحفے بھی اگر دیتے ہیں تو اپنی استعمال شدہ چیزوں میں سے دیتے ہیں یا پہنے ہوئے کپڑوں کے دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو اپنے بھائیوں، بہنوں کی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔ بہتر ہے کہ اگر توفیق نہیں ہے تو تحفہ نہ دیں یا یہ بتا کر دیں کہ یہ میری استعمال شدہ چیز ہے اگر پسند کرو تو دوں۔ پھر بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہم غریب بچیوں کی شادیوں کے لئے اچھے کپڑے دینا چاہتے ہیں جو ہم نے ایک آدھ دن پہنے ہوئے ہیں۔ اور پھر چھوٹے ہو گئے یا کسی وجہ سے استعمال نہیں کر سکے۔ تو اس کے بارہ میں واضح ہو کہ چاہے ایسی چیزیں ذیلی تنظیموں، لجنہ وغیرہ کے ذریعہ یا خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہی دی جا رہی ہوں یا انفرادی طور پر دی جا رہی ہوں تو ان ذیلی تنظیموں کو بھی یہی کہا جاتا ہے کہ **اگر ایسے لوگ چیزیں دیں تو غریبوں کی عزت کا خیال رکھیں اور اس طرح، اس شکل میں دیں کہ اگر وہ چیز دینے کے قابل ہے تو دی جائے۔ یہ نہیں کہ ایسی اترن جو بالکل ہی ناقابل استعمال ہو وہ دی جائے۔ داغ لگے ہوں، پسینے کی بو آ رہی ہو کپڑوں میں سے۔ تو غریب کی بھی ایک عزت ہے اس کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اور ایسے کپڑے اگر دئے جائیں تو صاف کروا کر، دھلا کر، ٹھیک کروا کر، پھر دئے جائیں۔** اور جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہماری ذیلی تنظیمیں بھی، لجنہ وغیرہ بھی دیتی ہیں کپڑے تو جن لوگوں کو یہ چیزیں دینی ہوں ان پر یہ واضح کیا جانا چاہئے کہ یہ استعمال شدہ چیزیں ہیں تا کہ جو لے اپنی خوشی سے لے۔ ہر ایک کی عزت نفس ہے، میں نے جیسے پہلے بھی عرض کیا ہے اس کا بہت خیال رکھنے کی ضرورت ہے اور بہت خیال رکھنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

”............ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔ اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے (سبحانہ تعالیٰ شانہ) ....۔ پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو۔ یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلاتمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے (۔) (الدھر: 9) وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفار ہی ہوتے تھے۔ اب دیکھ لو کہ .... کی ہمدردی کی انتہا کیا ہے۔ میری رائے میں کامل اخلاقی تعلیم بجز .... کے اور کسی کو نصیب ہی نہیں ہوئی۔ مجھے صحت ہو جاوے تو میں اخلاقی تعلیم پر ایک مستقل رسالہ لکھوں گا کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ میرا منشا ہے وہ ظاہر ہو جاوے اور وہ میری جماعت کے لئے ایک کامل تعلیم ہو اور ابتغاء مرضات اللہ کی راہیں اس میں دکھائی جائیں۔ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں آئے دن یہ دیکھتا اور سنتا ہوں کہ کسی سے یہ سرزد ہوا اور کسی سے وہ۔ میری طبیعت ان باتوں سے خوش نہیں ہوتی۔ میں جماعت کو ابھی اس بچہ کی

طرح پاتا ہوں جو دو قدم اٹھاتا ہے تو چار قدم گرتا ہے۔ لیکن میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کو کامل کردے گا۔ اس لئے تم بھی کوشش، تدبیر، مجاہدہ اور دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے کیونکہ اس کے فضل کے بغیر کچھ بنتا ہی نہیں۔ جب اس کا فضل ہوتا ہے تو وہ ساری راہیں کھول دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 218-219 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت اقدس مسیح موعود کی قوت قدسی سے اور آپ کی تعلیم پر عمل کرنے سے بہت سی بیماریاں جن کا آپ کو اس وقت فکر تھا جماعت میں ختم ہوگئی تھیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک بہت بڑا حصہ ان سے بالکل پاک تھا اور ہے لیکن جوں جوں ہم اس وقت، اس زمانے سے دور ہٹتے جا رہے ہیں، معاشرے کی بعض برائیوں کے ساتھ شیطان حملے کرتا رہتا ہے اس لئے جس فکر کا اظہار حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے آپ کی تعلیم کے مطابق ہی کوشش، تدبیر اور دعا سے اللہ تعالیٰ کا فضل مانگتے ہوئے ان برائیوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود کی جماعت کو ہمیشہ کامل رکھے۔ اس میں اس بارہ میں چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔ بندہ کہے گا۔ اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔ کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔ اس پر ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم میرے حضور اس کا اجر پاتے۔

اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا۔ مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا اجر میرے حضور پاتے۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ باب فضل عیادۃ المریض)

پھر روایت ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔**

(مشکوۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

پھر ایک روایت آتی ہے حضرت علیؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک .... کے دوسرے .... پر چھ حق ہیں۔ نمبر 1۔ جب وہ اسے ملے تو اسے السلام علیکم کہے۔ نمبر 2: جب وہ چھینک مارے تو یرحمک اللہ کہے۔ نمبر 3: جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے۔

اور بعض لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بڑی اچھی عادت ہوتی ہے کہ خود جا کر خیال رکھتے ہوئے ہسپتالوں میں جاتے ہیں اور مریضوں کی عیادت کرتے ہیں خواہ واقف ہوں یا نہ واقف ہوں۔ ان کے لئے پھل لے جاتے ہیں، پھول لے جاتے ہیں۔ تو یہ طریقہ بڑا اچھا ہے خدمت خلق کا۔

نمبر 4: جب وہ اس کو بلائے تو اس کی بات کا جواب دے۔ نمبر 5: جب وہ وفات پا جائے تو اس کے جنازہ پر آئے۔ اور نمبر 6: اور اس کے لئے وہ پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور اس کی غیر حاضری میں بھی وہ اس کی خیر خواہی کرے۔

(سنن دارمی، کتاب الاستیذان، باب فی حق المسلم علی المسلم)

پھر روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے بڑھ چڑھ کر بھاؤ نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے پیٹھ نہ موڑو یعنی بے تعلقی کا رویہ اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو بلکہ اللہ تعالیٰ کے بندے (اور) آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ .... اپنے بھائی پر ظلم نہیں کرتا۔ اس کی تحقیر نہیں کرتا۔ اس کو شرمندہ یا رسوا نہیں کرتا۔ آپؐ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے۔ یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے، پھر فرمایا: انسان کی بدبختی کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے .... بھائی کو حقارت کی نظر سے دیکھے۔ ہر .... کا خون، مال اور عزت و آبرو دوسرے .... پر حرام اور اس کے لئے واجب الاحترام ہے۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ باب تحریم ظلم المسلم و خذلہ)

پھر روایت آتی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی .... کی دنیاوی بے چینی اور تکلیف کو دور کیا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو اس سے دور کرے گا۔ اور جس شخص نے کسی تنگدست کو آرام پہنچایا اور اس کے لئے آسانی مہیا کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کے لئے آسانیاں مہیا کرے گا۔ جس نے کسی .... کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس بندے کی مدد پر تیار رہتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کے لئے تیار ہو۔ جو شخص علم کی تلاش میں نکلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے گھروں میں سے کسی گھر میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھتے ہیں اور اس کے درس و تدریس میں لگے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر سکینت اور اطمینان نازل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کو ڈھانپے رکھتی ہے، فرشتے ان کو گھیرے رکھتے ہیں۔ اپنے مقربین میں اللہ تعالیٰ ان کا ذکر کرتا رہتا ہے۔ جو شخص عمل میں سست رہے اس کا نسب اور خاندان اس کو تیز نہیں بنا سکتا۔ یعنی وہ خاندانی بل بوتے پر جنت میں نہیں جا سکے گا۔

(مسلم کتاب الذکر باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر)

تو اس میں شروع میں جو بیان کیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ لوگوں کے حقوق کا خیال اور یہ کہ تم اپنے بھائیوں کی بے چینیوں اور تکلیفوں کو دور کرو اور اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسی شفقت کا سلوک تم سے کرے گا اور تمہاری بے چینیوں اور تکلیفوں کو دور کرے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر یہ احسان ہے۔ فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کی چادر میں تمہیں ڈھانپ لے تو بے چین، تکلیف زدہ اور تنگدستوں کو جس حد تک تم آرام پہنچا سکتے ہو، آرام پہنچاؤ تو اللہ تعالیٰ تم سے شفقت کا سلوک کرے گا۔ اپنے بھائیوں کی پردہ پوشی کرو، ان کی غلطی کو پکڑ کر اس کا اعلان نہ کرتے پھرو۔ پتہ نہیں تم میں کتنی کمزوریاں ہیں اور عیب ہیں جن کا حساب روز آخر دینا ہوگا۔ تو اگر اس دنیا میں تم نے اپنے بھائیوں کی عیب پوشی کی ہوگی، ان کی غلطیوں کو دیکھ کر اس کا چرچا کرنے کی بجائے اس کا ہمدرد بن کر اس کو سمجھانے کی کوشش کی ہوگی تو اللہ تعالیٰ تم سے بھی پردہ پوشی کا سلوک کرے گا۔ تو یہ حقوق العباد ہیں جن کو تم ادا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہرو گے۔

پھر حدیث میں آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 235)

پھر روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الرحمۃ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں۔ اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے، وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔ قیامت نزدیک ہے تمہیں ان تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے"۔

(ملفوظات جلد 9 صفحہ 165)

پھر فرماتے ہیں: "یاد رکھو حقوق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک حق اللہ دوسرے حق العباد۔ حق اللہ میں بھی امراء کو دقت پیش آتی ہے اور تکبر اور خود پسندی ان کو محروم کر دیتی ہے مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا برا معلوم ہوتا ہے۔ ان کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے اور اس طرح پر وہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ (۔) تو دراصل بیت المساکین ہوتی ہیں۔ اور وہ ان میں جانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں اور اسی طرح وہ حق العباد میں خاص خاص خدمتوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ غریب آدمی تو ہر ایک قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ پاؤں دبا سکتا ہے۔ پانی لا سکتا ہے۔ کپڑے دھو سکتا ہے یہاں تک کہ اس کو اگر نجاست پھینکنے کا موقع ملے تو اس میں بھی اسے دریغ نہیں ہوتا، لیکن امراء ایسے کاموں میں ننگ و عار سمجھتے ہیں اور اس طرح پر اس سے محروم رہتے ہیں۔ غرض امارت بھی بہت سی نیکیوں کے حاصل کرنے سے

روک دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ مساکین پانچ سو برس اول جنت میں جائیں گے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 368 جدید ایڈیشن)

فرماتے ہیں: ’’**پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے۔ جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے**‘‘۔

فرمایا: ’’یاد رکھو کہ ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔ میں آج کل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ میں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ میں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں‘‘۔

فرماتے ہیں: ’’غرض نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ اس پہلو میں بڑی کمزوری ظاہر کی جاتی ہے۔ دوسروں کو حقیر سمجھا جاتا ہے۔ ان پر ٹھٹھے کیے جاتے ہیں۔ ان کی خبر گیری کرنا اور کسی مصیبت اور مشکل میں مدد دینا تو بڑی بات ہے۔ جو لوگ غرباء کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش نہیں آتے بلکہ ان کو حقیر سمجھتے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ خود اس مصیبت میں مبتلا نہ ہو جاویں۔ اللہ تعالیٰ نے جن پر فضل کیا ہے اس کی شکر گزاری یہی ہے کہ اس کی مخلوق کے ساتھ احسان اور سلوک کریں۔ اور اس خداداد فضل پر تکبر نہ کریں اور وحشیوں کی طرح غرباء کو کچل نہ ڈالیں۔‘‘

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 448۔ جدید ایڈیشن)

آپ فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف نے جس قدر والدین اور اولاد اور دیگر اقارب اور مساکین کے حقوق بیان کئے ہیں۔ میں نہیں خیال کرتا کہ وہ حقوق کسی اور کتاب میں لکھے گئے ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) (سورۃ النساء: 37) تم خدا کی پرستش کرو اور اس کے ساتھ کسی کو مت شریک ٹھہراؤ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور ان سے بھی احسان کرو جو تمہارے قرابتی ہیں (اس فقرہ میں اولاد اور بھائی اور قریب اور دور کے تمام رشتہ دار آ گئے) اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کرو اور مسکینوں کے ساتھ بھی اور جو ایسے ہمسایہ ہوں جو قرابت والے بھی ہوں اور ایسے ہمسایہ ہوں جو محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیق بھی جو کسی کام میں شریک ہوں یا کسی سفر میں شریک ہوں یا نماز میں شریک ہوں یا علم دین حاصل کرنے میں شریک ہوں اور وہ لوگ جو مسافر ہیں اور وہ تمام جاندار جو تمہارے قبضہ میں ہیں سب کے ساتھ احسان کرو۔ خدا ایسے شخص کو دوست نہیں رکھتا جو تکبر کرنے والا اور شیخی مارنے والا ہو جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا‘‘۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 208-209)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس بارہ میں فرماتے ہیں: منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ (۔) (الدھر: 11) کہ ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔ عبوس تنگی کو کہتے ہیں اور قمطریر دراز یعنی لمبے کو۔ یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہو گا اور لمبا ہو گا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دے دیتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے (۔) (الدھر: 12) خدا تعالیٰ اس دن کے شر سے بچا لیتا ہے اور یہ بچانا بھی سرور اور تازگی سے ہوتا ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ یاد رکھو کہ آج کل کے ایام میں مسکینوں اور بھوکوں کی مدد کرنے سے قحط سالی کے ایام کی تنگیوں سے بچ جاؤ گے۔ خدا تعالیٰ مجھ کو اور تم کو توفیق دے کہ جس طرح ظاہری عزتوں کے لئے کوشش کرتے ہیں ابدالاباد کی عزت اور راحت کی بھی کوشش کریں۔ آمین

(حقائق الفرقان جلد 4 صفحہ 290-291)

تو یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ جس حد تک توفیق ہے خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے اور جو وسائل میسر ہیں ان کے اندر رہ کر جتنی خدمت خلق اور خدمت انسانیت ہو سکتی ہے کرتے ہیں، انفرادی طور پر اور جماعتی طور پر بھی۔ تو احباب جماعت کو جس حد تک توفیق ہے بھوک مٹانے کے لئے، غریبوں کے علاج کے لئے، تعلیمی امداد کے لئے، غریبوں کی شادیوں کے لئے، جماعتی نظام کے تحت مدد میں شامل ہو کر بھی عہد بیعت کو نبھاتے بھی ہیں اور نبھانا چاہئے بھی۔ اللہ کرے ہم کبھی ان قوموں اور حکومتوں کی طرح نہ ہوں جو اپنی زائد پیداوار ضائع تو کر دیتی ہیں لیکن دکھی انسانیت کے لئے صرف اس لئے خرچ نہیں کرتیں کہ ان سے ان کے سیاسی مقاصد اور مفادات وابستہ نہیں ہوتے یا وہ مکمل طور پر ان کی ہر بات ماننے اور ان کی Dictation لینے پر تیار نہیں ہوتے۔ اور سزا کے طور پر ان قوموں کو بھوکا اور ننگا رکھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر خدمت انسانیت کی توفیق عطا فرمائے۔

یہاں ایک اور بات بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے۔ مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آ سکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورت مندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔ اگر آپ سب اس نیت سے یہ خدمت سرانجام دے رہے ہوں کہ ہم نے زمانے کے امام کے ساتھ ایک عہد بیعت باندھا ہے جس کو پورا کرنا ہم پر فرض ہے تو پھر دیکھیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور برکتوں کی کس قدر بارش ہوتی ہے جس کو آپ سنبھال بھی نہیں سکیں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

بنی نوع انسان کی ہمدردی خصوصاً اپنے بھائیوں کی ہمدردی اور حمایت پر نصیحت کرتے ہوئے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر بھی اگر اس کو فائدہ پہنچا سکتا ہوں تو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہے اس سے ہمدردی کروں۔ یہ اخلاق کے خلاف ہے کہ کسی بھائی کی مصیبت اور تکلیف میں اس کا ساتھ نہ دیا جاوے۔ اگر تم کچھ بھی اس کے لئے نہیں کر سکتے تو کم از کم دعا ہی کرو۔ اپنے تو درکنار، میں تو کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔

ایک مرتبہ میں باہر سیر کو جا رہا تھا۔ ایک پٹواری عبدالکریم میرے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے۔ راستہ میں ایک بڑھیا کوئی 70 یا 75 برس کی ضعیفہ ملی۔ اس نے ایک خط اسے پڑھنے کو کہا مگر اس نے اسے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ میرے دل پر چوٹ سی لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں اس کو لے کر ٹھہر گیا اور اس کو پڑھ کر اچھی طرح سمجھا دیا۔ اس پر اسے سخت شرمندہ ہونا پڑا۔ کیونکہ ٹھہرنا تو پڑا اور ثواب سے بھی محروم رہا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 82-83 جدید ایڈیشن)

فرماتے ہیں: ’’اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ............ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو‘‘۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 11-12)

پھر فرمایا: ’’لوگ تمہیں دکھ دیں گے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائیں گے۔ مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں۔ جوش نفس سے دل دکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالیٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے‘‘۔

آپ مزید فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ متقی کو پیار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی عظمت کو یاد کر کے سب ترساں رہو اور یاد رکھو کہ سب اللہ کے بندے ہیں۔ کسی پر ظلم نہ کرو۔ نہ تیزی کرو۔ نہ کسی کو حقارت سے دیکھو جماعت میں اگر ایک آدمی گندہ ہوتا ہے تو وہ سب کو گندہ کر دیتا ہے۔ اگر حرارت کی طرف تمہاری طبیعت کا میلان ہو تو پھر اپنے دل کو ٹٹولو کہ یہ حرارت کس چشمہ سے نکلی ہے۔ یہ مقام بہت نازک ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 8-9)

فرمایا: ’’ایسے بنو کہ تمہارا صدق اور وفا اور سوز و گداز آسمان پر پہنچ جاوے۔ خدا تعالیٰ ایسے شخص کی حفاظت کرتا اور اس کو برکت دیتا ہے جس کو دیکھتا ہے کہ اس کا سینہ صدق اور محبت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ دلوں پر نظر ڈالتا اور جھانکتا ہے نہ کہ ظاہری قیل و قال پر۔ جس کا دل ہر قسم کے گند اور ناپاکی سے معرّا اور مبرّا پاتا ہے، اس میں آ اترتا ہے اور اپنا گھر بناتا ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 181۔ فرمودہ 23/مارچ 1903ء)

فرمایا: ’’میں پھر کہتا ہوں کہ جو لوگ نافع الناس ہیں اور ایمان، صدق و وفا میں کامل ہیں، وہ یقیناً بچا لئے جائیں گے۔ پس تم اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کرو‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم۔ صفحہ 184۔ جدید ایڈیشن)

فرمایا: ’’تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ ان کی تحقیر۔ اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو............ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو

بھائی۔تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا"۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ12 تا13)

فرمایا: "دراصل خداتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرنا بہت ہی بڑی بات ہے اور خداتعالیٰ اس کو بہت پسند کرتا ہے۔اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گا کہ وہ اس سے اپنی ہمدردی ظاہر کرتا ہے۔عام طور پر دنیا میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کا خادم کسی اس کے دوست کے پاس جاوے اور وہ شخص اس کی خبر بھی نہ لے تو کیا وہ آقا جس کا کہ وہ خادم ہے اس اپنے دوست سے خوش ہو گا؟ کبھی نہیں۔حالانکہ اس کو تو کوئی تکلیف اس نے نہیں دی، مگر نہیں۔اس نوکر کی خدمت اور اس کے ساتھ حسن سلوک گویا مالک کے ساتھ حسن سلوک ہے۔خداتعالیٰ کو بھی اس طرح پر اس بات کی چڑ ہے کہ کوئی اس کی مخلوق سے سرد مہری برتے کیونکہ اس کو اپنی مخلوق بہت پیاری ہے۔پس جو شخص خداتعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ گویا اپنے خدا کو راضی کرتا ہے"۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 215 تا 216 جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کی ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔اور آپ سے جو عہد بیعت ہم نے باندھا ہے اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل 13 جنوری 2004ء)

ہمدردیٔ خلق

حضرت مسیح موعود کا پُردرد کلام

بدِل دردے کہ دارم از برائے طالبانِ حق
وہ درد جو میں طالبان حق کیلئے اپنے دل میں رکھتا ہوں

نمے گردد بیاں، آں درد، از تقریر کوتاہم
میں اس درد کو الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا

دل و جانم، چُناں مستغرق، اندر فکرِ اُوشان است
میری جان و دل ان لوگوں کی فکر میں اس قدر مستغرق ہے

کہِ نے از دِل خبردارم، نہ ازجانِ خود آگاہم
کہ مجھے اپنے دل کی خبر ہے نہ اپنی جان کا ہوش ہے

بدِیں شادم کہ غم از بہرِ مخلوقِ خدا دارم
میں تو اس بات پر خوش ہوں کہ مخلوق کا غم رکھتا ہوں

ازِیں درلذّتم، کز درد مے خیزد، زدِل آہم
اور اس کے باعث میرے دل سے جو آہ نکلتی ہے اس میں مگن ہوں

مرا مقصود و مطلوب و تمنا، خدمت خلق است
میرا مقصود اور میری خواہش خدمت خلق ہے

ہمیں کارم، ہمیں بارم، ہمیں رسمم، ہمیں راہم
یہی میرا کام ہے یہی میری ذمہ داری ہے یہی میرا طریقہ ہے

نہ من از خودِ نہم، در کوچۂ پند و نصیحت پا
میں خود اپنی خواہش سے پند و نصیحت کے کوچہ میں قدم نہیں رکھتا

کہ ہمدردی بَرد آنجا، بہ جبر و زور و اِکراہم
بلکہ مخلوق کی ہمدردی زبردستی مجھے کھینچے لئے جا رہی ہے

غم خلقِ خدا، صرف از زباں خوردن، چہ کارست ایں
صرف زبان سے خلق خدا کے غم کھانے کا کیا فائدہ

گرش، صد جاں بپاریزم، ہنوزش عذر میخواہم
اگر اس کیلئے سو جانیں بھی فدا کروں تب بھی معذرت کرتا ہوں

چو شامِ پُر غُبار و تیرہ حالِ عالَمے بینم
جب دنیا کی تاریکی کو دیکھتا ہوں تو (چاہتا ہوں کہ)

خُدا بروے فرود آرد، دُعا ہائے سحر گاہم
خدا اس پر میری پچھلی رات کی دعاؤں کی (قبولیت) نازل کرے

(براہین احمدیہ۔روحانی خزائن جلد1 صفحہ 73)

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔کاروباری سیاحتی، بیرون ملک مقیم احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا اصفہان، شجر کار، دیجی ٹیبل ڈائز۔کوکیشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ عقب شوبرا ہوٹل لاہور
042-36306163,36368130Fax:042-36368134
E-mail:amcpk@brain.net.pk
Cell:0322-4607400

نورتن جیولرز ربوہ
فون 6214214 فون گھر
دکان 6216216 047-6211971:

جدید آپریشن تھیٹر (24 گھنٹے ایمرجنسی)
جدید لیبر روم (ساؤنڈ پروف)
پاور کلر ڈاپلر الٹراساؤنڈ
(جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ساتھ)
کلینیکل لیبارٹری و ای سی جی
ان ڈور۔ہوادار کمرے اور AC کمرے
نہایت مناسب ریٹ اور صاف ستھرے ماحول کے ساتھ
جدید لفٹ (مریضوں کیلئے)
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ 047-6213944,6214499
03156705199

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد

خان سینٹری ورکس
سامان سینٹری
ڈیورا واٹر ٹینک ● جی آئی پائپ ● چائنہ فٹنگ
سماوار گیزر ڈیلر ● پی وی سی پائپ
ہماری خدمات حاصل کریں
بہترین سماوار گیزر دستیاب ہیں
لال پمپ کے با اعتماد ڈیلر
P.P.R پائپ اینڈ فٹنگ
0302-7683580
کالج روڈ نزد یونائیٹڈ مارکیٹ ربوہ
پروپرائٹر: فیاض احمد خان 047-6212831

ہر علاج ناکام ہو تو بفضل اللہ تعالیٰ
HOLISMOPATHY
سے شفاء ممکن ہے۔علاج/تعلیم کیلئے
بانی ہومیو ڈاکٹر سجاد 0334-6372030
047-6214226

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات
9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

فریش فوڈ، فریش کریم، ڈرائی کیک، رس ملائی
شادی اور دیگر تقریبات پر مال آرڈر پر تیار کیا جاتا ہے
محمود سویٹ اینڈ بیکرز
اقصیٰ روڈ ربوہ: 047-6215523
اقصیٰ چوک ربوہ
طالب دعا: اعجاز احمد: 0300-7716335
ریاض احمد: 0333-6704524

قوم کا سردار اس کا خادم ہے۔ جب بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے۔ (حدیث نبویؐ)

رسول کریم ﷺ کی ہمدردی مخلوق اور بلا امتیاز حسن سلوک کے قابل تقلید نمونے

آپؐ کو ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں امت کی تکلیف کا احساس رہتا، ان کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے

محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی

قرآن شریف میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام نبیوں کا سردار اور آپؐ کی امت کو بہترین امت قرار دیا گیا ہے۔ اس بلند مقام اور منصب کا سب سے بڑا تقاضا خدمت ہے۔ چنانچہ فرمایا:

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے فائدہ کیلئے پیدا کی گئی ہے۔ (سورۃ آل عمران: 111)

گویا خدمت خلق کے نتیجہ میں آپ کے متبعین واقعی طور پر اپنا بہترین ہونا ثابت کر سکتے ہیں۔ تبھی تو رسول کریمؐ نے فرمایا کہ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے اور عمر بھر اس اصول کی ایسی لاج رکھی کہ بنی نوع کی خدمت کر کے کل عالم کا سردار ہونا ثابت کر دکھایا۔

آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ دین تو خیر خواہی کا نام ہے۔ آپؐ سے پوچھا گیا کس چیز کی خیر خواہی؟ آپؐ نے فرمایا اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، مسلمان پیشواؤں اور ان کے عوام الناس کی خیر خواہی۔ (مسلم کتاب الایمان باب 25)

آپؐ نے اپنی جامع اور خوبصورت تعلیم کے ذریعہ بنی نوع انسان کی سب سے بڑی خدمت یہ کی کہ ہر انسان کی جان، مال اور عزت کی حرمت قائم فرما دی۔

(بخاری کتاب العلم باب 37، بخاری کتاب الایمان باب 3)

آپؐ فرماتے تھے مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ اور سلامت رہیں۔ (بخاری کتاب الایمان باب 3)

اسی طرح فرمایا کہ مسلمان وہ ہے جس کی ہاتھ زبان وغیرہ سے دوسرے سب لوگ محفوظ ہوں۔

(مسند احمد جلد 11 ص 658)

ایک دوسری روایت میں ہے مومن وہ ہے جس سے دوسرے تمام انسان امن میں رہیں۔

(مسند احمد جلد 2 ص 215 مطبوعہ مصر)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں ایک دفعہ ایک شخص نے نبی کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا کہ کون لوگ اللہ کو سب سے پیارے ہیں؟ اور کون سے اعمال اللہ کو زیادہ محبوب ہیں؟ رسول کریمؐ نے فرمایا ''اللہ کو سب سے پیارے وہ لوگ ہیں جو دوسروں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچاتے ہیں اور اللہ کو سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائی کو خوش کرے یا اس کی تکلیف دور کرے یا اس کا قرض ادا کر دے یا اس کی بھوک دور کرے''۔ پھر فرمایا:

''اگر میں خود ایک مسلمان بھائی کے ساتھ مل کر اس کی ضرورت پوری کروں تو یہ بات مجھے زیادہ پسند ہے بہ نسبت اس بات کے کہ میں مدینہ کی اس مسجد میں ایک ماہ تک اعتکاف کروں اور جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کی پردہ پوشی کرتا ہے اور جو شخص اپنے غصہ کو دبا لیتا ہے حالانکہ اگر وہ چاہتا تو وہ اپنی من مانی کر سکتا تھا۔ اللہ اس شخص کا دل قیامت کے دن اُمید سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ ضرورت پوری کرنے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے اور اس کا کام کر کے دم لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ثابت قدم رکھے گا۔ جس دن کہ تمام قدم ڈگمگا رہے ہوں گے''۔

(المعجم الکبیر لطبرانی جلد 12 ص 453 مطبع الوطن العربی)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت میں ہے کہ ''فرائض کے بعد سب سے پسندیدہ عمل ایک مسلمان بھائی کو خوش کرنا ہے''۔ اسی طرح حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ ''جو شخص مسلمان بھائی سے اس لئے ملتا ہے کہ وہ اسے خوش کرے تو اللہ قیامت کے دن اسے خوش کرے گا''۔

(الترغیب والترھیب للمنذری جلد 3 ص 265 احیاء التراث بیروت)

رسول کریمؐ ہمیشہ کمزوروں اور حاجت مندوں کے کام آتے اور فرماتے تھے کہ ''جب بندہ اپنے کسی بھائی کی مدد کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان بھائی کی کوئی تکلیف دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے قیامت کے روز کی تکلیف دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کی ستر پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُس کی ستر پوشی فرمائے گا''۔

(بخاری کتاب المظالم باب 4)

رسول کریمؐ چھوٹی عمر سے ہی مخلوق خدا سے محبت رکھتے اور لوگوں کی ضرورتیں پوری کر کے خوشی محسوس کرتے تھے۔ مکی دور میں بعثت سے قبل آپؐ معاہدہ حلف الفضول میں شریک ہوئے تھے جس کا بنیادی مقصد مظلوموں کی امداد تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ''اس معاہدہ میں شرکت کی خوشی مجھے اونٹوں کی دولت سے بڑھ کر ہے اور آج بھی مجھے اس معاہدہ کا واسطہ دے کر مدد کے لئے بلایا جائے تو میں ضرور مدد کروں گا''۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام جز 1 ص 133 مصطفی البابی الحلبی)

حضرت خدیجہؓ نے پہلی وحی پر رسول کریمؐ کے اخلاق پر جو گواہی دی وہ آپؐ کی ہمدردی خلق سے عبارت ہے۔ انہوں نے عرض کیا تھا۔

خدا کی قسم اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا آپؐ تو رشتہ داروں کے حق ادا کرتے ہیں، غریبوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، دنیا سے ناپید اخلاق اور نیکیاں قائم کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے اور حقیقی مصائب میں مدد کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب بدء الوحی باب 1)

رسول کریمؐ جابر دشمن کے مقابل پر بھی مظلوم کی مدد کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک اجنبی ''الاراشی'' سے ابوجہل نے اونٹ خریدا اور قیمت کی ادائیگی میں پس و پیش کرنے لگا۔ اراشی قریش کے مجمع میں آ کر مدد کا طالب ہوا اور کہا کہ میں اجنبی مسافر ہوں۔ کوئی ہے جو ابوجہل سے مجھے میرا حق دلائے؟ وہ میرے مال پر قابض ہے۔ سردارانِ قریش نے ازراہ تمسخر رسول کریمؐ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ وہ شخص تمہیں ابوجہل سے حق دلا سکتا ہے۔ اراشی رسول اللہؐ کے پاس جا کر دعائیں دیتے ہوئے کہنے لگا کہ آپؐ ابوجہل کے خلاف میری مدد کریں۔ رسول کریمؐ اس کے ساتھ چل پڑے۔ سرداران قریش نے اپنا ایک آدمی پیچھے بھجوایا تا کہ دیکھے ابوجہل کیا جواب دیتا ہے۔ رسول کریمؐ نے اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس نے پوچھا کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا میں محمدؐ ہوں۔ باہر آؤ۔ آپؐ کو دیکھ کر ابوجہل کا رنگ فق ہو گیا آپؐ نے فرمایا! اس شخص کا حق اسے دیدو۔ ابوجہل نے کہا اچھا۔ آپؐ نے فرمایا! میں یہاں سے واپس نہیں جاؤں گا جب تک اس کا حق ادا نہ ہو جائے۔ ابوجہل اندر گیا اور اس شخص کی رقم لا کر اسے دے دی۔ تب آپؐ واپس تشریف لائے۔ ادھر اراشی نے واپس آ کر سردارانِ قریش کی مجلس میں کہا کہ اللہ محمدؐ کو جزائے خیر دے اس نے مجھے میرا مال دلوا دیا ہے۔ اتنے میں قریش کا بھجوایا ہوا آدمی بھی آ گیا اور کہنے لگا آج میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا ہے کہ ادھر محمدؐ نے ابوجہل کو اراشی کا حق دینے کو کہا اور ادھر اُس نے فوراً رقم لا کر ادا کر دی۔ تھوڑی دیر میں ابوجہل بھی اس مجلس میں آ گیا۔ سب اس سے پوچھنے لگے کہ تمہیں ہو کیا گیا تھا؟ ابوجہل نے کہا کہ جونہی میں نے محمدؐ کی آواز سنی، مجھ پر سخت رعب طاری ہو گیا۔ پھر جب میں باہر آیا تو کیا دیکھا کہ محمدؐ کے سر کے پاس خونخوار اُونٹ ہے۔ اگر میں انکار کرتا تو وہ اُونٹ مجھے چیر پھاڑ کر رکھ دیتا۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ھشام امر الاراشی جلد 1 ص 389 دار الفکر بیروت)

امت کے لئے درد

رسول کریم ﷺ کے دل میں اپنی اُمت کے لئے بہت درد تھا۔ حضرت عباس بن مرداس السلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں عرفات کی شام اپنی اُمت کے لئے بخشش کی دعا کی۔ آپؐ کو جواب ملا کہ میں نے تیری امت کو بخش دیا سوائے ظالم کے۔ ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیا جائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہے تو (یہ بھی تو کر سکتا ہے کہ) مظلوم کو (مظلومیت کے بدلہ میں) جنت دیدے۔ ظالم کو (اس کا ظلم) بخش دے۔ اس شام تو آپؐ کو اس دعا کا کوئی جواب نہ ملا مگر مزدلفہ میں صبح کے وقت آپؐ نے پھر یہ دعا کی تو آپؐ کی دعا شرف قبول پا گئی۔ اس پر رسول اللہؐ (خوش ہو کر) مسکرانے لگے۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے عرض کیا ہمارے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ اللہ تعالیٰ آپؐ کو ہمیشہ (خوش و خرم) ہنستا مسکراتا ہی رکھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس کو جب یہ پتہ چلا کہ اللہ نے میری دعا سن لی ہے اور میری امت کو بخش دیا ہے تو وہ مٹی لے کر اپنے سر میں ڈالنے لگا اور اپنی ہلاکت اور تباہی کی دعائیں کرنے لگا۔ اس کی گھبراہٹ کا یہ عالم دیکھ کر مجھ سے ہنسی ضبط نہ ہو سکی۔

(ابن ماجہ کتاب المناسک باب 56)

رسول کریمؐ کو ہمیشہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی اپنی امت کی تکلیف کا احساس رہتا تھا۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریمؐ میرے پاس سے گئے تو مزاج خوشگوار تھا، واپس آئے تو غمگین تھے۔ میں نے کہا اے اللہ کے رسول، آپؐ میرے پاس سے گئے تو ہشاش بشاش تھے واپس آئے تو غمگین ہیں۔ آپؐ نے فرمایا میں کعبہ کے اندر گیا تھا۔ مگر اب افسوس ہو رہا ہے کہ کاش ایسا نہ کیا ہوتا کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ میں نے اپنے بعد اپنی امت کو (اس فعل کے ذریعہ سے) مشقت میں نہ ڈال دیا ہو۔ یعنی اگر سب امتی بھی کعبہ کے اندر جانے کی خواہش کریں گے تو اُن کی کثرت کے باعث یہ خواہش پوری ہونی مشکل ہو جائے گی۔ (ابن ماجہ کتاب المناسک باب 79)

اسی طرح رسول کریمؐ فرماتے تھے کہ اگر امت پر گراں خیال نہ کرتا تو انہیں نماز عشاء تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا۔

(بخاری کتاب مواقیت الصلوۃ باب 23)

ایک اور موقع پر فرمایا کہ اگر امت پر گراں خیال نہ کرتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔ (مسلم کتاب الطہارۃ باب 15)

آپؐ فرماتے تھے کہ میں نماز کے دوران بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ اس کی ماں کے لئے باعث تکلیف و پریشانی نہ ہو۔ (بخاری کتاب الجماعۃ باب 36)

رسول کریمؐ کو امت کے کمزور طبقہ کا اتنا خیال تھا کہ قربانی کی عید پر دو موٹے تازے مینڈھے خریدتے۔ ایک اپنی امت کے ہر اس فرد کی طرف سے ذبح کرتے جو توحید اور رسالت کی گواہی دیتا ہے، دوسرا مینڈھا اپنے اہل خاندان کی طرف سے ذبح فرماتے۔

(بخاری کتاب الاضاحی باب 76)

عام انسانوں سے ہمدردی

آنحضرت ﷺ کسی مدد یا خدمت خلق کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ نادار و بے کس خواہ کسی ملک اور قوم کا ہو اس کی مظلومیت کا حال سن کر آپؐ بے چین ہو جاتے تھے۔

مہاجرین حبشہ جب مدینہ واپس لوٹے تو نبی کریمؐ نے ان سے دریافت فرمایا کہ ملک حبشہ میں تم نے کیا کچھ دیکھا۔ وہاں کی کوئی دلچسپ بات تو سناؤ۔ ایک نوجوان نے یہ قصہ سنایا کہ ایک دفعہ ہم حبشہ میں بیٹھے تھے۔ ایک بڑھیا کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ اس کے سر پر پانی کا ایک مٹکا تھا۔ وہ ایک بچے کے پاس سے گزری تو اس نے اسے دھکا دیا اور وہ گھٹنوں کے بل آگری۔ مٹکا ٹوٹ گیا۔ بڑھیا اُٹھی اور اُس بچے کو کہنے لگی اے دھوکے باز بدبخت! تجھے جلد اپنے کیے کا انجام معلوم ہو جائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی کرسی پر جلوہ افروز ہوگا اور فیصلہ کے دن پہلوں اور پچھلوں سب کو جمع کرے گا۔ ہاتھ اور پاؤں جو کچھ کرتے تھے خود گواہی دیں گے۔ تب تمہیں میرے اور اپنے معاملے کا صحیح علم ہوگا۔ رسول اللہؐ نے جوشِ ہمدردی سے فرمایا ''اس بڑھیا نے سچ کہا اللہ تعالیٰ اس قوم کو کیسے برکت بخشے اور پاک کرے گا جس کے کمزوروں کو طاقتوروں سے اُن کے حق دلائے نہیں جاتے''۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب 20)

کسی بھی سائل یا حاجت مند کے بارہ میں رسول کریمؐ کی اصولی ہدایت تھی کہ میرے تک مستحقین کی سفارش پہنچا دیا کرو تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ باقی اللہ جو چاہے گا اپنے رسول کی زبان پر اس ضرورتمند کے بارہ میں فیصلہ فرمائے گا۔

(بخاری کتاب الادب باب 36)

خدمت خلق کی تحریک

رسول کریم ﷺ غرباء کی مدد کے لئے تحریک بھی کرتے اور فرماتے مستحق لوگوں کی ضروریات مجھ تک پہنچاتے رہا کرو۔ ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک غریب آدمی مسجد میں آیا۔ رسول اللہؐ نے صدقہ کی تحریک فرمائی کہ لوگ کچھ کپڑے صدقہ کریں۔ لوگوں نے کپڑے پیش کر دیئے۔ رسول اللہؐ نے دو چادریں اس غریب کو دے دیں۔ حسب ضرورت آپؐ نے پھر صدقہ کی تحریک فرمائی تو وہی غریب اٹھا اور دو میں سے ایک چادر صدقہ میں پیش کر دی۔ رسول اللہؐ نے اسے باآواز بلند فرمایا کہ اپنا کپڑا واپس لے لو۔

(ابوداؤد کتاب الزکوۃ باب 40)

رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص نے پھلوں کے کاروبار میں بہت نقصان اُٹھایا۔ قرض بہت زیادہ ہو گیا۔ نبی کریمؐ نے اس کے لئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ لوگوں نے صدقہ دیا مگر جتنا قرض تھا اتنی رقم اکٹھی نہ ہو سکی۔ رسول اللہ ﷺ نے قرض خواہوں کو فرمایا کہ جو ملتا ہے لے لو، باقی چھوڑ دو اور معاف کر دو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 58 مطبوعہ مصر)

حضرت معاویہؓ بن حکم کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چراتی تھی۔ ایک دن بھیڑیا اُس کے ریوڑ پر حملہ کر کے ایک بکری اُٹھا کر لے گیا۔ معاویہؓ نے غصے میں آ کر اس لونڈی کو ایک تھپڑ رسید کر دیا اور پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس واقعہ کا ذکر کیا۔ آپؐ پر یہ بات بہت گراں گزری۔ معاویہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اُسے آزاد نہ کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا اُسے میرے پاس لے آؤ۔ جب وہ آئی تو آپؐ نے پوچھا اللہ کہاں ہے؟ اُس نے کہا آسمان میں۔ آپؐ نے فرمایا میں کون ہوں؟ اُس نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا یہ مومن عورت ہے اسے آزاد کر دو۔ (مسلم کتاب المساجد باب 8)

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ رسول اللہ کی خدمت خلق کے سلسلہ کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ کے پاس کہیں سے دس درہم آئے۔ اتنے میں کپڑے کا ایک سوداگر آ گیا، رسول کریمؐ نے اس سے چار درہم میں ایک قمیص خرید لیا۔ اسے پہن کر باہر تشریف لائے۔ ایک انصاری نے عرض کیا حضورؐ آپؐ یہ مجھے عطا کر دیں اللہ آپؐ کو جنت کے لباس عطا فرمائے۔ آپؐ نے وہ قمیص اسے دیدیا۔ پھر آپؐ ایک دکاندار کے پاس گئے اور اس سے چار درہم میں ایک اور قمیص خریدا۔ اب آپؐ کے پاس دو درہم بچ رہے تھے۔ راستہ میں آپؐ کو ایک لونڈی ملی جو رو رہی تھی۔ آپؐ نے سبب پوچھا تو وہ بولی کہ گھر والوں نے مجھے دو درہم کا آٹا خریدنے بھیجا تھا وہ درہم گم ہو گئے ہیں۔ رسول کریمؐ نے فوراً اپنے دو درہم اس کو دے دیئے۔ جانے لگے تو وہ پھر رو پڑی۔ آپؐ نے پوچھا کہ اب کیوں روتی ہو؟ وہ کہنے لگی مجھے ڈر ہے کہ گھر والے مجھے تاخیر ہو جانے کے سبب ماریں گے۔ رسول کریمؐ اس کے ساتھ ہو لئے اور اس کے مالکوں کو جا کر کہا کہ اس لونڈی کو ڈر تھا کہ تم لوگ اسے مارو گے۔ اس کا مالک کہنے لگا یا رسول اللہؐ! آپ کے قدم رنجہ فرمانے کی وجہ سے میں آج اسے آزاد کرتا ہوں۔ رسول کریمؐ نے اُسے نیک انجام کی بشارت دی اور فرمایا ''اللہ نے ہمارے دس درہموں میں کتنی برکت ڈالی کہ ایک قمیص انصاری کو ملا۔ ایک قمیص خدا کے نبیؐ کو عطا ہوا اور ایک غلام بھی اس میں آزاد ہو گیا۔ میں اُس خدا کی تعریف کرتا ہوں جس نے اپنی قدرت سے ہمیں یہ سب کچھ عطا فرمایا''۔

(مجمع الزوائد للھیثمی جلد 8 ص 572 مطبوعہ بیروت)

ایک غریب شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ میں تو مارا گیا۔ ماہ رمضان میں روزے کی حالت میں بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کر بیٹھا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا ایک گردن آزاد کر دو۔ کہنے لگا، مجھے اس کی کہاں توفیق؟ فرمایا پھر مسلسل دو مہینے کے روزے رکھو۔ کہنے لگا مجھے اس کی بھی طاقت نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا یہ سب میری استطاعت سے باہر ہے۔ دریں اثناء کھجوروں کی ایک ٹوکری رسول اللہؐ کی خدمت میں پیش کی گئی۔ آپؐ نے اس مفلوک الحال سائل کو بلوایا اور وہ ٹوکری اس کے حوالے کر کے فرمایا یہ صدقہ کر دو۔ وہ بولا مدینہ کی بستی میں ہم سے غریب اور کون ہے جس پر یہ صدقہ کروں۔ رسول کریمؐ اس کے اس جواب پر خوب مسکرائے اور فرمایا اچھا پھر یہ کھجوریں خود ہی لے لو۔

(بخاری کتاب الادب باب 68)

منذر بن جریرؓ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس تھے، دن کا پہلا پہر تھا۔ رسول اللہؐ کی خدمت میں ایک غریب قوم کے کچھ لوگ آئے جو ننگے پاؤں اور ننگے بدن تھے۔ انہوں نے تلواریں سونتی ہوئی تھیں اور ان کا تعلق مضر قبیلہ سے تھا۔ ان کی بھوک اور افلاس کی حالت دیکھ کر رسول اللہؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپؐ گھر تشریف لے گئے پھر باہر آ کر بلالؓ سے کہا کہ ظہر کی اذان دو۔ آپؐ نے نماز کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا اور ان کیلئے صدقہ کی تحریک فرمائی۔ لوگوں نے دینار، درھم، کپڑے، جو اور کھجور وغیرہ صدقہ کیا یہاں تک کہ غلے کے دو ڈھیر جمع ہو گئے۔ میں نے دیکھا رسول اللہ کا چہرہ خوشی سے ایسے دمک اُٹھا جیسے سونے کی ڈلی ہو۔ (مسند احمد جلد 4 ص 359 مطبوعہ مصر)

نبی کریم ﷺ غرباء کی عزت نفس کا بھی بہت خیال رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ ہر کمزور اور ضعیف آدمی جنتی ہے۔

(بخاری کتاب الادب باب 61)

آپؐ غرباء کو کھانے وغیرہ کی دعوتوں میں بلانے کی تحریک کرتے اور فرماتے کہ ''وہ دعوت بہت بری ہے جس میں صرف امراء کو بلایا جائے اور غرباء کو شامل نہ کیا جائے''۔

(بخاری کتاب النکاح باب 72)

خدمت خلق کے مواقع کی تلاش

رسول کریم ﷺ مخلوق خدا کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلام کے پاس سے گزرے جو ایک بکری کی کھال اتار رہا تھا۔ رسول اللہؐ نے اسے فرمایا تم ایک طرف ہو جاؤ میں تمہیں کھال اُتارنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا بازو جلد اور گوشت کے درمیان داخل کیا اور اس کو دبایا یہاں تک کہ بازو کندھے تک کھال کے اندر چلا گیا۔ پھر آپؐ نے اس غلام سے فرمایا کہ ''اے بچے! کھال اس طرح اتارتے ہیں۔ تم بھی ایسے ہی کرو''۔ پھر آپؐ تشریف لے گئے اور لوگوں کو جا کر نماز پڑھائی اور دوبارہ وضو نہیں کیا۔

(ابن ماجہ کتاب الذبائح باب 6)

غرباء کے رشتہ ناطہ میں تعاون

آنحضور ﷺ ہر طبقہ کے لوگوں کی ضرورت پر نظر رکھتے اور حاجت روائی کی کوشش فرماتے۔ غرباء کی شادی وغیرہ کا بندوبست ذاتی دلچسپی سے کروا دیتے تھے۔

حضرت ربیعۃ الاسلمیؓ کہتے ہیں میں رسول اللہ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے کہ ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کرتے؟

میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! خدا کی قسم میرا شادی کا کوئی ارادہ نہیں۔ایک تو مجھے بیوی کے نان ونفقہ کی توفیق نہیں اور دوسرے میں یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی اور مصروفیت مجھے آپؐ کی خدمت سے محروم کردے۔اس وقت آپؐ خاموش ہو گئے میں آپؐ کی خدمت کی توفیق پا تا رہا۔کچھ عرصہ بعد پھر فرمانے لگے ربیعہ! شادی کیوں نہیں کر لیتے۔ میں نے وہی پہلے والا جواب دیا مگر اس وقت میں نے اپنے دل میں سوچا کہ حضور ﷺ تو دنیا اور آخرت کے مصالح مجھ سے بہتر جانتے ہیں اس لئے اب اگر آئندہ مجھ سے شادی کے بارہ میں پوچھا تو میں کہہ دوں گا کہ حضور کا حکم سر آنکھوں پر۔ اگلی مرتبہ جب حضورؐ نے شادی کے بارہ میں تحریک فرمائی تو میں نے کہہ دیا کہ جیسے حضورؐ کا حکم ہو۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم انصار کے فلاں قبیلہ کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ رسول اللہؐ نے مجھے آپؐ کے پاس بھیجا ہے کہ اپنی فلاں لڑکی کی مجھ سے شادی کردیں۔میں نے ایسے ہی کیا۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ اور آپؐ کے نمائندے کو خوش آمدید! خدا کی قسم رسول خداؐ کا نمائندہ اپنی حاجت پوری کئے بغیر واپس نہیں لوٹے گا۔انہوں نے میری شادی کردی اور بڑی محبت سے پیش آئے۔کوئی تصدیق وغیرہ طلب نہ کی کہ واقعی تمہیں رسول اللہؐ نے ہی بھیجا ہے۔ میں رسول کریمؐ کی خدمت میں واپس لوٹا تو غمزدہ سا تھا۔آپؐ نے فرمایا ربیعہ تمہیں کیا ہوا؟ عرض کیا یا رسول اللہؐ میں ایک معزز قوم کے پاس گیا۔انہوں نے میری شادی کی۔عزت افزائی اور محبت کا سلوک کیا اور مجھ سے کوئی ثبوت تک نہ مانگا۔ اِدھر میرا حال یہ کہ میرے پاس تو مہر ادا کرنے کو بھی پیسے نہیں۔آنحضورؐ نے بُریدہؓ اسلمی کو حکم دیا کہ حق مہر کے لئے گٹھلی برابر سونا جمع کرو۔ انہوں نے تعمیل ارشاد کی۔آنحضورؐ نے فرمایا اب ان لوگوں کے پاس جاؤ اور یہ مہر ادا کردو۔میں نے ایسا ہی کیا۔انہوں نے بہت خوشی سے اسے قبول کیا اور کہا کہ یہ رقم بہت کافی ہے۔ میں پھر رسولؐ اللہ کی خدمت میں پریشان ہو کر واپس لوٹا۔ آپؐ نے فرمایا ربیعہ اب کیوں پریشان ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اس خاندان جیسے معزز لوگ میں نے نہیں دیکھے۔میں نے انہیں جو مہر دیا انہوں نے خوشی سے قبول کیا اور مجھ سے احسان کا سلوک کیا مگر میرے پاس اب ولیمے کی توفیق نہیں۔آپؐ نے پھر بریدہؓ سے فرمایا اس کے لئے بکری کا انتظام کرو۔انہوں نے میرے لئے ایک بڑے صحت مند مینڈھے کا انتظام کردیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ کے پاس جاؤ اور انہیں کہو کہ غلے کا ایک ٹوکرا دے دیں۔میں نے حسبِ ارشاد جا کر عرض کردیا۔حضرت عائشہؓ نے فرمایا یہ ٹوکرا ہے جس میں (نو صاع تقریباً 30 کلو) جَو ہیں۔خدا کی قسم! ہمارے گھر میں فی الوقت اس کے علاوہ اور کوئی غلہ نہیں، بس تم لے جاؤ۔میں یہ لے کر رسولؐ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عائشہؓ نے جو کہا تھا وہ بھی عرض کردیا۔ آپؐ نے فرمایا اب یہ غلہ اپنے سسرال لے جاؤ اور انہیں کہو کہ کل اس سے روٹی وغیرہ بنائیں۔ میں غلہ اور مینڈھا لیکر گیا اور میرے ساتھ اسلم قبیلے کے کچھ لوگ بھی تھے۔ ہم نے انہیں کھانا تیار کرنے کے لئے کہا۔وہ کہنے لگے کہ روٹی ہم تیار کروا دیں گے، جانور آپ لوگ ذبح کرلیں۔ چنانچہ ہم نے گوشت تیار کرکے پکایا اور اگلی صبح میں نے گوشت روٹی سے ولیمہ کیا اور رسولؐ اللہ کو بھی دعوت دی۔اس کے کچھ عرصہ بعد آنحضورؐ نے مجھے کچھ زمین عطا فرمادی۔ کچھ زمین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دے دی پھر تو فراخی ہوگئی۔

(مسند احمد جلد 4 ص 58 مطبوعہ مصر)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غریب صحابی جُلَیبیبؓ کے رشتہ کا پیغام ایک انصاری لڑکی کے والد کو بھجوایا۔وہ کہنے لگے میں اس کی ماں سے مشورہ کروں گا۔انہوں نے جب بیوی سے مشورہ کیا تو وہ کہنے لگی کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم جُلَیبیبؓ جیسے غریب آدمی کو رشتہ دے دیں حالانکہ اس سے پہلے ہم اس سے بہتر رشتے ردّ کر چکے ہیں۔لڑکی نے پردے میں یہ بات سن لی۔ کہنے لگی کیا تم رسول اللہؐ کے حکم کو موڑو گے، اگر حضور اس رشتہ پر راضی ہیں تو میرا نکاح کردو۔چنانچہ اس کے والد نے جا کر رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ بچی راضی ہے اس لئے ہم بھی راضی ہیں۔یوں آپؐ نے جُلَیبیبؓ کی شادی کروادی۔حضرت جُلَیبیبؓ بعد میں ایک دینی مہم میں شہید ہوگئے۔

(مسند احمد جلد 3 ص 136 مطبوعہ مصر)

شادی پر تحفہ

نبی کریمؐ کبھی کسی سائل کو ردّ نہ فرماتے اور حسبِ توفیق وموقع جو میّسر ہوتا عطا فرماتے۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! میں اپنی بیٹی کی شادی کررہا ہوں اور میری خواہش ہے کہ آپؐ مجھے کچھ عطا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’سردست تو میرے پاس کچھ نہیں البتہ کل ایک کشادہ منہ والی شیشی اور ایک درخت کی شاخ بھی لے آنا اور تمہارے ساتھ میری درمیان ملاقات کے وقت کی نشانی یہ ہوگی کہ جب میرے دروازے کا ایک کواڑ کھلا ہوا اس وقت آجانا۔

اگلے روز وہ شخص یہ دونوں چیزیں لے کر آیا۔ نبی کریمؐ اپنے بازوؤں سے پسینہ جمع کرکے اس شیشی میں اکٹھا کرنے لگے یہاں تک کہ وہ شیشی بھر گئی۔پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ لے جاؤ اور اپنی بیٹی سے کہنا کہ جب خوشبو لگانا چاہے تو یہ شاخ شیشی میں ڈال کر اس سے خوشبو استعمال کرلے۔چنانچہ وہ گھرانہ جب یہ خوشبو استعمال کرتا تو اہل مدینہ اسے بہترین خوشبو قرار دیتے۔ یہاں تک کہ اس گھرانے کا نام ہی ’’بہترین خوشبو والوں کا گھر‘‘ پڑ گیا۔

(مجمع الزوائد للھیثمی کتاب علامات النبوۃ باب فی صفتہٖ وطیبہ جلد 8 ص 503 بیروت)

عیادت مریض

رسول کریمؐ نے ایک دفعہ ایک حدیث قدسی بیان فرمائی جس سے خلقِ خدا سے ہمدردی کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔فرمایا ’’اللہ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہ کی۔وہ کہے گا اے میرے رب میں کیسے تیری عیادت کرتا تُو تو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ اللہ فرمائے گا کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہ کی۔کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس موجود پاتے۔اے ابن آدم میں نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا اے میرے ربّ میں کیسے آپ کو کھانا کھلاتا اور تُو تو ربّ العالمین ہے اللہ فرمائے گا کیا تجھے پتہ نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اللہ کو وہاں موجود پاتا۔اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھے پانی نہ دیا۔ بندہ کہے گا میں تجھے کیسے پانی پلاتا حالانکہ تو ربّ العالمین ہے۔اللہ فرمائے گا تجھ سے میرے ایک بندے نے پانی مانگا تھا تو نے اسے پانی نہ پلایا۔اگر تو اسے پانی پلاتا تو اللہ کو وہاں موجود پاتا۔

(مسلم کتاب البر والصلۃ والآداب باب 13)

رسول کریم ﷺ اپنے بیمار صحابہ کی خود عیادت فرماتے تھے اور ان کے لئے دعا کے علاوہ بسا اوقات مناسب دوا بھی تجویز فرماتے تھے۔

(ابن ماجہ کتاب الطب باب 2)

آپؐ فرماتے تھے کہ ہر بیماری کی دوا ہوتی ہے۔آپؐ بعض بیماریوں کا علاج روحانی دعا وغیرہ سے فرماتے تھے۔ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور میری طرف توجہ فرمائی تو فرمایا کہ کیا تمہارے پیٹ میں درد ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔فرمایا نماز پڑھو۔اس میں شفاء ہے۔ (ابن ماجہ کتاب الطب باب 10)

اسی طرح رسول کریمؐ دم اور دعا سے بھی علاج فرماتے تھے۔اپنی بیماری کے دنوں میں قرآن کی آخری دو سورتیں (معوّذتین) پڑھتے تھے۔اس طرح فاتحہ کی دعا سے بھی بسا اوقات علاج فرمایا۔

(بخاری کتاب الطب باب 31، باب 32)

رسول کریم ﷺ خدمت خلق کے کاموں میں اپنے اصحاب کا جائزہ لیتے رہتے تھے تا کہ اُن میں یہ جذبہ بڑھے۔ایک روز آپؐ نے صحابہ سے پوچھا آج تم میں سے کسی نے روزہ رکھا۔حضرت ابوبکرؓ نے اثبات میں جواب دیا۔آپؐ نے فرمایا آج تم میں سے مریض کی عیادت کس نے کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا جی۔آپؐ نے فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے جنازہ میں کسی نے شرکت کی؟ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ مجھے توفیق ملی۔رسول کریمؐ نے پوچھا آج مسکین کو کھانا کس نے کھلایا۔حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا انہیں یہ سعادت بھی ملی۔رسول کریمؐ نے فرمایا ’’یہ سب باتیں جس نے ایک دن میں جمع کرلیں وہ جنت میں داخل ہوا‘‘۔

(مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب 1)

یتامیٰ وایامیٰ کا نجات دھندہ

ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفی ﷺ جو خود ایک یتیم تھے اور ان لاوارث یتامیٰ وایامیٰ کے والی اور محافظ بن کر آئے تھے۔آپؐ نے قرآنی تعلیم کے ذریعہ ان کے حقوق نہ صرف قائم کئے بلکہ معاشرہ سے دلوا کر دکھائے۔آپؐ نے خوبصورت اسلامی تعلیم پر عمل کر کے دکھایا اور فرمایا کہ ’’بیوگان اور مسکین کے لئے کوشش اور خدمت میں لگا رہنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور اس عبادت گزار کی طرح ہے جو تھکتا نہیں اور اس روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا‘‘۔

(بخاری کتاب الادب باب 25)

رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی پاکیزہ تعلیم کی روشنی میں یتامیٰ اور بیوگان سے حسن سلوک کا اعلیٰ عملی نمونہ قائم کر کے دکھایا خود آپؐ کے گھر میں اپنی زوجہ حضرت ام سلمہؓ کے یتیم بچے زیر پرورش تھے جو غزوہ احد میں زخمی ہونے والے حضرت ابوسلمہؓ کی شہادت کے بعد یتیم ہو گئے تھے رسول کریم ﷺ نے ابوسلمہؓ کی بیوہ سے نکاح کر کے قومی ضرورت کے تقاضے پورے کئے دوسری طرف ان کے بچوں کی تعلیم وتربیت کا خیال رکھ کر حضرت ام سلمہؓ سے فرمایا کہ ان بچوں پر خرچ کرنے سے اللہ تعالیٰ تمہیں اجر بھی عطا فرمائے گا۔

آپؐ خود ان کے یتیم بچے سلمہ کو دسترخوان پر اپنے پاس بٹھا کر کھانا کھلاتے اور اس کو آداب سکھاتے نظر آتے ہیں۔اپنے صحابہ کو بھی آپؐ نے یہی تعلیم دی۔ حضرت عبد اللہؓ بن مسعود کی بیوی حضرت زینبؓ اپنے سابق شوہر مرحوم کے بچوں کی بھی پرورش کرتی تھیں۔ انہوں نے رسول کریمؐ سے اس بارہ میں پوچھوایا کہ کیا میں اپنے زیر پرورش بچوں پر صدقہ کرسکتی ہوں؟ رسول کریم نے جواباً ارشاد فرمایا کہ تمہیں تو اس کا دوہرا اجر ہوگا۔ایک قرابت دار یتیم بچوں سے حسن سلوک کا اور دوسرے صدقہ کرنے کا۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب الزکوٰۃ علی الزوج والایتام)

حضرت بشیرؓ بن عقربہ جہنی کے والد احد میں شریک تھے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگ احد کے دن رسول اللہؐ سے مل کو اپنے والد کے بارہ میں پوچھا! آپؐ نے فرمایا وہ شہید ہو گئے، اللہ تعالیٰ

کی رحمت اس پر ہو، میں یہ سن کر رونے لگا۔ رسول کریم ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا، مجھے اپنے ساتھ سواری پر بٹھایا اور فرمایا کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ میں تمہارا باپ ہوں گا اور حضرت عائشہؓ تمہاری ماں۔ (مجمع الزوائد جلد 8 ص 161)

غزوہ اُحد کے ایک اور شہید حضرت سعد بن رؓبیع تھے وہ صاحب جائیداد تھے۔ دو یتیم بچیاں پیچھے چھوڑیں۔ ابھی ورثہ کے احکام نہیں اترے تھے اور پرانے رواج کے مطابق یتیم بچیوں کے چچا نے بھائی کی جائیداد سنبھال لی۔ ایسے مسائل پیدا ہونے پر میراث کی آیات اتریں جن میں قریبی رشتہ داروں کے حصے مقرر کر دیئے گئے۔ رسول کریم ﷺ نے ان یتیم بچیوں کے چچا کو بلوا کر ان احکام سے آگاہ کیا اور حضرت سعدؓ کی دونوں بیٹیوں کو تیسرا تیسرا حصہ اور ان کی بیوہ کو آٹھواں حصہ دینے کی ہدایت فرمائی۔

(ترمذی کتاب الفرائض باب میراث البنات)

حضرت عبداللہ بن جحش ام المومنین حضرت زینبؓ کے بھائی نے احد میں شہادت کی دعا کی تھی۔ جو قبول ہوئی اور وہ جوانی میں شہید ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شہید احد اور اپنے نسبتی بھائی ...... خود سنبھال لی اور ترکہ کے انتظام اور ولایت ان کے یتیم بیٹے محمد کے لئے باپ کے مال کی حفاظت کرتے ہوئے خیبر میں ان کے لئے زرعی اراضی خریدنے کا اہتمام فرمایا۔

(استیعاب بیروت صفحہ 442)

اسی طرح شہید احد حضرت حمزہؓ کی بیٹی فاطمہ مکہ میں یتیم رہ گئی تھی۔ فتح مکہ کے موقع پر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بھائی بھائی کہتے ہوئے حاضر خدمت ہوئیں۔ چونکہ یتیم بچی کی شادی نہ ہونے تک اس کی کفالت کی ذمہ داری ادا کرنی لازم ہے۔ حضرت علیؓ اور حضرت جعفرؓ کی خواہش تھی کہ اپنی اس چچازاد بہن کی کفالت کا حق وہ ادا کریں۔ جبکہ حضرت زید نے اپنے دینی بھائی حضرت حمزہؓ (جن سے ان کی مواخات ہوئی تھی) کی بیٹی اور اپنی بھتیجی کی کفالت کی پرزور پیش کش کی رسول اللہ ﷺ نے فاطمہ کو حضرت جعفرؓ کے سپرد کیا کیونکہ بوجہ خالو ہونے کے ان کا دوہرا رشتہ تھا۔

(مسند احمد جلد 1 صفحہ 98)

احد کے ایک اور شہید حضرت عبداللہؓ تھے جنہوں نے اپنے پیچھے اپنے بیٹے حضرت جابرؓ کے علاوہ نو (9) بیٹیاں چھوڑیں اور وہی ان کے واحد کفیل تھے۔ آنحضرتؐ نے اس خاندان کے ساتھ ہمیشہ محبت اور شفقت بھرا سلوک روا رکھا۔ والد کی شہادت کے بعد حضرت جابرؓ کو مغموم دیکھ کر سبب پوچھا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! والد کی شہادت کے بعد بہنوں کی ذمہ داری کے علاوہ قرض بھی ہے۔ رسولؐ اللہ نے ان کو دلاسا دیا اور اس کے بعد ہمیشہ ان سے احسان کا سلوک فرماتے رہے۔ سب سے پہلے خود موقع پر جا کر یہودی ساہوکاروں کا سارا قرض ادا کرنے کا انتظام کروایا۔ پھر حضرت جابرؓ چونکہ غیور نوجوان تھے اس لئے حیلوں بہانوں سے انہیں اس طرح عطا فرماتے رہے کہ ان کی عزت نفس میں بھی کوئی فرق نہ آئے۔ ان کی شادی کے بعد ایک سفر میں ان سے ایک اونٹ خریدا اور پھر وہ اونٹ مع قیمت ان کو واپس کر کے ان کی امداد کے سامان کئے اور ان سے مزید وعدہ فرمایا کہ ''جب بحرین کا مال آئے گا تو میں اس اس طرح تمہیں دوں گا''۔ پھر حضرت ابوبکرؓ کے زمانے میں جب وہ مال آیا تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا وعدہ پورا کر دکھایا اور یوں وفات کے بعد بھی رسولؐ اللہ کی حضرت جابرؓ سے عنایات کا سلسلہ جاری رہا۔

(ترمذی کتاب التفسیر سورہ آل عمران۔ بخاری کتاب البیوع، کتاب الاستقراض، کتاب الھبہ، کتاب المغازی، کتاب النکاح)

یتیموں کے لئے رسول اللہؐ کا دل بہت نرم اور فراخ واقع ہوا تھا۔ حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک بچہ نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں ایک یتیم بچہ ہوں، میری ایک یتیم بہن بھی ہے اور ہماری بیوہ ماں ہم یتیموں کی پرورش کرتی ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے اس کھانے میں سے جو آپ کے پاس ہے ہمیں اتنا عطا فرما دیں کہ ہم راضی ہو جائیں رسول اللہؐ نے فرمایا اے بچے! تم نے کیا خوب کہا۔ ہمارے گھر والوں کے پاس جاؤ اور جو کھانے کی چیز ان سے ملے وہ لے آؤ۔ بچہ آپؐ کے پاس اکیس کھجوریں لے کر آیا رسول اللہ ﷺ نے کھجوریں اپنی ہتھیلی پر رکھیں اور ہتھیلیاں اپنے منہ کی طرف اُٹھائیں۔ ہم نے دیکھا جیسے آپؐ اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کر رہے ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا بچے! سات کھجوریں تمہارے لئے، سات تمہاری ماں کے لئے اور سات تمہاری بہن کیلئے ہیں۔ ایک کھجور صبح اور ایک شام کو۔ جب وہ بچہ رسول کریمؐ کے پاس سے جانے لگا تو حضرت معاذ بن جبلؓ نے اپنا ہاتھ اس بچے کے سر پر رکھا اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری یتیمی کا مداوا کرے اور تمہارے باپ کا اچھا جانشین تم کو عطا کرے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اے معاذ: آپ نے اس بچے کے ساتھ جو معاملہ کیا وہ میں نے دیکھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ اس بچے سے محبت کے جذبے سے سرشار ہو کر میں نے ایسا کیا۔ نبی کریمؐ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے مسلمانوں میں سے کوئی شخص یتیم کا والی نہیں بنتا مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کو یتیم کے ہر بال کے عوض ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ہر بال کے عوض ایک اور نیکی عطا کرتا اور ہر بال کے برابر ایک گناہ معاف فرماتا ہے۔

(مجمع الزوائد جلد 8 ص 162)

شہدائے جنگ موتہ کے پسماندگان سے بھی حضرت محمد ﷺ نے ایسا ہی حسن سلوک کیا آپؐ کے چچازاد حضرت جعفرؓ طیار بھی اس جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ رسول کریمؐ بنفس نفیس حضرت جعفرؓ کے گھر ان کی شہادت کی خبر دینے تشریف لے گئے۔

حضرت جعفرؓ کی بیوہ حضرت اسماءؓ بنت عمیس کا بیان ہے۔ ''جب جعفر اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کی خبر آئی تو آنحضرت ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے۔ میں گھر کے کام کاج آٹا وغیرہ گوندھنے کے بعد بچوں کو نہلا دھلا کر فارغ ہوئی ہی تھی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جعفر کے بچوں کو میرے پاس لاؤ۔ میں انہیں رسولؐ اللہ کے پاس لے آئی۔ آپؐ نے ان کو گلے لگایا اور پیار کیا آپؐ کی آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے۔ اسماءؓ کہتی ہیں میں نے گھبرا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ آپؐ کس وجہ سے روتے ہیں؟ کیا جعفرؓ اور ان کے ساتھیوں کے بارہ میں کوئی خبر آئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں وہ آج شہید ہو گئے۔ حضرت اسماءؓ کہتی ہیں میں اس اچانک خبر کو سن کر چیخنے لگی۔ دیگر عورتیں بھی افسوس کے لئے ہمارے گھر اکٹھی ہو گئیں۔ رسول کریم ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور ہدایت فرمائی کہ ''جعفر کے گھر والوں کا خیال رکھنا اور انہیں کھانا وغیرہ بنا کر بھجوانا کیونکہ اس صدمہ کی وجہ سے انہیں مصروفیت ہو گئی ہے۔''

حضرت شعبیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت اسماءؓ کو شہادت جعفرؓ کی اطلاع دے کر ان کے حال پر چھوڑ دیا تا کہ وہ آنسو بہا کر غم غلط کر لیں۔ پھر آپؐ دوبارہ ان کے ہاں تشریف لائے اور تعزیت فرمائی اور بچوں کے لئے دعا کی۔

(مسند احمد جلد 6 صفحہ 372، منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند جلد 5 ص 156)

تیسرے روز آپ پھر حضرت جعفرؓ کے گھر تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ''بس اب آج کے بعد میرے بھائی پر مزید نہیں رونا''۔ آپؐ نے ان کے یتیم بچوں کی کفالت کا انتظام وانصرام اپنے ذمہ لے لیا اور ان کی بیوہ سے فرمایا کہ میرے بھائی کے بیٹے میرے پاس لاؤ۔ حضرت جعفرؓ کے بیٹے عبداللہ کا بیان ہے کہ ''ہمیں رسولؐ اللہ کے پاس اس طرح لایا گیا جیسے مرغی کے چوزے پکڑ کر لائے جاتے ہیں۔ آپؐ نے حجام کو بلوایا ہمارے بال وغیرہ کٹوائے اور ہمیں تیار کروایا۔ بہت محبت وپیار کا سلوک کیا اور فرمایا ''جعفر طیار کا بیٹا محمد تو ہمارے چچا ابو طالب سے خوب مشابہ ہے اور دوسرا بیٹا اپنے باپ کی طرح شکل اور رنگ ڈھنگ میں مجھ سے مشابہ ہے۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور گویا خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے درد دل سے یہ دعا کی۔ ''اے اللہ جعفر کے اہل وعیال کا خود حافظ و ناصر ہو'' اور میری (عبداللہ کی) تجارت میں برکت کیلئے بھی دعا کی۔

ایک مرتبہ ہماری والدہ اسماءؓ نے رسولؐ اللہ کی خدمت میں ہماری یتیمی کا ذکر کیا تو آپؐ نے انہیں تسلی دلاتے ہوئے فرمایا کبھی ان بچوں کے فقر وفاقہ کا خوف مت کرنا میں نہ صرف اس دنیا میں ان کا ذمہ دار ہوں بلکہ اگلے جہاں میں بھی ان کا دوست اور ولی ہوں گا۔ (مسند احمد جلد 1 ص 204)

ایک دفعہ ایک یتیم بچے کا حضرت ابولبابہؓ سے ایک کھجور کے درخت پر تنازعہ ہو گیا۔ رسول اللہؐ نے ابولبابہؓ کے حق میں فیصلہ فرمایا۔ یتیم بچہ رونے لگا تو رسول اللہؐ نے ابولبابہؓ کو تحریک فرمائی کہ بیشک درخت آپ کا ہے۔ مگر یہ آپ اس یتیم بچے کو دے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کے عوض جنت میں درخت عطا فرمائے گا۔ ابولبابہؓ نے یہ پیشکش قبول نہ کی۔ حضرت ثابتؓ بن دحداح کو پتہ چلا تو انہوں نے ابولبابہؓ سے پوچھا کہ کیا تم میرے باغ کے عوض مجھے یہ درخت دے سکتے ہو۔ ابولبابہ مان گئے تو حضرت ثابت بن ابودحداح نے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! کھجور کا وہ درخت جو آپ نے یتیم بچے کے لئے لینا چاہا تھا اگر میں وہ لے کر پیش کر دوں تو کیا مجھے بھی اس کے عوض جنت میں درخت ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ پھر انہوں نے ایسا ہی کیا۔ حضرت ابودحداح جب شہید ہوئے تو رسول اللہؐ نے فرمایا ابودحداح کے لئے جنت میں کتنے ہی پھل دار درخت جھکے ہوں گے۔

(استیعاب صفحہ 792 دار المعرفہ بیروت)

آنحضرت ﷺ بیوگان اور یتامیٰ سے حسن سلوک کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ایک غزوہ سے واپسی پر جب آپؐ کے لشکر کے پاس پانی ختم ہو گیا تو صحابہ اس کی تلاش میں نکلے۔ ایک عورت اونٹ پر پانی لاتی ہوئی ملی۔ معلوم ہوا کہ بیوہ عورت ہے جس کے یتیم بچے ہیں۔ رسول کریمؐ نے دعا کر کے اس کے پانی کے اونٹ پر سے ایک مشکیزہ لے کر اس پر برکت کے لئے دعا کی پھر اس کے پانی سے تمام لشکر نے پانی لیا مگر پھر بھی وہ کم نہ ہوا۔ رسول اللہؐ نے اس بیوہ عورت سے حسن سلوک کی خاطر صحابہ کے پاس موجود زادراہ جمع کروالی اور اس بیوہ عورت کو کھجوریں اور روٹیاں عطا کرتے ہوئے فرمایا ہم نے تمہارا پانی ذرا بھی کم نہیں کیا اور یہ زادراہ تمہارے یتیم بچوں کے لئے تحفہ ہے۔ اس عورت نے اپنے قبیلہ میں جا کر کہا کہ میں ایک بڑے جادوگر کے پاس سے ہو کر آئی ہوں یا پھر وہ نبی ہے۔ یوں اس عورت کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اس قبیلہ کو ہدایت کی توفیق عطا فرمائی اور وہ مسلمان ہو گئے۔

(بخاری کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی السلام)

وہ جس کے مہکنے سے معطر ہیں ہوائیں　　اس جیسا حسیں پھول زمانے میں کہاں ہے
ہر اپنے پرائے کو وہ دیتا ہے دعائیں　　اک شخص کے سینے میں محبت کا جہاں ہے

رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ باقی میدانوں کی طرح خدمت خلق کے میدان میں بھی ہر پہلو سے ممتاز نظر آتے ہیں

صحابہ رسول ﷺ کی خدمت خلق کے قابل تقلید اور سنہری واقعات

صحابہ کرام کوشش کرتے کہ کمزوروں کے حالات سے نہ صرف آگاہ ہوں بلکہ ان کی مدد و استعانت بھی کریں

مکرم عبدالقدیر قمر صاحب

خدمت خلق، یعنی مخلوق کی بے لوث خدمت کرنا اور اس خدمت کے بدلہ کسی عنایت یا شکر کا منتظر نہ رہنا بلکہ محض للہ مخلوق کے کام آنا رضائے باری تعالیٰ کے حصول کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے کیونکہ الخلق عیال اللہ۔

جب ہم تاریخ وسیر کی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں تو باقی میدانوں کی طرح اس میدان میں بھی رسول اللہ ﷺ کے صحابہؓ ہر پہلو سے ممتاز نظر آتے ہیں۔ ان میں مخلوق کی خدمت کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا اور خدمت کرتے وقت یہ نہ دیکھا جاتا تھا کہ جس کی خدمت کی جارہی ہے وہ اپنا ہے یا پرایا۔ دوست ہے یا دشمن چھوٹا ہے یا بڑا، مرد ہے یا عورت۔ انسان ہے یا حیوان۔ بلکہ ہر ایک کی خدمت کرنا ان کا شعار تھا۔

چنانچہ کمزوروں اور ضعیفوں کی خدمت کے بیشمار اور ان گنت واقعات میں سے چند واقعات پیش کئے جارہے ہیں۔

کمزوروں کی مدد

حضرت ابوبکر صدیقؓ خلافت سے پہلے مدینہ کے ایک گھر میں بکریوں کا دودھ دوہ دیا کرتے تھے۔ آپ جب خلیفہ بنے تو اس گھر کی ایک کم سن لڑکی کہنے لگی۔ اب ہماری بکریوں کو کون دوہے گا۔ حضرت ابوبکرؓ کو پتہ چلا تو فرمایا۔

میں تمہاری بکریاں دوہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو منصب مجھے عطا فرمایا ہے اس سے میرے اخلاق تبدیل نہیں ہوں گے۔ بلکہ مزید خدمت کی توفیق پاؤں گا۔

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ جلد 3 ص 209)

حضرت ابوبکرؓ کی سبقت

مخلوق خدا کی نفع رسانی اور خدمت میں حضرت ابوبکرؓ کو ایک خاص لطف و سرور حاصل ہوتا۔ کمزوروں کی مدد کرتے، بیماروں کی تیمارداری کرتے۔ ضعیف و ناتواں لوگوں کی مدد کرتے۔ اہل محلہ کے کام آتے، ناداروں کی اعانت فرماتے۔ مدینہ کے اطراف میں ایک کمزور نابینا عورت رہتی تھی۔ حضرت عمرؓ اس کے گھر اس کی خدمت گزاری کے لئے جاتے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی شخص ان سے بھی پہلے یہ خدمت سرانجام دے دیتا ہے۔ انہوں نے سوچا! یہ کون شخص ہے جو مجھ سے بھی پہلے کار ثواب سے بہرہ یاب ہو جاتا ہے۔ کئی دنوں کی جدوجہد کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ یہ حضرت ابوبکرؓ ہیں جو اس ضعیفہ و کمزور کی خدمت کرتے ہیں۔ بے اختیار کہنے لگے۔ یا خلیفۃ رسول اللہ! قسم ہے۔ روز آپ ہی سبقت لے جاتے ہیں"۔

(کنز العمال جلد 12 ص 490)

حضرت عمرؓ کی خدمت خلق کا معمول

حضرت عمرؓ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ خلق اللہ کی نفع رسانی کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ آپؓ کا معمول تھا کہ مجاہدین کے گھروں میں جاتے۔ انہیں سودا سلف لا دیتے۔ مقام جنگ سے قاصد آتا تو مجاہدین کے خطوط ان کے گھروں میں پہنچاتے۔ جس گھر میں کوئی پڑھا لکھا نہ ہوتا خود ہی انہیں پڑھ کر سناتے ان کی طرف سے جواب لکھتے، رات کو عموماً آبادی کا حال معلوم کرنے کے لئے گشت کرتے۔ ایک دفعہ گشت کرتے ہوئے مدینہ سے تین میل کے فاصلہ پر مقام حرا پہنچے دیکھا کہ ایک عورت کچھ پکا رہی ہے اور پاس بچے بیٹھے رو رہے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے بچوں کے رونے کی وجہ پوچھی تو اس عورت نے کہا۔ بچے بھوک سے تڑپ رہے ہیں۔ میں نے ان کو بہلانے کے لئے خالی ہنڈیا چولہے پر چڑھا رکھی ہے۔ حضرت عمرؓ اسی وقت مدینہ آئے اور آٹا، گھی، گوشت اور کھجوریں لیکر چلے آپ کے غلام نے کہا۔ میں اٹھا لیتا ہوں، فرمایا! قیامت میں میرا بار تم نہیں اٹھاؤ گے اور خود ہی سب سامان لے کر عورت کے پاس گئے۔ اس نے کھانا پکانے کا انتظام کیا۔ بچے کھانا کھا کر خوشی سے اچھلنے لگے۔ حضرت عمرؓ انہیں دیکھتے تھے اور خوش ہوتے تھے۔

(کنز العمال جلد 12 ص 648)

حضرت عمرؓ کی خدمت

زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ بازار جارہا تھا کہ ایک عورت نے حضرت عمرؓ کو روک لیا اور کہا۔ اے امیر المومنین! میرا خاوند فوت ہو گیا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچے پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ ان کے پاس نہ کھیتی ہے، نہ زمین، نہ مویشی نہ جانور اور وہ کچھ کمانے کے قابل بھی نہیں ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ بھوک کے ہاتھوں ہلاک نہ ہو جائیں۔ اس کی یہ بات سن کر حضرت عمرؓ بیت المال گئے اور ایک اونٹ پر دو بورے اناج کے رکھے نیز کچھ دیگر ضروری سامان بھی اور پھر وہ اونٹ لے جا کر اس عورت کو دے دیا اور فرمایا یہ اونٹ اور سامان لے لو اور ابھی یہ سامان ختم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور بندوبست فرما دے گا۔

(کنز العمال جلد 5 روایت نمبر 14189)

حضرت عثمانؓ کی صلہ رحمی

حضرت عثمانؓ صلہ رحمی کرتے۔ اعزا و احباب سے محبت و احسان سے پیش آتے تھے۔ بھوکوں کو کھانا کھلاتے تھے اور زیر بار لوگوں کے بوجھ اٹھاتے تھے۔ دوستوں کو ضرورت پر بڑی بڑی رقوم قرض دیتے۔ (ابن سعد جلد 3 ص 74)

حضرت عثمانؓ کی فیاضی

حضرت عثمانؓ کا شمار اہل ثروت صحابہؓ میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال و زر کی فراوانی سے نواز رکھا تھا اور آپ نے ہمیشہ ہی اس مال و دولت سے رفاہ عامہ کے کام کروائے کیونکہ فیاض خدا نے آپ کو فیاض طبع بنایا تھا۔ جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے۔ تو پینے کے پانی کا بڑا مسئلہ تھا، تمام کنوؤں کا پانی کھاری تھا۔ ہاں ایک کنواں تھا جس کا پانی میٹھا اور شیریں تھا، لیکن وہ ایک یہودی کی ملکیت تھا جس سے پانی لینا مسلمانوں کے لئے ایک مسئلہ تھا۔ حضرت عثمانؓ نے بیس ہزار درہم میں وہ کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

غزوہ تبوک میں جب عسرت و تنگی نے مسلمانوں کو پریشان کر رکھا تھا وہ آپ ہی تھے جنہوں نے ایسے وقت میں ہزاروں روپے صرف کر کے مجاہدین کے لئے ساز و سامان اور اسلحہ وغیرہ مہیا کیا۔ (کنز العمال جلد 13 ص 14)

آپ با قاعدگی کے ساتھ بیواؤں اور یتیموں کی خبر گیری کرتے۔ مخلوق خدا کی تنگ حالی سے آپ کو دلی صدمہ ہوتا، ایک دفعہ ایک جہاد میں ناداری و مفلسی کے باعث مسلمان انتہائی پریشان تھے اور منافق اس حال میں طعنہ زن۔ ان حالات میں آپ نے چودہ اونٹ مع سامان خورونوش رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا کہ اسے مسلمانوں میں تقسیم فرما دیں۔

(کنز العمال جلد 13 ص 41)

جب نمازیوں کی کثرت سے مسجد نبوی چھوٹی ہوگئی تو آپ نے اردگرد کی زمین اور مکانات خرید کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کئے تا مسجد میں توسیع کی جاسکے اور نمازی سکون و آرام سے نماز ادا کرسکیں۔

(ترمذی کتاب المناقب باب فی مناقب عثمان)

غلاموں کی خدمت

انسان کی ایک خدمت یہ بھی ہے کہ اسے غلامی کے پنجۂ استبداد سے چھڑا کر آزادی کی فضا میں سانس لینے کا موقع بہم پہنچایا جائے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکرؓ کا مکہ میں معمول تھا کہ بوڑھوں اور عورتوں کو اسلام لانے پر خرید کر آزاد فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ کے والد بزرگوار نے کہا۔ اے بیٹے! میں دیکھتا ہوں کہ تم انسانوں کے ضعیف طبقہ کو آزاد کراتے ہو۔ اگر قوی مردوں کو خرید کر آزاد کیا کرو تو وہ تمہاری مدد کریں گے اور تمہیں فائدہ پہنچائیں گے اور تمہارے دشمنوں کو تم سے دور رکھیں گے۔ آپؓ نے فرمایا۔ اے والد بزرگوار! میں تو اس خدمت سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتا ہوں۔

(تاریخ الخلفاء از علامہ جلال الدین سیوطی)

صحابہ کرام غلاموں کے آرام و آسائش کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

گھر میں تھے کہ نگران (جو غلاموں کی ضروریات وغیرہ پوری کرنے کے لئے رکھا ہوا تھا) آیا۔ آپ نے اس سے پوچھا۔ کیا غلاموں کو کھانا کھلا دیا ہے۔ اس نے کہا ابھی نہیں۔ فرمانے لگے۔ جاؤ انہیں کھانا کھلاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ ان سے ان کی خوراک روک لے جن پر وہ اختیار رکھتا ہے۔

(مسلم کتاب الزکوۃ باب فضل النفقۃ علی العیال والمملوک)

بعض دفعہ کاموں کے بوجھ ہلکا کرنے کے لئے خود بھی کام میں ان کے ساتھ شامل ہو جاتے۔ ایک دفعہ ایک شخص حضرت سلمان فارسیؓ کے پاس آیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ آپ آٹا گوندھ رہے ہیں۔ اس نے تعجب سے آپ کو دیکھا اور کہا غلام کہاں ہے؟ فرمانے لگے۔ میں نے اسے ایک کام کے لئے بھیجا اور یہ پسند نہیں کیا کہ اس سے اور کام لوں اور اس لئے آٹا خود گوندھ رہا ہوں۔

(طبقات ابن سعد۔ تذکرہ حضرت سلمان فارسیؓ)

یتیم کی خدمت

حضرت زینبؓ متعدد یتیموں کی پرورش کرتی تھیں۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضرت بلالؓ کے ذریعہ دریافت کروایا کہ وہ اپنے شوہر اور ان یتیموں پر صدقہ کریں تو جائز ہے؟ ایک دوسری صحابیہ بھی اسی غرض سے در دولت پر کھڑی تھیں۔ حضرت بلالؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپؐ نے فرمایا۔ ان کو دوہرا ثواب ملے گا۔ ایک قرابت کا دوسرا صدقہ کا۔

(بخاری کتاب الزکوۃ باب الزکوۃ علی الزوج)

ایک یتیم حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ کھانا کھایا کرتا تھا۔ ایک دن آپ نے کھانا منگوایا تو وہ موجود نہ تھا۔ آپ کھانا کھا چکے تو وہ آیا۔ آپ نے گھر پیغام بھجوایا تو کھانا موجود نہ تھا۔ آپ اس کے لئے ستو اور شہد لے کر آئے اور کہا لو کھاؤ تم کسی نقصان میں نہیں رہے۔ (ادب المفرد فضل یتیما)

جب محمد بن ابی بکر کے قتل کے بعد ان کی بچیاں یتیم ہو گئیں تو ام المومنین حضرت عائشہؓ ان کی پرورش فرماتی تھیں۔

(موطا امام مالک باب الزکوۃ فیہ من الحلی والتبر)

حضرت عائشہ جن یتیم بچوں کی پرورش کرتیں تو ان کے اموال مال تجارت میں لگا دیتیں تا ان کے مال کم نہ ہوں بلکہ زیادہ ہوں اور ان کو فائدہ پہنچے۔

(موطا امام مالک کتاب الزکوۃ باب اموال الیتمیٰ)

حضرت طلحہؓ کی ضرورتمندوں کی خدمت

حضرت طلحہؓ کو ایک دفعہ اداس دیکھ کر ان کی اہلیہ نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے کہ دراصل میرے پاس ایک بڑی رقم جمع ہو گئی ہے اور میں اس فکر میں ہوں کہ اسے کیا کروں۔ اہلیہ نے کہا۔ اسے تقسیم کروا دیجئے۔ آپؓ نے اسی وقت اپنی لونڈی کو بلایا اور چار لاکھ کی رقم اپنی قوم کے مستحقین میں تقسیم کرا دی۔

حضرت طلحہ بنوتمیم کے تمام محتاجوں اور تنگ دست خاندانوں کی کفالت کیا کرتے تھے۔ لڑکیوں اور بیوگان کی شادیوں میں ان کی مدد کرتے۔ مقروضوں کے قرض ادا کرتے۔ ایک دفعہ حضرت علیؓ نے کسی کو یہ شعر پڑھتے سنا کہ یعنی میرا ممدوح ایسا شخص تھا کہ دولت و امارت اسے اپنے دوست کے اور قریب کر دیتی تھی۔ جب بھی اسے دولت و فراخی نصیب ہوتی اور غربت و فقر اسے اپنے دوستوں سے دور رکھتے یعنی کبھی تنگی میں بھی سوال نہ کرتے۔

حضرت علیؓ نے یہ شعر سنا تو فرمایا ''خدا کی قسم! یہ صفت حضرت طلحہؓ میں خوب پائی جاتی تھی''۔

(سیرت صحابہؓ از حافظ مظفر احمد ص198)

اونٹوں پر لدا مال غربا میں تقسیم

حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ میں مدینہ میں قحط پڑ گیا۔ حضرت عثمانؓ کا تجارتی قافلہ سب سے پہلے مدینہ پہنچا۔ اونٹوں کی قطاروں کی قطاریں غلہ سے لدی ہوئی تھیں۔ مدینہ کے تمام تاجر اکٹھے ہو کر حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا بیشک منہ مانگا منافع لے لیں اور یہ قافلہ ہمیں بیچ دیں۔ دس ہزار درہم کی مالیت پر بارہ ہزار درہم کی پیشکش تھی۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ مجھے اس سے زیادہ نفع ملتا ہے۔ میں اتنے میں نہیں دے سکتا۔ کسی نے کہا پندرہ ہزار درہم دیتے ہیں۔ یہ غلہ ہمیں بیچ دیں۔ انہوں نے کہا مجھے اس سے بھی زیادہ ملتے ہیں۔ مدینہ کے تاجر حیران تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب مدینہ کے باسی ہیں اس سے بڑی بولی آپ کو کس نے دی اور کون ہے جو اس سے زیادہ آپ کو دے رہا ہے۔ حضرت عثمانؓ نے کہا وہ میرا خدا ہے جو ایک درہم کے مقابلہ پر مجھے دس درہم کی نوید سناتا ہے۔ پھر حضرت عثمانؓ نے اعلان کر دیا کہ میں ان تمام اونٹوں پر لدا ہوا مال مدینہ کے غربا کے لئے وقف کرتا ہوں۔

(سیرت صحابہ رسول ﷺ ص95 از حافظ مظفر احمد)

نفع مند سودا

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ! فلاں شخص کا ایک کھجور کا درخت ہے اور میں اپنی دیوار کی ٹیک اس سے لگانا چاہتا ہوں۔ آپ اس سے کہہ دیں کہ وہ مجھے کھجور کا وہ درخت دے دے تا میں اپنی دیوار کو ٹیک لگا سکوں۔ آپؐ نے اس آدمی سے کہا کہ جنت کے کھجور کے درخت کے عوض اسے دے دو۔ اس نے انکار کر دیا۔ جب حضرت ابودحداحؓ تک یہ بات پہنچی تو آپ اس شخص کے پاس گئے اور کہا تم اپنا یہ کھجور کا درخت میرے کھجور کے باغ کے عوض مجھے دے دو۔ چنانچہ اس آدمی نے یہ سودا منظور کر لیا۔ پھر آپ، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اس آدمی سے وہ کھجور کا درخت اپنے باغ کے عوض خرید لیا ہے۔ آپؐ اس درخت کو اسی ضرورتمند کو عنایت فرمائیے۔ یہ سن کر رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ابودحداح کے لئے کھجور کے کتنے بڑے اور بھاری خوشے ہیں۔ رسول اکرمؐ نے اس بات کو کئی دفعہ دہرایا۔ حضرت ابودحداحؓ یہ بات سن کر اپنی بیوی کے پاس پہنچے اور کہا۔ اس باغ سے نکلو کہ میں نے یہ باغ جنت کے کھجور کے عوض بیچ دیا ہے۔ بیوی نے بھی کہا بڑا نفع مند سودا ہے۔

(حیاۃ صحابہ جلد 4 ص182)

حج اور عمرہ کا ثواب

ایک دن حضرت حسنؓ طواف کر رہے تھے۔ اسی حالت میں ایک شخص نے آپ کو اپنی کسی ضرورت کے لئے ساتھ لے جانا چاہا۔ آپ طواف چھوڑ کر اس کے ساتھ ہو گئے اور جب اس کی ضرورت پوری کر کے واپس آئے تو کسی نے اعتراض کیا کہ آپ طواف چھوڑ کر اس کے ساتھ کیوں چلے گئے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت پوری کرتا ہے اس کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔ تو جانے والے کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اگر پوری نہ بھی ہو تو بھی ایک عمرہ کا ثواب مل جاتا ہے۔ اس لئے میں نے طواف کے بجائے پورے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب حاصل کیا ہے اور پھر واپس آ کر طواف بھی پورا کر لیا ہے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر)

مقروض کی خدمت

حضرت ابوقتادہؓ سے ایک شخص نے قرض لیا۔ آپ جب بھی اس سے مقررہ میعاد کے بعد لینے آتے وہ چھپ جاتا۔ ایک دن آپؓ نے اس کے بچے سے پوچھا کہ تمہارا باپ کہاں ہے۔ اس نے کہا گھر میں کھانا کھا رہے ہیں۔ آپؓ نے اسے بلایا اور پوچھا کیا وجہ ہے میں جب بھی آتا ہوں تم چھپ جاتے ہو۔ اس نے کہا کیا کروں۔ سخت تنگدست ہوں۔ میرے پاس کچھ نہیں کہ قرض ادا کر سکوں۔ حضرت ابوقتادہؓ آبدیدہ ہو گئے اور یہ کہتے ہوئے اسے مزید مہلت دے دی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جو شخص اپنے قرضدار کو مہلت دیتا ہے یا اس کا قرض معاف کر دیتا ہے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ میں ہوگا۔

(مسند احمد جلد 5 ص308)

ایک دفعہ ایک شخص نے باغ خریدا۔ سوء قسمت! ایسی آفت آئی کہ تمام پھل ضائع ہو گیا۔ اب قیمت کیونکر ادا ہو۔ جب صحابہؓ کے علم میں یہ بات آئی تو انہوں نے ان کی معاونت و اعانت کی اور اس طرح قیمت ادا ہو گئی۔

(ابوداؤد کتاب البیوع باب فی وضع الجائحۃ)

اسی طرح حضرت ابوالیسرؓ نے ایک شخص سے قرض لینا تھا اس کے گھر گئے تو اس نے ملنے سے پہلو تہی کی۔ آپؓ نے اسے بلایا اور اس کی وجہ پوچھی۔ تو اس نے کہا کہ تنگدستی کی وجہ سے شرم دامنگیر تھی۔ آپ کہنے لگے۔ جاؤ میں نے تمہارا قرض معاف کیا۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس نے تنگدست کو مہلت دی یا قرض معاف کیا تو وہ قیامت کے دن خدا کے سایہ میں ہوگا۔ (اسد الغابۃ تذکرہ حضرت ابوالیسرؓ)

صحابہ کرامؓ جہاں قرضداروں کا قرض معاف کر کے یا انہیں مہلت دے کر ان کی خدمت کرتے تھے اسی طرح مقروض کی طرف سے قرضہ ادا کر کے بھی ان کی خدمات بجا لاتے۔

ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فلاں قبیلہ کا کوئی شخص ہے؟ ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا تمہارا بھائی قرض میں ماخوذ ہے۔ اس صحابیؓ نے اس کا کل قرض ادا کر دیا۔

(ابوداؤد کتاب البیوع باب فی التشدید فی الدین)

وفا کے ساتھ ذمہ داری

ایک دفعہ ایک شخص فوت ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ آپؐ نے فرمایا آپ لوگ جنازہ پڑھ لیں۔ چونکہ یہ مقروض ہے۔ اس پر قرض ہے اس لئے میں نہیں پڑھوں گا۔ اس پر حضرت ابوقتادہؓ نے عرض کیا۔

حضور! میں اس قرض کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں۔ حضور نے فرمایا یہ ذمہ داری وفا کے ساتھ پوری کرو گے۔ انہوں نے کہا جی حضور! تب آپؐ نے اس شخص کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(نسائی کتاب الجنائز باب الصلوۃ علی من علیہ دین)

باہم ایک دوسرے کی خدمت

اشعری قبیلہ کے لوگ مدینہ میں ہجرت کر کے آ گئے تھے۔ ان لوگوں میں باہم تعاون اور مدد کی روح تھی جبکہ غزوات کے دوران یا مدینہ میں رہتے ہوئے ان کا زاد راہ ختم ہو جاتا یا کھانے پینے کا سامان کم ہو جاتا تو ہر شخص کے گھر میں جو کچھ ہوتا وہ سب لا کر ایک جگہ اکٹھا کرتے اور پھر سب میں

برابر تقسیم کر لیتے۔ ان کی اسی خوبی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ فھم منی وأنا منھم کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان میں سے ہوں۔
(مسلم کتاب الفضائل باب من فضائل الأشعرین)

ہمسائے کی خدمت

صحابہ کرامؓ کی یہ خوبی اور خصوصیت سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے کہ وہ مصیبت ہو یا آفت۔ آسانی ہو یا مشکل ہمیشہ ایک دوسرے کی اعانت و مدد کرتے تھے۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا جو حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن تھیں اور تاریخ میں ذات النطاقین کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کی شادی رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ کے بیٹے حضرت زبیرؓ سے ہوئی تھی۔ یہ گھر کے سب کام نمٹا لیتی تھیں بلکہ جانوروں وغیرہ کی دیکھ بھال بھی کر لیتی تھیں مگر انہیں روٹی پکانا نہیں آتی تھی۔ اس سلسلہ میں ان کے ہمسائے ان کی مدد کرتے تھے اور روٹی پکا دیتے تھے۔
(مسلم کتاب السلام باب جواز ارداف المرأۃ الاجنبیۃ)

ذمیوں کی خدمت

ایک دفعہ حضرت عمرؓ نے ایک ذمی پیر کہن سال کو بھیک مانگتے دیکھا پوچھا کہ بھیک کیوں مانگتا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ پر جزیہ لگایا گیا ہے اور مجھ کو ادا کرنے کا مقدور نہیں۔ حضرت عمرؓ اس کو ساتھ گھر پر لائے اور کچھ نقد دے کر بیت المال کے داروغہ کو کہلا بھیجا کہ اس قسم کے معذوروں کے لئے بیت المال سے وظیفہ مقرر کیا جائے اور یہ بھی فرمایا کہ یہ واللہ انصاف کی بات نہیں کہ ان لوگوں کی جوانی سے ہم متمتع ہوں اور بڑھاپے میں ان کو نکال دیں۔ (الفاروق حصہ دوم ص234)

حضرت عمرؓ جب شام سے واپس آ رہے تھے تو چند آدمیوں کو دیکھا کہ دھوپ میں کھڑے ہیں اور ان کے سر پر تیل ڈالا جا رہا ہے لوگوں سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ معلوم ہوا کہ ان لوگوں نے جزیہ ادا نہیں کیا ہے اس لئے ان کو سزا دینے کے لئے ان کے سر پر تیل ڈالا جا رہا ہے۔ حضرت عمرؓ نے دریافت کیا کہ آخر ان کا عذر کیا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ناداری۔ فرمایا چھوڑ دو اور ان کو تکلیف نہ دو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا لوگوں کو تکلیف نہ دو جو لوگ دنیا میں لوگوں کو عذاب پہنچاتے ہیں خدا قیامت میں ان کو عذاب پہنچائے گا۔

بلکہ آپ اپنے گورنرز کو لکھا کرتے تھے کہ مسلمانوں کو منع کرنا کہ ذمیوں پر ظلم نہ کرنے پائیں نہ ان کو نقصان پہنچائیں نہ ان کا مال بے وجہ کھانے پائیں۔ (الفاروق حصہ دوم ص231)

حضرت عمرؓ نے اپنے عہد مبارک میں ہر جگہ گند خانے، مسافر خانے اور یتیم خانے بنوائے۔ غرباء، مساکین اور مجبور ولاچار آدمیوں کے روزینے مقرر کر دیئے تھے اور ذمیوں اور کافروں کے ساتھ جس رحم دلی اور لطف و احسان کا سلوک کیا وہ آج کے حکمرانوں کے لئے بھی قابل تقلید ہے۔ زندگی کے آخری لمحات تک ذمیوں کا خیال رہا۔ وفات کے وقت وصیت میں بھی ان کے حقوق پر خاص زور دیا۔
(بخاری کتاب فضائل صحابہ باب قصۃ البیعۃ والاتفاق)

ایک دفعہ حضرت امیر معاویہ سے حضرت ابو مریمؓ ازدی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمانوں کا والی اور حکمران بنائے اور وہ ان کی ضرورتوں اور حاجتوں سے آنکھ بند کر کے پردہ میں بیٹھ جائے تو خدا بھی قیامت کے دن اس کی حاجتوں کے سامنے پردہ ڈال دے گا۔ اس فرمان رسولؐ کا حضرت امیر معاویہؓ پر اتنا اثر ہوا کہ آپ نے لوگوں کی حاجت برداری اور ضروریات پوری کرنے کے لئے ایک مستقل آدمی مقرر کر دیا۔
(ابوداؤد کتاب الخراج والامارۃ باب فیما یلزم الامام من امر الرعیۃ)

مساکین کی خدمت

صحابہ کرامؓ انسانیت کا اس قدر درد رکھنے والے تھے کہ وہ کوشش کرتے کہ کمزوروں کے حالات سے نہ صرف آگاہ ہوں بلکہ ان کی مدد و استعانت بھی کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس قدر مسکین نواز تھے کہ اس وقت تک کھانا نہیں کھاتے تھے جب تک کسی مسکین کو اپنے ساتھ کھانے میں شریک نہ کر لیں۔
(بخاری کتاب الاطعمۃ باب المومن یاکل فی معیٍ واحد)

حضرت جعفرؓ اصحاب صفہ کے ساتھ خاص لطف و مدارت سے پیش آتے۔ ان کے ساتھ اٹھتے، بیٹھتے، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں جب مجھے بھوک ستاتی تو میں لوگوں سے ان آیات کا مطلب پوچھتا جن میں یہ ذکر ہے کہ مساکین اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ جب بھی حضرت جعفرؓ سے پوچھنے کا اتفاق ہوتا تو وہ پہلے اپنے گھر لے جا کر کھانا کھلاتے۔ پھر کوئی اور بات کرتے اور حضرت جعفر مسکین لوگوں سے محبت کرتے تھے ان کے ساتھ بیٹھتے ان سے گفتگو کرتے۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کا نام ہی ابوالمساکین رکھا ہوا تھا۔
(ترمذی کتاب المناقب باب مناقب جعفر بن ابی طالبؓ)

یہ مچھلی لے لو

حضرت عبداللہ بن عمرؓ مقام جحفہ میں ٹھہرے اور آپ بیمار تھے۔ آپ نے فرمایا میرا مچھلیوں کو جی چاہتا ہے لوگوں نے آپ کے لئے مچھلیاں تلاش کیں۔ بڑی تلاش کے بعد صرف ایک مچھلی ملی۔ اس مچھلی کو ان کی بیوی صفیہ بنت ابو عبید نے لیا اور تیار کیا۔ اسے ان کے سامنے پیش کیا گیا اتنے میں ایک مسکین آیا اور آپ کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اس مسکین سے حضرت ابن عمرؓ نے کہا۔ یہ مچھلی لے لو۔ گھر والوں نے کہا آپ نے تو ہمیں اس کی تلاش میں تھکا دیا۔ ہمارے پاس اور کھانے پینے کا سامان ہے ہم اسے دے دیں گے۔ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا عبداللہ تو اسی کو محبوب رکھتا ہے اور وہ مچھلی اس مسکین کو دے دی۔
(حیاۃ صحابہ جلد4 ص176)

انگور اس سائل کو دے دو

ام المومنین حضرت عائشہؓ انگور تناول فرما رہی تھیں کہ ایک مسکین نے سوال کیا۔ حضرت عائشہؓ نے ایک غلام سے کہا یہ انگور اس سائل کو دے دو۔ وہ شخص تعجب سے کبھی حضرت عائشہؓ کو دیکھتا اور کبھی انگوروں کے گچھا کو۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کیا تمہیں تعجب ہو رہا ہے۔
(مؤطا امام مالک کتاب الجامع باب الترغیب فی الصدقۃ)

حضرت حسنؓ کی فیاضی اور صدقہ وخیرات

حضرت امام حسنؓ خاندان نبوت کے چشم و چراغ تھے۔ اس لئے صدقہ وخیرات اور فیاضی آپ کا خاندانی وصف تھا۔ تین دفعہ آپ نے اپنا آدھا مال راہ خدا میں غرباء و مساکین کو دے دیا۔
(اسد الغابہ نمبر2 ص13)

ایک دفعہ آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ بیٹھا ہوا دس ہزار درہم کے لئے دعا کر رہا ہے۔ آپ نے اس کی گریہ وزاری دیکھی۔ گھر گئے اور اس کے پاس دس ہزار روپے بھجوا دیئے۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد13 ص245)

آپ کی اس فیاضی سے دوست دشمن سب فائدہ اٹھاتے تھے۔ ایک دفعہ مدینہ میں ایک ایسا شخص آیا جو آپ کے والد کا دشمن تھا۔ اس کے پاس سواری تھی نہ زادِ راہ۔ بڑا پریشان پھر رہا تھا۔ کسی نے کہا یہاں حضرت امام حسنؓ سے بڑھ کر کوئی سخی نہیں ان کے پاس جاؤ۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اسے سواری اور زادِ راہ مہیا کر دیا۔ ایک شخص نے کہا یہ تو آپ کے والد کا دشمن تھا اور آپ نے اس سے یہ حسن سلوک کیا۔ فرمایا وہ اس کا ظرف ہے یہ ہمارا ظرف ہے۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد13 ص245)

میں اس کی راہ میں باغ دیتا ہوں

ایک مرتبہ حضرت حسنؓ مدینہ کے ایک باغ میں گئے دیکھا کہ ایک حبشی غلام ایک روٹی لئے ہوئے ہے۔ جس کا ایک لقمہ خود کھاتا ہے اور دوسرا اپنے کتے کو دیتا ہے، اس طرح اس نے آدھی روٹی خود کھائی اور آدھی کتے کو کھلا دی۔ آپ نے غلام سے پوچھا۔ تم نے کتے کو کیوں روٹی کھلائی۔ اسے دھتکار کیوں نہیں دیا۔ اس نے کہا مجھے اس سے حجاب معلوم ہوا کہ وہ میرے پاس آئے اور میں اسے دھتکار دوں۔ آپ نے اس غلام سے پوچھا یہ باغ کس کا ہے۔ اس نے کہا۔ ابان بن عثمان کا اور میں انہی کا غلام ہوں۔ آپ نے کہا۔ جب تک میں واپس نہ آجاؤں تم کہیں نہ جانا۔ یہ کہہ کر ابان کے پاس گئے اور باغ اور غلام دونوں خرید کر واپس آئے اور غلام سے کہا میں نے باغ اور تمہیں ابان سے خرید لیا ہے۔ اب تم خدا کی راہ میں آزاد ہو اور باغ میں تمہیں ہبہ کرتا ہوں۔ غلام پر اس کا غیر معمولی اثر ہوا اس نے کہا آپ نے جس راہ میں مجھے آزاد کیا ہے میں اسی کی راہ میں یہ باغ دیتا ہوں۔
(تاریخ دمشق لابن عساکر جلد13 ص246)

حضرت امام حسینؓ کی ہمدردی

حضرت امام حسنؓ کے چھوٹے بھائی حضرت امام حسینؓ بھی اپنے والد اور بھائی کی طرح لوگوں کے ہمدرد اور غمخوار تھے۔ کوئی سائل آپ کے در سے خالی نہ جاتا۔ ایک دفعہ ایک سائل صدا کرتے ہوئے آپ کے در دولت پر پہنچا۔ اس وقت آپ نماز میں مشغول تھے، سائل کی صدا سن کر جلدی جلدی نماز ختم کی۔ باہر نکلے، سائل پر فقر و فاقہ کے آثار دیکھے اسی وقت اپنے خادم کو آواز دی اور اس سے پوچھا ہمارے اخراجات میں سے کتنا باقی ہے۔ اس نے کہا آپ نے دو سو درہم اہل بیت میں تقسیم کرنے کے لئے دیئے تھے وہی رہ گئے ہیں۔ فرمایا لے آؤ کہ اہل بیت سے زیادہ مستحق آ گیا ہے۔ چنانچہ اسی وقت وہ درہم اس سائل کے سپرد کر دیئے۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر)

مہمان کی خدمت

حضرت ابوطلحہؓ اور ان کی فیملی کو اکثر مہمان نوازی کی سعادت ملا کرتی تھی اور وہ یہ ایثار اور قربانی دلی خوشی سے کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک مہمان آیا۔ آپؐ نے سب سے پہلے اپنے گھر ازواج مطہرات کے ہاں پیغام بھجوایا کہ مہمان کی مہمان نوازی کا کچھ انتظام کریں۔ مگر حالات کی مجبوری کی وجہ سے کسی گھر میں بھی انتظام نہ ہو سکا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہؓ کو تحریک فرمائی کہ کون اس مہمان کی تواضع کر سکتا ہے۔ حضرت ابوطلحہؓ نے بخوشی حامی بھرلی اور گھر جا کر اپنی اہلیہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان ہے اس کی ضیافت کریں۔ انہوں نے کہا۔ گھر میں کھانا تو فقط بچوں کے لئے ہے۔ لیکن ان

ایثار پیشہ میاں بیوی نے یہ تدبیر کی کہ بچوں کو بھوکا سلا دیا اور کھانا تیار کر کے مہمان کے سامنے پیش کر دیا اور عین کھانے کے وقت گھر کی مالکہ چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھیں اور اسے گل کر دیا تا کہ رسول اللہ ﷺ کا مہمان پیٹ بھر کر کھالے اور اس طرح خود میزبان کھانے میں عملاً شریک نہ ہوئے مگر مہمان کے اعزاز و اکرام کی خاطر یہی کرتے رہے کہ گویا وہ کھانے میں شریک ہیں خالی منہ ہلاتے مچاکے لیتے رہے۔خود رات فاقہ سے گزاری مگر مہمان کی خاطرداری میں فرق نہ آنے دیا۔صبح جب حضرت طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا رات مہمان کے ساتھ جو سلوک تم نے کیا خدا تعالیٰ بھی تمہاری یہ ادائیں دیکھ کر مسکرا رہا تھا اور تمہاری یہ ادائیں اسے بہت پسند آئیں۔ (بخاری کتاب المناقب)

حضرت ابوہریرہؓ کی مہمان نوازی

ایک دفعہ ایک شخص حضرت ابوہریرہؓ کا مہمان ہوا۔آپ نے جس اعلیٰ اور عمدہ طریق سے اس کی مہمان نوازی کی۔اس نے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا۔

میں نے صحابہؓ میں سے کسی کو ان سے زیادہ مستعدانہ طریقہ پر مہمان نوازی کرنے والا اور مہمان کی خبر رکھنے والا نہیں پایا۔

(ابوداؤد کتاب النکاح باب ما یکرہ من ذکر الرجل)

حضرت ام شریک دولتمند خاتون تھیں بہت مہمان نواز تھیں اور قدرت نے فیاضی سے بھی نواز رکھا تھا۔آپ نے اپنے مکان کو گویا مہمان خانہ بنایا ہوا تھا۔رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو بھی مہمان آتے وہ اکثر آپ کے ہی مکان پر ٹھہرتے تھے۔

(نسائی کتاب النکاح باب الخطبۃ فی النکاح)

غیر کی گواہی

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مہمان نوازی، غریب پروری اور صلہ رحمی کی گواہی ایک ایسے سردار کی زبانی سنئے جو مسلمان نہیں تھا۔میری مراد ابن دغنہ سے ہے جو قارہ قبیلہ کا سردار تھا۔اس نے جب حضرت ابوبکرؓ کو مکہ سے ہجرت کرتے دیکھا تو پوچھا! کہاں جارہے ہیں۔آپؓ نے فرمایا تمہاری قوم ہمیں مکہ میں رہنے نہیں دیتی۔آزادانہ خدا کا نام لینے نہیں دیتی۔اس لئے یہاں سے جارہا ہوں۔اس پر اس نے کہا۔

آپ جیسے بااخلاق آدمی کو ہمارے شہر سے کیسے نکالا جاسکتا ہے۔جو صلہ رحمی کرنے والے دوسروں کے بوجھ اٹھانے والے،مہمان نواز اور مصائب میں مدد کرنے والے ہیں۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 4 ص 164)

جانوروں کی خدمت

صحابہ کرام جس طرح انسانوں کو دکھ اور تکلیف میں مبتلا نہ دیکھ سکتے تھے اور ان کے دکھ درد دور کرنے کی کوشش کرتے تھے اسی طرح جانوروں کی اذیت و تکلیف کو بھی وہ گوارا نہ کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔جب ہم منزل پر پہنچتے تو سب سے پہلے اونٹوں کے کجاوے کھولتے تھے اور پھر نماز پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الجہاد باب فی نزول المنازل)

ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ ایک جگہ اپنی بکریاں چرا رہا ہے۔ان کو دوسری جگہ اس سے بہتر نظر آئی تو اس سے کہا وہاں لے جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر راعی سے اس کی رعیت سے متعلق پوچھا جائے گا۔

(اسوہ صحابہؓ حصہ اول ص 202)

ایک دن ایک شخص نے کہا! یارسول اللہ ﷺ مجھے بکری ذبح کرتے ہوئے اس پر رحم آتا ہے۔آپؐ نے فرمایا اگر اس پر رحم کرو گے تو اللہ بھی تم پر رحم کرے گا۔ (اسوہ صحابہؓ حصہ اول ص 203)

تریاق معدہ
ہاضمے کا لذیذ چورن
پیٹ درد۔بدہضمی۔اپھارہ کیلئے۔کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

جینٹس، بوائز، شلوار قمیص، ویسٹ کوٹ
کرتا سوٹ 1 سال تا 38 سائز، لیڈیز کیلئے ٹراوزر، بے شمار ورائٹی
رینبو فیشن ریلوے روڈ ربوہ
6214377

PTCL-V فرنچائز
EVO,Brodband,Vfone
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

عوامی بلڈنگ میٹریل سٹور
ہمارے ہاں گاڈر، ٹی آر، سریا، سیمنٹ اور بلڈنگ میٹریل کی تمام اشیاء موجود ہیں
لنک ساہیوال روڈ دارالبرکات ربوہ
پروپرائیٹر: بشارت احمد
فون: 047-6212983 موبائل 0300-4313469

جذبہ خدمت سے معمور کلام

حضرت مسیح موعود کے عربی اور فارسی اشعار کا ترجمہ

عربی کلام سے ترجمہ

دسترخوانوں کا پس خوردہ میری خوراک تھا اور آج میں کئی گھرانوں کو کھلانے والا بن گیا ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام)

میں تو محبت کی وجہ سے اس کی طرف بھی مائل ہوتا ہوں جو میری طرف مائل نہیں ہوتا اور میں اس کے لئے بھی دعا کرتا ہوں جو مجھ پر بددعا کرتا ہے اور بکواس کرتا ہے۔ (حمامۃ البشریٰ)

مخلوق کی تنگدستی دور کرنے کیلئے ہم علوم کا مال عطا کرتے ہیں اور محتاجوں پر ہمارے احسانات بہت زیادہ ہوگئے ہیں۔ (انجام آتھم)

پس میں اس رب کی طرف سے آیا ہوں جو خلقت پر رحم کرتا ہے اور بادل کو تنگ کرنے والے قحط کے وقت بھیجتا ہے۔ (حجۃ اللہ)

فارسی کلام سے ترجمہ

اور میری قوم غرور و تکبر کی بناء پر مجھ سے دشمنی کرتی ہے۔جب میں رحمت کے جذبہ سے قریب ہوتا ہوں تو وہ مجھ سے کنارہ کش ہو کر دور چلی جاتی ہے۔ (التبلیغ)

میں نے ان پر رحمت اور شفقت کرتے ہوئے انہیں بیدار کیا لیکن وہ ہر جگانے والے کے دشمن ہیں۔ (التبلیغ)

اور وہ اپنی نخوت سے مجھے چھوڑ کر بہت دور چلے گئے۔لیکن میرا دل ان کے خیال سے دور نہیں۔ (التبلیغ)

غزل

خدمت کے مقام پر کھڑا ہوں
چھوٹا ہوں مگر بہت بڑا ہوں
منسوخ نہ ہو سکوں گا ہرگز
قدرت کا اٹوٹ فیصلہ ہوں
بولوں تو ہوں عہد کی علامت
خاموش رہوں تو معجزہ ہوں
وہ میرے وجود کا مخالف
میں اس کے بھلے کی سوچتا ہوں
طوفاں کو بھی ہو چلا ہے احساس
ساحل کے قریب آ گیا ہوں
منزل ہوں تو معتبر ہوں مضطرؔ!
رستہ ہوں تو سیدھا راستہ ہوں

(اشکوں کے چراغ از چوہدری محمد علی مضطر عارفی صاحب صفحہ 149)

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ایئر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
احباب جماعت عالمگیر کو نیا سال مبارک
علی تکہ شاپ
کالج روڈ ربوہ
Mob:03317724039
PH:6212041,6212941

سکول کالج کی کتب، سٹیشنری، کاسمیٹکس، موبائل کارڈ، کنکشن، انٹرنیٹ کارڈ، کالنگ کارڈ، کمپیوٹر پارٹس خریدنے کے لئے تشریف لائیں
آزاد جنرل سٹور اینڈ بک ڈپو
ریل بازار مریدکے۔شیخوپورہ
طالب دعا: شیخ خرم شیراز، شیخ عاصم فراز
فون: 042-7990937

ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ (حضرت مسیح موعود)

حضرت مسیح موعود کی شفقت علیٰ خلق اللہ اور خدمت خلق کے اچھوتے انداز

اپنے مریدوں، رفقاء کار، اولاد، خدام، غریبوں، ضرورتمندوں، اپنوں اور غیروں کے ساتھ ہمدردی کی اعلیٰ مثالیں

فخر الحق شمس نائب ایڈیٹر روزنامہ الفضل

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کا دل اللہ تعالیٰ نے بہت نرم، شفیق، ہمدرد، دوسروں کے کام آنے والا، ہر دم اپنوں اور غیروں کی خیرخواہی سوچنے والا، ہمہ وقت اپنے آپ کو دوسروں کے لئے وقف رکھنے والا، ان کی خوشی میں خوش اور رنج و ملال میں دکھ اور درد محسوس کرنے والا بنایا تھا۔ دوسروں کی تکلیف کا احساس گویا آپ کی فطرت ثانیہ تھی۔ کبھی آپ مہمان نوازی میں کمال کر رہے ہیں، کبھی دکھی اور دردمند دلوں کی ڈھارس بندھا رہے ہیں، اپنوں سے پیار والفت سے پیش آرہے ہیں تو کبھی غیروں سے حسن سلوک میں آخری حدوں کو چھو رہے ہیں۔ خادموں، بچوں، رفقاء کار، اپنی اولاد، حاجتمندوں حتیٰ کہ جانوروں اور پرندوں کے لئے بھی تو شفقت ہی شفقت بھری تھی آپ کے قلب صافی میں۔ آپ کی زندگی میں ایسے بیسیوں واقعات ہیں جن میں مخالفین نے آپ کو دکھ پہنچانے اور جان تک لینے کی کوشش کی۔ مخالفوں نے آپ کے قتل کے منصوبے کئے، قید کرانے کی کوششیں کیں۔ آپ کو ہر طرح اذیتیں پہنچائیں لیکن اللہ اللہ! اس امن و آشتی و صلح کے شہزادے نے ان کے مقابلہ پر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ فرمایا۔ لوگوں نے آپ کو مارنے کے منصوبے کئے تو مقابلے میں آپ نے راتوں کو اٹھ اٹھ کر ان کی دینی زندگی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں، لوگوں نے آپ کو گالیاں دیں لیکن ان کے مقابلے میں آپ نے ان کو دعائیں دیں۔ الغرض آپ کی شفقت تمام خلق اللہ پر محیط ہے۔ آیئے اس کے چند نظارے ملاحظہ کریں۔

بنی نوع انسان میں ہمدردی کا سبق

حضرت مسیح موعود اپنی کتاب تحفہ قیصریہ کے آغاز میں ملکہ معظمہ والیٔ انگلستان و ہند کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

یہ عریضۂ مبارکبادی اس شخص کی طرف سے ہے جو یسوع مسیح کے نام پر طرح طرح کی بدعتوں سے دنیا کو چھڑانے کے لئے آیا ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ امن اور نرمی کے ساتھ دنیا میں سچائی قائم کرے اور لوگوں کو اپنے پیدا کنندہ سے سچی محبت اور بندگی کا طریق سکھائے۔...... اور بنی نوع میں باہمی سچی ہمدردی کرنے کا سبق دیوے اور نفسانی کینوں اور جوشوں کو درمیان سے اٹھائے اور ایک پاک صلح کاری کو خدا کے نیک نیت بندوں میں قائم کرے۔

(تحفہ قیصریہ۔ روحانی خزائن جلد 12 ص 353)

اخلاق عالیہ کی ایک جھلک

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب بیان فرماتے ہیں:۔

حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق حسنہ کا یہ حال تھا کہ قادیان کے جو لوگ ہر وقت آپ کے خلاف دشمنی کرنے میں مصروف رہتے تھے اور کوئی دقیقہ فروگذاشت کو نہ چھوڑتے تھے وہ بھی جب آپ کے آستانہ پر آئے اور دستک دی۔ تو میں نے دیکھا کہ آپ ننگے سر ہی تشریف لے آئے اور دیکھتے ہی نہایت تلطف اور مہربانی سے اس کے سلام کا جواب دے کر پوچھتے آپ اچھے تو ہیں اور اس کے سارے گھر کا حال پوچھ کر پھر آپ فرماتے آپ کیسے آئے۔ پھر وہ اپنی ضرورت کو پیش کرتا تو آپ اس کی ضرورت سے زیادہ لا کر دیتے اور فرماتے اگر اور ضرورت ہو تو اور لے جائیں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے قادیان کا ایک ہندو آیا اور اس نے آپ کو ایک لڑکی کی معرفت بلوایا۔ جب آپ دروازہ میں تشریف لائے تو اس نے سلام کر کے آپ سے ایک دوائی طلب کی۔ آپ نے فرمایا ہاں ہے میں اس کو ایسی ہی ضرورت کے لئے منگوا کر رکھ لیتا ہوں۔ تا ضرورت کے وقت کام آجائے۔ فرمایا آپ شیشی لائے۔ اس نے کہا میں لے آتا ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں شیشی لے آتا ہوں۔ حکیم صاحب سے کہیں جتنی ضرورت ہو لے لیں۔ پھر شیشی دے جائیں۔ یہ تھے آپ کے اخلاق میرے دوستو۔ دوستوں سے تو ہر شخص محبت کیا ہی کرتا ہے۔ مگر دشمنوں سے محبت کرنی یہ اخلاق ہے۔ اخلاق ہی سے انسان خدائے ذوالجلال کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ اگر انسان میں اخلاق ہی نہیں۔ وہ انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں۔ میرے دوستو حضرت اقدس مسیح موعود کے اخلاق ہی تھے۔ جن کو میں سن کر ہی آپ پر فدا ہو گیا تھا اور جب یہاں آکر اپنی آنکھوں سے آپ کے پاک اخلاق دیکھے تو میں آپ ہی کا ہو رہا۔

(الحکم 7 نومبر 1940ء)

بے نظیر شفقت

حضرت مولانا عبدالکریم نے ایک مرتبہ بیان کیا کہ بیت الدعاء کے اوپر میرا حجرہ تھا اور میں اسے بطرز بیت الدعا استعمال کیا کرتا تھا۔ اس میں سے حضرت مسیح موعود کی حالت دعا میں گریہ وزاری کو سنتا تھا۔ آپ کی آواز میں اس قدر درد اور سوزش تھی کہ سننے والے کا پتہ پانی ہوتا تھا اور آپ اس طرح پر آستانہ الٰہی پر گریہ وزاری کرتے تھے۔ جیسے کوئی عورت دردزہ سے بیقرار ہو۔ وہ فرماتے تھے کہ میں نے غور سے سنا تو آپ مخلوق الٰہی کے لئے طاعون کے عذاب سے نجات کے لئے دعا کرتے تھے کہ الٰہی اگر یہ لوگ طاعون کے عذاب سے ہلاک ہو جائیں گے تو پھر تیری عبادت کون کرے گا یہ خلاصہ اور مفہوم حضرت مخدوم الملت کی روایت کا ہے اس سے پایا جاتا ہے کہ باوجودیکہ طاعون کا عذاب حضرت مسیح موعود کی تکذیب اور انکار ہی کے باعث آیا۔ مگر آپ مخلوق کی ہدایت اور ہمدردی کے لئے اس قدر حریص تھے کہ اس عذاب کے اٹھائے جانے کے لئے (باوجودیکہ دشمنوں اور مخالفوں کی ایک جماعت موجود تھی) رات کی سنسان اور تاریک گہرائیوں میں رو رو کر دعائیں کرتے تھے۔ ایسے وقت جبکہ مخلوق اپنے آرام میں سوتی تھی۔ یہ جاگتے تھے اور روتے تھے۔ القصہ آپ کی یہ ہمدردی اور شفقت علیٰ خلق اللہ اپنے رنگ میں بے نظیر تھی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود ص 428)

اپنے احباب کی قدر و منزلت

حضرت سید عبدالستار شاہ صاحب المعروف بزرگ صاحب روایت کرتے ہیں:۔

کرم دین کے مقدمہ سے واپسی پر حضور نے بعض کو حکم دیا کہ تم چھینہ سٹیشن پر اتر کر قادیان پہنچو اور بعض کو یکوں پر آنے کا حکم دیا اور بعض کو گڈوں کے ساتھ آنے کا حکم دیا۔ میں پیدل روانہ ہو گیا نہر کے قریب جب ہم پہنچے تو حضور کا رتھ نظر آیا۔ حضور قضائے حاجت کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب حضور واپس آرہے تھے تو ہم نے سوٹے پر چادر تان کر حضور کے لئے سایہ کر دیا اور حضور سایہ میں چلنے لگے۔ حضور نے مجھے دیکھ کر فرمایا کہ تم پیدل آرہے ہو۔ تم کو یکہ پر سوار ہونا چاہئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور میں پیدل چل سکتا ہوں۔ نہر کے دوسری طرف خلیفہ اول اور بہت سے (رفقاء) یکوں پر انتظار کر رہے تھے۔ حضرت خلیفہ اول کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے تو حضور نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ یکے پر بیٹھو اور فرمایا کہ نہیں تم کو لازماً بیٹھنا پڑے گا۔ چنانچہ میں بیٹھ گیا۔

(الحکم مارچ 1935ء)

میں ساہوکار نہیں ہوں

شیخ تیمور صاحب بیان کرتے ہیں:۔

ایک بار مولوی نورالدین صاحب قادیان میں جب نئے نئے آئے تھے تو آپ کو کچھ روپے کی ضرورت پیش آئی آپ نے حضرت مرزا صاحب سے تین سو روپیہ منگوایا اور پھر چند روز بعد جب آپ کے پاس روپیہ آگیا تو واپس کر دیا۔ مرزا صاحب کو جب پتہ لگا تو آپ نے وہ روپیہ واپس کر دیا۔ لکھا کہ میں ساہوکار نہیں ہوں جو ادھار روپے قرض دوں میں تو یہ سمجھا تھا کہ میرا مال آپ کا مال ہے اور آپ کا مال میرا ہے۔

(بدر 30 نومبر 1911ء)

حد درجہ کی چشم پوشی

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی روایت کرتے ہیں:۔

مجھے پان کھانے کی عادت تھی۔ میں ایک دفعہ سیر کو حضور کے ساتھ گیا۔ آپ نے بھی از راہ نوازش پان طلب کیا۔ پان میں زردہ تھا۔ اس سے حضور کو تکلیف اور دور جا کر قے کی میں سخت شرمندہ ہوا

اور میں نے قلبی تکلیف محسوس کی۔ آپ نے میری تکلیف کو دور کرنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے پان نے تو دوا کا کام دیا۔ طبیعت ہلکی ہوگئی۔

اللہ اللہ یہ اخلاق اور یہ چشم پوشی۔ بجائے عتاب کے میرے غم کو دور کرنے کی فکر میں لگ گئے۔ (الحکم قادیان مارچ 1935ء)

ہماری مثال تو بیری کی سی ہے

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی لکھتے ہیں:۔

پنڈت جے کشن صاحب قادیان میں ایک معمر آدمی ہیں انہوں نے ایک دفعہ مجھے سنایا پنڈت پھمن داس نے حضرت صاحب کے پاس جا کر کہا کہ مرزا جی فلاں فلاں دوست ادھر تو آپ سے بہت فوائد حاصل کرتے ہیں اور ادھر جب بازار میں جاتے ہیں تو آپ کو برا بھلا کہتے ہیں۔ تو مرزا صاحب نے جواباً فرمایا کہ پنڈت صاحب! ہماری مثال تو بیری کی سی ہے کہ لوگ آتے ہیں اسے ڈھیلے بھی مارتے ہیں اور بیر بھی لے جاتے ہیں۔ (الحکم قادیان 21 مئی 1934ء)

نہایت عاجزی اور انکساری کی مثال

قادیان کے کنہیا لعل صراف کا یہ بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت مرزا صاحب کو بٹالہ جانا تھا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ یکہ کرا دیا جائے۔ حضور جب نہر پر پہنچے تو آپ کو یاد آیا کہ کوئی چیز گھر میں رہ گئی ہے۔ یکے والے کو وہاں چھوڑا اور خود پیدل واپس تشریف لائے۔ یکے والے کو پل پر اور سواریاں مل گئیں اور وہ بٹالہ روانہ ہوگیا اور مرزا صاحب غالباً پیدل ہی بٹالہ گئے تو میں نے یکے والے کو بلا کر پیٹا اور کہا کہ کم بخت! اگر مرزا نظام دین ہوتے تو خواہ تجھے تین دن وہاں بیٹھنا پڑتا تو بیٹھتا لیکن چونکہ یہ نیک اور درویش طبع آدمی ہے اس لئے تو ان کو چھوڑ کر چلا گیا۔ جب مرزا صاحب کو اس کا علم ہوا تو آپ نے مجھے بلا کر فرمایا۔ وہ میری خاطر کیسے بیٹھا رہتا اسے مزدوری مل گئی اور چلا گیا۔ (حیات طیبہ ص 16)

مامور ربانی کی شان خادمانہ

جناب مرزا خدا بخش صاحب کو ضلع جھنگ میں سب سے پہلے سلسلہ احمدیہ سے وابستگی کا شرف نصیب ہوا۔ آپ نے 24 مارچ 1889ء کو بیعت کی۔ آپ کی روایت ہے کہ

"ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ پسرم عطاء الرحمان جو چند ماہ کا بچہ تھا پیٹ کے درد سے بیمار ہوگیا اور سخت روتا تھا اور چونکہ حضور نے پاس کے ملحق مکان میں ہم خدام کو جگہ دے رکھی تھی اس لئے اس کے رونے کی آواز کو بذات خود آنجناب نے سن پایا اسی وقت اس خادم کو آواز دی کہ بچہ کیوں روتا ہے میں نے عرض کی یا حضرت اس کے پیٹ میں درد معلوم ہوتا ہے فرمایا کہ ٹھہرو ہم دوائی لا دیتے ہیں میں بہت دیر تک انتظار کرتا رہا۔ حضرت تشریف نہ لائے آخر میں تھک کر لیٹ رہا اور یہی خیال کیا کہ شاید کثرت کار کی وجہ سے بھول گئے ہوں گے دو اڑھائی گھنٹہ کے بعد حضرت اقدس نے پھر آواز دی عاجز فوراً دوڑتا ہوا حاضر ہوا تو اول نہایت افسوس کا اظہار کیا اور پھر فرمایا کہ میں اس وقت سے صندوقوں میں دوائیں تلاش کرتا رہا ایک دوائی نہیں ملتی تھی آخر نا امیدی کے بعد ایک صندوق سے مل گئی اور اب کل اجزاء ملا کر لایا ہوں میں سن کر بہت متعجب بھی ہوا اور شرمندہ بھی ہوا کیونکہ میں کبھی بھی اس قسم کی تکلیف گوارا نہیں کر سکتا تھا خواہ کتنا ہی کوئی عزیز درد سے چلّا رہا ہو اور تعجب یہ کہ موسم سخت گرمی کا تھا اور صندوق کل مکان کے اندر سب کے سب مقفل تھے۔ ایسی سخت گرمی میں مکان کے اندر دو اڑھائی گھنٹہ تک رہنا اور لیمپ کی گرمی کا علاوہ ہونا اور پھر ہر صندق کے قفل کو کھولنا اور ایک ایک شیشی تلاش کر کے نسخہ تیار کرنا ہر ایک انسان کا کام نہیں۔

یہ صرف اس ہمدرد قوم کا خاصہ ہے کہ ماں باپ سے بھی زیادہ بلا کسی طمع دنیاوی کے شفقت اور مہربانی کرتے ہیں کیا کسی انسان میں ایسی ہمدردی پائی جاتی ہے۔

(عسل مصفی ص 785 مؤلفہ مرزا خدا بخش صاحب طبع اول اپریل 1901ء مطبع اسلامیہ لاہور)

بہ نفس نفیس خدمت

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان کرتے ہیں:۔

آپ اکرام ضیف کی نہ صرف تاکید فرمایا کرتے بلکہ عملاً اس کا سبق دیا کرتے۔ بارہا ایسا ہوا کہ جب کوئی مہمان آیا۔ تو آپ بہ نفس نفیس اس کے لئے موسم کے لحاظ سے چائے یا لسی وغیرہ خود اٹھا کر بے تکلفی سے آتے اور اصرار کر کے پلایا۔ ایسا بھی ہوتا کہ کوئی دوست قادیان سے ایام اقامت پورے کر کے رخصت ہوتا تو آپ اس کے لئے راستہ کے لئے ناشتہ وغیرہ لے کر آجاتے۔ یا موسم کے لحاظ سے دودھ وغیرہ لے کر آتے۔ (الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

بے تکلفی کا ماحول

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان فرماتے ہیں:۔

گورداسپور مقدمات کے سلسلہ میں آپ ٹھہرے ہوئے تھے۔ بابا ہدایت اللہ صاحب جو پنجابی کے بڑے مشہور شاعر تھے۔ انہوں نے اجازت چاہی۔ آپ نے ان کو فرمایا آپ جا کر کیا کریں گے۔ اگر کوئی تکلیف ہو تو بتا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جائے۔ پھر اس کے بعد عام طور پر آپ نے جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کسی کی ضرورت کا علم نہ ہو۔ اس لئے ہر شخص کو چاہئے کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو وہ بلاتکلف کہہ دے اور اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے اور بابا ہدایت اللہ صاحب کو مولوی سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کر دیا کہ آپ ان کی ضروریات اور آرام کا لحاظ رکھیں۔ (الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

کاتب سے خاص سلوک

حضرت بھائی عبدالرحیم صاحب روایت کرتے ہیں:۔

اس جلسہ پر منشی غلام محمد صاحب کاتب میرے پاس آئے اور انہوں نے چاول مانگے۔ حضرت اقدس منشی غلام محمد صاحب کی بڑی ناز برداری فرمایا کرتے تھے وہ میرے دوست اور محسن تھے۔ میں نے ان کو سمجھایا اور انکار کر دیا۔ مگر وہ خوشنویس ہونے کی وجہ سے حضرت صاحب کے منظور نظر تھے۔ وہ میرے انکار کے باوجود مجھے مجبور کرنے لگے تب میں نے ان کو کہا کہ حضرت اقدس سے اجازت لے لو۔ انہوں نے یہ بات بصد مشکل مانی اور رقعہ لکھا۔ جب حضور کو وہ رقعہ ملا تو حضور نے کھڑکی کھول کر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

"ان کو چاول پکوا دو"۔ تب میں نے پکوا دیئے۔

(الحکم قادیان 21 فروری 1935ء)

قدیمی خادم کی گواہی

حضرت مسیح موعود کے قدیمی خادم حضرت حامد علی صاحب حضرت اقدس کے اخلاق کی گواہی دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

مجھے کبھی مرزا صاحب نے کسی کام کے نہ کرنے پر نہیں جھڑکا اور حالانکہ میں کام میں بہت سست بھی تھا اور اکثر دیر بھی کر دیتا تھا پھر باوجود اس کے جب کبھی باہر جاتے تھے تو مجھے بھی ساتھ لے جاتے حالانکہ بیوی صاحب شکایت بھی کرتیں کہ یہ سست ہے مگر آپ فرماتے ہم تو حامد علی کو ہی لے جائیں گے آپ چاہیں تو کسی اور نوکر کو ساتھ لے لیں۔ بعینہ انس بن مالک کا واقعہ ہے اور یہ شخص جس قدر مرزا صاحب کا قدیم واقف اور ہر وقت پاس رہنے والا اور ان کی ہر بات سے آگاہ ہے شاید اور کوئی نہ ہوگا۔ مگر بڑا مداح اور آپ کی سچائی کا مقر اور آپ کو بے نظیر یقین کرتا ہے اور آپ کے الہامات پر پورا ایمان اور مشاہدہ رکھتا ہے اور اب اس کو دنیا میں کوئی اور انسان پسند ہی نہیں آتا۔ (بدر 30 نومبر 1911ء)

سائل کو رد نہ فرماتے

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب روایت کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ ایک اپاہج حضور کے پاس آیا وہ ٹانگوں سے چل نہیں سکتا تھا۔ اس نے عرض کی کہ میری ٹانگیں نہیں ہیں مجھے سواری کی گھوڑی دے دو۔ میں تب جاؤں گا۔ اس وقت مالی کمزوری تھی۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کہیں سے روپیہ بھیج دے گا تو گھوڑی لے دوں گا۔ تم ٹھہرے رہو۔ چنانچہ وہ ایک مدت تک ٹھہرا رہا۔ پھر اسے گھوڑی لے دی اور وہ چلا گیا اس کا نام کوڈا تھا۔

حضرت یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں:۔

سائلین کے متعلق حضرت اقدس کا طرز عمل ہمیشہ یہ تھا کہ آپ کسی سائل کو رد نہ فرماتے تھے اور بسا اوقات سائل جس چیز کا سوال کرتا وہی اس کو دے دیتے تھے۔

ستھیالی ضلع گورداسپور کا ایک زمیندار فقیر آیا کرتا تھا اور وہ ایک روپیہ کا سوال کیا کرتا تھا اس کو ہمیشہ ایک روپیہ عطا فرمایا کرتے تھے۔

(الحکم قادیان 7/اگست 1934ء)

غریبوں اور ضرورتمندوں پر شفقت

ایک دفعہ جبکہ آپ کی عمر پچیس تیس برس کے قریب تھی۔ آپ کے والد بزرگوار کا اپنے موروثیوں سے درخت کاٹنے پر ایک تنازعہ ہوگیا۔ آپ کے والد بزرگوار کا نظریہ یہ تھا کہ زمین کے مالک ہونے کی حیثیت سے درخت بھی ہماری ملکیت ہیں۔ اس لئے انہوں نے موروثیوں پر دعویٰ دائر کر دیا اور حضور کو مقدمہ کی پیروی کے لئے گورداسپور بھیجا۔ آپ کے ہمراہ دو گواہ بھی تھے۔ آپ جب نہر سے گزر کر ایک گاؤں پھٹا نوالہ پہنچے تو راستہ میں ذرا ستانے کے لئے بیٹھ گئے اور ساتھیوں کو مخاطب کر کے فرمایا "والد صاحب یونہی فکر کرتے ہیں۔ درخت کھیتی کی طرح ہوتے ہیں یہ غریب لوگ ہیں اگر کاٹ لیا کریں تو کیا حرج ہے بہر حال میں تو عدالت میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ مطلقاً یہ ہمارے ہی ہیں ہاں ہمارا حصہ ہو سکتے ہیں"۔ موروثیوں کو بھی آپ پر بے حد اعتماد تھا۔ چنانچہ جب مجسٹریٹ نے موروثیوں سے اصل معاملہ پوچھا تو انہوں نے بلا تامل جواب دیا کہ خود مرزا صاحب سے دریافت کرلیں۔ چنانچہ مجسٹریٹ کے پوچھنے پر آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک تو درخت کھیتی کی طرح ہیں۔ جس طرح کھیتی میں ہمارا حصہ ہے ویسے ہی درختوں میں بھی ہے۔ چنانچہ آپ کے اس بیان پر مجسٹریٹ نے موروثیوں کے

حق میں فیصلہ دے دیا۔ واپسی پر جب آپ کے والد صاحب کو اس واقعہ کا علم ہوا تو وہ ناراض ہوئے۔ (حیات طیبہ ص 15)

مجذوب فقیر سے حسن سلوک

حضرت منشی ظفر احمد کپورتھلوی نے بات سنائی کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود کپورتھلہ آئے تو یہاں ایک مجذوب فقیر پھرا کرتے تھے۔ اللہ الصمد اللہ الصمد ان کی صدا تھی۔ وہ کچھ بتاشے لے کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور کو سلام کرتے ہوئے آپ کے آگے جھک گئے تو حضرت نے ان کی پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور وہ خوش ہو کر چلے گئے اور جو لوگ حضرت کی مخالفت کرتے تھے ان کو کہنے لگے کہ یہ شخص تو فوج پلٹن رسالے اور سامان حرب لے کر آیا ہے تم ایسے بیوقوف ہو کہ چارپائیوں کی لکڑیاں لے کر بے ترتیبی کے ساتھ اس کے مقابلہ میں شوروغل مچاتے ہو۔

(بدر 24 جولائی 1913ء)

اخلاص اور محبت

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی بیان فرماتے ہیں:۔

ایک دن مغرب کے بعد حضور تشریف فرما تھے اور لوگ پروانہ وار آگے بڑھ رہے تھے۔ ان میں دیہاتی زمیندار لوگ بھی تھے۔ جو اپنے لباس کی عمدگی اور صفائی کا زیادہ خیال نہیں رکھ سکتے۔ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ لوگو پیچھے ہٹ جاؤ۔ حضرت صاحب کو تکلیف ہوتی ہے۔ حضور کو اس کا یہ کہنا تو ناگوار ہوا۔ مگر آپ جانتے تھے کہ اس نے اپنے اخلاص کے لحاظ سے ایسا کہا اور حضور کی شان اور مقام کے لحاظ سے ان لوگوں کو دیکھتے تھے جو آگے بڑھ رہے تھے۔ آپ نے فرمایا:۔

کس کو کہا جاوے کہ پیچھے ہٹو۔ جو آتا ہے اخلاص اور محبت کو لے کر آتا ہے۔ سینکڑوں کوس کا سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں۔ صرف اس لئے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ نے سفارش کی ہے۔ ولا تصعر لخلق اللّٰہ ...... یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے۔ جن کے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور جن کو چنداں علم بھی نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کا فضل بھی ان کی دستگیری کرتا ہے کیونکہ امیر لوگ تو مجلسوں میں آپ ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک ان سے با اخلاق پیش آتا ہے"۔ (الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

خلق اللہ عیالی

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی روایت کرتے ہیں۔

بنی نوع انسان کی ہمدردی کا اس قدر جوش آپ میں تھا کہ اس کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا۔ آپ نے ایک مرتبہ اپنی یادداشت میں لکھا تھا کہ خلق اللہ عیالی۔ اس کی مخلوق میرا کنبہ۔ فرمایا کرتے تھے کہ میری تو یہ حالت ہے کہ اگر کسی کو درد ہوتا ہو اور میں نماز میں مصروف ہوں۔ میرے کان میں اس کی آواز پہنچ جاوے۔ تو میں یہ چاہتا ہوں کہ نماز توڑ کر اس کو فائدہ پہنچاؤں اور جہاں تک ممکن ہو اس سے ہمدردی کروں اپنے تو درکنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں سے بھی ایسے اخلاق کا نمونہ دکھاؤ اور ان سے ہمدردی کرو۔ لاابالی مزاج ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ ایک مرتبہ کا واقعہ آپ نے خود بیان فرمایا کہ آپ سیر کو نکلے۔ عبدالکریم پٹواری آپ کے ساتھ تھا۔ وہ ذرا آگے تھا اور میں پیچھے تھا راستہ میں ایک بڑھیا 75,70 برس کی ملی۔ اس نے اس کو کہا کہ میرا خط پڑھ دو۔ اس نے جھڑکیاں دے کر ہٹا دیا۔ دل پر چوٹ لگی۔ اس نے وہ خط مجھے دیا۔ میں ٹھہر گیا۔ اسے پڑھ کر اچھی طرح سمجھایا۔ اس پر وہ بہت شرمندہ ہوا۔

(الحکم قادیان 7 مارچ 1940ء)

اپنوں اور غیروں سے ہمدردانہ سلوک

مکرم ومحترم قمرالدین صاحب مولوی فاضل قادیان لکھتے ہیں:۔

ایک مجلس میں والد مکرم میاں خیرالدین صاحب نے بیان کیا کہ جب مرزا نظام الدین صاحب کا بڑا لڑکا مسمی دل محمد فوت ہوا تو ہم تینوں بھائی تعزیت کے لئے ان کے پاس گئے۔ تو ان کی حالت سخت صدمہ رسیدہ تھی۔ دل محمد کا ذکر کرتے جاتے تھے اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اس اثنا میں حضرت مسیح موعود کا ذکر کرنے لگے کہ دل محمد کی بیماری کے دوران میں مجھ سے بے حد ہمدردی سے پیش آتے ہیں۔ ڈاکٹر اور طبی امداد بروقت بھیجتے رہے ہیں۔ اس ہمدردانہ سلوک سے متاثر ہو کر کہا کہ یہ دونوں جہاں کا بادشاہ ہے۔

میرزا نظام الدین حضرت صاحب کے اشد ترین مخالفین میں سے تھے۔ ان کا یہ قول بتاتا ہے کہ حضرت صاحب اپنے مخالفین سے بھی اعلیٰ درجہ کے اخلاق سے پیش آتے تھے جس کی وجہ سے مجبور ہو کر مخالفین کو آپ کی تعریف کرنی پڑی۔

(اخبار الحکم قادیان 7/اپریل 1937ء)

جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میاں (یعنی خلیفۃ المسیح الثانی) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت صاحب نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان سے کہنے والے کے اخلاق پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 176)

اخلاق کی اعلیٰ شان

حضرت مسیح موعود کے اخلاق اور برتاؤ کا جو حضور، حافظ حامد علی صاحب سے کرتے تھے۔ ان پر ایسا اثر تھا کہ وہ بارہا ذکر کرتے ہوئے کہا کرتے میں نے تو ایسا انسان کبھی دیکھا ہی نہیں بلکہ زندگی بھر حضرت کے بعد کوئی انسان اخلاق کی اس شان کا نظر نہیں آتا تھا۔ حافظ صاحب کہتے تھے کہ مجھے ساری عمر میں کبھی حضرت مسیح موعود نے نہ جھڑکا اور نہ سختی سے خطاب کیا بلکہ میں بڑا ہی سست تھا اور اکثر آپ کے ارشادات کی تعمیل میں دیر بھی کر دیا کرتا تھا۔ بایں سفر میں مجھے ہمیشہ ساتھ رکھتے۔ (سیرت حضرت مسیح موعود ص 349)

اپنا کھانا بھی دے دیا

حضرت مولوی رحیم بخش صاحب روایت کرتے ہیں۔

آپ غرباء اور مساکین پر ایسے مہربان تھے کہ یہ عاجز بیان نہیں کرسکتا۔ ایک مرتبہ ایک لنگڑا فقیر آیا وہ نمازی تھا۔ اس کے واسطے خود کھانا لائے۔ پانی لائے۔ اچھی طرح کھانا کھلا کر فرمایا کے شاہ (یہ اس فقیر کا نام تھا) آپ نے وضو کرنا ہے میں آپ کے لئے پانی گرم کر کے لادوں اور تہجد کے واسطے بھی گرم پانی لادوں گا۔ اس وقت بھی آپ کے پاس کچھ نہ کچھ مہمان رہتے تھے اور اس طرح پر گویا ابتدائی حالت میں لنگر جاری تھا۔

حضرت یعقوب علی عرفانی فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی اور غربا پروری کا انداز بالکل انوکھا اور بے نظیر ہے ہر شخص جو فطرت سلیم لے کر آپ کے حالات زندگی پر غور کرے گا تو اسے یہ دیکھ کر ایک بصیرت افروز ایمان حاصل ہوگا کہ باوجودیکہ یہ شخص ایک ممتاز اور نسلاً بعد نسلٍ واجب الاحترام خاندان کا ممبر ہے۔ لیکن غربا پروری، مسکین نوازی اور مہمان نوازی میں اپنی نظیر آپ ہے۔ آپ کی زندگی میں ایک دو نہیں بیشمار واقعات ایسے ہیں کہ آپ نے اپنا کھانا بھی حاجتمندوں کو دے دیا ہے اور آپ صرف اس خوشی اور مسرت میں شکم سیر رہے کہ خدا کی مخلوق کے ساتھ نیکی کی ہے اور عملاً آپ نے دکھا دیا کہ فی الحقیقت انسان طعام سے نہیں بلکہ کلام سے زندہ رہتا ہے۔

(الحکم قادیان 7/اگست 1934ء)

خدا کی ستاری کا شیوہ

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت مسیح موعود کے بارے میں فرماتے ہیں:

اب ذرا غریبوں اور سائلوں پر شفقت کا حال بھی سن لیجئے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے گھر میں کسی غریب عورت نے کچھ چاول چرا لئے۔ لوگوں نے اسے دیکھ لیا اور شور پڑ گیا۔ حضرت مسیح موعود اس وقت اپنے کمرے میں کام کر رہے تھے شور سن کر باہر تشریف لائے تو یہ نظارہ دیکھا کہ ایک غریب خستہ حال عورت کھڑی ہے اور اس کے ہاتھ میں تھوڑے سے چاولوں کی گٹھڑی ہے۔ حضرت مسیح موعود کو واقعہ کا علم ہوا اور اس غریب عورت کا حلیہ دیکھا تو آپ کا دل پسیج گیا۔ فرمایا یہ بھوکی اور کنگال معلوم ہوتی ہے اسے کچھ چاول دے کر رخصت کردو اور خدا کی ستاری کا شیوہ اختیار کرو۔ (سیرت طیبہ ص 71)

دوسروں کی ہمدردی ثواب کا کام ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے اور جھوٹ اور شرک اور ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول۔

(اربعین نمبر 1 روحانی خزائن جلد 17 ص 344)

حضرت مسیح موعود کی ہمدردی عامہ کا سب سے بڑا اور عام مظاہرہ یہ تھا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ہر شخص کے لئے جو آپ کو لکھتا دعا کرتے اور ان دعاؤں کے متعلق آپ کا جو معمول تھا وہ حیرت انگیز تھا۔ چنانچہ حضور نے ایک مجلس میں بعض لوگوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

"جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کرلوں کہ شاید موقع نہ ملے یا یاد نہ رہے"۔

حضور نے بارہا فرمایا کہ

"جو منگے سو مر رہے"۔

یعنی حالت دعا کو پیدا کرنے کے لئے موت کو اپنے اوپر وارد کرنا ہوتا ہے پس جو دوسروں کے لئے ہمدردی اور دعاؤں کا اس قدر جذبہ رکھتا ہے اس کی ہمدردی کا نقشہ دکھانا قطعاً ناممکن ہے۔

حضرت مسیح موعود کی ہمدردی تمام خلق اللہ سے تھی لکھتے ہیں کہ

یعنی میرا مکان بیوت الذکر ہیں صالحین میرے بھائی ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر میرا مال و دولت ہے اس کی مخلوق میرا کنبہ ہے۔

دوسروں کی ہمدردی اور خیرخواہی کے لئے حضرت مسیح موعود اپنے وقت کا بہت سا حصہ اردگرد کے دیہات کی گنوار عورتوں اور بچوں کے علاج

میں دے دیا کرتے تھے اور دوسرے کام چھوڑ کر بھی اس طرف توجہ کرتے۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از یعقوب علی تراب)

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی فرماتے ہیں۔

''فراغت کے بعد میں نے عرض کیا حضرت یہ تو بڑا زحمت کا کام ہے اور اس طرح بہت سا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے''۔

اللہ! اللہ! کس نشاط اور طمانیت سے مجھے جواب دیتے ہیں کہ

''یہ بھی تو ویسا ہی دینی کام ہے یہ مسکین لوگ ہیں یہاں کوئی ہسپتال نہیں میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی انگریزی اور یونانی دوائیں منگوا رکھا کرتا ہوں جو وقت پر کام آ جاتی ہیں''۔

اور فرمایا:

''یہ بڑا ثواب کا کام ہے مومن کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہئے''۔

(سیرت حضرت مسیح موعود مصنفہ مولانا عبدالکریم صاحب ص35)

محصول دے کر گالیوں کا حصول

حضرت سید عزیز الرحمٰن بریلوی بیان کرتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے خاندان کے ایک شخص نے جو مخالف تھا۔ ہمارے کچھ گڈے پر کوئی چیز لدی ہوئی تھی چھین لئے اور گالیاں بھی دیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب (نانا جان) کو اس پر بڑا غصہ آیا۔ وہ چاہتے تھے کہ اس مخالف کو سزا دیں لوگوں نے کہا کہ اگر حضرت صاحب اجازت دے دیں تو ہم ابھی معاملہ درست کر لیں گے۔

حضرت میر صاحب غصے کی حالت میں حضرت اقدس کے حضور گئے اور سارا واقعہ بتلایا اور عرض کی کہ ہم ان سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔

حضرت اقدس اس وقت ایک خط ملاحظہ فرما رہے تھے جو بیرنگ آیا تھا۔ وہ گالیوں سے بھرا ہوا تھا وہ خط حضور نے میر صاحب کو دکھایا اور فرمایا کہ لوگ ہم کو لفافے بھر بھر کے گالیاں دیتے ہیں (چونکہ وہ لفافے بیرنگ ہوتے تھے) اور ہم محصول ادا کر کے گالیاں مول لیتے ہیں۔ آپ سے بغیر پیسے کے بھی گالیاں نہیں لی جاتیں۔

اس طرح سے حضرت میر صاحب کا بھی غصہ جاتا رہا اور وہ حضور کے بلند اخلاق کو دیکھ کر حیران ہو گئے۔ (الحکم قادیان 14 دسمبر 1934ء)

دس شرائط بیعت

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے بیعت کرنے والوں کے لئے جو دس شرائط مقرر فرمائیں ان میں چوتھی شرط ان الفاظ میں تھی کہ:

عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ ہاتھ سے نہ زبان سے نہ کسی اور طرح سے۔ (اشتہار تکمیل تبلیغ 13 جنوری 1889ء)

اسی طرح ان شرائط میں نویں شرط یہ ہے۔

''تمام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چلے گا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا''۔

ہمارا اصول، ہمارا حق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

ہمارا یہ اصول ہے کہ کل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کے لئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے...... میں حلفاً کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی قوم سے دشمنی نہیں۔ ہاں جہاں تک ممکن ہے ان کے عقائد کی اصلاح چاہتا ہوں اور اگر کوئی گالیاں دے تو ہمارا شکوہ خدا کی جناب میں ہے نہ کسی اور عدالت میں اور با ایں ہمہ نوع انسان کی ہمدردی ہمارا حق ہے۔

(سراج منیر۔ روحانی خزائن جلد 12 ص 28)

الرحمٰن پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک ربوہ۔ موبائل: 0301-7961600
0321-7961600
پروپرائیٹر: رانا حبیب الرحمٰن فون دفتر: 6214209
Skype id:alreheman209
alrehman209@yahoo.com
alrehman209@hotmail.com

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

موٹر سائیکل - کار پارٹس
طاہر سپیئر پارٹس
گوجرانوالہ روڈ۔ بنگلہ میانوالی ضلع سیالکوٹ
طالب دعا: مرزا محمد نواز طاہر فون شوروم: 052-6280081

دکھیوں کا امدادی آیا

چارہ گروں کے غم کا چارہ، دکھیوں کا امدادی آیا
راہنما بے راہروں کا، راہبروں کا ہادی آیا
عارف کو عرفان سکھانے، متقیوں کو راہ دکھانے
جس کے گیت زبور نے گائے، وہ سردار منادی آیا
وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی ردا دی، آیا
صدیوں کے مُردوں کا مُحی، صل علیہ کیف یحیی
موت کے چنگل سے انسان کو دِلوانے آزادی آیا
جس کی دعا ہر زخم کا مرہم
صلی اللہ علیہ وسلم

وہ احسان کا افسوں پُھونکا، موہ لیا دِل اپنے عدو کا
کب دیکھا تھا پہلے کسی نے، حسن کا پیکر اس خوبو کا
نخوت کو ایثار میں بدلا، ہر نفرت کو پیار میں بدلا
عاشق جان نثار میں بدلا، پیاسا تھا جو خار لُہو کا
اس کا ظہور، ظہور خدا کا، دکھلایا یوں نور خدا کا
بتکدہ ہائے لات و منات پہ طاری کر دیا عالم ہُو کا
توڑ دیا ظلمات کا گھیرا، دُور کیا ایک ایک اندھیرا
جاء الحق و زھق الباطل. ان الباطل کان زھوقا
گاڑ دیا توحید کا پرچم
صلی اللہ علیہ وسلم

(کلام طاہر)

رفقاءِ حضرت مسیح موعود کی خدمت خلق کے پُر اثر واقعات

اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے مال دیا اسی کثرت سے رفقاء احمد نے اس کی راہ میں خرچ کیا

ابن احمد

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

ایک یتیم بچہ آیا اور اس نے شاید رضائی بنوانے کے لئے پندرہ بیس روپے کا مطالبہ کیا جو آپ نے فوراً پورا کر دیا۔

ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہاں ایک نوجوان لڑکا جو زمیندار معلوم ہوتا تھا اور بہت غریب تھا بیٹھا تھا۔ اتنے میں ہمارے بعض احمدی بھائی جن میں ایک ذیلدار اور کچھ معزز زمیندار تھے آئے اور تھوڑی دیر بعد اس غریب لڑکے کے متعلق سفارش کے طور پر عرض کیا کہ یہ واقعی غریب ہے۔ حضور خاموش رہے۔ جب ان افراد نے دوبارہ یہی بات کہی تو آپ نے حضرت حکیم صوفی غلام محمد صاحب امرتسری کو ارشاد فرمایا کہ وہ بتلائیں کہ ہم نے اس نوجوان کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ صوفی صاحب نے بتایا کہ آپ نے اس کے لئے پہلے فلاں اٹھارہ بیس روپے کی دوائی لاہور سے منگوائی جو موافق نہ آئی۔ پھر آپ نے فلاں دوائی منگوائی جس پر اتنے روپے خرچ ہوئے۔ پھر اس کے لئے پرہیزی کھانے کا انتظام کیا ہوا ہے اور اسے علیحدہ مکان دیا ہوا ہے اور اس پر بہت سا خرچ اب تک کیا ہے۔ حضور نے ان زمیندار بھائیوں سے کہا کہ اگر ہمیں الٰہی خوف یا فرمایا الٰہی محبت نہ ہوتی تو کس طرح ہم اتنا خرچ اس پر کرتے۔ یہ بیچارہ تو بالکل نادار ہے۔

(رفقاء احمد مصنفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے جلد سوم ص102)

حضرت میر ناصر نواب صاحب

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

مخلوق کی ہمدردی اور بھلائی کے لئے ان کے دل میں درد تھا اور ہمیشہ انہوں نے اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوشش کی اور ان کاموں میں انہیں بہت لذت تھی جو دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی کے ہوں۔ چنانچہ دارالضعفاء ان کی ایک ایسی یادگار ہے جو دنیا کے آخر تک ان کے نام کو زندہ رکھے گی۔ یہاں بہت سے کاموں میں ایک ہے جو آپ نے رفاہ عام کے لئے تیار کئے۔ قادیان میں ابتداءً مکانات کی بڑی قلت تھی اور سلسلہ کے غربا کے لئے تو اور بھی مشکل تھی جو کرایہ دینے کی مقدرت نہ رکھتے تھے۔ اس ضرورت کا احساس کر کے انہوں نے جماعت کے غریب مہاجرین کے لئے کوٹھے بنانے کے لئے ایک تحریک شروع کی۔ حضرت نواب صاحب قبلہ نے اس کے لئے زمین دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کی بنا رکھی اور وہ محلہ دارالضعفاء (ناصر آباد) کے نام سے مشہور ہوا۔

(حیات ناصر از شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ص23)

محترم عرفانی صاحب لکھتے ہیں:

عام پبلک کے فائدہ کے لئے انہوں نے ایک ہسپتال کے لئے چندہ شروع کیا اور چوہڑوں تک سے اس میں چندہ لیا۔ یہ ان کی بے نفسی اور اخلاص کی ایک مثال ہے ان میں تفاخر اور تکلف اگر ہوتا تو وہ کم از کم ایسے موقع پر ان لوگوں سے چندہ نہ لیتے مگر وہ جو کچھ کر رہے تھے خدا کی مخلوق کے لئے اور اس میں کوئی امتیاز ان کے نزدیک نہ تھا وہ سب کو ایک آنکھ سے دیکھتے تھے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق سے ربوبیت عامہ کے فیضان کو پا کر تفریق نہ کر سکتے تھے۔

(حیات ناصر۔ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ص24)

مزید لکھتے ہیں:

حضرت نانا جان میں یہ جذبہ خصوصیت سے قابل احترام تھا کہ آپ ہر اس کام میں جو کسی حیثیت سے رفاہ عام کا کام ہو بہت دلچسپی لیتے تھے اور جب تک اس کام کو کر نہ لیتے تھے ست نہ ہوتے تھے۔ ان میں ایک عزم مقبلانہ تھا۔

(حیات ناصر۔ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ص25)

آپ کے صاحبزادے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب آپ کی وفات پر آپ کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ایک صفت آپ کی سخاوت اور غریبوں کی خبر گیری تھی۔ ہمیشہ نقدی اور کپڑوں سے غربا کی امداد کرتے رہنا آپ کی عادت میں داخل تھا۔

(حیات ناصر۔ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ص82)

عرفانی صاحب حضرت نانا جان کی وفات پر لکھتے ہیں:

دنیا میں وہ نیکی اور مخلوق کی بھلائی کے لئے اتنے کارنامے چھوڑ گئے ہیں کہ وہ ہمیشہ زندہ سمجھے جائیں گے۔ حضرت میر ناصر نواب جیسی شخصیت کا انسان اگر یورپ میں ہوتا تو آج شہر کے سب سے بڑے چوک میں ان کا مجسمہ رفاہ عام کے کاموں کے لحاظ سے ہمدرد خلائق کے نام سے بنایا گیا ہوتا اور کئی سوسائٹیاں اور کلب ان کے نام پر جاری ہوتے مگر ہم مجسموں اور بتوں کے قائل نہیں۔

(حیات ناصر۔ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ص83)

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں:۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب بھی یتیموں کی خبر گیری کی طرف بہت توجہ دیتے تھے اور دارالیتامیٰ میں اتنے یتیم تھے، دارالشیوخ کہلاتا تھا تو ان کے بارہ میں روایت آتی ہے کہ ایک دفعہ بخار میں آرام فرما رہے تھے اور شدید بخار تھا۔ نقاہت تھی، کمزوری تھی۔ کارکن نے آ کر کہا کہ کھانے کے لئے جنس کی کمی ہے اور کہیں سے انتظام نہیں ہو رہا۔ لڑکوں نے صبح سے ناشتہ بھی نہیں کیا ہوا۔ آپ نے فرمایا فوراً تانگہ لے کر آؤ اور تانگے میں بیٹھ کر مخیّر حضرات کے گھروں میں گئے اور جنس اکٹھی کی اور پھر ان بچوں کے کھانے کا انتظام ہوا۔ تو یہ جذبے تھے ہمارے بزرگوں کے کہ بخار کی حالت میں بھی اپنے آرام کو قربان کیا اور یتیم بچوں کی خاطر گھر سے نکل کھڑے ہوئے اور یہ ایسا کیوں نہ ہوتا۔ آپ کو تو اپنے آقا ﷺ کی یہ خوشخبری نظروں کے سامنے تھی کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا اس طرح جنت میں ساتھ ساتھ ہوں گے جس طرح یہ دو انگلیاں ہوتی ہیں۔ شہادت کی اور درمیانی انگلی آپ نے اکٹھی کی۔ تو یہ نمونے تھے ہمارے بزرگوں کے۔

(خطبات مسرور جلد اول ص402)

حضرت مولوی عبداللہ صاحب بوتالوی

آپ کے صاحبزادے حافظ قدرت اللہ صاحب مجاہد ہالینڈ بیان کرتے ہیں:

میں جب آپ کی زندگی پر غور کرتا ہوں تو ایسے افراد کی تعداد مجھے کافی نظر آتی تھی جن پر آپ نے بڑے احسانات کئے ان کو آپ نے گھر رکھ کر اور تمام اخراجات خود برداشت کر کے کتابت وغیرہ کا کام سکھایا یا محکمہ میں انہیں چھوٹی موٹی ملازمت دلوائی صرف یہی نہیں بلکہ ایسی متعدد مثالیں ہیں کہ بعضوں کے رشتے شادیاں خود کرائیں اور ان کی تمام تر ذمہ داریوں کو اپنے اوپر لیا اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ ان تمام نیکیوں کو جتانا آپ کی طبیعت میں نہ تھا بلکہ جب ایسے لوگ آسودہ حال ہو گئے تب بھی ان سے کوئی ایسی غرض وابستہ نہ رکھی محض خدا کے لئے یہ کام کئے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے تعلق دار اور احسان مند آپ کو آج تک نہایت تشکرانہ جذبات کے ساتھ یاد کرتے ہیں۔

(رفقاء احمد جلد ہفتم ص181,180)

حضرت بابو فقیر علی صاحب

آپ کے صاحبزادہ ایم بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ امرتسر کی تعیناتی کے عرصہ میں خصوصاً احمدی مسافروں کی خدمت کا آپ کو خوب موقعہ ملا۔ بابو صاحب لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں گارڈ ریلوے انسپکٹر اور بڑے سٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹر انگریز ہوتے تھے پڈعیدن سے خان پور تک کا ریلوے عملہ سوائے دو مسلمانوں کے سارا ہندو تھا۔ البتہ چونکہ مال گاڑیوں کے گارڈ یا انجنوں کے سٹاف معمولی تعلیم یافتہ ہوتے ہیں ان میں سے کچھ مسلمان بھی تھے اس زمانہ میں میٹرک پاس ہونے کی وجہ سے میں تعلیم یافتہ شمار ہوتا تھا اور یہ ریلوے عملہ مجھ سے درخواستیں لکھواتا تھا۔

ریلوے عملہ کے ہر ملازم کے لئے حصول ثواب کے بیشمار مواقع میسر آتے ہیں۔ آپ تحریر کرتے ہیں کہ دوران سفر میں جھٹ پٹ سے ایک سٹیشن قبل ایک مسلمان ہیڈ ماسٹر کی اہلیہ کو زچگی شروع ہو گئی۔ ہندو اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر نے اسے بتایا کہ اگلے سٹیشن پر ایک مسلمان اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ڈیوٹی پر ہے۔ آپ وہاں پہنچیں۔ چنانچہ گاڑی آئی تو میں نے اس خاتون کو پلنگ پر اٹھوا کر اپنے گھر بھجوا دیا اور ساتھ ہی اپنے افسر سٹیشن ماسٹر اور اس کی اہلیہ کو بھی بلوا لیا اور ایک بلوچ لیوی سوار کو ایک تیز رفتار گھوڑے پر بھجوا دیا تا پچیس میل کے فاصلہ سے دایہ کو لے آئے۔ میری اہلیہ نے اس خاتون کو اچھی طرح سنبھال لیا۔ خدمت کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے چار لڑکیوں کے بعد بیٹا عطا کیا۔ دایہ بُعد مسافت کی وجہ سے بعد میں پہنچ سکی۔ اس خوشخبری کی وجہ سے ہیڈ ماسٹر صاحب کے کئی اقارب ہمارے ہاں آئے اور یہ خاندان دس روز تک میرے ہاں مقیم رہا۔

(رفقاء احمد جلد سوم ص55,54)

حضرت مرزا رسول بیگ صاحب

غربا و مساکین اور خصوصاً بیوگان کے لئے آپ کے دل میں بے حد درد تھا اور ان کی خبر گیری بہت ہمدردی اور توجہ سے کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ سائل کو خالی واپس نہیں کرنا چاہئے۔ اگر پاس کچھ نہ ہو تو لطیفہ یا دلجوئی کی بات سنا کر ہی اسے خوش کر دینا چاہئے۔ خاندان کی مملوکہ اراضی کے گاؤں کی متعدد بیوہ مستورات نے آپ کی وفات پر بے حد صدمہ محسوس کرتے ہوئے اظہار کیا کہ پہلے تو ہم مفلوک الحال محسوس نہیں کرتی تھیں لیکن درحقیقت اب ہم مفلوک الحال ہوئی ہیں۔ (رفقاء احمد جلد اول ص 85)

حضرت ملک مولا بخش صاحب

ملک صاحب کو ہومیو پیتھک طریقہ علاج کا بہت شوق تھا اس کے متعلق ہمیشہ کتابیں منگواتے رہتے اور مطالعہ کرتے تھے اور خود علاج بھی کر لیتے تھے۔

ملک سعید احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ آپ گورداسپور کی ملازمت میں الیکٹرو ہومیو پیتھک ادویہ سے بہت متاثر ہوئے۔ چنانچہ آپ یہ ادویہ لوگوں کو مفت دیتے تھے اور اگر کوئی ان کے عوض کچھ دیتا بھی تو نہ لیتے بلکہ صاف کہہ دیتے کہ میرا ان پر خرچ نہ ہونے کے برابر ہے اور ان کا اثر میرے خرچ سے کئی گنا خوشکن ہے۔ اس لئے میرے لئے یہ امر باعث مسرت ہے کہ غربا صحت یاب ہو کر میرے لئے دعا کریں۔ بعد میں آپ نے یونانی، ویدک اور ایلوپیتھی کی چند دواؤں سے متاثر ہو کر بعض نسخے بنوا لئے تھے اور چونکہ تقسیم ملک کے بعد آمدنی کا وہ پہلا سلسلہ نہ تھا اس لئے آخری چند ماہ میں آپ کسی کسی خاص دوائی کی قیمت لاگت لے لیتے تھے۔

(رفقاء احمد جلد اول ص 174)

حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب

اللہ تعالیٰ نے آپ کو امارت و تمول بخشنے کے ساتھ ہی حد درجہ فیاض دل عطا کیا تھا۔ آپ اپنے (دینی) نمونہ سے امیر و غریب کے امتیاز کو مٹاتے تھے۔ غربا، یتامیٰ اور بیوگان کی اپنے گھر میں عزیزوں کی طرح پرورش کرتے اور انہیں کبھی خادم خیال نہ کرتے۔ صدقہ و خیرات بلاتمیز مذہب و ملت کرتے۔ کسی کے سوال کو رد کرنا جانتے ہی نہ تھے۔ آپ نے جذامیوں (کوڑھیوں) کے ایک پورے خاندان کی ان سب کی وفات تک پرورش کی۔ آپ کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی تھی کہ غربا ترقی کریں اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ آپ نے کئی خاندانوں کو اپنی طرف سے روپیہ دے دیا تا کہ مال بنائیں اور منڈی میں بھیجیں اور آہستہ آہستہ رقم ادا کرتے اور ترقی کرتے جائیں۔ چنانچہ اس طرح آپ نے کئی سو خاندانوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔ جن میں سے کئی ایک کا کام آپ کے برابر ہے۔ اگر آپ کے کارخانہ کے منتظم کسی وجہ سے کسی شخص کو کام سے الگ کر دیتے اور وہ آپ کے پاس شکایت لاتا اور آپ اس معاملہ میں دخل نہ دینا چاہتے تو اس کی بے روزگاری دور کرنے کے لئے کوئی اور راہ سوچتے یا اس کے لئے روزگار مہیا ہونے کے لئے دعا کرتے۔ ایک دفعہ آپ نے یادگیر کے تمام جولاہوں کو جمع کر کے نصیحت کی کہ آئندہ تمہارا یہ کام نہ چل سکے گا۔ اس لئے ابھی سے یہ کام ترک کر کے کوئی اور کام شروع کر دو۔ چنانچہ خدا کا کرنا کیا ہوا کہ اس کے بعد ان کا کام بند ہو گیا۔ جنہوں نے آپ کی نصیحت پر عمل کر کے کوئی اور کام شروع کر دیا تھا بہت فائدہ میں رہے اور دوسروں کو تکلیف اٹھانا پڑی۔ آپ نے سینکڑوں لوگوں کی اپنے خرچ پر شادیاں کرائیں۔

سینکڑوں مقروضوں نے آپ کو روپیہ واپس نہیں کیا۔ کبھی کسی سے قرض کی واپسی کا مطالبہ نہ کرتے۔ بلکہ ذکر تک نہ کرتے اور جب آپ کو توجہ دلائی جاتی تو فرماتے کہ اگر ان غربا کے پاس روپیہ ہوتا تو خود ہی لا کر دے دیتے۔ مطالبہ کی ضرورت نہیں۔ ان کی قرض کی دستاویزات جلا دی جائیں۔ ایسے کاموں پر آپ نے دو لاکھ کے قریب روپیہ خرچ کیا۔ آپ ہمیشہ ٹانگہ وغیرہ والوں کو حق سے زیادہ رقم دیتے۔ اگر اس کا بچہ ساتھ ہوتا تو اسے بھی کچھ رقم دے دیتے۔ جنہوں نے کاروبار کے سلسلہ میں آپ کو روپیہ ادا کرنا ہوتا اگر انہیں مہلت درکار ہوتی تو مہلت دے دیتے۔

ایک پٹواری سے آپ نے باغیچہ خرید کر رجسٹری کرا لیا۔ کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہو گیا۔ اس کی بیوہ اور بچوں اور بھائی کے کہنے پر آپ نے باغیچہ مفت میں واپس کر دیا۔ چونکہ آپ نرم طبع تھے اس لئے جو کوئی سوال کرتا امداد حاصل کر لیتا۔ ایک تحصیلدار ایک روز کہنے لگا سیٹھ صاحب لوگ آپ کو دھوکہ دے کر روپیہ لے جاتے ہیں۔ ہنس کر فرمانے لگے کہ شکر ہے میں کسی کو دھوکہ نہیں دیتا۔

اسی شخص نے شدید ضرورت بتا کر ایک ہزار روپیہ آپ سے قرض لیا جو سترہ سال گزرنے پر اب تک ادا نہیں کیا۔ آپ اپنے کاریگروں کو قرض دے دیتے تھے۔ جو طریق قرض دینے کا تھا وہ اس واقعہ سے ظاہر ہے کہ ایک دفعہ ایک کاریگر کے گھر گئے۔ مکان تنگ پایا۔ اسے کہا کہ مجھ سے قرض لے کر مکان کو وسیع کر لو۔ کہنے لگا کہ قرض کی ادائیگی مشکل امر ہے۔ فرمایا کہ ایسے وقت ہمیشہ نہیں آتے تم قرض تو لے لو ادائیگی کا قصہ بعد میں دیکھا جائے گا۔

آپ سینکڑوں روپے ماہوار خفیہ خیرات کرتے تھے اور ماہ رمضان المبارک میں خصوصاً زیادہ خیرات کرتے تھے۔ اس خفیہ خیرات کا کسی کو بھی علم نہ ہوتا تھا۔ آپ کی وفات کے بعد ان لوگوں کے وظائف رکے اور انہوں نے مطالبہ کیا تب اس بات کا علم ہوا کہ شولا پور تک کے مسلم و غیر مسلم آپ سے وظائف پاتے تھے۔ چنانچہ سیٹھ عبدالحی صاحب نے بھی یہ وظائف جاری کر دیئے۔

مکرم سیٹھ محمد اعظم صاحب بیان کرتے ہیں کہ سیٹھ صاحب ہمیشہ پوشیدہ طور پر امداد دیتے تھے۔ آپ کا طریق یہ تھا کہ مثلاً کوئی محتاج آیا اس نے کہا کہ میری لڑکی کی شادی ہونے والی ہے۔ روپیہ نہیں تو آپ کوئی جواب نہ دیتے اور جب وہ واپس جانے لگتا تو کہتے کہ کل صبح کو سیر کو جاؤں گا میرے ساتھ چلنا۔ رات کو نوکر کے ذریعہ کچھ روپیہ منگوا کر جیب میں رکھ لیا کرتے اور معمول کے طور پر جب صبح اپنے باغ تک جاتے جو ایک میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے تو اس شخص کو ساتھ لیتے اور بالکل علیحدگی میں اسے رقم دے دیتے۔ لوگوں کی امداد کرنے کے لئے اس حد تک طبیعت میں فیاضی تھی کہ کبھی کسی کو خالی واپس نہ کرتے۔ فیاضی کا اس امر سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ میرے ملازم کو جو موٹر صاف کیا کرتا تھا اور جس کی تنخواہ صرف پچیس روپیہ ماہوار تھی یعنی تین صد روپیہ سالانہ۔ اس کو میرے ہاں ملازم ہونے سے پہلے سیٹھ صاحب نے دو ہزار روپیہ قرضہ دیا تھا جو اس کی قریباً چار سال کی تنخواہ کے برابر تھا۔ بھلا ایسے شخص سے وصولی کی توقع کیونکر ہو سکتی تھی۔ جب کاروبار میں نقصان ہوا تو بہت زیادہ زیر بار ہو جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہوئی کہ سائل بدستور آتے۔ آپ کہتے کہ اب تو میرے پاس روپیہ نہیں تو وہ اپنی ضروریات بیان کر کے کہتے کہ آپ فلاں شخص کے نام چٹھی لکھ دیں ہم اس سے رقم حاصل کر لیں گے۔ چنانچہ آپ بعض متمول آدمیوں کے نام لکھ دیتے کہ آپ کے حساب میں انہیں قرض دے دیں۔ سو کاروباری حالت میں ضعف آنے کے ساتھ ساتھ ایسا قرض بھی بڑھتا گیا۔ لیکن آپ کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ گھبراہٹ نام تک کو نہ ہوتی۔ چنانچہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے سو برس کی لمبی عمر عطا کی اور اس وقت تک وفات نہ دی جب تک کہ قرضوں کی ایک ایک پائی سے سبکدوش نہ ہو گئے۔ آپ کی حد درجہ کی فیاضی کی وجہ سے مشہور تھا کہ لوگوں کو پیسے دے کر احمدی بناتے ہیں۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے لوگ یہ طریق اختیار کرتے تھے کہ آپ کے پاس آئے دو ایک روز آپ کے ہمراہ نمازیں پڑھیں۔ پھر اپنی حاجت پیش کر دی اور پانچ سو چار سو روپیہ لے لیا۔ بعض لوگ آپ سے کہتے بھی کہ یہ دکھاوے کے لئے نمازیں پڑھنے آئے ہیں۔ لیکن آپ کہتے کہ ہمیں کیا علم کہ ان کی کیا نیت ہے۔

آپ کو جس رفاہ عام کے کام کا موقع ملا اس سے دریغ نہیں کیا۔ آپ کے کارخانے مہمان خانہ کا کام بھی دیتے تھے۔ آپ نے (بیت) احمدیہ یادگیر کے قریب احمدیہ مہمان خانہ بھی تعمیر کیا۔ آپ کا دستر خوان بہت وسیع ہوتا تھا۔ تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہی جاتی تھی۔ یادگیر میں آپ نے عرصہ تک ایک احمدیہ دواخانہ انگریزی اور ایک احمدیہ دواخانہ یونانی قائم کر رکھے تھے۔ گھروں پر بیماروں کو دیکھنا اور دوا اور علاج سب کچھ بلا لحاظ مذہب و ملت مفت ہوتا تھا۔ بسا اوقات سرکاری ہسپتال والے بھی احمدیہ دواخانہ انگریزی سے جن ادویہ کی ضرورت پڑتی مفت منگوا لیتے تھے۔ ڈاکٹروں، اطباء، عملہ اور ادویہ وغیرہ کے جملہ اخراجات سیٹھ صاحب برداشت کرتے تھے۔ مولوی عبدالقادر صاحب فرائضی احمدی سے بہت سی کتب، طب، عربی صرف و نحو دینیات اور عقائد پر تصنیف کرا کے سیٹھ صاحب نے اپنے خرچ پر شائع کیں۔ ایک دفعہ قحط کی وجہ سے عوام کو بہت تکلیف تھی۔ آپ نے پانی کی قلت کے دور کرنے کے لئے اپنے باغ کا انجن اکھڑوا کر بستی کے باہر تالاب کے پاس لگوا دیا اور تین ماہ تک اپنے خرچ پر اسے چلایا۔ بلکہ چلانے والے کے اخراجات بھی خود ادا کئے۔ اس طرح عوام کی پانی کی تکلیف دور ہوئی اور انہیں بروقت پانی میسر آتا رہا۔ کئی جگہ آپ نے باؤلیاں بنوائیں۔ سرکاری مدرسہ یادگیر کو ایک بیش بہا زمین عطیہ دی جو اب کھیل کے میدان کے طور پر استعمال ہوتی ہے۔

(رفقاء احمد جلد اول ص 226,224)

ملک صلاح الدین صاحب ایم اے حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے جس کثرت سے رزق دیا اسی کثرت سے آپ نے اسے بے دریغ اس کی راہ میں خرچ کیا۔ آپ نے بہت سے بچے تعلیم کی خاطر قادیان میں حضرت مسیح موعود کے عہد مبارک سے خلافت ثانیہ تک بھجوائے۔ جس پر آپ نے نصف لاکھ کے قریب روپیہ خرچ کیا۔ چنانچہ اس امر کا ذکر کہ آپ ہزارہا روپیہ ذاتی طور پر خرچ کر کے نادار طلباء اور عزیز و اقارب کے بچوں کو قادیان میں تعلیم دلاتے ہیں اور یادگیر کی صدہا احمدی افراد کی جماعت کے ساتھ دامے درمے سخنے کام آتے ہیں مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے مرحوم کی وصیت کی تصدیق میں تحریر کیا ہے۔ عبدالکریم صاحب کو جن کے متعلق سگ دیوانہ والا نشان ظاہر ہوا آپ ہی نے حضرت اقدس کے زمانہ میں تعلیم کے لئے اپنے خرچ پر قادیان بھجوایا تھا۔ وہ آپ کی نسبتی بہن کے بیٹے تھے۔ اسی طرح آپ نے یادگیر میں ایک مدرسہ

احمدیہ قائم کیا تھا جس کے جملہ اخراجات قریباً بارہ ہزار روپے سالانہ آپ برداشت کرتے تھے۔اس مدرسہ میں غریب طالب علم بکثرت داخل تھے۔ فیس کسی طالب علم سے نہیں لی جاتی تھی۔ بلکہ ان کے جملہ اخراجات تعلیم اور ناداروں کے لباس کے اخراجات بھی آپ کے ذمہ تھے۔ اس طرح یہ غریب لوگ جو کسی صورت میں بھی اپنی غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کو تعلیم نہیں دلا سکتے تھے۔تعلیم پاتے تھے۔ وہاں سرکاری نصاب کے علاوہ دینی تعلیم قرآن مجید، حدیث شریف، فقہ اور کتب سلسلہ احمدیہ بھی نصاب میں شامل تھیں۔بچوں کے اخلاق کی کڑی نگرانی ہوتی تھی اور دینی ماحول میں ان کی پرورش ہوتی تھی۔اس مدرسہ کی نفری ایک وقت سات صد طالب علموں اور آٹھ اساتذہ تک پہنچ گئی تھی لیکن پھر مالی خسارہ کے باعث پندرہ سال کے بعد بند کرنا پڑا تھا۔اب آپ کے ورثاء اسے از سر نو جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔سیٹھ محمد اعظم صاحب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مکرم مفتی محمد صادق صاحب سے سنا ہے کہ مسٹر الماطیفی (ریٹائرڈ ریونیو کمشنر پنجاب) نے جو کسی زمانہ میں ریاست حیدرآباد کے ناظم تعلیمات تھے۔ مفتی صاحب سے کہا کہ میں بسلسلہ دورہ یادگیر گیا ہوا تھا۔ وہاں میں نے ایک جگہ بچوں کا جم غفیر دیکھا۔حیرانی سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ سیٹھ شیخ حسن صاحب کا قائم کردہ مدرسہ ہے۔میں نے اس کا معائنہ کیا جس سے معلوم ہوا کہ اس میں سرکاری طور پر قائم کردہ مدرسہ سے زیادہ طالب علم تعلیم پاتے تھے اور ان کا معیار تعلیم بھی سرکاری مدرسہ کے طالب علموں سے اعلیٰ تھا۔طلباء سے فیس نہیں لی جاتی تھی بلکہ کتب وغیرہ ضروریات بھی سیٹھ صاحب کی طرف سے پوری کی جاتی تھیں۔ جس جذبہ کے ماتحت سیٹھ صاحب نے مدرسہ قائم کیا تھا اور مفت تعلیم کا انتظام کیا تھا۔اس کی مسٹر الماطیفی بڑی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اس مدرسہ کے معائنہ کے بعد سے میرے دل میں جماعت احمدیہ کی تنظیم کی بڑی قدر و منزلت ہے۔

سیٹھ صاحب نے بچیوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ احمدیہ اناث بھی جاری کیا تھا۔اس میں ابتداء میں آپ کی صاحبزادی محترمہ زہرہ بی صاحبہ تعلیم دیتی رہیں۔ پھر اور استانیاں بھی رکھ لی گئی تھیں۔ایک وقت طالبات کی تعداد ستر تک پہنچ گئی تھی۔مدرسہ کے دیگر جملہ اخراجات اور تمام طالبات کے تعلیمی اخراجات کے علاوہ ان میں سے پچاس نادار بچیوں کے جملہ اخراجات آپ کے ذمہ تھے دنیوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی تھی اور بچیوں کی نمازوں اور اخلاق کی سخت نگرانی کی جاتی تھی۔یہ مدرسہ جو بعد میں سرکاری طور پر منظور ہو گیا تھا۔دس سال تک جاری رہا۔

سیٹھ صاحب نے یادگیر میں ایک احمدیہ لائبریری بھی قائم کی تھی۔ جس میں مختلف علوم حدیث، فقہ سیرۃ و سوانح، تاریخ، سلسلہ احمدیہ، مناظرہ، مذاہب مختلفہ وغیرہ کی چار ہزار کتابیں رکھی گئی تھیں اور سلسلہ کے اخبارات کے علاوہ جاذبیت پیدا کرنے کے لئے دہلی، حیدرآباد وغیرہ کے اور اخبارات بھی منگوائے جاتے تھے۔ممبران میں سے جو چاہتے ان کے مکانوں پر بھی کتب پہنچانے کا انتظام تھا۔تعلقہ یادگیر میں یہ نرالی قسم کی لائبریری ہے۔سیٹھ صاحب اس پر تین ہزار روپیہ سالانہ صرف کرتے تھے اور اب بھی آپ کے ورثاء اس کے اخراجات کے ذمہ دار ہیں۔ دس گھنٹے روزانہ کھلتی ہے اور دن بدن ترقی پر ہے۔ سالانہ سات ہزار اشخاص اس سے مستفید ہوتے ہیں۔ غیر مسلموں کو وہاں مذہبی تحقیقات کا بھی موقع ملتا ہے۔اس لائبریری کے قیام میں مکرم سیٹھ عبداللہ دین صاحب نے بھی کافی مدد دی تھی۔

(رفقاء احمد جلد اول ص231,229)

حضرت حسین بی بی صاحبہ
اہلیہ حضرت چوہدری نصراللہ خان

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب اپنی والدہ کے متعلق تحریر کرتے ہیں؛

ان کا اکثر یہ معمول تھا کہ یتامیٰ اور مساکین کے لئے اپنے ہاتھ سے پارچات تیار کرتی رہتی تھیں اور بغیر حاجتمند کے سوال کے انتظار کئے ان کی حاجت روائی اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے مطابق کرتی رہتی تھیں۔

ایک روز ڈسکہ میں کچھ پارچات تیار کر رہی تھیں کہ میاں جماں نے دریافت کیا یہ پارچات کس کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔والدہ صاحبہ نے فرمایا فلاں شخص کے بچوں کے لئے۔میاں جماں نے ہنس کر کہا۔آپ کا بھی عجب طریق ہے۔وہ تو احراری ہے اور ہمارا مخالف ہے اور یہ لوگ ہر روز ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی نئی شرارت کھڑی کر دیتے ہیں اور آپ اس کے بچوں کے لئے کپڑے تیار کر رہے ہیں۔والدہ صاحبہ نے فرمایا وہ شرارت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت کرتا ہے۔ جب تک وہ ہمارے ساتھ ہے۔مخالف کی شرارتیں ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ لیکن یہ شخص مفلس ہے۔اس کے پاس اپنے بچوں اور پوتوں کے بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑے مہیا کرنے کا سامان نہیں۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ اس کے بچے اور پوتے ننگے پھریں؟ اور تم نے جو میری بات کو ناپسند کیا ہے۔اس کی سزا یہ ہے کہ یہ کپڑے جب تیار ہو جائیں تو تم ہی انہیں لے کر جانا اور اس شخص کے گھر پہنچا کر آنا۔ لیکن لے جانا رات کے وقت تا کہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ میں نے بھیجے ہیں۔

(میری والدہ از سر چوہدری ظفراللہ خان صاحب ص60)

حضرت چوہدری صاحب اپنی والدہ کے متعلق لکھتے ہیں:

ہمارے گاؤں کے ایک ساہوکار نے ایک غریب کسان کے مویشی ایک ڈگری کے سلسلہ میں قرق کرالئے۔ یہ کسان بھی احراریوں میں شامل تھا۔قرق شدہ مویشیوں میں ایک بچھڑی بھی تھی۔ قرقی کے وقت کسان کے کمسن لڑکے نے بچھڑی کی رسی پکڑ لی کہ یہ بچھڑی میرے باپ نے مجھے دی ہوئی ہے۔ میں یہ نہیں لے جانے دوں گا۔ ڈگری دار نے یہ بچھڑی بھی قرق کرالی۔اس سے چند روز قبل اسی کسان کی ایک بھینس کنویں میں گر کر مر گئی تھی۔ یہ بھی مفلس آدمی تھا اور یہ مویشی ہی ان کی پونجی تھے۔

والدہ صاحبہ ان دنوں ڈسکہ ہی میں مقیم تھیں۔ جب انہیں اس واقعہ کی خبر پہنچی تو بیتاب ہو گئیں۔ بار بار کہتیں۔آج اس بیچارے کے گھر میں ماتم کی صورت ہو گی۔اس کا ذریعہ معاش جاتا رہا۔اس کے بیوی بچے کس امید پر جیئیں گے۔ جب اس کے لڑکے کے ہاتھ سے قارق نے بچھڑی کی رسی لے لی ہو گی تو اس کے دل پر کیا گزری ہو گی پھر دعا میں لگ گئیں کہ یا اللہ تو مجھے توفیق عطا کر کہ میں اس مسکین کی اور اس کے بیوی بچوں کی اس مصیبت میں مدد کر سکوں۔

میاں جماں کو بلایا (یہ تین پشت سے ہماری اراضیات کے منتظم چلے آتے ہیں) اور کہا کہ آج یہ واقعہ ہو گیا ہے۔تم ابھی ساہوکار کو بلا کر لاؤ۔میں اس کے ساتھ اس شخص کے قرضہ کا تصفیہ کروں گی اور ادائیگی کا انتظام کروں گی۔ تا شام سے پہلے پہلے اس کے مویشی اسے واپس مل جائیں اور اس کے بیوی بچوں کے دلوں کی ڈھارس بندھے۔ میاں جماں نے کہا میں تو ایسا نہ کروں گا۔ یہ شخص ہمارا مخالف ہے۔ ہمارے دشمنوں کے ساتھ شامل ہے۔والدہ صاحبہ نے خفگی سے کہا:

’’تم مل جولاہ کے بیٹے ہو اور میں چوہدری سکندر خاں کی بہو اور چوہدری نصراللہ خاں کی بیوی اور ظفراللہ خاں کی ماں ہوں اور میں تمہیں خدا کے نام پر ایک بار کہتی ہوں اور تم کہتے ہو میں نہیں کروں گا، تمہاری کیا حیثیت ہے کہ تم انکار کرو۔ جاؤ جو میں حکم دیتی ہوں فوراً کرو اور یاد رکھو ساہوکار کو کچھ سکھانا پڑھانا نہیں کہ تصفیہ میں کوئی دقت ہو‘‘۔

جب مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا تو فرمایا ظہر کا وقت ہو چکا تھا۔میں نے نماز میں پھر بہت دعا کی کہ یا اللہ میں ایک عاجز عورت ہوں۔تو ہی اس موقع پر میری مدد فرما اور میں نے یہ بھی دعا کی میرے بیٹے عبداللہ خاں اور اسداللہ خاں قصور اور لاہور سے جلد پہنچ جائیں (خاکسار ان دنوں انگلستان میں تھا) نماز سے ابھی فارغ ہوئی تھی کہ عبداللہ خاں اور اسداللہ خاں موٹر میں پہنچ گئے۔ مجھے دیکھتے ہی انہوں نے دریافت کیا۔آپ اس قدر افسردہ کیوں ہیں؟ میں نے تمام ماجرا ان سے کہہ دیا اور کہا تم دونوں اس معاملہ میں میری مدد کرو۔انہوں نے کہا جیسے آپ کا ارشاد ہو۔

چنانچہ ساہوکار آیا اور والدہ صاحبہ نے اس کے ساتھ مقروض کے حساب کا تصفیہ کیا۔ساہوکار نے بہت کچھ حیل و حجت کی۔ لیکن والدہ صاحبہ نے اصل رقم پر ہی فیصلہ کیا اور پھر ساہوکار سے کہا کہ یہ رقم میں خود ادا کروں گی۔تم فوراً اس کے مویشی واپس لا کر اس کے حوالہ کرو۔ پھر تصفیہ شدہ رقم یوں فراہم کی کہ جس قدر اپنے پاس روپیہ موجود تھا۔وہ دیا اور باقی اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ پیش کریں۔ جب مویشی کسان کو واپس مل گئے۔تو اس کے بیٹے سے کہا جاؤ اب جا کر اپنی بچھڑی پکڑ لو۔اب کوئی تم سے نہیں لے سکتا۔ پھر اپنے بیٹوں کو دعائیں دیں کہ تم نے میرا غم دور کیا۔اب میں چین کی نیند سو سکوں گی‘‘۔

(میری والدہ از سر چوہدری محمد ظفراللہ خاں ص60)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2011
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی و سکنی زمین خرید و فروخت کی با اعتماد ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ
فون دفتر: 6212764 گھر: 6211379
موبائل: 0300-7715840,0333-9795338

نیا سال ہم سب کو مبارک ہو ہمارے واسطے یہ سال رحمت ہو بشارت ہو

الرفیع بینکوئیٹ ہال

فل ایئر کنڈیشنڈ • فیکٹری ایریا حلقہ سلام ربوہ • تمام سہولیات کے ساتھ

ربوہ کا پہلا شادی ہال جس میں مردوں اور خواتین کیلئے علیحدہ ہال

رشید برادرز گولبازار ربوہ

Hall: 047-6216041 | Shop: 047-6211584

Aleem uddin 0300-7713128

Rasheed uddin 0300-4966814

سچی بوٹی کمپاؤنڈ ٹیبلیٹس

جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ حفظِ ماتقدم استعمال کرنے سے مہلک خون کی بیماریوں سے جو آجکل بڑی تیزی کے ساتھ ناقص غذا کی وجہ سے مسلسل بڑھ رہی ہیں، محفوظ رہا جاسکتا ہے۔

چھوٹے بڑے حسب ہدایت روزانہ استعمال کریں۔

ہیڈ آفس کراچی: 0331-2334647

الیکٹرونکس کی اشیاء خریدنے کا با اعتماد ادارہ

آپ ایک بار شوروم پر تشریف لائیں

نیو ربوہ الیکٹرونکس

ریلوے روڈ ربوہ

047-6211661, 6215934

Mob: 0301-2966766

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

جیولری۔ انڈین پولکی۔ برائیڈل سیٹ، کاسمیٹکس، ہوزری، پرفیوم

ڈسکاؤنٹ مارٹ

ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

0343-9166699, 0333-9853345

FINE & THE BEST FB

CENTRE FOR CHRONIC DISEASES

ہمارے ہاں تمام زنانہ، بچگانہ، مردانہ بیماریوں کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے

ٹیومرز، دل گردے، مثانے، سانس، مرگی، بچوں کی قبض، دمہ، چڑچڑاپن، ایام کی خرابیاں اور دیگر امراض کیلئے اعتماد کے ساتھ تشریف لائیں۔

کلینک کے اوقات

صبح 10 تا $1\frac{1}{2}$ بجے دوپہر

عصر تا مغرب

پتہ: طارق مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

047-6005688

0300-7705078

نوٹ: یہاں صرف نسخہ تجویز کیا جاتا ہے

سفری سہولیات

ربوہ سے سیالکوٹ ہائی ایس سروس (نان اے سی)

براستہ: حافظ آباد، گوجرانوالہ، ڈسکہ

پہلا ٹائم روانگی بس سٹاپ ربوہ سے صبح 7:00 بجے

دوسرا ٹائم روانگی بس سٹاپ ربوہ سے دوپہر 2:00 بجے

واپسی سیالکوٹ لاری اڈا سے صبح 7:10 بجے

واپسی لاری اڈا سے دوپہر 2:00 بجے

ربوہ سے گجرات ہائی ایس سروس (نان اے سی)

براستہ، حافظ آباد، گوجرانوالہ، وزیر آباد

روانگی بس سٹاپ ربوہ سے صبح 5:45 بجے

واپسی لاری اڈا سے 1:30 بجے

ربوہ سے گجرات ہائی ایس سروس (نان اے سی)

براستہ: سرگودہا، سالم، بھلوال، پاہڑیانوالی، ہیڈ فقیریاں، پھالیہ

روانگی بس سٹاپ ربوہ سے دوپہر 12:00 بجے

واپسی گجرات لاری اڈا سے صبح 6:00 بجے

ربوہ سے راولپنڈی اسلام آباد

براستہ سیال موڑ (موٹروے) روانگی ربوہ سے پہلا ٹائم صبح 1:30 بجے

دوسرا ٹائم 1:15 بجے دوپہر تیسرا ٹائم سہ پہر 4:00 بجے

واپسی راولپنڈی سے پاکیزہ ٹریولز پیرودائی

پہلا ٹائم صبح 7:30 بجے دوسرا ٹائم سہ پہر 3:45 بجے

نوٹ: ان تمام گاڑیوں کی ایڈوانس بکنگ ہوتی ہے سپیشل بکنگ کیلئے کار، APV وین، ہائی ایس، با اعتماد (احمدی) عملہ کے ساتھ 24 گھنٹے دستیاب ہیں۔

ہماری ویب سائیٹ www.rabwahliners.com وزٹ کیجئے

(یہ شیڈول پاکستان کے معیاری وقت کے مطابق ہے)

ربوہ سے ملتان اے سی کوچ VCD ٹائم

براستہ: جھنگ، شورکوٹ، کوٹھی اڈا، کوٹ اسلام، پل بھاگر، چوپرہٹہ، کبیروالا، خانیوال

روانگی بس سٹاپ سے صبح 8:30 واپسی لاری اڈا ملتان سٹینڈ نمبر 17 سے 3:00 بجے

ربوہ سے صادق آباد کراچی اے سی VCD ٹائم

براستہ: فیصل آباد، بہاولپور، رحیم یار خان، صادق آباد، سکھر حیدر آباد

روانگی بس سٹاپ ربوہ سے پہلا ٹائم شام 6:15 بجے دوسرا ٹائم شام 7:30 بجے

ربوہ سے لاہور APV وین 7 سیٹر (نان سٹاپ) A/C

روانگی پہلا ٹائم صبح 5;30 بجے دوسرا ٹائم صبح 7:30 بجے

تیسرا ٹائم صبح 8:30 بجے

اس کے بعد تقریباً ہر دو گھنٹے بعد سروس جاری ہے شام 4 بجے تک

ربوہ سے فورٹ عباس (اے سی کوچ)

براستہ: ساہیوال، بہاولنگر، ہارون آباد، فقیر والی، کچھی والا

(روانگی بس سٹاپ ربوہ سے رات 8:45 بجے)

ربوہ سے ڈاہرنوالہ (اے سی کوچ)

براستہ: بوریوالہ، وہاڑی، حاصل پور، چشتیاں

روانگی بس سٹاپ ربوہ سے رات 9:45 بجے

ربوہ سے چونڈہ (ہائی ایس سروس) (نان اے سی)

براستہ: حافظ آباد، گوجرانوالہ، ڈسکہ، پسرور،

روانگی بس سٹاپ ربوہ سے دوپہر 1:00 بجے

واپسی چونڈہ سے 5:40 بجے شام

رابطہ: ربوہ گڈز / ربوہ لائنز بس سٹاپ ربوہ

فون نمبرز: 047-6211222, 6214222, 0345-7874222

خدمت خلق کے متعلق خلفائے سلسلہ احمدیہ کی عظیم الشان تحریکات

غربا، مساکین، یتامیٰ، طلباء، مریضان، مظلومین، زلزلہ زدگان، سیلاب زدگان اور اسیران کی خدمت کے قابل قدر منصوبے

عبدالسمیع خان

حضرت خلیفۃ المسیح الاول

غربا، مساکین اور طلباء کے لئے تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ جہاں کہیں رہے یتامیٰ مساکین اور طالب علموں کے لئے ملجا و ماویٰ بن کر رہے جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک عظیم الشان قوم کا امام بنایا آپ اس اہم کام سے کیونکر غفلت برت سکتے تھے۔ آپ نے اس امر کو مدنظر رکھ کر سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کو ارشاد فرمایا کہ یتامیٰ، مساکین اور طالب علموں کے لئے جماعت میں چندہ کی تحریک کی جائے۔ اس پر سیکرٹری صاحب نے جو تحریک کی، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قریب چار ہزار روپے کی رقم تو ان یتامیٰ، مساکین اور طالب علموں وغیرہ کے گزارہ کے لئے چاہئے، جو اس وقت انجمن کے انتظام کے نیچے اس امداد کے مستحق ہیں۔ اور اکیس سو روپے کی رقم ان یتامیٰ، مساکین وغیرہ کے ایک سال کے گزارہ کے لئے چاہئے، جن کی درخواستیں آئی ہوئی ہیں۔

اکیس سو روپے کی رقم میں سے ایک سو روپیہ خود حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اپنی طرف سے عطا فرمایا۔

(بدر 21 جنوری 1909ء ص1 کالم نمبر 2)

دارالضعفاء کا قیام

حضرت میر ناصر نواب صاحب نے باہمی محبت و مواسات اور اخوت پیدا کرنے کے لئے ایک مجلس ضعفاء کی بنیاد بھی رکھی جسے حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی پسند فرمایا۔ اس مجلس میں سب کے سب غربا شامل تھے۔ ہر آٹھویں روز مجلس کے ممبر اپنے اپنے گھروں سے کھانا لاتے اور ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھاتے تھے۔ حضرت میر صاحب نہایت محبت و اخلاص کے ساتھ ان میں بیٹھتے اور اپنے غریب بھائیوں کی دلجوئی کرتے تھے۔

(حیات ناصر ص26)

غربا کے لئے رہائشی مکانات کا ملنا سخت مشکل تھا اس لئے حضرت میر ناصر نواب صاحب نے بہشتی مقبرہ کے ساتھ دارالضعفاء کا ایک حصہ آباد کر دیا۔ اس محلّہ کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے 1911ء میں رکھی۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے بائیس مکانات کے لئے زمین عطا فرمائی۔ پہلا مکان حضرت خلیفہ اول کے خرچ پر بنا۔ بعد میں یہ محلّہ ناصر آباد کے نام سے موسوم ہوا۔ 1913ء میں میر صاحب نے ناصر آباد میں بیت الذکر بھی تعمیر کرا دی اور اس کے ساتھ ایک کنواں بھی بنوا دیا۔

(حیات ناصر (میر ناصر نواب صاحب) ص25)

حضرت میر صاحب ہر ممکن کوشش کرتے تھے کہ غربا کی ضروریات بطریق احسن پوری ہوتی رہیں۔ چنانچہ بدر 19 جنوری 1911ء میں "اطلاع عام" کے عنوان سے آپ کی طرف سے ایک نوٹ شائع ہوا۔ جس میں آپ فرماتے ہیں:

ہر ایک اہل وسعت احمدی، ضعفاء کے لئے حسب مقدور کچھ نہ کچھ عنایت فرما کر میری دستگیری فرماوے، اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرے۔ پرانے جوتے پرانے کپڑے، نقد، جنس، جس قسم کی ہو۔ قرآن شریف و کتب دینیہ، غرض جو کچھ ہو سکے عنایت فرماویں اور اس عاجز کو کسی خوشی و غمی کی تقریب میں فراموش نہ کریں۔ ...... کوئی تعداد میں مقرر نہیں کرتا۔ ایک روپیہ، دس روپیہ، سو روپیہ 8 آنے، 4 آنے، 2 آنے، ایک آنہ جو ہو، ماہانہ، سالانہ، ششماہی، سہ ماہی بھیج دیا کریں۔ نیا پرانا کپڑا۔ نیا یا پرانا جوتا، کوئی قرآن شریف یا دینی کتاب، جو کچھ میسر ہو وہ عطا فرماویں۔ لیکن یہ چیزیں بنام اس عاجز کے ہوں۔ ناصر نواب از قادیان"۔ (بدر 19 جنوری 1911ء ص8)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

خدام الاحمدیہ اور خدمت خلق

جماعت احمدیہ کے پروگراموں میں خدمت خلق کا نہایت بلند مقام ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود بار بار مخلوق کی بے لوث خدمت کی تلقین کرتے رہے مگر اس کا ایک نمایاں موڑ اس وقت آیا جب آپ نے 1938ء میں احمدی نوجوانوں کی تنظیم خدام الاحمدیہ قائم کی اور ان کے دلوں میں یہ بات راسخ کی کہ تم انسانیت کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہو اور یہ خدمت روحانی امور سے بھی تعلق رکھتی ہے اور عام جسمانی اور مادی معاملات سے بھی۔

اس تنظیم کے لائحہ عمل میں آپ نے خدمت خلق اور اس کی ذیل میں وقار عمل کا شعبہ قائم کیا جو ایک منظم طور پر ساتھ بے لوث اجتماعی خدمت کا منفرد ادارہ ہے۔

حضرت مصلح موعود نے خطبہ جمعہ 17 فروری 1939ء میں فرمایا:

"خدام الاحمدیہ کے اساسی اصول میں خدمت خلق بھی شامل ہے"۔

(الفضل 15 مارچ 1939ء)

اس لحاظ سے خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہونے والی خدمت خلق تاریخ احمدیت کا زریں باب ہے۔ جس کی تفصیل الگ پیش کی جارہی ہے۔

انفلوئنزا کی عالمگیر وباء میں خدمت کی تحریک

1918ء میں جنگ عظیم کا ایک نتیجہ انفلوئنزا کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اس وباء نے گویا ساری دنیا میں اس تباہی سے زیادہ تباہی پھیلادی۔ جو میدان جنگ میں پھیلائی تھی۔ ہندوستان پر بھی اس مرض کا سخت حملہ ہوا۔ اگرچہ شروع میں اموات کی شرح کم تھی۔ لیکن تھوڑے ہی دنوں میں بہت بڑھ گئی اور ہر طرف ایک تہلکہ عظیم برپا ہو گیا۔ ان ایام میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت کے ماتحت جماعت احمدیہ نے شاندار خدمات انجام دیں۔ یہ ایسا کام تھا کہ دوست دشمن سب نے جماعت احمدیہ کی بے لوث خدمت کا اقرار کیا اور تقریر و تحریر دونوں میں تسلیم کیا کہ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے بڑی تندہی و جانفشانی سے کام کر کے بہت اچھا نمونہ قائم کر دیا ہے۔ (سلسلہ احمدیہ ص358)

لاوارث عورتوں اور بچوں کی خبر گیری کے لئے تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جولائی 1927ء میں آریوں کے ایک خطرناک منصوبہ کا انکشاف کرتے ہوئے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ شدھی کا زور جب سے شروع ہوا ہے ہندو صاحبان کی طرف سے مختلف سٹیشنوں پر آدمی مقرر ہیں جو عورتوں اور بچوں کو جو کسی بدقسمتی کی وجہ سے علیحدہ سفر کر رہے ہوں بہکا کر لے جاتے ہیں اور انہیں شدھ کر لیتے ہیں اس سلسلہ میں حضور نے مسلمانوں کو مشورہ دیا کہ ہر بڑے شہر میں لاوارث عورتوں اور بچوں کے لئے ایک جگہ مقرر ہونی چاہئے جہاں وہ رکھے جائیں نیز دہلی والوں کو اس کے انتظام کی طرف خاص توجہ دلائی۔

چنانچہ انجمن محافظ اوقاف دہلی نے یہ اہم فرض اپنے ذمہ لیا اور اس کے لئے پانچ معزز ارکان کی کمیٹی قائم کر دی۔

قادیان میں یوم سرحد

صوبہ سرحد کے سرخ پوش مسلمانوں پر حکومت کی سخت گیر پالیسی اور تشدد نے ایک قیامت سی بپا کر دی تھی اس ظلم و ستم کے خلاف احتجاج کے طور پر (آل انڈیا مسلم کانفرنس دہلی کے فیصلہ کے مطابق) 5 فروری 1932ء کو ملک کے دوسرے شہروں کی طرح قادیان میں بھی یوم سرحد کے سلسلہ میں ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا اور مصیبت زدگان سے ہمدردی کا اظہار کرنے اور حکومت سے اس کا ازالہ کرنے کی قرارداد متفقہ طور پر پاس کی گئی۔ (الفضل 11 فروری 1932ء)

جلسہ سے قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی خطبہ جمعہ میں مظالم سرحد کا ذکر کیا۔

(الفضل 14 فروری 1932ء)

مظلوموں کی امداد

مشرقی پنجاب کے اضلاع حصار، رہتک، کرنال اور گوڑ گاؤں میں مسلمانوں کی تعداد کم تھی اس لئے ہندو اکثریت ان کو تباہ کرنے کے لئے اندر ہی اندر خوفناک تیاریوں میں مصروف تھی۔ 1932ء میں ہندوؤں کی اس خفیہ سازش کا پہلا نشانہ پونڈری کے مسلمان بنے اس کے بعد انہوں نے 11/اکتوبر 1932ء کی رات کو بڑھلاڈا (ضلع حصار) کے مسلمانوں پر بھی یورش کر دی اور چند منٹوں میں سولہ مسلمان مرد عورتیں اور بچے گولیوں کا شکار ہوئے جن میں سے سات شہید اور نو زخمی ہو گئے۔ عین اسی وقت جبکہ بڑھلاڈا کے مسلمانوں کو بہیمانہ طور پر ختم کیا جارہا تھا بندوقوں سے مسلح ہندوؤں نے تلونڈی کے آٹھ مسلمانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ان خونچکاں واقعات کی اطلاع اور مسلمانان بڑھلاڈا کی درخواست

پر صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی۔اے کو تحقیقات کے لئے بھجوایا۔ جنہوں نے ایک مصر کی حیثیت سے نہایت محنت وعرقریزی کے ساتھ پیش آمدہ حالات کی چھان بین کی اور اس سازش کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا۔ جو ایک عرصہ سے ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف نہایت منظم طور پر کر رکھی تھی۔ صوفی صاحب کی مکمل تحقیقات الفضل 27 نومبر 1932ء (ص10،7) میں شائع کردی گئی جس سے مسلمانان پنجاب کو پہلی بار صحیح اور مکمل واقعات کا علم ہوا۔ صوفی صاحب نے اپنے قیام کے دوران میں ایک اہم کام یہ بھی کیا کہ وہاں مسلمانوں کی تنظیم کے لئے ایک مسلم ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی۔ جس کے صدر اور سیکرٹری بڈھلاڈا کے بعض اہل علم مسلمانوں کو مقرر کیا۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 ص68)

مسلمانان الور کی امداد

1932ء میں ریاست الور کے بہت سے مسلمان ریاستی مظالم کی تاب نہ لا کر جے پور اجمیر شریف، بھرت پور اور ضلع گوڑ گاؤں اور دہلی وغیرہ مقامات میں آ گئے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو جب ان کے حالات کا علم ہوا تو مظلوموں کی اعانت کے لئے سید غلام بھیک صاحب نیرنگ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور و جنرل سیکرٹری سنٹرل جماعت تبلیغ الاسلام کو دوسو روپے ارسال فرمائے۔

اسی طرح مرکز کی طرف سے افسران بالا سے خط و کتابت کی گئی۔ افسروں نے نہایت ہمدردی سے غور کیا اور ریاست کے متعلق حکام کو ہدایت کی کہ وہ مسلمانوں کے مطالبات کا پورے طور پر خیال رکھیں اور ان کی شکایات کا تدارک کریں۔

اس کے شکریہ میں نیرنگ صاحب نے انبالہ شہر سے 22/اکتوبر 1932ء کو حضور کی خدمت میں شکریہ کا خط لکھا۔ (تاریخ احمدیت جلد 6 ص75)

بوہرہ جماعت کے قومی مفاد کا تحفظ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مسلمانوں کے ہر مذہبی فرقہ کے قومی مفاد کی حفاظت کے لئے ہر وقت کمربستہ رہتے تھے اس ضمن میں بوہرہ کمیونٹی کے امام سے بھی حضور کے مراسم و روابط تھے۔ 1933ء میں بوہروں میں باہمی چپقلش پیدا ہوئی۔ جس کو ختم کرنے اور ان کی مرکزیت برقرار رکھنے کے لئے حضور نے حکیمانہ اقدامات کئے۔

(تاریخ احمدیت جلد 6 ص105)

زلزلہ زدگان کی امداد

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے مطابق 15 جنوری 1934ء کو ہندوستان میں ایک قیامت خیز زلزلہ آیا جس نے بنگال سے لے کر پنجاب تک تباہی مچادی۔ اس موقع پر حضور نے مصیبت زدگان کی مدد کرنے کے لئے خطبہ ارشاد فرمایا اور 2 فروری 1934ء کو فرمایا:۔

جہاں تک ہو سکے مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کی جائے۔ مونگھیر میں سوائے دو کے باقی سب احمدیوں کے مکان گر گئے ہیں۔ ان کی مدد ضروری ہے تا کہ وہ ان کو مرمت کر سکیں اور باقی مستحقین کو بھی امداد دی جاسکے۔ اگر جماعت توجہ کرے تو اس کی امداد سب سے زیادہ ہو سکتی ہے ...... پس قادیان کے دوست بھی اور باہر کے بھی جن کو اخبار کے ذریعہ یہ خطبہ پہنچ جائے گا تھوڑا بہت جس قدر بھی ہو سکے اس تحریک میں جو ناظر صاحب بیت المال کریں گے، حصہ لیں۔ بعض لوگوں کو پہلے ہی اس کا احساس ہے۔ چنانچہ ینگ مینز ایسوسی ایشن قادیان نے قبل اس کے کہ میری طرف سے کوئی تحریک ہو، اگرچہ میرے دل میں یہ تھی۔ اپنی طرف سے 10 روپے کی رقم بھیج دی ہے۔

(الفضل 8 فروری 1934ء۔ خطبات محمود جلد 15 ص42)

اس کے علاوہ مرکز کی طرف سے مولانا غلام احمد صاحب فاضل بدوملہی اظہار ہمدردی اور تفصیلات مہیا کرنے کے لئے بہار بھجوائے گئے اور مئی 1934ء میں تیرہ سو روپیہ کی رقم حضرت مولانا عبدالماجد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھاگلپور کو روانہ کی گئی۔ علاوہ ازیں ایک ہزار روپیہ ریلیف فنڈ میں دیا گیا۔ (تاریخ احمدیت جلد 6 ص176)

قادیان کے غربا کے لئے غلہ کی تحریک

1942ء کے شروع میں ہندوستان کے اندر خطرناک قحط رونما ہو گیا اور غلہ کی سخت قلت ہو گئی۔ اس ہولناک قحط کے آثار ماہ فروری 1942ء میں شروع ہو گئے تھے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سالانہ جلسہ 1941ء پر احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ انہیں غلہ وغیرہ کا انتظام کرنا چاہئے اور اعلان فرمایا کہ جو دوست غلہ خرید سکتے ہیں وہ فوراً خرید لیں۔ بعض نے خریدا مگر بعض نے توجہ نہ دی کہ ہمارے پاس پیسے ہیں جب چاہیں گے لے لیں گے۔ مگر جب آٹا وغیرہ ملنا بند ہوا اور سیاہ دانوں کی گندم ڈپو میں دی جانے لگی تو ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اس کے بعد جب فصل نکلی تو حضور نے پھر ارشاد فرمایا کہ دوست غلہ جمع کر لیں اور ساتھ ہی زمیندار دوستوں کو یہ ہدایت فرمائی کہ وہ غلہ زیادہ پیدا کریں اور اسے حتی الوسع جمع رکھیں۔

اس ضمن میں حضور نے 22 مئی 1942ء کو ملک کی سب احمدی جماعتوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر جگہ اپنے غریب احمدی بھائیوں کے لئے غلہ کا انتظام کریں۔ نیز خاص طور پر یہ تحریک فرمائی کہ قادیان کے غربا کے لئے زکوۃ کے رنگ میں اپنے غلہ میں سے چالیسواں حصہ بطور چندہ ادا کریں اور جو لوگ غلہ نہ دے سکیں وہ رقم بھجوا دیں کہ ہماری طرف سے اتنا غلہ غربا کو دے دیا جائے۔ مقصود یہ تھا کہ غربا کو کم از کم اتنی مقدار میں تو گندم مہیا کر دی جائے کہ وہ سال کے آخری پانچ مہینوں میں جو گندم کی کمی کے مہینے ہوتے ہیں بآسانی گزارہ کر سکیں اور تنگی اور مصیبت کے وقت انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔ اس غرض کے لئے حضور نے پانچ سومن غلے کا مطالبہ جماعت سے فرمایا اور اس میں سے بھی پچاس من خود دینے کا وعدہ کیا۔

اس اہم تحریک پر قادیان میں سب سے پہلے ملک سیف الرحمٰن صاحب، مولوی عبدالکریم صاحب (ابن حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) اور میاں مجید احمد صاحب ڈرائیور نے وعدے بھجوائے۔ جس پر حضور نے اظہار خوشنودی کیا۔

بیرونی جماعتوں میں سب سے پہلے وعدے بھجوانے والی جماعت لائل پور تھی۔

(الفضل 5 جون 1942ء)

قادیان کی دوسری احمدی آبادی کے لئے غلہ کے انتظام کی تحریک

یہ تو غرباء کی بات ہے جہاں تک قادیان کی دوسری احمدی آبادی کا تعلق تھا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر صدر انجمن احمدیہ کے کارکنوں کو غلہ کے لئے پیشگی رقم دے دی گئی تھی اور جو احمدی از خود غلہ خرید سکتے تھے انہوں نے ذاتی کوشش سے خرید لیا مگر بعض لوگ ایسے بھی تھے جنہوں نے استطاعت کے باوجود بروقت غلہ کا انتظام نہ کیا اور غفلت کا ثبوت دیا۔ ایسے لوگوں کے لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ہدایت اور بیرونی جماعتوں کے تعاون سے گندم کا انتہائی تسلی بخش انتظام کر دیا گیا۔

قادیان میں کئی سال حضور کی اس تحریک پر گندم جمع ہوتی رہی اور تمام غربا کو سال کے آخری 5 ماہ کی خوراک مہیا کی جاتی رہی۔ حضور خود بھی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ چنانچہ آخری سال حضور کی طرف سے دوسومن گندم اس مد میں دی گئی۔ جبکہ دوسرے احباب نے 1300 من گندم پیش کی اور پھر یہ گندم انتظام کے ساتھ غربا میں تقسیم کر دی گئی۔

غربا کے مکانات کی تعمیر کی تحریک

حضور نے خطبہ جمعہ 11 ستمبر 1942ء میں فرمایا:

"بارشوں کی کثرت کی وجہ سے اس دفعہ قادیان میں بہت سے غربا کے مکان گر گئے ہیں۔ ان مکانوں کی مرمت اور تعمیر میں خدمت خلق کرنے والوں کو حصہ لینا چاہئے۔ میں اس موقعہ پر ان کو بھی توجہ دلاتا ہوں جن کو معماری کا فن آتا ہے کہ وہ اپنی خدمات اس غرض کے لئے پیش کریں۔

...... تا کہ غربا کے مکانوں کی مرمت ہو جائے۔ مزدور مہیا کرنا خدام الاحمدیہ کا کام ہوگا۔ اس صورت میں بعض اور چیزوں کے لئے بہت تھوڑی سی رقم کی ضرورت ہوگی جس کے متعلق ہم کوشش کریں گے کہ چندہ جمع ہو جائے۔ مگر جہاں تک خدمت کا کام ہے، خدام الاحمدیہ کو چاہئے کہ وہ اس کو خود مہیا کرے۔ اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی کم خرچ پر غربا کے مکانات کی مرمت ہو جائے گی۔ (الفضل 17 ستمبر 1942ء)

بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک

30 مئی 1944ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے جماعت احمدیہ کو عموماً اور اہل قادیان کو خصوصاً یہ اہم تحریک فرمائی۔

"ہر شخص کو اپنے اپنے محلہ میں اپنے ہمسایوں کے متعلق اس امر کی نگرانی رکھنی چاہئے کہ کوئی شخص بھوکا تو نہیں اور اگر کسی ہمسایہ کے متعلق اسے معلوم ہو کہ وہ بھوکا ہے تو اس وقت تک اسے روٹی نہیں کھانی چاہئے جب تک وہ اس بھوکے کو کھانا نہ کھلا لے"۔ (الفضل 11 جون 1945ء ص3)

احمدی مہاجرین کے لئے کمبلوں لحافوں اور توشکوں کی تحریک

قیام پاکستان کے بعد مشرقی پنجاب سے آنے والے ایک لاکھ احمدیوں میں سے غالب اکثریت ان لوگوں کی تھی جو صرف تن کے کپڑے ہی بچا کر نکل سکے تھے۔ اس تشویشناک صورتحال نے آبادکاری کے انتظام کے بعد جلد ہی ایک خطرناک اور سنگین مسئلہ کھڑا کر دیا اور وہ یہ کہ جوں جوں سردی کے ایام قریب آنے لگے ہزاروں ہزار احمدی مرد بچے اور بوڑھے سردی سے نڈھال ہونے لگے۔

سیدنا المصلح الموعود سے اپنے خدام کی یہ حالت دیکھی نہ جاتی تھی۔ چنانچہ آپ نے مغربی پنجاب کے احمدیوں کے نام پیغام دیا کہ سردی کا موسم سر پر آ پہنچا ہے انہیں اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے بستروں کمبلوں اور توشکوں کا فوری انتظام کرنا چاہئے۔ (الفضل 17/اکتوبر 1947ء ص3)

حضرت مصلح موعود کے اس پُر درد اور اثر انگیز پیغام نے پاکستان کی احمدی جماعتوں پر بجلی کا اثر کیا اور انہوں نے اپنے پناہ گزین بھائیوں کی موسمی ضروریات کو پورا کردینے کی ایسی سرتوڑ کوشش کی کہ انصار مدینہ کی یاد تازہ ہوگئی اور اس طرح حضرت مصلح موعود کی بروقت توجہ سے ہزاروں قیمتی اور معصوم جانیں موسم سرما کی ہلاکت آفرینیوں سے بچ گئیں۔

سیلاب میں خدمات

1954ء اور 1955ء میں برصغیر میں سیلاب آیا جس کے نتیجہ میں بھارت، مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان (اب بنگلہ دیش) میں وسیع پیمانہ پر تباہی ہوئی۔ اس موقع پر بھی حضور کی ہدایات کے مطابق بھارت اور پاکستان کی جماعت نے خدمت خلق کے لئے نہایت قیمتی خدمات سرانجام دیں۔ جسے حکومت اور پریس نے بھی بہت سراہا۔

اکتوبر 1954ء میں حضور نے لاہور کے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ فرمایا اور جماعت کی طرف سے تعمیری سرگرمیاں ملاحظہ کیں۔ لاہور اور ربوہ کے 200 خدام نے 75 سے زائد گرے ہوئے مکانوں کو دوبارہ تعمیر کرکے 1000 افراد کی رہائش کا انتظام کیا تھا۔

(تاریخ احمدیت جلد 17 ص 336 جلد 18 ص 36)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

بھوکوں کو کھانا کھلانے کی تحریک

کرہ ارض پر اس وقت ساڑھے 6 ارب انسان آباد ہیں اور خدا کا قانون پورے انسانوں کے لئے کافی خوراک پیدا کرتا ہے مگر اس کی غیر منصفانہ تقسیم اور ظالمانہ نظام کی وجہ سے اسی کروڑ افراد مسلسل بھوک کا شکار ہیں۔ ان میں سے روزانہ 25 ہزار افراد غذائیت کی کمی کی وجہ سے ہلاک ہورہے ہیں۔

اقوام متحدہ ہر سال 16 اکتوبر کو دنیا بھر میں خوراک کا عالمی دن مناتی ہے۔ اس کی رپورٹ کے مطابق ساڑھے 8 کروڑ افراد بھوکے سوتے ہیں۔ (خبریں میگزین 21 اکتوبر 2007ء)

17 دسمبر 1965ء کو حضور نے جماعت کے سامنے یہ تحریک رکھی کہ جماعت کے عہدیداران اس بات کا جائزہ لیں اور وہ اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ جماعت کا کوئی فرد بھوکا نہ سوئے۔ حضور نے اس سکیم کا اعلان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

''کوئی احمدی رات کو بھوکا نہیں سونا چاہئے سب سے پہلے یہ ذمہ داری افراد پر عائد ہوتی ہے۔ اس کے بعد جماعتی تنظیم اور حکومت کی باری آتی ہے کیونکہ سب سے پہلے یہ ذمہ داری اس ماحول پر پڑتی ہے جس ماحول میں وہ محتاج اپنی زندگی کے دن گزار رہا ہے...... احمدیوں میں عام طور پر یہ احساس پایا جاتا ہے کہ کوئی احمدی بھوکا نہ رہے لیکن میرا احساس یہ ہے کہ ابھی اس حکم پر کماحقہٗ عمل نہیں ہورہا۔ اس لئے آج میں ہر ایک کو جو ہماری کسی جماعت کا عہدیدار ہے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سویا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جواب دہ ہونا پڑے گا۔

اگر کسی وجہ سے آپ کا محلّہ یا جماعت اس محتاج کی مدد کرنے کے قابل نہ ہو تو آپ کا فرض ہے کہ مجھے اطلاع دیں میں اپنے رب سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے توفیق دے گا کہ میں ایسے ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کردوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ''۔ (الفضل 10 مارچ 1966ء)

اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے احباب جماعت نے اپنے محتاج اور غریب بھائیوں کی ضرورتیں پوری کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔

نصرت جہاں سکیم

حضور نے اہل افریقہ کی خدمت کے لئے 1970ء میں نصرت جہاں سکیم جاری کی اس کی تفصیل علیحدہ مضمون میں پیش کی جارہی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

بیوت الحمد سکیم

قرآن کریم نے مذہب کا خلاصہ دو باتوں کو قرار دیا ہے۔

1۔ عبادت الٰہی۔ 2۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی

خلافت رابعہ میں ان دونوں پہلوؤں نے تاریخی شکلیں اختیار کیں۔

حضور نے 10 ستمبر 1982ء کو سپین میں سات سو سال بعد اللہ کے پہلے گھر بیت بشارت کا افتتاح فرمایا جو جماعت کے لئے انتہائی مسرت اور خوشی کا موقع تھا اور خدا تعالیٰ کی بے انتہا حمد کی گئی۔ حضور نے پاکستان واپسی پر 29 اکتوبر 1982ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حمد باری تعالیٰ کو عملی شکل میں ڈھالنے کے لئے بیوت الحمد سکیم کا اعلان کیا۔ حضور نے فرمایا:۔

اللہ کے گھر بنانے کے شکرانہ کے طور پر خدا کے غریب بندوں کے گھروں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ اس طرح یہ حمد کی عملی شکل ہوگی جو ہم اختیار کریں گے اور اپنے اعمال سے گواہی دیں گے کہ ہاں واقعۃً ہم اللہ کی اس رضا پر بہت راضی ہیں کہ اس نے ہمیں اپنا گھر بنانے کی توفیق بخشی۔ پس ہم اس کے غریب بندوں کے گھروں کی تعمیر کی طرف توجہ کرکے اس کے اس عظیم احسان کا عملی اظہار کریں گے۔

ہمارا فرض اور حق ہے کہ ان کے لئے کچھ نہ کچھ کریں۔ جتنی توفیق ہے۔ تھوڑی سہی تھوڑی کریں لیکن اللہ تعالیٰ کی حمد کا عملی صورت میں ایک یہ اظہار بھی کریں کہ ہم اس کے بندوں کے گھروں کی طرف کچھ توجہ دے رہے ہیں۔ ویسے تو یہ اتنی بڑی ضرورت ہے کہ دنیا کی بڑی بڑی حکومتیں بھی اس کو پورا نہیں کرسکتیں۔ مگر مجھے اللہ کے فضل سے توقع ہے کہ چونکہ جماعت احمدیہ اس زمانہ میں وہ واحد جماعت ہوگی جو محض رضاء باری تعالیٰ کی خاطر یہ کام شروع کرے گی۔ اس لئے اللہ اس میں برکت دے گا اور کروڑوں روپوں کے مقابل پر ہمارے چند روپوں میں زیادہ برکت پڑ جائے گی اور اس کے نتیجہ میں جماعت کے غربا کا ایمان بھی ترقی کرے گا اور اللہ کے فضل بھی ان پر نازل ہوں گے۔ (خطبات طاہر جلد اول ص 242,240)

یہ خلافت رابعہ کی سب سے پہلی مالی تحریک تھی۔ حضور نے اس سلسلہ میں کم قیمت مکانوں کا نقشہ تیار کرنے کے لئے انجینئرز میں مقابلہ کا اعلان بھی کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اس تحریک کو غیر معمولی مقبولیت عطا فرمائی۔ سلسلہ کے مخلصین نے اس میں دل کھول کر حصہ لیا اور ذیلی تنظیموں اور مرکزی انجمنوں نے بھی اپنی بچت سے اس میں حصہ لیا۔

1983ء میں بیت الہدیٰ آسٹریلیا کا سنگ بنیاد رکھا گیا تو حضور نے 11 نومبر 1983ء کو پھر اس تحریک کو دہرایا اور جماعت کو بتایا کہ گو اس تحریک پر زور نہیں دیا گیا تھا یہ عام تحریک تھی پھر بھی جماعت کو خدا تعالیٰ نے ساڑھے چودہ لاکھ روپے کے لگ بھگ رقم ادا کرنے کی توفیق دے دی۔ حضور نے اس سکیم کو مزید وسعت دینے کا ذکر کیا اور فرمایا کہ:۔

''میں چاہتا ہوں کہ جلسہ جوبلی تک ہم کم از کم ایک کروڑ روپے کی لاگت سے مکان بنا کر غربا کو مہیا کردیں''۔

خود حضور نے اپنا وعدہ دس ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ کردیا۔ ایک سال کے اندر اندر جماعت کے وعدے ایک کروڑ سے اوپر نکل گئے۔

ایک نوجوان کا تذکرہ کرتے ہوئے جلسہ 1983ء پر حضور نے فرمایا:۔

''میں ایک غریب کی قربانی کا ذکر بتاتا ہوں۔ ایک نوجوان بچہ ہے جو کہ سکول کا طالبعلم ہے وہ لکھتا ہے میری والدہ بیوہ ہے۔ وہ گھروں میں کام کرتی ہے نوے روپے ملتے ہیں میرے پاس کاپی خریدنے کے لئے پانچ روپے تھے جب میں نے بیوت الحمد کی آواز سنی تو میں وہ پانچ روپے آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں...... اللہ کی یہ جماعت ہے جو اس نے مسیح موعود کو عطا کی ہے۔ کوئی ہے اس کی نظیر دنیا میں''۔

(الفضل 14 اپریل 1984ء)

مورخہ 11 نومبر 1987ء کو بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوت الحمد کالونی کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور آج الحمدللہ ربوہ میں بیوت الحمد کالونی ربوہ میں سینکڑوں لوگ سکونت پذیر ہیں اور کالونی میں 112 کوارٹرز کے علاوہ ایک بیت الذکر، سکول اور خوبصورت پارک بھی موجود ہے۔ اس سکیم کے تحت سینکڑوں افراد کو تعمیر مکان کے لئے لاکھوں روپے کی امداد دی جاچکی ہے۔ 18 کوارٹرز زیر تعمیر ہیں۔

اسی طرح قادیان میں بھی غربا کے لئے کوارٹرز بنائے گئے ہیں۔

عید کے موقعہ پر غربا کے ساتھ سکھ بانٹنے کی تحریک

حضور نے عید منانے کے انداز میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا کرنے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی۔ 12 جولائی 1983ء کو حضور نے خطبہ عید الفطر میں فرمایا کہ عید کا حقیقی سرور حاصل کرنا ہے تو عبادت پر زور دیں اور دوسرے غربا کے دکھ میں شریک ہوں اور اپنے سکھ ان کے ساتھ تقسیم کریں۔ اس کی عملی شکل بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

''آج عید کی نماز کے بعد ضروری امور سے فارغ ہوکر اگر وہ لوگ جن کو خدا نے نسبتاً زیادہ دولت عطا فرمائی ہے زیادہ تمول کی زندگی بخشی ہے وہ کچھ تحائف لے کر غریبوں کے ہاں جائیں اور غریب بچوں کے لئے کچھ مٹھائیاں لے جائیں ...... بچوں کے لئے جو ٹافیاں یا چاکلیٹ آپ نے رکھے ہوئے ہیں وہ لیں اور بچوں سے کہیں آؤ بچو آج ہم ایک اور قسم کی عید مناتے ہیں۔ ہمارے ساتھ چلو ہم بعض غریبوں کے گھر آج دستک دیں گے۔ ان کو عید مبارک دیں گے۔ ان کے حالات دیکھیں گے اور ان کے ساتھ اپنے سکھ بانٹیں گے''۔

(الفضل 26 جولائی 1983ء)

اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے جماعت نے خوشیوں کے نئے چمن دریافت کئے ہیں اور بہت سے احباب ذاتی تجربات کے ذریعہ حضور کے فرمان کی سچائی کے گواہ بن چکے ہیں۔

تحریک کے اثرات اور بیویوں سے حسن سلوک کی تاکید

اس تحریک کے ثمرات کا ذکر کرتے ہوئے اور

بیویوں سے حسن سلوک کی تاکید کرتے ہوئے خطبہ جمعہ 5/اپریل 1992ء میں فرمایا:۔

ایک دفعہ عید کے موقع پر میں نے یہ نصیحت کی تھی کہ سچی عید تو وہی ہوتی ہے جس میں خوشیوں والا اپنی خوشیوں میں دوسرے کو شریک کرے اور کسی کا دکھ اس طرح بانٹے کہ اس کے دکھ میں کمی واقع کرے اس کی سچی ہمدردی محسوس کرے اور غریبوں کے ساتھ اپنی خوشیاں ملا دے۔ ...... ہمیشہ لکھنے والے لکھتے ہیں کہ جب ہمیں یہ بات یاد آتی ہے اور تلاش کر کے محلے والوں کے پاس پہنچتے ہیں۔ اپنی خوشیاں غریبوں کی خوشیوں میں ملانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے بچوں کے لئے کوئی تحفہ لے کر جاتے ہیں۔ گھر میں کوئی اچھا کھانا پہنچا دیتے ہیں تو جو کیفیت ہم دیکھتے ہیں وہ ایک ایسی عظیم جزا ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ دنیا کی کوئی دوسری لذت اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ بعض خطوں میں ایسے دردناک نظارے ہوتے ہیں جو خوشی کی دردناکیاں ہیں۔ خوشی سے بھی تو آنسو آجایا کرتے ہیں۔ ...... میں اس نصیحت کو بھی دوبارہ یاد کراتے ہوئے آج ایک اور نصیحت کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ اپنی بیویوں سے حسن سلوک کیا کرو۔

ایسی بیویاں جو خاوندوں کے ظلموں تلے زندگی بسر کرتی ہیں وہ بے بس اور بے اختیار ہوتی ہیں اور ان کی زندگیاں بڑی کرب کی حالت میں بسر ہوتی ہیں۔ خاوند بدخلق ہو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنا تو درکنار، بدزبانی سے کام لے۔ تنگیاں دے طعنے دے اور اس غریب کے ماں باپ کو بھی تکلیف دے۔ آزار دے، پُرآزار باتیں کر کے اس کے دل کو چھلنی کردے۔ ایسا خاوند اپنی بیوی کے لئے مسلسل عذاب کا موجب بنا رہتا ہے اور وہ مجبور و بے اختیار کچھ نہیں کرسکتی۔

اگر کوئی سچا احمدی ہے، میری بات سن رہا ہے اور میری بات کا اس کے دل پر اثر ہوسکتا ہے تو اس عید کے وقت میں اسے نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی زندگی میں ایک انقلاب برپا کرے۔ پھر اسے سچی عید نصیب ہوگی۔ (الفضل 17 جون 1992ء)

غریبوں میں تحائف کی تحریک

1999ء میں حضور نے غربا کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کی تحریک میں ایک اور اضافہ کیا اور 19 جنوری 1999ء کے خطبہ عید الفطر میں فرمایا:۔

اس سال ایک نئی تحریک میں نے یہ کی تھی کہ عیسائی دنیا عیسائی بچوں کو اپنے کرسمس کے تحفے بھیج رہی ہے۔ اگرچہ ہم اس طرح تحفے بنا بنا کر تو نہیں دیتے مگر اس سے بہت زیادہ بنی نوع انسان کی خدمت اس رنگ میں کر رہے ہیں کہ ہم گھر گھر جاتے ہیں اور اپنے ماحول میں غریبوں کی عید بنانے کی کوشش کرتے ہیں ...... مگر اس دفعہ میں نے یہ نئی ہدایت کی تھی کہ دور کے ملکوں میں پھیلے ہوئے غریب مسلمان بچوں کے لئے جن میں سے بھاری اکثریت غیر احمدی بچوں کی ہے لیکن مسلمان ہیں، رسول اللہ ﷺ کو مانتے ہیں اور آپؐ ہی کے نام پر وہ عید کی خوشیوں میں شامل ہو رہے ہیں ان کے لئے بھی پارسل بنا بنا کر مختلف تحفے بھیجیں، کچھ نقدی ساتھ ڈالیں تاکہ ان کو خوشی ہو کہ ہمارا بھی کوئی پرسان حال ہے اور رسول اللہ ﷺ کی خاطر ان کا پرسان حال جماعت احمدیہ ہوگی۔

اس کے بعد حضور نے نمونہ کے طور پر مختلف ممالک کی جماعتوں کی طرف سے دیئے جانے والے تحائف کی تفصیل بیان کی۔

اس تحریک پر فوری طور پر لبیک کہتے ہوئے صرف 1999ء میں مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے 10 ہزار مستحقین میں دس لاکھ روپے کے اخراجات سے تحائف تقسیم کئے گئے۔

(الفضل 12 مارچ 1999ء)

اسی طرح دیگر تنظیموں نے بھی بھرپور خدمت کا حق ادا کیا۔ اس کی کسی قدر تفصیل الفضل 9 فروری اور 4 مارچ 1999ء میں موجود ہے۔ انفرادی خدمت کا دائرہ اس کے علاوہ ہے۔

یہ سلسلہ بھی مستقل اہمیت اختیار کر گیا ہے۔

اسیران کی خدمت کی تحریک

حضور نے 4 دسمبر 1987ء کو بیت فضل لندن میں نظام شفاعت پر ایک پُرمغز اور روح پرور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور بتایا کہ انسان فرشتوں کے ساتھ ان کی صفات اور کاموں میں ہم آہنگی پیدا کر کے تعلق قائم کرسکتا ہے اور پھر وہ فرشتے اس فرد کے لئے خدا کے اذن سے اس کے حضور شفاعت کرتے ہیں۔ خطبہ کے آخر پر فرمایا:۔

"اس مضمون پر غور کرتے ہوئے مجھے اسیران راہ مولیٰ کا خیال آیا۔ بہت دعائیں کی ہیں ان کے لئے۔ ساری جماعت دعائیں کر رہی ہے اور بہت دلوں میں درد ہے اور ساری دنیا کی جماعت کے دلوں میں درد ہے اور ابھی تک ان کا ابتلا لمبا ہو رہا ہے۔

مجھے اس شفاعت کے مضمون پر غور کرتے ہوئے خیال آیا کہ کیوں نہ ان کی خاطر ہم ہر دوسرے اسیر سے تعلق رکھنا شروع کردیں۔ اسیران سے خواہ وہ راہ مولیٰ کے اسیر ہوں یا کسی اور قسم کے ہوں۔ اسیران کی بہبود کے لئے کچھ نہ کچھ کریں تاکہ خدا کے فرشتوں سے ہمارا تعلق قائم ہو جائے۔ ان فرشتوں سے ہمارا تعلق قائم ہو جائے جن کو اسیری کے مضمون پر مامور فرمایا گیا ہے جو اسیروں کی رستگاری کا موجب بنا کرتے ہیں۔......

جماعت احمدیہ کو اگر ساری دنیا میں اس طرف توجہ پیدا ہو اور جیل خانوں میں جو لوگ جاسکتے ہیں نظام کے تابع جو پروگرام بنائے جاسکتے ہیں وہاں اسیروں سے رابطے پیدا کئے جائیں ان کے دکھ معلوم کئے جائیں۔ میں جانتا ہوں کہ سمندر میں قطرے کے برابر کوشش ہوگی۔ مگر ہمارے قطرے کے دائرے میں ہمارے مسائل تو حل ہو جائیں گے۔ جو ہمارا مقصد ہے وہ تو پورا ہو جائے گا۔

(خطبات طاہر جلد 6 ص 835,834)

جماعت نے اس تحریک پر بھی لبیک کہا اور خصوصاً پاکستان کی جیلوں میں اسیران کی بہبود کے لئے کوششیں کی گئیں عیدین وغیرہ کے موقع پر ان کو خصوصی تحائف بھجوائے جاتے ہیں۔

مصیبت زدگان کے لئے تحریکات

ان اصولی اور دائمی تحریکات کے علاوہ آپ نے حسب حالات ہر خطہ ہائے ارض کے مصیبت زدگان کے لئے امدادی تحریکات فرمائیں۔ مثلاً

9 نومبر 1984ء۔ افریقہ کے قحط زدگان کے لئے

17/اکتوبر 1986ء۔ ایلسلواڈور کے زلزلہ زدگان اور یتامیٰ کے لئے

18 جنوری 1991ء۔ افریقہ کے فاقہ زدہ ممالک کے لئے

26/اپریل 1991ء۔ لائبیریا کے مہاجرین کے لئے

30/اکتوبر 1992ء۔ صومالیہ کے قحط زدگان کے لئے

29 جنوری 1993ء۔ بوسنیا کے آفت زدگان کے لئے

1992ء میں بوسنیا کی جنگ سے بے گھر ہونے والے لوگوں کے لئے جماعت نے غیر معمولی خدمت کی توفیق پائی۔ ان کے اہل خانہ کی تلاش کے لئے حضور نے احمدیہ ٹیلی ویژن پر خصوصی پروگرام نشر کروائے نیز بوسنیا کے جہاد میں احمدیوں کو حتی الوسع حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔

30/اکتوبر 1992ء کو حضور نے بوسنیا کے یتیم بچوں کی امداد اور 19 فروری 1993ء کو بوسنین خاندانوں سے مؤاخات قائم کرنے کی تحریک فرمائی۔

جنوری 1995ء میں جاپان کے شہر کوبے میں زلزلہ آیا جس میں حضور کے ارشاد کے تابع جماعت نے شاندار خدمات سرانجام دیں۔ اسی طرح اگست 1999ء میں ترکی اور 2001ء میں بھارت میں زلزلہ کے موقعہ پر جماعت نے ہر قسم کی امداد میں حصہ لیا۔

ہیومینیٹی فرسٹ کا قیام

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 28/اگست 1992ء بمقام بیت الفضل لندن میں جماعت احمدیہ کے زیر انتظام خدمت خلق کی ایک عالمی تنظیم قائم کرنے کا اعلان فرمایا۔ حضور نے فرمایا اب وقت آگیا ہے کہ جماعت احمدیہ عالمگیر سطح پر ریڈ کراس وغیرہ کی طرز پر خدمت خلق کی ایک ایسی تنظیم بنائے جو بغیر رنگ و نسل کے امتیاز کے انسانوں کی خدمت کرے۔ اس میں صرف احمدیوں کو ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کے شریف النفس انسانوں کو شامل کیا جائے گا اور سب کی مالی مدد سے اس کو چلایا جائے گا۔

(الفضل 30/اگست 1992ء)

چنانچہ 1993ء میں ہیومینیٹی فرسٹ کے نام پر ایک بین الاقوامی تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔ جو اب تک 19 ممالک اور یو این او کے کئی اداروں میں رجسٹر ہو چکی ہے۔ (الفضل 10 مئی 2005ء)

ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات پر الگ مضمون شامل اشاعت ہے۔

فضل عمر ہسپتال کے توسیعی منصوبے

فضل عمر ہسپتال ربوہ خدمت خلق کا بہت بڑا ادارہ ہے۔ حضور نے کئی بار اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ فضل عمر ہسپتال ربوہ ہر لحاظ سے دنیا میں اعلیٰ درجہ کا ہسپتال بن جائے۔ چنانچہ آپ کے دور خلافت میں ہسپتال کی عمارت اور سہولتوں میں بہت وسعت پیدا ہوئی۔ 14/اکتوبر 1985ء کو ہسپتال کے نئے تعمیراتی مرحلے کا افتتاح ہوا۔

31 جنوری 88ء کو نواب محمد الدین بلاک کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ نواب صاحب نے ربوہ کی تعمیر کی بہت اہم کردار ادا کیا تھا۔

4 مارچ 1991ء کو فضل عمر ہسپتال کی جدید لیبارٹری کا افتتاح ہوا۔ جس میں اب جدید ترین مشینری نصب کی جاچکی ہے۔

8 نومبر 1992ء کو ہسپتال میں نئے وارڈوں اور نرسز ہاسٹل کا افتتاح ہوا۔ جنوری، فروری 1994ء میں شعبہ ریڈیالوجی کی نئی عمارت اور دو نئے شعبوں ICU اور CCU کا افتتاح ہوا۔

21 مارچ 2002ء کو ہسپتال میں واقع بیت یادگار کی تزئین نو کا افتتاح ہوا۔

20 فروری 2003ء کو فضل عمر ہسپتال میں زبیدہ بانی ونگ کا افتتاح ہوا جو خواتین کے علاج کے لئے بہت عمدہ اور جدید ترین سہولیات فراہم کرتا ہے۔

آپ کی خواہش تھی کہ ربوہ میں دل کے علاج کے لئے بہت اعلیٰ درجہ کا ادارہ بنایا جائے۔ آپ کی

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است (حضرت مسیح موعود)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور حضرت بیگم صاحبہ احمدیہ بیت الشفاء تنزانیہ کے نئے بلاک کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے۔12 ستمبر 1988ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع احمدیہ سیکنڈری سکول اسار چر گھانا کا معائنہ فرماتے ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ناصر احمدیہ سیکنڈری سکول کیتھا سیرالیون کے معائنہ کے دوران آم کا درخت لگاتے ہوئے۔28 جنوری 1988ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی احمدیہ ہسپتال اپاپا نائیجیریا میں آمد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نصرت جہاں بورڈ نائیجیریا کے ممبران

ٹی آئی احمدیہ سیکنڈری سکول سنٹرل ریجن گھانا کی ایک تقریب میں انٹرنیشنل ویمنز آرگنائزیشن کی ممبرات

احمدیہ میڈیکل ہسپتال پورٹونوووو۔ بینن کا سٹاف

احمدیہ ہسپتال کانو۔ نائیجیریا

عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا (نویں شرط بیعت)

اللہ کو سب سے پیارا بندہ وہ ہے جس کا دل اس کی مخلوق کے لئے زیادہ نرم اور ملائم ہو۔ (حدیث نبویؐ)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ اساتذہ سکولز گھانا۔ انتہائی بائیں حضرت مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ) اور حضور کے صاحبزادے محترم مرزا وقاص احمد صاحب

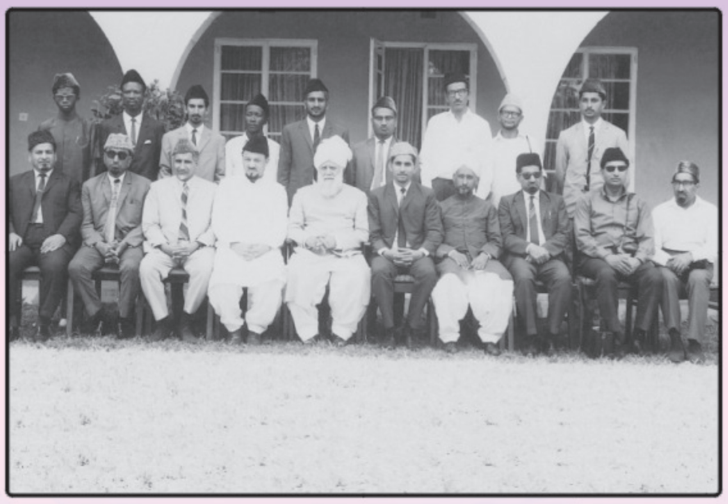

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ساتھ احمدیہ سیکنڈری سکول بواجے بو۔ سیرالیون کا سٹاف

دورہ گھانا کے دوران احمدیہ ہسپتال کے ایک بلاک کا سنگ بنیاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نصرت ہائی سکول بانجل۔ گیمبیا کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے۔ 3 مئی 1970ء

احمدیہ ہسپتال اموسان نائیجیریا کا دورہ

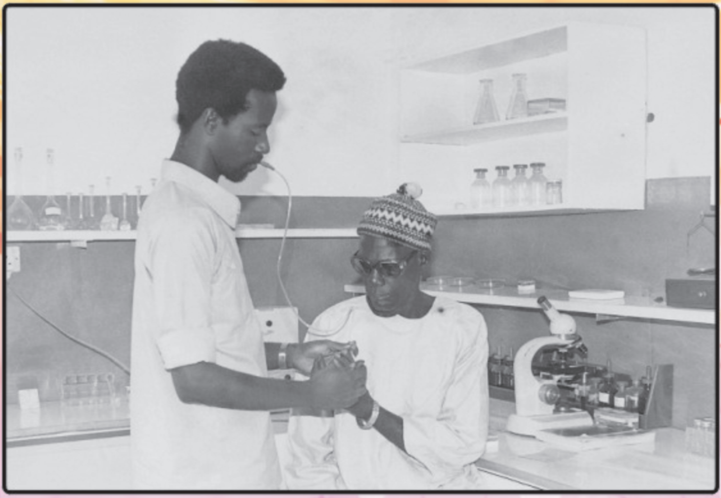

میڈیکل اینڈ ٹی بی ہسپتال بانجول گیمبیا کی لیبارٹری

احمدیہ سیکنڈری سکول ایسارچر گھانا کے ہیڈ ماسٹر کا بنگلہ
اس عمارت میں حضور انور ایدہ اللہ گھانا میں قیام کے دوران رہائش فرما ہے

احمدیہ کلینک ابی جان۔ آئیوری کوسٹ

مقصود ہے جو خدمتِ خلقِ خدا اگر
اس کارِ خیر کے لئے رستے بہت سے ہیں

یہ خواہش اور تمنا خلافت خامسہ میں پوری ہوئی اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ نے 15 ستمبر 2007ء سے کام شروع کر دیا۔

سیدنا بلال فنڈ

الٰہی جماعتوں کے ساتھ ابتلا کا تعلق ایک لازمی تعلق ہے اور زندہ جماعتیں ابتلاؤں کے وقت گھبرایا نہیں کرتیں اور نہ ہی ابتلاء کے ایام میں اپنے زخمیوں، اسیروں اور جان کا نذرانہ دینے والوں سے منہ موڑا کرتی ہیں۔ اس عظیم الشان حقیقت کے پس منظر میں سیدنا بلال فنڈ کی تحریک کا آغاز ہوا۔ حضور نے خطبہ جمعہ 14 مارچ 1986ء میں فرمایا:۔

''جماعتوں کی زندگی کی ضمانت اس بات میں ہے الٰہی جماعتوں کی زندگی کی ضمانت کہ ان کے قربانی کرنے والوں کو اپنے پسماندگان کے متعلق کوئی فکر نہ رہے اور اتنی واضح اتنی کھلی کھلی یہ حقیقت ہر ایک کے پیش نظر رہے کہ ہم بطور جماعت کے زندہ ہیں اور بطور جماعت کے ہمارے سب دکھ اجتماعی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر یہ یقین پیدا ہو جائے کسی جماعت میں تو اس کی قربانی کا معیار عام دنیا کی جماعتوں سے سینکڑوں گنا زیادہ بڑھ جاتا ہے''۔

(خطبات طاہر جلد 5 ص 220)

اس تحریک میں حضور نے اپنی طرف سے دو ہزار پاؤنڈ دینے کا اعلان فرمایا نیز بتایا کہ انگلستان کی جماعت کے ایک دوست پہل کر گئے ہیں کہ باقی تو اس کی بابت مشورے دیتے رہے لیکن انہوں نے ایک ہزار پاؤنڈ کا چیک بھجوا دیا۔

(خطبات طاہر عیدین ص 60)

کفالت یتامیٰ کی تحریکات

حضور نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اکتوبر 1986ء بمقام بیت فضل لندن میں ایلسلواڈور میں آنے والے زلزلہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں جو تباہی آئی ہے اس کے نتیجہ میں بہت سے بچے یتیم ہو گئے ہیں اس لئے احباب جماعت کے افراد ان کی کفالت کی ذمہ داری لیں اور یتامیٰ کی حفاظت کریں۔ اس ضمن میں حضور نے بتایا کہ ایک مخلص احمدی نے چالیس لاکھ روپے دیئے ہیں کہ اس سے جماعت جس طرح چاہے یتیم خانہ کھولے۔ (خطبات طاہر جلد 5 ص 691,690)

جوبلی منصوبہ کے تحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جنوری 1991ء میں کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی۔ اس تحریک کا نام کفالت یکصد یتامیٰ کمیٹی رکھا گیا۔

اس تحریک میں خدا کے فضل سے مخلصین جماعت نے بشاشت قلبی کے ساتھ حصہ لیا اور دل کھول کر عطایا پیش کئے اور اب بھی کر رہے ہیں۔ یہ تحریک مرکزی انتظام کے تحت ربوہ میں کام کر رہی ہے اور اگرچہ اس کا نام یکصد یتامیٰ تھا لیکن یہ فیض خدا کے فضل سے جنوری 2008ء تک 2500 یتامیٰ تک پہنچ چکا ہے اور اس کمیٹی کی نگرانی میں یہ بچے نہ صرف اپنے اخراجات حاصل کر رہے ہیں بلکہ ان کی روحانی تربیت کا انتظام بھی اس کمیٹی کی نگرانی میں کیا گیا اور مربیان کرام پاکستان بھر کے احمدی یتیم بچوں کی دیکھ بھال اور نگرانی کے لئے دورے کرتے اور ان کی دینی و دنیاوی تعلیم کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس تحریک پر احباب جماعت نے دل کھول کر لبیک کہا ہے اور یہ فیض جاری ہے جس کے ذریعہ سے جہاں یتامیٰ کی کفالت ہو رہی ہے وہاں یہ تحریک عطایا دینے والے احباب کے لئے قرب الٰہی کا حصول پانے کا موجب بن رہی ہے۔

1989ء میں سلمان رشدی کے خلاف ہونے والے مظاہروں میں بہت سے بچے یتیم ہو گئے۔ حضور نے محض محبت رسولؐ میں ان کی کفالت کا اعلان فرمایا۔

(الفضل 5 اپریل 1989ء)

حضور نے 29 جنوری 1995ء کے خطبہ میں سیرالیون میں یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کی طرف خصوصی طور پر جماعت کو متوجہ کیا۔

29 جنوری 1999ء کو حضور نے افریقن ممالک خصوصاً سیرالیون کے مسلمان یتامیٰ اور بیوگان کی خدمت کی عالمی تحریک کی اور فرمایا یتامیٰ کو گھروں میں پالنے کی رسم زندہ کریں۔ 5 فروری 1999ء کو حضور نے عراق کے یتیموں اور بیواؤں کے لئے خصوصی دعاؤں اور خدمت خلق کی تحریک فرمائی۔

مریم شادی فنڈ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 21 فروری 2003ء بمقام بیت فضل لندن میں غریب بچیوں کی شادی کے انتظامات کے لئے ایک فنڈ قائم کرنے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

''میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جن کی بیٹیاں بیاہنے والی ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے حسب توفیق اپنی طرف سے بھی کچھ ان کو پیش کرتا ہوں ...... اگر میرے اندر اتنی توفیق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدا تعالیٰ کی جماعت غریب نہیں ہے بہت روپیہ ہے جماعت کے پاس ...... ان کی بیٹیاں خیر و خوبی کے ساتھ اپنے گھروں کو روانہ ہوں''۔ (الفضل 29 اپریل 2003ء)

حضور کی اس تحریک پر جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور صرف ایک ہفتہ میں ایک لاکھ نو ہزار سے زائد پاؤنڈ اکٹھے ہو گئے۔ بعض خواتین نے اپنے زیور پیش کر دیئے۔ اس فنڈ کا نام آپ کی والدہ ماجدہ کے نام پر مریم شادی فنڈ رکھا گیا اور حضور نے فرمایا ''امید ہے اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہو گا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا''۔ (الفضل 6 مئی 2003ء)

احمدی شاعر عبدالکریم قدسی نے اس کا کیا خوبصورت نقشہ کھینچا ہے۔

ایک محبت کا ہے دریا مریم شادی فنڈ
دریا وہ جو ختم نہ ہو گا مریم شادی فنڈ
ہر اک مفلس زادی رخصت ہو گی عزت سے
اک باعزت روشن رستہ مریم شادی فنڈ
اجڑے بچھڑے لوگوں پر رکھے شفقت کا ہاتھ
خاموشی سے کرے کفالت مریم شادی فنڈ
ایسی کوئی مثال نہیں ہے اس دنیا کے پاس
ماں کا پیار اور باپ کی شفقت مریم شادی فنڈ

(الفضل 2 اپریل 2003ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

خدمت خلق کی عمومی تحریک

12 ستمبر 2003ء کو نویں شرط بیعت کی تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ حسب توفیق انفرادی طور پر خدمت خلق کرتی ہے اور اپنے عہد بیعت کو نبھاتی ہے۔ پھر فرمایا:۔

جماعتی سطح پر یہ خدمت انسانیت حسب توفیق ہو رہی ہے، مخلصین جماعت کو خدمت خلق کی غرض سے اللہ تعالیٰ توفیق دیتا ہے، وہ بڑی بڑی رقوم بھی دیتے ہیں جن سے خدمت انسانیت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے افریقہ میں بھی اور ربوہ اور قادیان میں بھی واقفین ڈاکٹر اور اساتذہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ لیکن میں ہر احمدی ڈاکٹر، ہر احمدی ٹیچر اور ہر احمدی وکیل اور ہر وہ احمدی جو اپنے پیشے کے لحاظ سے کسی بھی رنگ میں خدمت انسانیت کر سکتا ہے، غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آ سکتا ہے، ان سے یہ کہتا ہوں کہ وہ ضرور غریبوں اور ضرورتمندوں کے کام آنے کی کوشش کریں۔ تو اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں پہلے سے بڑھ کر برکت عطا فرمائے گا انشاء اللہ۔

(الفضل 13 جنوری 2004ء)

احمدی ڈاکٹرز کو وقف کی تحریک

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ یوکے 2003ء کے موقع پر دوسرے دن اپنے خطاب میں فرمایا:۔

''افریقہ میں جو ہمارے ہسپتال ہیں ان میں ڈاکٹروں کی بہت ضرورت ہے یہ بھی میں تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحبان کو کہ اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کریں اور کم از کم تین سال تو ضرور ہو۔ اور اگر اس سے اوپر جائیں 6 سال یا 9 سال تو اور بھی بہتر ہے۔

اسی طرح فضل عمر ہسپتال ربوہ کے لئے بھی ڈاکٹرز کی ضرورت ہے تو ڈاکٹر صاحبان کو آج اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں عارضی وقف کی تحریک کرتا ہوں اپنے آپ کو خدمت خلق کے اس کام میں جو جماعت احمدیہ سرانجام دے رہی ہے پیش کریں اور یہ ایک ایسی خدمت ہے جس کے ساتھ دنیا تو آپ کما ہی لیں گے دین کی بہت بڑی خدمت ہو گی اور اس کا اجر اللہ تعالیٰ آپ کی نسلوں تک کو دیتا چلا جائے گا''۔

(الفضل انٹرنیشنل 12 ستمبر 2003ء ص 3)

پھر حضور نے 17 اکتوبر 2003ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

جلسے پر میں نے ڈاکٹروں کو توجہ دلائی تھی کہ ہمارے افریقہ کے ہسپتالوں کے لئے ڈاکٹر مستقل یا عارضی وقف کریں۔ اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات بہت بہتر ہیں۔ وہ دقتیں اور وہ مشکلات بھی نہیں رہیں جو شروع کے واقفین کو پیش آئیں اور اکثر جگہ تو بہت بہتر حالات ہیں اور تمام سہولیات میسر ہیں اور اگر کچھ تھوڑی بہت مشکلات ہوں بھی تو اس عہد کو سامنے رکھیں کہ محض للہ اپنی خداداد طاقتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچاؤں گا۔ آگے آئیں اور مسیح الزمان سے باندھے ہوئے اس عہد کو پورا کریں اور ان کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اسی طرح ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے لئے بھی ڈاکٹروں کی ضرورت ہے وہاں بھی ڈاکٹر صاحبان کو اپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

پھر پاکستان میں بھی اور دوسرے ملکوں میں بھی بچوں کی تعلیم اور مریضوں کے علاج کے لئے مستقلاً احباب جماعتی انتظام کے تحت مالی اعانت کرتے ہیں اور پاکستان اور ہندوستان جیسے ملکوں میں جہاں غربت بہت زیادہ ہے اس مقصد کے لئے مالی اعانت کرنے والے اس خدمت کی وجہ سے مریضوں کی دعائیں لے رہے ہیں۔ تو اس نیک کام کو بھی احباب جماعت کو جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر جاری رکھنا چاہئے اور پہلے سے بڑھ کر کرنا چاہئے کہ دکھوں میں اضافہ بھی بڑی تیزی سے ہو رہا ہے۔

(الفضل 16 فروری 2004ء)

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے لئے تحریک

خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء میں حضور نے فرمایا:۔

میں احمدی ڈاکٹروں سے خصوصاً کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں پر بڑا فضل فرمایا ہے اور خاص طور پر امریکہ اور یورپ کے جو ڈاکٹر صاحبان ہیں۔ اسی طرح پاکستان میں بھی بعض ایسے ڈاکٹرز ہیں جو مالی لحاظ سے بہت اچھی حالت میں ہیں۔

اگر آپ لوگ خدا کی رضا حاصل کرنے اور غریب انسانیت کی خدمت کے لئے اس ہارٹ انسٹیٹیوٹ کو مکمل کرنے میں حصہ لیں تو یقیناً آپ ان لوگوں میں شامل ہوں گے جن کو خدا بے انتہا نوازتا ہے اور ان کے اس فعل کا اجر اس کے وعدوں کے مطابق خدا کے پاس بے انتہا ہے۔ کوشش کریں کہ جو وعدے کریں انہیں جلد پورا بھی کریں۔ اس ادارے کو مکمل کرنے کی میری بھی شدید خواہش ہے۔ کیونکہ میرے وقت میں شروع ہوا اور انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے وہ خواہش پوری کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو یہ موقع دے رہا ہے کہ اس نیک کام میں، اس کار خیر میں حصہ لیں اور شامل ہو جائیں اور اس علاقے کے بیمار اور دکھی لوگوں کی دعائیں لیں۔ آجکل دل کی بیماریاں بھی زیادہ ہیں۔ ہر ایک کو علم ہے کہ ہر جگہ بے انتہا ہوگئی ہیں اور پھر علاج بھی اتنا مہنگا ہے کہ غریب آدمی تو افورڈ (Afford) کر ہی نہیں سکتا۔ ایک غریب آدمی تو علاج کروا ہی نہیں سکتا۔ پس غریبوں کی دعائیں لینے کا ایک بہترین موقع ہے جو اللہ تعالیٰ آپ کو دے رہا ہے۔ اس سے فائدہ اٹھائیں۔......

(الفضل 6دسمبر 2005ء)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا سنگ بنیاد 23 نومبر 2003ء کو رکھا گیا اور یکم رمضان المبارک 15 ستمبر 2007ء سے مرحلہ وار مریضوں کا علاج شروع کیا گیا۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں سے کئی انتہائی Serious مریضوں کو معجزانہ طور پر شفاء ملی۔ کئی مریض اس حالت میں آئے کہ ان کو فوری طور پر مصنوعی سانس دے کر انتہائی نگہداشت میں رکھا گیا اور ضرورت پڑنے پر فوراً ان کی انجیو پلاسٹی بھی کی گئی۔ ایک ایسا پروسیجر (Stem cell for heart repair) بھی کیا گیا جو پاکستان میں اپنی نوعیت کا منفرد طریقہ علاج ہے۔

شعبہ اندرونی مریضان میں فی میل کارڈیک وارڈ اور High Dependency Unit کا آغاز کیا گیا۔ (الفضل 3 جنوری 2008ء)

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یو کے کے سالانہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے 19 مئی 2007ء کو حضور نے نور ہسپتال قادیان کے لئے ڈاکٹروں کو خدمت کی تحریک فرمائی۔

(الفضل انٹرنیشنل 15 جون 2007ء ص 9)

عیادت مریضان کی تحریک

خطبہ جمعہ 15 اپریل 2005ء میں حضور نے عیادت مریض آنحضرت ﷺ کے اسوہ کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"مریضوں کی عیادت کرنا بھی خدا تعالیٰ کے قرب کو پانے کا ہی ایک ذریعہ ہے۔ ہمیں اس طرف توجہ دینی چاہئے خاص طور پر جو ذیلی تنظیمیں ہیں ان کو میں ہمیشہ کہتا ہوں۔ خدمت خلق کے جو ان کے شعبے ہیں۔ لجنہ کے، خدام کے، انصار کے ایسے پروگرام بنایا کریں کہ مریضوں کی عیادت کیا کریں، ہسپتالوں میں جایا کریں۔ اپنوں اور غیروں کی سب کی عیادت کرنی چاہئے اس میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ بھی ایک سنت کے مطابق ہے اور ہمیشہ اس کوشش میں رہنا چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے قرب پانے کے ذریعے ہم اختیار کریں"۔ (روزنامہ الفضل 8 نومبر 2005ء)

امداد مریضان کی تحریک

عالمی تنظیم آکسفیم کے مطابق دنیا کی 85 فیصد آبادی غربت کی وجہ سے مہنگی ادویات تک رسائی نہیں رکھتی۔ اور مہلک امراض کے باعث جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 28 نومبر 2007ء)

حضور نے خطبہ عیدالفطر 13 اکتوبر 2007ء میں فرمایا:۔

"امداد مریضان کی ایک مد ہے اس میں پاکستان میں تو باقاعدہ طریقہ اور نظام رائج ہے جس کے تحت مریضوں کو جو ہسپتال میں آنے والے ہیں، علاج سے مدد کی جاتی ہے قادیان میں بھی اور اس کے علاوہ دنیا میں بھی رائج ہے لیکن باقاعدہ قادیان اور ربوہ میں زیادہ ہے۔ دوائیاں اور علاج اب اتنی مہنگی ہوگئی ہیں کہ غریب آدمی کی پہنچ سے یہ معاملہ بہت دور ہو چکا ہے، بعض علاج اس لئے نہیں کرواتے کہ پیسے نہیں ہوتے تو باوجود خواہش کے بعض دفعہ محدود وسائل کی وجہ سے ایسے مریضوں کی پوری طرح مدد نہیں کی جاسکتی۔ ایسے احباب جو مالی حالت میں بہتر ہیں، وہ جن کو خود یا جن کے مریضوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے شفا دی ہے، مریضوں کی شفایابی پر اپنی حیثیت کے مطابق اگر مریضوں کے لئے مدد کیا کریں تو بہت بڑی تعداد ضرورت مند مریضوں کی جو ہے ان کی مدد ہو سکتی ہے، بچوں کی پیدائش کے مرحلے سے عورتیں گزرتی ہیں، بڑا تکلیف دہ مرحلہ ہوتا ہے، اس شکرانے کے طور پر مریضوں کی مدد کا خیال آنا چاہئے، صرف مٹھائیاں کھانا کھلانا ہی کام نہ ہو"۔

احمدی انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کو خدمت کی تحریک

9 مئی 2004ء کو حضور نے انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے یورپین چیپٹر کے پہلے سمپوزیم سے خطاب کرتے ہوئے افریقہ میں بیوت الذکر، مشن ہاؤسز، سکولوں اور ہسپتالوں کی عمارت کی تعمیر کے لئے احمدی انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کو خدمت کی دعوت دی۔ آپ نے فرمایا:۔

جماعت ان ممالک میں مختلف مقاصد کے لئے عمارات تعمیر کر رہی ہے۔ مثلاً (بیوت الذکر)، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال وغیرہ۔ اس کے لئے بھی سول انجینئرز اور آرکیٹیکٹ کو ان ممالک میں خدمت کی غرض سے جانا چاہئے مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ میں سے اکثر سفر کے تمام اخراجات آسانی سے خود برداشت کر سکتے ہیں اور بعض ممالک میں تو ہمارے پاس کوئی انجینئر یا آرکیٹیکٹ بھی نہیں ہیں جو ہمیں یہ مشورہ دے سکیں کہ کس قسم کی عمارتیں ہمیں بنانی چاہئیں جس سے ہمارا خرچ بھی کم ہو اور عمارت بھی بہتر ہو۔ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے کچھ انجینئرز اور آرکیٹیکٹ اپنے آپ کو پیش کرتے ہوئے وقف عارضی کے تحت ان ملکوں میں جائیں گے اور ہمیں یہ مشورہ دیں گے کہ ہم کس طرح کم خرچ پر یہ عمارات بنا سکتے ہیں جو کہ کم خرچ کے ساتھ ساتھ خوبصورت بھی نظر آئیں۔......

ایک اور بڑی دقت افریقی ممالک میں بجلی یا برقی طاقت کا میسر نہ آنا ہے۔ اس سلسلہ میں میرے خیال میں ہمیں سورج سے حاصل کردہ توانائی کے متعلق غور کرنا چاہئے کیونکہ بعض علاقوں میں ڈیزل یا پٹرول سے چلنے والے جنریٹر (Generator) کا استعمال بھی آسان نہیں ہے بعض گاؤں سڑک سے 80,70 میل دور ہوتے ہیں یا ان جگہوں سے جہاں سے پٹرول یا ڈیزل ملتا ہے بہت دور ہوتے ہیں اور دوسرے یہ کہ ان جنریٹرز کے بریک ڈاؤن کی صورت میں کوئی مکینک بھی نہیں مل سکتا جو مرمت کر سکے۔

(روزنامہ الفضل 30 جون 2004ء)

احمدی انجینئرز کی خدمات کے متعلق الگ مضمون شامل اشاعت ہے۔

سونامی کے متاثرین کے لئے ریلیف فنڈ کی تحریک

26 دسمبر 2004ء کو براعظم ایشیا کے جنوبی ممالک سماٹرا، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، ملائشیا، سری لنکا مالدیپ اور بھارت سمیت 2000 کلومیٹر سے بھی زائد رقبہ پر مشتمل خطہ میں ہولناک سمندری زلزلہ اور سونامی لہروں کی قیامت نے یکلخت دو لاکھ سے بھی زائد انسانی جانوں کو نگل لیا۔ انسانی ہمدردی کے ناطے امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مخلصین جماعت احمدیہ عالمگیر کو بھی آفت زدگان کی امداد کے لئے زیادہ سے زیادہ ریلیف مہیا کرنے کی تلقین فرمائی اور اس کام کو فوری طور پر شروع کرنے کے لئے مرکزی فنڈ سے دس لاکھ روپے کی رقم مرحمت فرمائی۔ جماعتی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

ہیومینیٹی فرسٹ جو جماعتی ادارہ ہے خدمت خلق کا اس کے تحت مختلف ملکوں میں ذمہ داری سونپی گئی تھی۔ اس کے تحت جماعت جرمنی نے اور بھارت نے مل کر ہندوستان میں یہ خدمت خلق کی کارروائی کی اور علاج معالجے کی وہاں سہولتیں بہم پہنچا رہے ہیں۔ ساڑھے چار ہزار کے قریب مریضوں کا علاج ہو چکا ہے اور تقریباً ساڑھے تین ہزار ایسے لوگ جن کو کھانے پینے کی ضرورت تھی ان کو خوراک مہیا ہوتی ہے اور ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کے ذریعے سے تقریباً سات لاکھ اور کچھ یو کے کی جماعت نے دیا۔ تو آٹھ لاکھ ڈالر سے اوپر۔ ان کا خیال ہے کہ ہم کم از کم ایک ملین ڈالر پیش کریں، اس خدمت خلق کے لئے خرچ کریں۔ اس کے علاوہ دنیا کی جماعتوں میں بھی ہر ملک میں اپنے اپنے وسائل کے لحاظ سے وہاں کے ان ملکوں کے سفارت خانوں میں مدد کے چیک جماعت کی طرف سے دیئے ہیں...... سری لنکا بھی ڈاکٹروں کا وفد بھجوایا گیا تھا...... یہ بھی روزانہ خدمت کرتے رہے۔ پھر کچھ مچھیرے تھے جن کی کشتیاں تباہ ہوگئی تھیں۔ ان کشتیوں کی مرمت کی۔ پھر انڈونیشیا میں امریکہ اور یو کے، دونوں اس خدمت کا فرض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور یہاں ایک جگہ Lamno سب سے زیادہ متاثرہ علاقہ ہے۔ اور یہاں اتنی اونچی لہریں آئی ہیں کہ تین تین منزلہ مکانوں کی چھتوں پہ کشتیاں اور جہاز جا کے کھڑے ہوگئے۔ اور میل ہا میل تک سمندری لہروں نے انسانی آبادی کا نام ونشان مٹا دیا۔ صرف جماعت احمدیہ ہے جس نے یہاں متاثرین کے لئے خوراک کی صورت مہیا کی ہے۔ اور کوئی بھی تنظیم یہاں تک ابھی خدمت کے لئے نہیں پہنچی۔ پھر Lambaro میں یہاں بھی آٹھ سو سے ہزار افراد تک بچے ہوئے لوگوں کی روزانہ خدمت چالیس خدام کر رہے ہیں۔ تین وقت کا کھانا ان کو مہیا ہوتا ہے۔ اب انڈونیشیا کی جماعت کا پلان یہ بھی ہے، ان کو اس بات کی اجازت بھی دے دی ہے کہ آئندہ دو ماہ تک جب تک وہ سیٹل نہیں ہو جاتے وہاں ان لوگوں کے لئے جو بچے ہیں خوراک کا انتظام ہوتا رہے۔

آزاد کشمیر کے زلزلہ زدگان کے لئے تحریک

8 اکتوبر 2005ء کو پاکستان اور آزاد کشمیر میں تباہ کن زلزلہ آیا جس سے لاکھوں لوگ متاثر ہوئے۔ ان کی امداد کے لئے حضور نے 14 اکتوبر 2005ء کے خطبہ میں تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

گوکہ اس زلزلے کے بعد سے فوری طور پر ہی افراد جماعت بھی اور جماعت احمدیہ پاکستان بھی اپنے ہم وطنوں کی، جہاں تک ہمارے وسائل ہیں، مصیبت زدوں کی مدد کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔لیکن میں پھر بھی ہر پاکستانی احمدی سے یہ کہتا ہوں، ان کو یہ توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ ان حالات میں جبکہ لاکھوں افراد بے گھر ہو چکے ہیں، کھلے آسمان تلے پڑے ہوئے ہیں، حتی المقدور ان کی مدد کریں۔ جو پاکستانی احمدی باہر کے ملکوں میں ہیں، ان کو بھی بڑھ چڑھ کر ان لوگوں کی بحالی اور ریلیف (Relief) کے کام میں حکومت پاکستان کی مدد کرنی چاہئے۔وہاں کی ایمبیسیوں نے جہاں جہاں بھی فنڈ کھولے ہوئے ہیں اور جہاں ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) نہیں ہے، ان ایمبیسیز میں جا کر مدد دے سکتے ہیں۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 612)

حضور انور نے ایک خط کے ذریعہ صدر اور وزیر اعظم پاکستان کو امداد کا یقین دلایا۔اسی طرح ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے 10 لاکھ روپے حکومت کے فنڈ میں فوری طور پر جمع کرا دیئے نیز ''انسانی ہمدردی کی مدّ'' کے تحت پورے ملک میں امدادی رقوم کی فراہمی شروع کر دی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے بے پناہ خدمت کی توفیق پائی۔جس کی کسی قدر تفصیل حضور انور کے خطبات میں موجود ہے۔

جلسہ سالانہ یوکے 2006ء کے موقع پر حضور نے ان خدمات کا طائرانہ ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

جو پاکستان میں زلزلہ آیا تھا اس میں ہیومینیٹی فرسٹ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام کیا ہے اور کینیڈا، امریکہ، جرمنی، یوکے اور ہالینڈ وغیرہ سے وہاں ڈاکٹروں اور رضاکاروں وغیرہ کی ٹیمیں گئی ہیں اور کام کرتی رہیں اور انہوں نے چھ مہینے سے زائد عرصہ تک کام کیا ہے۔اسی کام کو دیکھتے ہوئے اقوام متحدہ نے اس تنظیم کو رجسٹرڈ کیا ہے۔ 75 ہزار زخمیوں اور مریضوں کو ہمارے ڈاکٹروں نے دیکھا ہے۔ پاکستان میں 5 لاکھ 20 ہزار کلوگرام امدادی سامان دیا گیا۔جس میں خوراک اور دوسری چیزیں شامل ہیں۔39 ہزار متاثرین کو عارضی رہائش گاہ کی سہولت دی گئی۔جن میں ٹینٹ اور جستی چادروں کے شیلٹرز وغیرہ شامل تھے۔

(الفضل 4/اگست 2006ء)

یتامیٰ کی خدمت کی تحریک

حضور نے خطبہ جمعہ 23 جنوری 2004ء میں فرمایا:۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں یتامیٰ کی خبرگیری کا بڑا اچھا انتظام موجود ہے۔ مرکزی طور پر بھی انتظام جاری ہے گو اس کا نام یکصد یتامیٰ کی تحریک ہے لیکن اس کے تحت سینکڑوں یتامیٰ بالغ ہو کر پڑھائی مکمل کر کے کام پر لگ جانے تک ان کو پوری طرح سنبھالا گیا۔اسی طرح لڑکیوں کی شادیوں تک کے اخراجات پورے کئے جاتے رہے اور کئے جا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اس میں دل کھول کر امداد کرتی ہے اور زیادہ تر جماعت کے جو مخیّر احباب ہیں وہی اس میں رقم دیتے ہیں۔ الحمدللہ، جزاک اللہ، ان سب کا شکریہ۔

اب میں باقی دنیا کے ممالک کے امراء کو بھی کہتا ہوں کہ اپنے ملک میں ایسے احمدی یتامیٰ کی تعداد کا جائزہ لیں جو مالی لحاظ سے کمزور ہیں، پڑھائی نہ کر سکتے ہوں، کھانے پینے کے اخراجات مشکل ہوں اور پھر مجھے بتائیں۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں، اسی طرح بنگلہ دیش ہے، ہندوستان ہے، اس طرف کافی کمی ہے اور توجہ دینے کی ضرورت ہے۔تو باقاعدہ ایک سکیم بنا کر اس کام کو شروع کریں اور اپنے اپنے ملکوں میں یتامیٰ کو سنبھالیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ جماعت میں مالی لحاظ سے مضبوط حضرات اس نیک کام میں حصہ لیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے سنبھالنے میں جو اخراجات ہوں گے ان میں کوئی کمی نہیں پیش آئے گی۔لیکن امراء جماعت یہ کوشش کریں کہ یہ جائزے اور تمام تفاصیل زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک مکمل ہو جائیں اور اس کے بعد مجھے بھجوائیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم یتامیٰ کا جو حق ہے وہ ادا کر سکیں۔ (الفضل 19 نومبر 2004ء)

غریب بچیوں کی شادی کے لئے امداد کی تحریک

حضور نے شادی بیاہ کے موقع پر اسراف سے بچنے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ ان مواقع پر غریب بچیوں کی شادی کے لئے رقم فراہم کی جائے۔

حضور نے خطبہ جمعہ 3 جون 2005ء میں فرمایا:۔

''جو لوگ باہر کے ملکوں میں ہیں اپنے بچوں کی شادیوں پر بے شمار خرچ کرتے ہیں۔اگر ساتھ ہی پاکستان، ہندوستان یا دوسرے غریب ممالک میں غریب بچوں کی شادیوں کے لئے کوئی رقم مخصوص کر دیا کریں تو جہاں وہ ایک گھر کی خوشیوں کا سامان کر رہے ہوں گے وہاں یہ ایک ایسا صدقہ جاریہ ہوگا جو ان کے بچوں کی خوشیوں کی بھی ضمانت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیکیوں کو ضائع نہیں کرتا۔پھر بعض صاحب حیثیت لوگوں میں بے تحاشا نمود و نمائش اور خرچ کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ شادیوں پر بے شمار خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔کئی کئی قسم کے کھانے پک رہے ہوتے ہیں جو اکثر ضائع ہو جاتے ہیں۔ یہاں سے جب خاص طور پر پاکستان میں جا کر شادیاں کرتے ہیں اگر سادگی سے شادی کریں اور بچت سے کسی غریب کی شادی کے لئے رقم دیں تو وہ اللہ کی رضا حاصل کر رہے ہوں گے۔

(خطبات مسرور جلد 3 ص 334)

مریم شادی فنڈ پہلے سے قائم تھا اس میں شمولیت کی یاد دہانی کراتے ہوئے خطبہ عید الفطر 13/اکتوبر 2007ء میں فرمایا۔

(روزنامہ الفضل 6 دسمبر 2005ء)

حضور انور نے خطبہ عید الفطر 13/اکتوبر 2007ء میں فرمایا:۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ایک تحریک تھی مریم شادی فنڈ کی، اس میں اگر باہر کے ملکوں میں رہنے والے چندہ دیں تو کئی غریب بچیوں کی شادی میں مدد ہو جاتی ہے، شروع میں مختلف ممالک سے وعدے ہوئے جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پیش کئے لیکن وہ ایک دفعہ پیش کر کے ختم ہو گئے گو کہ جماعت اپنے وسائل کے لحاظ سے مدد کرتی رہتی ہے چاہے اس مد میں رقم ہو یا نہ ہو لیکن پوری طرح پھر بھی نہیں کی جا سکتی اگر صاحبِ حیثیت اپنے بچوں کی شادیوں پر غریبوں کا خیال رکھیں تو جہاں اللہ تعالیٰ ان کو اللہ کی خاطر خرچ کرنے پر ثواب دے رہا ہوگا وہاں ان غریبوں کی دعاؤں سے ان کے اپنے بچوں کے گھروں میں بھی برکت پڑ رہی ہوگی، کئی احمدی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے ہیں جن کو اس بات کا احساس ہے جو اپنے ایک بچے کی شادی پر دس غریب بچیوں کی شادی کا خرچ اٹھاتے ہیں، بعض فضول خرچ ہیں دو دو لاکھ روپے کا جوڑا بنا لیتے ہیں جبکہ اس رقم سے پانچ غریب بچیوں کا جہیز بن جاتا ہے تو ایسے لوگوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اگر اتنے قیمتی جوڑے بنانے کی اللہ تعالیٰ نے انہیں وسعت دی ہوئی ہے تو پھر غریبوں کو کم از کم ایک مہنگے جوڑے کے برابر تو دے دیں تاکہ وہ بھی غریبوں کی خوشیوں میں شامل ہو سکیں اور غریبوں کی دعائیں لے سکیں، یہ اتنے مہنگے جوڑے جو ہیں یہ تو ایک دفعہ پہن کے یا دو دفعہ پہن کے ضائع ہو جاتے ہیں، کام نہیں آتے لیکن غریب کی دعائیں اور اللہ کی رضا تو ہمیشہ ساتھ رہنے والی چیز ہے۔

(خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات ص 560)

بیوت الحمد سکیم میں شرکت کی تحریک

حضور نے خطبہ عید الفطر 13/اکتوبر 2007ء میں بیوت الحمد سکیم کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:۔

پھر بیوت الحمد سکیم ہے، یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے شروع فرمائی تھی جس سے شروع میں ربوہ میں سو گھر بنا کر غریب، ضرورت مندوں کو دینے تھے تو اللہ کے فضل سے یہ مکمل ہو گئی، اس کے علاوہ بھی مختلف جگہوں پر لوگوں کے گھروں میں ان کو بڑھانے میں یا گنجائش کے مطابق کمرے بنانے کے لئے مدد دی گئی، قادیان میں بھی بیوت الحمد کے تحت گھر بنائے گئے ہیں پھر پاکستان میں اور مختلف ملکوں میں جیسا کہ میں نے کہا مکان بھی بنا کر دیئے گئے ہیں، مختلف جگہوں پر بھی مدد دی گئی ہے تو یہ بھی ایک ایسی جائز اور انتہائی ضرورت ہے جس کی طرف احمدیوں کو توجہ دینی چاہئے اپنے غریب بھائیوں کی ضرورت پوری کرنے کے لئے، کئی احمدی جب اللہ کے فضل سے اپنے گھر بناتے ہیں تو اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں، بعض نے اپنا بڑا قیمتی گھر بنایا تو بیوت الحمد کے ایک مکمل گھر کا خرچہ بھی ادا کیا تو اگر تمام دنیا کے احمدیوں کے گھر خریدنے یا بنانے پر کچھ نہ کچھ اس مد میں دینے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تو کئی ضرورت مند غریب بھائیوں کا بھلا ہو سکتا ہے۔

(خلفاء احمدیت کی تحریکات اور ان کے شیریں ثمرات ص 561)

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زدجام عشق -/1500	شباب آور موتی -/700
زدجام عشق خاص -/9000	معجون فلاسفہ -/100
نواب شاہی -/9000	حب ہمزاد -/90
سونے چاندی گولیاں -/900	تریاق مثانہ -/300

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434,6211434

گولڈ کراس کوریئر کی جانب سے خوشخبری

اپنے عزیز رشتہ داروں کو ہر خوشی کے موقع پر چھوٹے بڑے پارسل بھجوانے کے ریٹ میں نمایاں کمی

وہی سروس اور وہی معیار

جو آپ زیادہ ریٹ میں بک کروائیں۔اب ہم سے سب سے کم ریٹ میں وہی سروس حاصل کریں۔

جرمنی اور یوکے ٹیکس نہ لگنے کی مکمل گارنٹی

بہترین سروس سب سے کم ریٹ

اعلیٰ اخلاق اور آپ کا بھرپور اعتماد تو پھر آپ زیادہ ریٹ پر پارسل کیوں بک کروائیں

آپ کے اعتماد کا نام

اسد رضوان گولڈ کراس کوریئر

ریلوے روڈ ربوہ

047-6215901,03156215901
03157250557

خدمتِ خلق

رنج و محن کے ہاتھوں ستائے بہت سے ہیں
غم بانٹنے اگر ہوں قرینے بہت سے ہیں

مقصود ہے جو خدمتِ خلق خدا اگر
اس کارِ خیر کے لئے رستے بہت سے ہیں

بیمار ہیں، دوا بھی نہیں اور خالی ہاتھ
گر ڈھونڈیئے تو ایسے گھرانے بہت سے ہیں

معصوم کر رہے ہیں دکانوں پہ کام کاج
نیت مدد کی ہو تو بہانے بہت سے ہیں

مفلس سفید پوش کہ پھیلائیں بھی نہ ہاتھ
ان سے ملو، خوشی کے ذریعے بہت سے ہیں

جن کمسنوں کو عید پہ کپڑے نہیں ملے
محرومیوں کے ایسے بھی گوشے بہت سے ہیں

بیمار ہیں تو پرسشِ احوال کیجئے
ہمسائیگی کے حق کے دریچے بہت سے ہیں

خود غرضیوں کی آگ نے جھلسا کے رکھ دیئے
کہنے کو ہم نے شہر بسائے بہت سے ہیں

موضوع وسیع ہے قدسیؔ یہیں ختم کیجئے
مانا تیری بیاض کے صفحے بہت سے ہیں

عبدالکریم قدسی

تمام جماعت احمدیہ کو نیا سال مبارک ہو۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خلافت کی نعمت سے کما حقہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے

منصورہ سمیع اہلیہ چوہدری سمیع اللہ صاحب
صدر لجنہ ضلع وارا کین عاملہ ضلع وصدران لجنہ ضلع
وارا کین لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ضلع سرگودھا

بلوچ پراپرٹی سنٹر اینڈ موٹر پوائنٹ
ہر قسم کی جائیداد نیز گاڑیوں کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
17 بلال مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
فون آفس 047-6213439 موبائل 0300-7710709
0345-6311000
پروپرائٹر: آصف بلوچ
Email:asifbaloch453@hotmail.com

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔
رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

بفضل خدا تعالیٰ تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 100 سے زائد سال
1907ء سے طب یونانی کا مایہ ناز ادارہ
ہمارے شفاخانہ پر مرض اٹھراء، مردانہ، زنانہ، بچگانہ پیچیدہ امراض کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے
قادیان کے قدیمی مشہور شفاخانہ کی چند آزمودہ ادویات

اکسیر اٹھرا
ہر قسم کی مرض اٹھرا کیلئے مجرب دوا

گھر کا چراغ
اولاد نرینہ کیلئے بہترین دوا

قادیان کا قدیم مشہور عالم بے نظیر تحفہ
سرموں کا سرتاج
سرمہ نور رجسٹرڈ

مقوی دماغ
دماغی کمزوری، نسیان کو دور کر کے یادداشت قوت حافظہ تیز کرتا ہے
Harbal Brain Tonic to Increase Memory
طالب علموں کیلئے خاص دوا

نورانی کاجل
آنکھوں کی صفائی اور خوبصورتی کیلئے بہترین تحفہ

حیات ہیئر ٹانک
(بالوں کا حقیقی محافظ)
خشکی کو دور کر کے بال لمبے اور خوبصورت کرتا ہے

بواسیری
خونی و بادی بواسیر کیلئے آزمودہ دوا

مردوں کیلئے:
طاقت کی خاص گولی، شاہی کیپسول
کھوئی ہوئی طاقت مکمل کورس جراثیمی

عورتوں کیلئے:
سیلان الرحم، سیلان الرحم خاص
لیکوریا کیلئے بہترین دوا

فہرست ادویہ مفت طلب کریں
برانچیں
گولبازار ربوہ فون نمبر: 047-6214777 0333-6719009
ٹرنک بازار سیالکوٹ فون نمبر: 0524598577
گلی آبشار والی چونڈہ فون نمبر: 052-6211753
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ

"مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است" کے مطابق احمدیوں کا عملی اظہار

خدمت خلق کے میدان میں احمدیوں کے مثالی اور قابل تقلید نمونے

غربا پروری، مستحقین کی امداد، یتیموں اور بیواؤں سے ہمدردی اور مخلوق خدا کے ساتھ حسن سلوک کے نادر واقعات

مرتبہ: مکرم منیر احمد رشید صاحب

محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی

مکرم شریف احمد بانی صاحب اپنے والد محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی کی خدمت خلق کے میدان میں گراں قدر خدمات کا اس طرح تذکرہ کرتے ہیں کہ:

1964ء میں جماعت احمدیہ کلکتہ کے سولہ احباب وخواتین نے حج بیت اللہ شریف کا ارادہ کیا۔ ان میں محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی اور میری والدہ محترمہ بیگم زبیدہ بانی صاحبہ بھی شامل تھے۔ یہ لوگ اپنی سفری دستاویزات مکمل کروانے کے بعد کلکتہ سے بذریعہ ہوائی جہاز بمبئی پہنچے اور اس مبارک سفر کی ساری تیاریاں مکمل ہو گئیں۔ لیکن روانگی سے صرف ایک روز پہلے علم ہوا۔ کہ بعض لوگوں کی شرارت اور غلط پراپیگنڈا کی وجہ سے سعودی کونسل نے ویزا دینے سے انکار کردیا۔ اس اطلاع سے ان سولہ عازمین حج کو بہت دکھ ہوا۔ والد صاحب نے تمام رقم جو حج کے لئے خرچ ہونی تھی۔ راہ خدا میں دے دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس قربانی کو ضائع نہیں کیا اور آٹھ سال بعد اللہ تعالیٰ نے میرے والدین کو حج کی سعادت سے سرفراز کیا اور ان کی خدمت کے طفیل خاکسار کو حج کرنے کی توفیق عطا فرمائی خانہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ خانہ کعبہ میں مانگی جانے والی دعا رائیگاں نہیں جاتی میری والدہ نے خانہ کعبہ میں بڑے درد سے یہ دعا مانگی تھی۔ کہ جس طرح نہر زبیدہ مکہ والوں کو پانی فراہم کر رہی ہے ۔ مجھے بھی خدمت خلق کی کسی ایسی عظیم الشان خدمت کی توفیق عطا فرما۔ درددل سے مانگی ہوئی یہ دعا قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے خاندان کو توفیق دی۔ کہ ربوہ میں فضل عمر ہسپتال کے بیگم زبیدہ بانی ونگ کا منصوبہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خاص شفقت فرمائی۔ خواتین کے لئے اس علیحدہ ونگ کی منظوری دی۔ مزید برآں "بیگم زبیدہ بانی ونگ" نام رکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرمائے اور اس کا اجر میرے بزرگ والدین کو پہنچتا رہے۔

جب یہ منصوبہ مکمل ہوگیا۔ تو خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی خدمت میں درخواست کی کہ اسی قسم کا ایک ونگ میں اپنے والد میاں محمد صدیق بانی صاحب کی طرف سے بنانا چاہتا ہوں۔ حضور کی طرف سے ارشاد موصول ہوا۔ کہ "طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ" کے نام سے ایک عظیم الشان منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے۔ آپ اسی میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ خاکسار نے حضور کی خدمت میں درخواست بھیج دی اور وہ تمام رقم جو میں خرچ کرنے کی نیت کر چکا تھا۔ حضور پُر نور کی خدمت میں پیش کردی۔ حضور نے کمال شفقت سے میری درخواست منظور فرمائی اور جب یہ عظیم الشان ہسپتال مکمل ہوگیا۔ تو اس کی چوتھی منزل کو بیگم زبیدہ بانی ونگ کی عمارت سے ایک برج کے ذریعہ ملا دیا گیا اور طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی چوتھی منزل کو "صدیق بانی فلور" کا نام عنایت فرمایا۔

رفاہ عامہ کے کاموں کے والد صاحب متلاشی رہتے تھے اور ہمیشہ اس فکر میں رہتے تھے۔ کس کام میں مالی تعاون کر کے آپ ثواب حاصل کر سکتے ہیں۔ بیشمار رفاہی کاموں میں آپ نے حصہ لیا۔ بیوت الذکر اور ہسپتال کی تعمیر میں آپ کو خاص دلچسپی تھی۔ چنیوٹ اور کلکتہ میں بیوت الذکر کی تعمیر میں آپ کا حصہ بہت نمایاں ہے۔ ربوہ کی بنیاد رکھنے کے بعد جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے فضل عمر ہسپتال کی بنیاد رکھی۔ تو آپ نے اس وقت تین کمروں کی تعمیر کا پورا خرچ ادا کیا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ہسپتال کے انچارج تھے۔ اس زمانے میں ایک ایمبولینس خرید کر ہسپتال کے لئے دی۔

سید نور عالم صاحب ایم۔ اے مرحوم سابق امیر جماعت کلکتہ نے آپ کے بارہ میں لکھا:۔

اڑیسہ کے ایک غریب نو عمر لڑکے نے بانی صاحب مرحوم کو اپنا حال لکھا اور امداد طلب کی۔ اس لڑکے کی ایک ٹانگ کسی حادثہ کی وجہ سے ڈاکٹروں نے کاٹ دی تھی اور وہ ایک معطل زندگی گزارنے پر مجبور تھا۔ بانی صاحب نے اس کو کلکتہ بلوالیا۔ خود ڈاکٹروں کے پاس لے کر گئے اور بعد مشورہ آرڈر دے کر مصنوعی ٹانگ بنوائی دوران قیام اس لڑکے کے تمام مصارف کے متکفل رہے۔ بالآخر نئی ٹانگ کے ساتھ اسے سٹیشن پہنچایا۔ ہاتھ میں ٹکٹ دے کر ٹرین پر بٹھایا اور خدا حافظ کہہ کر گھر آئے۔

بانی صاحب کو قادیان اور درویشان قادیان سے والہانہ محبت تھی۔ تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان جاتے اور درویشوں کے پہننے اور اوڑھنے کا کافی سامان ساتھ لے جاتے ایک بار دسمبر کے شروع میں خاکسار بانی صاحب مرحوم سے ملنے ان کے گھر گیا۔ دیکھا کہ کمرے میں ہر طرف بے ترتیبی سے پارچات اور کمبلوں کے بنڈل رکھے ہوئے ہیں اور بانی صاحب زمین پر بیٹھے ہوئے کپڑے پیک کر رہے ہیں۔ خاکسار کے استفسار پر کہنے لگے۔ کہ گزشتہ دو ماہ سے قادیان کی بچیوں کے لئے میری بیوی، بہوئیں اور بیٹی خود ہی کپڑے سی رہی ہیں اور میں پیکنگ کا کام کرار ہا ہوں۔ (روزنامہ الفضل 10 جون 2010ء)

مکرم ماسٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب

مکرم بشارت احمد صاحب مکرم ماسٹر محمد اسلم جنجوعہ صاحب آف سرگودھا کے جذبہ خدمت خلق کو سراہتے ہوئے آپ کی نیکیوں کا تذکرہ یوں کرتے ہیں۔

آپ بنیادی طور پر سکول ماسٹر تھے۔ ڈاکٹری کا شوق تھا۔ دیسی ادویہ کا کورس کر کے کلینک بنالیا اور پوری تحصیل میں انتہائی مقبولیت حاصل کرلی۔ دو تین دفعہ ان کا کلینک سیل بھی کر دیا گیا۔ مگر خدمت خلق ہمیشہ جاری رہی انگریزی ادویات چھوڑ کر دیسی دواخانہ قائم کرلیا۔ ہر وقت کلینک پر رش رہتا۔ عورتیں بچے بڑے سبھی جسمانی دوائی کے ساتھ ساتھ روحانی باتیں بھی سنتے۔ "بسم اللہ کافی بسم اللہ شافی یا اللہ دے دے اس نوں معافی" ان کی خاص دعا تھی۔ کسی بھی گاؤں میں خدام الاحمدیہ یا انصاراللہ کے زیر انتظام میڈیکل کیمپ لگانا ہوتا تو ماسٹر صاحب حاضر ہوتے اور انتہائی کامیاب کیمپ رہتا باقاعدہ باجماعت نماز بھی وہاں ادا کی جاتی اور تعارف کروایا جاتا۔

کلینک پر جو بھی مریض آتا پیسے پوچھتا تو کہتے جتنے گھر سے نیت کر کے آئے ہو دے دو۔ اگر کسی کے پاس رقم نہ ہوتی تو دوائی تو مفت دیتے ہی تھے۔ ساتھ دودھ پینے کے لئے رقم اور گھر جانے کا کرایہ بھی اپنی جیب سے دیتے۔ انہوں نے اعلان کر رکھا تھا کہ کسی بھی مسلک کا کوئی مولوی ہو یا جماعتی عہدیدار فری علاج کروائے۔ ستر سال سے اوپر ہر مریض کا علاج فری کرتے تھے۔ عوام الناس کی خدمت کے لئے ایک تنظیم الفضل ویلفیئر سوسائٹی چک نمبر 98 شمالی کے نام سے رجسٹرڈ کروائی ہوئی تھی جس کے صدر وہ خود تھے۔ فوتگی کے موقع پر غربا کے لئے کفن، چینی کے بحران کے دوران سستی چینی فراہم کرواتے رہے، یتیموں اور بیواؤں کو وظیفے دلواتے، الفضل پبلک سکول قائم کیا، اسے رجسٹرڈ کروایا پھر اس کی دو مزید شاخیں کھولیں۔ ان کے کلینک پر ضرورتمندوں کا ہجوم ہر وقت رہتا۔ کوئی عرق بنا رہا ہے۔ کوئی دوائیں پکڑا رہا ہے۔ پولیس والوں سے بھی تعلقات تھے۔ رات کو گشت پارٹیاں اکثر ان کے کلینک پر آرام کرتیں۔ ان کی وفات پر غریب لوگ بے اختیار روتے رہے۔

(روزنامہ الفضل 25/اگست 2010ء)

مکرم میاں لئیق احمد صاحب

مکرمہ نزہت لئیق صاحبہ اپنے خاوند مکرم میاں لئیق احمد صاحب آف فیصل آباد کی نیکیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں:۔

ان کی شہادت کے بعد ایک غیراز جماعت شخص آیا اور میرے بیٹے سے تعزیت کرتے ہوئے، جبکہ اس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے، کہنے لگا کہ ایک موقعہ اس پر ایسا آیا کہ میرے سگے بھائیوں نے میری مدد کرنے سے انکار کردیا۔ میں بڑا پریشان تھا کہ اب کیا کروں؟ میں میاں صاحب کے پاس آیا اور اپنی داستان غم سنائی تو انہوں نے بلاحیل وحجت مجھے وہ رقم دے دی جو

مجھے مطلوب تھی اور اس بات کا بھی ذکر نہ کیا کہ کب واپس کرو گے؟ کہنے لگا۔ میں کافی عرصہ کے بعد آپ کی رقم واپس کرنے آیا تو مسکراتے ہوئے کہا کیا آپ کی ضرورت پوری ہوگئی ہے؟ اگر ضرورت ہے تو رقم رکھ لیں۔

ایک بار ایسا ہوا کہ سر بازار آپ کو گری ہوئی کسی کی رقم ملی۔ جو پچاس ہزار روپے تھی۔ یہ رقم اٹھاتے ہوئے ایک اور قریبی آدمی بھی موقعہ پر آگیا۔ اسے اپنی دکان پر لے آئے اور پوچھا کہ کیا یہ رقم آپ کی ہے؟ اس نے کہا نہیں لیکن ساتھ ہی میرے شوہر کو کہنے لگا کہ میاں صاحب اسے نصف نصف بانٹ لیں یا آپ اسے کسی مسجد کو دے دیں۔ میرے میاں نے کہا ایسا نہیں ہوسکتا۔ یہ رقم کسی کی امانت ہے۔ اللہ تعالیٰ ضرور اسے بھیج دے گا۔ چنانچہ آپ نے دکان کے ملازموں کو تاکید کر دی کہ جب کوئی ایسا شخص آئے تو مجھے اطلاع کر دینا۔ میں نے دیکھا کہ میرے میاں خود بھی دعاؤں میں لگ گئے کہ الٰہی! یہ جس کی امانت ہے۔ اسے بھیج دے۔ یہ مال میرے واسطے کسی فتنہ کا سبب نہ بنے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی سن لی، دکان پر ایک گھبرایا ہوا شخص آیا۔ اس نے کہا میری رقم ادھر بازار میں کہیں گری ہے۔ آپ کو علم ہے تو رقم اٹھانے والے کا پتہ بتا دیں۔ آپ نے اسے حوصلہ دیا۔ پانی وغیرہ پلایا اور اس سے رقم کی نشانیاں دریافت کرکے دوسرے گواہوں کی موجودگی میں اس کی رقم اسے لوٹا دی۔ وہ دعائیں دیتا ہوا چلا گیا اور یہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرنے لگے کہ بار امانت تو اترا۔

(روزنامہ الفضل 31 مئی 2010ء)

مکرم رانا محمد سلیم صاحب

مکرم محمد سلیم ناصر صاحب محترم رانا محمد سلیم صاحب ناظم انصار اللہ سانگھڑ اور نائب امیر ضلع سانگھڑ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

آپ نے نیو لائف کے نام سے ایک سکول کھولا ہوا تھا جس نے آپ کی کوششوں اور دعاؤں کی وجہ سے ایک معروف اور نمایاں حیثیت حاصل ہوگئی تھی۔ شہر کے باحیثیت اور افسران اپنے بچے اسی سکول میں داخل کراتے۔ نظم و ضبط کے لحاظ سے بھی آپ کا سکول نمایاں تھا۔ استادوں کو رکھتے وقت کبھی بھی میرٹ کو نظر انداز نہ کرتے نہ کسی کی سفارش قبول کرتے۔ غریب طالب علموں کی فیس معاف کر دیتے۔ عید پر ملازمین کو نئے جوڑے کپڑوں کے بنا کر دیتے بیماروں کا علاج کرواتے کسی مریض کو خون کی ضرورت ہوتی تو وہ بھی آپ مہیا کر دیتے۔ ایک بار میری کزن بچی داخل کرانے سکول گئی تو رانا صاحب سے فیس کے بارے میں معلوم کیا آپ نے جواب میں کہا فیس تو میں نہیں لوں گا البتہ تحریک جدید اور وقف جدید کے وعدوں کا اضافہ کر دیں۔ دو تین بار رانا صاحب کی کوشش سے سنٹرل جیل سانگھڑ کے قیدیوں کو کھانا کھلانے کی توفیق جماعت سانگھڑ کو ملی۔ سپرنٹنڈنٹ جیل سے دوستانہ مراسم تھے وہ رانا صاحب سے بڑی عزت سے پیش آتے تھے بعض قیدی جو رقم کی وجہ سے رہا نہیں ہو سکتے تھے رانا صاحب اپنی جیب سے وہ رقم ادا کرکے ان کی رہائی کا سامان فرماتے عید پر انہیں قیدیوں کو کپڑوں کے جوڑے دیتے۔

(روزنامہ الفضل 13 مئی 2010ء)

مکرم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب

مکرم میاں نصیر احمد صاحب محترم ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب سابق امیر ساہیوال میں پائی جانے والی صفت ضرورتمندوں کا خیال اور غربا پروری کے متعلق لکھتے ہیں:۔

ایک دفعہ خاکسار کے بیٹے خالد عثمان ناصر نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا کہ ہمارے گاؤں میں کافی لوگ غریب ہیں اور عید قریب آرہی ہے آپ ان کی مدد کریں۔ آپ نے اسی وقت کہا کل ان کے نام لے کر آنا۔

اگلے روز ان کے نام لکھ کر ڈاکٹر صاحب کو دیئے جن کی تعداد تقریباً تیس چالیس تھی۔ بیٹے کی عمر اس وقت چھوٹی تھی اور وہ چھٹی کلاس کا طالب علم تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسے دس ہزار روپے دیئے کہ ان میں جا کر تقسیم کر دو۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ نہیں کہا کہ بچہ ہے پیسے گم کر دے گا بلکہ غریبوں کی ہمدردی میں یہ موقع بھی ہاتھ سے نہ گنوایا۔

جب اس نے گاؤں جا کر پیسے ان لوگوں میں تقسیم کر دیئے تو انہوں نے کہا کہ ہمیں ڈاکٹر صاحب کے پاس لے کر چلو ہم ان کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے اتنا اصرار کیا کہ وہ ان کو ڈاکٹر صاحب کے کلینک واقع رحمان چوک لے گیا اور وہاں انہوں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے پھر ان کو آنے جانے کا کرایہ بھی دیا کہ بیچارے اتنا خرچ کرکے آئے ہیں۔

(روزنامہ الفضل 8 مئی 2010ء)

محترم قاضی محمد رشید صاحب

1935ء میں کوئٹہ میں زلزلہ کے بعد حکومت بلوچستان نے تمام محکموں کے نام ایک حکم نامہ بھیجا جس میں تحریر تھا کہ کوئٹہ میں زلزلہ کی وجہ سے جو نقصان ہوا ہے حکومت کو مسلمانوں کے متعلق بہت فکر ہے۔ دیگر قوموں میں تو کوئی شرعی قانون نہیں ہے مگر مسلمانوں کے ہاں شرعی قانون موجود ہے اس لئے تشویش ہے کہ کوئی بے انصافی نہ ہو جائے۔ اس لئے کسی بہترین عالم کی ضرورت ہے جو نہ صرف شرعی قانون سے واقف ہو بلکہ حکومت کی اس اہم معاملہ میں صحیح رہنمائی بھی کر سکے۔ کوئٹہ میں جو انگریز کرنل محمد رشید ڈیپو کے کمانڈنگ آفیسر تھے انہوں نے قاضی محمد رشید صاحب موصوف کا نام بغیر ان سے مشورہ کئے پُرزور سفارش کے ساتھ پیش کر دیا۔ چنانچہ آپ حکومت کی طرف سے اس اہم کام کی انجام دہی کے لئے مقرر کر دیئے گئے۔ اس طرح قاضی صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمانوں کی خدمت کا ایک زرّیں موقع مل گیا۔ (روزنامہ الفضل 5راگست 2010ء)

مکرم مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال

مکرمہ جمیلہ رانا صاحبہ اپنے دادا جان محترم مرزا دین محمد صاحب آف لنگروال کی خدمت خلق کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے تحریر کرتی ہیں:۔

دادا جان زمیندارہ کرتے تھے اور لنگروال میں دو مربع اراضی کے مالک تھے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہی بیعت کر لی تھی۔ شاید لنگروال گاؤں کا نام پہلے کچھ اور ہوتا ہوگا۔ لیکن میرے دادا جان کی مہمان نوازی کی وجہ سے اس کا نام لنگروال مشہور ہوگیا۔ صبح شام ان کے دستر خوان پر جب تک کوئی مہمان نہ ہوتا۔ آپ مہمان کے بغیر کھانا نہ کھاتے ایک دفعہ کا واقعہ جو وہاں کے رہائشی لوگوں سے معلوم ہوا ہے اور عزیز و اقارب میں بھی مشہور ہے کہ ساتھ والے گاؤں میں ایک سکھوں کی بارات آئی بارات نے فرمائش کی کہ ہم نے پلاؤ زردہ ہی کھانا ہے۔ گاؤں والے غریب تھے انہوں نے کہا۔ مرزا دین محمد صاحب لنگروال ہی کھلا سکتے ہیں۔ چنانچہ آپ تک بات پہنچی آپ نے کہا کوئی بات نہیں انتظام ہو جائے گا۔ جس طرح بارات نے خواہش کی ہے ویسے ہی ہوگا۔ چنانچہ آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کرکے گھر گئے اور اپنی بیوی محترمہ عظمت بی بی صاحبہ سے کہا کہ اس طرح بارات آئی ہے آج وہ ہماری مہمان ہوگی۔ گھر والوں نے بتایا کہ چاول تو گھر میں نہیں ہیں۔ محترم مرزا صاحب نے فرمایا کہ اندر جو کوٹھری میں مٹکا پڑا ہے اس میں ہوں گے۔ حالانکہ سب مٹکے خالی تھے جب اندر والا مٹکا کھولا تو چاولوں سے بھرا پڑا تھا۔ چنانچہ پلاؤ زردہ پکایا گیا اور اس سے بارات کی خوب تواضع ہوئی۔

(روزنامہ الفضل 28 جون 2010ء)

مکرم قریشی محمد اعظم طاہر صاحب

مکرم حکیم محمد افضل فاروق صاحب اپنے بیٹے مکرم محمد اعظم طاہر صاحب کی شہادت کے بعد ان کے ذکر خیر میں ان کی مخلوق خدا کے لئے خدمات کو یوں بیان کرتے ہیں کہ:

سرکاری ہسپتال میں روزانہ ڈیوٹی ادا کرنے جاتے اور ڈیوٹی کا وقت ختم ہونے کے بعد بھی مریضوں کو ادویات دیتے اور شام کو واپس گھر آتے۔ ان کا ہسپتال شہر سے دس کلومیٹر دور تھا۔ شہر میں بھی ان کے کافی مریض تھے جو واپس آکر ان کو دس بجے رات تک دیکھنے اور علاج معالجہ کرتے تھے۔ اس لئے ہر مریض کے لئے ہر دلعزیز تھے۔ ہسپتال میں اکثر غریب اور مفلس بیمار آتے۔ مرد و زن سب کی تیمارداری کرتے اور بعض ایسے مریض بھی آتے جن کے پاس سرکاری پرچی کے پیسے نہ ہوتے تو اپنی جیب سے ادا کرتے اور دوائیں دیتے۔ خالی ہاتھ واپس کسی کو نہ بھیجتے۔ اس لئے ہر غریب اور بے کس کی دعائیں لیتے۔ اس ہسپتال کے اردگرد علاقے رتڑ لعل، بکھری، ہیڈ پنجہ، دھور کوٹ، ترنڈ بشارت، خیر پور وغیرہ کے مواضعات سے روزانہ بکثرت مریض آتے اور دوائیں لے جاتے۔ 16,15 سال سے اسی ہسپتال میں ڈیوٹی ادا کر رہے تھے۔ اگر کسی وقت تبادلہ ہوتا تو ان علاقوں کے لوگ ان کے بڑے آفیسر ڈی ایچ او کے پاس جا کر تبادلہ رکوا دیتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 9 جون 2010ء)

مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ

مکرم رشید احمد صاحب نظارت امور عامہ ربوہ مکرم خواجہ سرفراز احمد صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ کے متعلق بیان کرتے ہیں:۔

مکرم خواجہ صاحب ایک احمدی وکیل کے منشی کی وفات کے بعد ان کی اہلیہ کو باقاعدگی سے -/2,000 روپے ماہوار بھجواتے رہے۔ ایک بار اپنی مصروفیات کی وجہ سے مکرم خواجہ صاحب مسلسل دو ماہ انہیں یہ رقم نہ بھجوا سکے تو وہ بیچاری اُن کا گھر تلاش کرکے پہنچی اور پیسے نہ ملنے کا ذکر کیا مکرم خواجہ صاحب کو اُن کی باتیں سن کر بہت دکھ ہوا۔ آپ نے اس سستی پر اُن سے معذرت چاہی اور دو ماہ سے کچھ زائد رقم دے کر آئندہ بروقت رقم پہنچانے کا وعدہ کیا۔

ایک دفعہ مکرم خواجہ صاحب اور خاکسار مال روڈ کی فٹ پاتھ پر جا رہے تھے کہ ایک فقیر نے پیسوں کی لئے صدا کی اور اپنا کاسہ آگے کیا مکرم خواجہ صاحب نے اپنے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ساری ریزگاری جو پندرہ بیس روپے سے کم نہ تھی اس کے کاسے میں ڈال دی۔ فقیر سمجھ گیا کہ یہ کوئی امیر آدمی ہے وہ چند منٹ بعد دوبارہ آیا اور ایک ڈاکٹر کی پرچی دکھا کر کہا کہ بابو جی میں غریب آدمی ہوں ڈاکٹر صاحب نے مجھے یہ نسخہ لکھ کر دیا ہے اور اس کی ادویات ڈیڑھ سو روپے

میں آتی ہیں مگر میرے پاس پیسے نہ ہیں آپ میری ادویات کے لئے مدد کریں مکرم خواجہ صاحب نے کوٹ کی اندر والی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اس میں سے ڈیڑھ سو روپیہ نکال کر اُسے دے دیا میں نے انہیں کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا ہے کہنے لگے کہ ہو سکتا ہے کہ وہ ضرورت مند ہو اور اس کے پاس دوائی لینے کے لئے واقعی پیسے نہ ہوں۔ اس لئے میں نے یہ رقم دی ہے۔

(روزنامہ الفضل 4 جنوری 2010ء)

مکرم مہر مختار احمد سرگانہ صاحب

مکرم نذیر احمد سانول صاحب مکرم مہر مختار احمد صاحب سرگانہ آف ضلع خانیوال کے ذکر خیر میں لکھتے ہیں:

مہر صاحب بنی نوع انسان کی خدمت کرتے رہتے تھے۔ صاحب علم ہونے کی برکت سے علاقہ کے مظلوم افراد آپ کا سہارا لیتے۔ آپ درست مشورہ دیتے، علاقہ کے غریب مقدمات میں گھرے لوگ آپ سے اپنے مقدمات کے سلسلہ میں مدد چاہتے، تو آپ ان کی ہر ممکن امداد کرتے، وکیل کرادیتے، علم دوست ہونے کی بناء پر آپ کا حلقہ احباب پڑھا لکھا طبقہ تھا، ڈاکٹرز وکلاء، دانشور حضرات کے ساتھ آپ کی مجالس ہوتی تھیں اس لئے علاقہ کے مقدمات میں جکڑے غریب لوگ آپ سے رجوع کرتے تو آپ سستا اور معقول وکیل کرادیتے اور ان کی سفارش بھی کراتے اور گاہے بگاہے مقدمہ کا پتہ معلوم کرتے رہتے۔ جب فریق ثانی کو علم ہوتا کہ مہر صاحب نے فریق اول کا ساتھ دیا ہے تو وہ خود ہی آپ کے ہاں چلے آتے تو آپ دونوں کا تصفیہ کرادیتے، اس طرح فریقین کا قیمتی وقت اور سرمایہ کی بچت ہو جاتی۔

(روزنامہ الفضل 10 مئی 2010ء)

محترم احمد اقبال صاحب

مکرم احمد اقبال صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کے ایک مخلص، مستعد اور بے لوث خادم سلسلہ تھے۔ ان کے خدمت خلق کے کاموں کا تذکرہ کرتے ہوئے مکرم عبدالحق مبشر صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

دسمبر کی سخت سردیوں کی ایک رات تھی۔ تقریباً اڑھائی بجے کا وقت ہوگا کہ محلہ دارالرحمت غربی کے ایک گھر کے دروازے پر تیز دستک ہوئی گھر کے مکین ایک خادم نے سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے دروازہ کھولا تو سامنے محلہ چمن عباس کا ایک غریب ریڑھا بان کھڑا تھا۔ گھبراہٹ اور پریشانی چہرے سے ٹپک رہی تھی پوچھنے پر بتلایا کہ اس کی بیوی شدید بیمار ہے اور فیصل آباد ہسپتال میں داخل ہے خون کی 4 بوتلوں کی اشد ضرورت ہے گھر کے اس مخلص خادم نے حوصلہ اور تسلی دی اور واپس جا کر فوراً کپڑے تبدیل کئے اور جذبہ خدمت خلق سے سرشار ہو کر اس مفلس اور مصیبت زدہ شخص کو لے کر گھر سے باہر گلی میں پھیلی ہوئی دھند میں گم ہوگیا۔

یہ مخلص اور مستعد خادم احمد اقبال تھا۔ جن کا نام ربوہ میں عطیہ خون اور دیگر خدمات کے حوالے سے بے حد نمایاں تھا۔

ایک مرتبہ رحمت غربی کے بازار میں دوستوں کے درمیان محفل جمی تھی کہ ایک شخص جو شکل سے مسافر معلوم ہوتا تھا جناب احمد صاحب سے مخاطب ہوا کہ میں مسافر ہوں لیکن میرے پاس سفر کے لئے مزید رقم نہیں چنانچہ ریلوے سٹیشن سے اس بازار کی طرف چلا آیا کہ کوئی مدد کردے۔ انہوں نے فوراً کسی دوست سے ادھار رقم لی اور پرے کھڑے اس پریشان مسافر کو خفیہ طور پر دیتے ہوئے رخصت کردیا لیکن دوستوں کے سامنے ادھار کا زحمت اُٹھا کر یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ اس ادھار کو ایک حاجت مند کی طرف لوٹا دیا ہے۔

مکرمہ سلیمہ اختر صاحبہ

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب ابن حضرت مولانا دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت اپنی والدہ محترمہ سلیمہ اختر صاحبہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

مہمان نوازی امی کی فطرت ثانیہ تھی۔ ابا جان کی وجہ سے اور پھر ربوہ کا پرانا ماحول ایسا خوبصورت تھا کہ آنا جانا لگا رہتا۔ مہمانوں کی کثرت دیکھ کر کبھی بھی گھبراتے ہم نے نہیں دیکھا۔ ابا جان کی عادت تھی کہ کوئی بھی آئے تو مشروب پیش کرنا ضروری سمجھتے۔ بعض اوقات تو ابھی دروازے پر دستک ہوتی تو شربت یا چائے لانے کا حکم صادر ہوجاتا۔ ہم مذاق میں کہتے کہ مہمان کو آ تو لینے دیں۔ یہی حال امی کا تھا۔ ادھر مہمان آیا اُدھر مہمان نوازی شروع۔ جو بھی حاضر ہوتا، بے تکلفی سے پیش کردیا جاتا۔ ہمارے گھر میں دعوتوں کا موسم بھی عام تھا۔ سادگی کے ساتھ کھانا مہمان کے آگے رکھ دیا جاتا لیکن اس اعتبار سے خیال رہتا کہ مہمان کی عزت افزائی میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔

مریضوں کی عیادت تو شاید اُن پر فرض تھی۔ محلّہ میں، محلّہ کے باہر، ربوہ میں، ربوہ سے باہر عزیزوں کے بیمار ہونے کی خبر پتہ چلتی تو بیمار پرسی کے لئے پہنچ جاتیں۔ یہ لکھنے کی حاجت نہیں کہ ربوہ کے پرانے باسی جانتے ہیں کہ ذرائع آمد و رفت نہ ہونے کی وجہ سے ربوہ میں یہ سفر اکثر پیدل ہی کرنا پڑتا تھا۔ امی یہ کوفت مسرت سے برداشت کرتیں اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی طلب گار ہوتیں۔

غربا سے ہمدردی اور خدمت خلق ان کی وہ خوبیاں تھیں جن کی یاد میرے دل میں ابھی بھی تازہ ہے۔ باوجود عُسرت کے، غربا کی امداد اور دیگر لوگوں کی خدمت کر کے لذّت محسوس کرتیں۔ دل ان کے لئے کٹ جاتا تھا۔ پیسے نہ ہوتے تو کھانا پیش کردیا۔ گندم نکال کردے دی۔ کپڑے حاضر کردیئے۔ ایسا بھی ہوا کہ اُن کے لئے کپڑے اپنے ہاتھ سے سی دیتیں۔

(الفضل 20 اکتوبر 2010ء)

مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب

مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ جرمنی محترم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب آف جرمنی کے اوصاف حمیدہ بیان کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

ایک مرتبہ چند لمحوں کے لئے بے ہوش ہو جانے کے باعث فرینکفورٹ کے ایک ہسپتال میں مجھے داخل ہونا پڑا تو میری بیماری کا سن کر ہر طرف فون کردیئے اور سب سے پہلے حضور کی خدمت میں فون کرکے دعا کی درخواست کی پھر ہسپتال میں سے مجھے ڈھونڈ نکالا اور میرے کمرے میں فون کرکے مجھے حوصلہ دلایا کہ حضور بھی دعا کررہے ہیں اور دیگر دوستوں کو بھی اطلاع کردی ہے۔ کچھ دیر بعد خود بھی آگئے اور جماعتی رسائل کا ایک تھیلا ساتھ لائے کہ فارغ وقت کے لئے زادِ راہ ہوگا۔ ساتھ ہی نصیحت کی Don't forget your fish! یعنی اپنی عبادت اور نیکی کا خیال رکھنا۔ (روزنامہ الفضل 19 فروری 2010ء)

مکرم ماسٹر محمد اسلم ناصر صاحب

مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب محترم ماسٹر محمد اسلم ناصر صاحب مرحوم کے متعلق بیان کرتے ہیں:۔

ماسٹر صاحب کی زمین چک نمبر 427 لیہ میں واقع ہے وہاں آپ کی زمین کے قریبی زمیندار کو راستہ کی بہت مشکل تھی دوسری طرف سے کسی مخالف نے ان کا راستہ بند کردیا تھا مکرم ماسٹر صاحب کے مزارع نے اس غیر از جماعت زمیندار سے کہا تم یوں کرو کہ ماسٹر محمد اسلم صاحب کے پاس ربوہ چلے جاؤ اس بندے کو ہم جانتے ہیں سالہا سال سے ہم اس کی زمین کاشت کرتے ہیں اس کی فیاضی کا اور نرمی اور احسان کا ہم سے سلوک ہے اس کی بناء پر ہم سمجھتے ہیں کہ آپ لوگ ان کے پاس جا کر اپنی مشکل بتاؤ دوسرے مخالفین سے لڑائی اور جھگڑا چھوڑو اور آسان حل اپناؤ وہ شخص ایسا ہمدرد ہے کہ اس نے ضرور زمین میں سے راستہ دے دینا ہے۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا ان لوگوں کے کہنے پر از خود اپنے بیٹے کے ہمراہ وہاں گئے اور اپنی زمین میں سے راستہ دے دیا جو زیر کاشت تھی اور یوں ایک جھگڑے کی جڑ بھی ختم کردی اور ہمدردی بنی نوع انسان کی خاطر اپنا حرج کرکے راستہ بھی دے دیا۔

ماسٹر صاحب کی ایک عزیزہ عین جوانی میں بچی کی ولادت کے موقع پر وفات پا گئیں مکرم ماسٹر صاحب نے اس کی نوزائیدہ بچی کو اپنے سایہ عاطفت میں لیا اس کی پرورش کی پروان چڑھایا بالکل بچیوں جیسا پیار کیا اس بچی کو بڑے ہوکر پتہ چلا کہ میں کن عظیم رشتوں کے تقدس کے سائے میں پلی بڑھی ہوں اس کو اچھی تعلیم دلوائی ایم ایس سی جیوگرافی کروائی اور پھر اپنے گھر سے اس کی اس طرح رخصتی کی جس طرح دوسری بیٹیوں کی کی۔ صرف یہی نہیں بلکہ اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اس بچی کو بھی میری جائیداد میں سے بالکل اسی طرح حصہ دینا ہے جس طرح دوسری بہنوں کو۔

(روزنامہ الفضل 13 دسمبر 2010ء)

مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین آف کانو نائیجیریا

مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین آف کانو نائیجیریا کے اوصاف بیان کرتے ہوئے بتاتے ہیں:۔

مربیان کرام واقفین ٹیچرز کی آمد سے بہت خوش ہوا کرتے تھے، نصرت جہاں سکیم کے تحت جب ہمارے سکول نائیجیریا کے North میں کھلے تو بہت خوشی کے اظہار کے ساتھ آنے والے ٹیچرز اور ان کی ضروریات کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے، اس میں ان کی بیگم صاحبہ مرحومہ بھی برابر کی شریک تھیں، ہر نئے آنے والے کے ساتھ ایک مادر مہربان کی طرح کانو کی مارکیٹوں میں سارا سارا دن پھر کر ضروریات زندگی، برتن اور گھریلو ضروریات کی ہر چیز اور وہ چیزیں جو چھوٹے شہروں میں نہیں ملتی تھیں اور نئے آنے والوں کو اس کا ادراک نہیں تھا وہ پورے ساز و سامان کے ساتھ انہیں اپنے اپنے Stations کی طرف اپنی دعاؤں کے ساتھ یہ چیزیں خرید کر اور دے کر روانہ کیا کرتی تھیں۔

ہمیں نائیجیریا میں رہتے ہوئے جس چیز یا مدد کی ضرورت پڑتی تھی، نظریں ہمیشہ ڈاکٹر صاحب کی طرف اٹھتی تھیں، یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ N.W.State کے دونوں سکولوں منا اور گوساؤ کے لئے جس چیز کی بھی ضرورت پڑی اس کے خریدنے، لے کر دینے، تعلقات بنانے نبھانے اور کام لینے کے تمام گر ہم نے ان سے سیکھے، خدا جانتا ہے کہ جب بھی ان کی یاد آئے دل سے سعید روح کے لئے دعائیں نکلتی ہیں کہ جو درد سلسلہ کے کاموں کے لئے اور اپنے فرائض کی ادائیگی کی جو فکر انہیں دامن گیر ہوتی تھی خدا کرے کہ سب واقفین زندگی ڈاکٹر کی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر وقت کی روح کے ساتھ کام کرنے والے بن جائیں آمین۔ (روزنامہ الفضل 11 نومبر 2010ء)

مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب

مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب سابق نائب امیر ضلع لاہور 28 مئی 2010ء سانحہ لاہور میں راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔ آپ کے بیٹے مکرم زکریا نصر اللہ خان صاحب اپنے والد محترم کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ:

آپ مالی قربانی اس طرح کرتے کہ گویا ایک ہاتھ کو یہ معلوم نہ ہوتا کہ دوسرا ہاتھ کیا کر رہا ہے۔ نہ جانے کتنے حقدار غرباء کا آپ نے اپنی طرف سے وظیفہ لگا رکھا تھا۔ آپ کی شہادت سے پہلے بھی مختلف ذرائع سے اور شہادت کے بعد تو بے شمار لوگوں کی طرف سے اس امر کا خاکسار کو علم ہوا کہ آپ صرف چندہ جات اور تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے پر ہی اکتفا نہیں کیے ہوئے تھے بلکہ اس قدر فراوانی، فراخ دلی اور محبت سے کھلا خرچ کیا کرتے تھے تا آپ کو مستحقین کی دعائیں ملتی رہیں اور آپ کا خالق آپ سے خوش ہو۔ یتامیٰ کی سرپرستی ہو یا مساکین کا جیب خرچ، غریب روزہ دار کے شب و روز کے خرچے ہوں یا مستحق مریضان کا علاج، تنگ دست گھرانوں کی بچیوں کی شادی کے اخراجات ہوں یا بے آمد طلباء کی پڑھائی کے اخراجات، غرضیکہ خاکسار کو ایسے کئی وظائف و اخراجات کا علم آپ کی شہادت کے بعد کثرت سے ہوتا چلا گیا۔

(روزنامہ الفضل 4/اکتوبر 2010ء)

محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب

مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید محترم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں:۔

خاکسار ایک دفعہ ایک مریض کو لے کر آپ کے پاس پہنچا، کافی رش تھا خاکسار نے ایک پرچی پر اپنا نام اور آنے کی وجہ لکھ کر آپ کے کمرے میں بھجوائی تو محترم ڈاکٹر صاحب نے فوراً خاکسار کو مریض کے ساتھ کمرے میں بلا لیا مکمل چیک اپ کرنے کے بعد دوائیاں لکھ کر دیں۔ خاکسار نے بتایا کہ یہ غریب آدمی ہے تو اپنے میڈیکل سٹور پر فون کر کے ہمیں کہا جا کر دوائی لے لیں اور پھر خود ہی پوچھنے لگے کہ ان کے پاس کرایہ ہے؟ خاکسار نے اثبات میں جواب دیا تو پھر مطمئن ہوگئے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

ہمارے پڑوس میں ایک غیر از جماعت سندھی دوست سائیں بخش خاصخیلی رہتے ہیں جو علاج کی غرض سے محترم ڈاکٹر صاحب کے پاس جایا کرتے تھے اس طرح آنے جانے سے ان کی ڈاکٹر صاحب سے ذاتی واقفیت ہوگئی وہ ہارٹ کے مریض تھے۔ ایک دن ڈاکٹر صاحب ان کو کہنے لگے کہ اب آپ کے تمام ٹیسٹ ہوگئے ہیں صرف ایک ٹیسٹ رہتا ہے اور وہ کراچی سے ہوگا اور اس ٹیسٹ کی فیس -/16000 روپے ہے اور آپ اگر آج اندراج کروائیں تو ایک ماہ بعد ٹیسٹ کے لئے آپ کی باری آئے گی۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس مریض سے کہا کہ آپ اپنا فون نمبر مجھے دے جائیں میں بھی کچھ کوشش کروں گا۔ دوسرے تیسرے دن محترم ڈاکٹر صاحب نے خود مریض کو فون کیا کہ میں نے آپ کے ٹیسٹ کے لئے وقت لے لیا ہے ایک ہفتہ کے اندر آپ کا ٹیسٹ ہو جائے گا اور آپ کی فیس بھی میں نے کم کر کے 3000 روپے کروا دی ہے۔

اسی طرح محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمر کوٹ نے ایک دفعہ ایک غیر از جماعت دوست (مجید نامی مریض) کو محترم ڈاکٹر صاحب کے پاس بھجوایا وہ ہارٹ کا مریض تھا اور اس کی انجیو گرافی ہونی تھی۔

ابتدائی دوائی دینے کے بعد مریض سے کہنے لگے میں ربوہ جا رہا ہوں اگر آپ بھی ربوہ آ جائیں تو میں اپنی نگرانی میں اور کم خرچ پر آپ کا علاج کرا دوں گا۔ وہ غیر از جماعت دوست مریض جمعہ کے دن دارالضیافت ربوہ پہنچ گیا اور ہفتہ کے دن صبح 7 بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ گیا تو وہاں محترم ڈاکٹر صاحب کو اپنا منتظر پایا محترم ڈاکٹر صاحب نے نہایت ہی کم خرچ پر اور پھر اپنی نگرانی میں اس کا علاج کرایا ساتھ ہی آپ نے ایک مہمان دوست کی زیارت مرکز بھی کرا دی۔

(روزنامہ الفضل 13 مارچ 2010ء)

مکرم چوہدری محمد عبداللہ صاحب۔ درویش قادیان

مکرم چوہدری نور احمد ناصر صاحب اپنے والد محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب درویش قادیان کے جذبہ خدمت کو یوں بیان کرتے ہیں کہ:

پیارے ابا جان کی ایک بڑی صفت یتیموں کے ساتھ حسن سلوک تھا۔ خاکسار کی اہلیہ مرحومہ سیدہ مریم صدیقہ جو سید لیاقت حسین شہید صاحب کی صاحبزادی تھیں اپنے والد صاحب کی شہادت کے بعد اپنے تینوں بھائیوں کے ساتھ بچپن میں قادیان آئیں تو میرے ابا جان نے ان کی پرورش بڑے احسن طریق سے کی اپنے بچوں کی طرح پڑھایا۔ اور ان کی شادی اس غرض سے میرے ساتھ کی کہ کہیں کوئی اور یہ سمجھ کر کہ یتیم بچی ہے ظلم نہ کرے۔

(روزنامہ الفضل 28/اکتوبر 2011ء)

مکرم محمود احمد شاد صاحب مربی سلسلہ

مکرم مظفر احمد درانی صاحب مربی سلسلہ اپنے کلاس فیلو مکرم محمود احمد شاد صاحب شہید مربی سلسلہ کے جذبہ خدمت خلق کا یوں اظہار کرتے ہیں:

محترم شاد صاحب اپنے حلقہ کی جماعتوں اور دیہات کے بکثرت دورے کیا کرتے تھے۔ ایک دن آپ شام کو واپس اپنے سنٹر ایریگا آ رہے تھے کہ رستے میں آپ کو ایک نومبائع فیملی کے ممبران ملے جن کے ہمراہ حالت زچگی میں ایک خاتون تھیں، جنہیں وہ لوگ ہاتھ سے دھکیلنے والی ریڑھی پر ڈال کر سڑک تک پہنچے تھے کہ کوئی سواری ملے تو اسے ہسپتال پہنچائیں۔ اس علاقہ میں ٹرانسپورٹ کی سخت کمی تھی۔ چنانچہ آپ انہیں اپنی گاڑی میں شہر کے ہسپتال لے آئے۔ دو دن بعد زچہ بچہ کو چھوڑنے ان کے گاؤں چلے گئے۔ ان کے گاؤں کے لوگ گاڑی اور زچہ بچہ کو دیکھنے کے لئے اکٹھے ہوگئے۔ حالات معلوم ہونے پر مقامی لوگوں نے احمدیہ مربی زندہ باد کے نعرے لگانا شروع کر دیئے۔ جس نے ان لوگوں کی اس مشکل وقت میں مدد کی تھی۔ مقامی لوگوں نے علی الاعلان اس بات کا اظہار کیا کہ آج تک کوئی غیر ملکی اس گاؤں میں نہیں آیا یہ صرف احمدی مربی ہی ہے جو نہ صرف ہمارے پاس پہنچا بلکہ ہماری انتہائی ضرورت کے وقت مدد بھی کی۔

(روزنامہ الفضل 9 ستمبر 2010ء)

مکرم عبدالرشید خان صاحب

مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل اپنے والد مکرم عبدالرشید خان صاحب کے جذبہ خدمت کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ:

آپ نے اپنی آنکھیں عطیہ چشم کے منصوبے کے تحت وفات کے بعد وقف کی ہوئی تھیں۔ اس کا کارڈ سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ کئی دفعہ ہمیں زبانی بھی بتایا اور اپنی یادداشتوں پر مشتمل رجسٹر کے پہلے صفحہ پر لکھا تھا کہ میں نے اپنی آنکھیں عطیہ کے طور پر دی ہوئی ہیں میری وفات کے فوراً بعد متعلقہ محکمہ کو اطلاع دی جائے۔

ان کی وفات کے بعد متعلقہ ادارہ کو اطلاع کی گئی مگر ڈاکٹر صاحب کے معائنہ کے بعد بتایا کہ مسلسل کمزوری کی وجہ سے ان کی آنکھوں کا کارنیا مزید استعمال کے قابل نہیں رہا۔ بہرحال خدا انہیں نیک نیتی کی جزا عطا فرمائے۔

آپ کی ایک اہم خدمت بلکہ کارنامہ اپنے سارے خاندان کو ربوہ ہجرت پر آمادہ کرنا تھا۔

خود ربوہ شفٹ ہونے کے بعد تو ہمارا مکان سارے خاندان کے لئے مہمان خانہ بن گیا۔ دوران سال بھی رشتہ دار آتے۔ اجتماعات مشاورت اور جلسہ سالانہ کے ایام میں تو مکانیت کی گنجائش سے بڑھ کر افراد آ جاتے جن کی خاطر صحن میں خیمہ بھی لگایا جاتا تھا۔

والد صاحب ایسے تمام مواقع پر مہمانوں کی پوری خدمت کی کوشش کرتے ان کی آمد سے قبل مہمانوں کی ضروریات کی اشیاء کی فہرست بنا کر مہیا کرتے مثلاً بستر، صابن، تولیہ، جوتی، چائے کا سامان اور مہمانوں کی پسند کی ضروری چیزیں وغیرہ۔

ان کی صلہ رحمی کہیں یا جذبہ مہمان نوازی کہ ہمارے گھر میں خاندان کے کئی افراد کی شادیاں ہوں۔ ان کے ایک بھائی، بہن اور بھانجے کی شادی تو مجھے بھی یاد ہے۔ ان مواقع پر وہ اپنے والد صاحب کی الگ نقد امداد بھی کرتے رہے۔

(روزنامہ الفضل 3 ستمبر 2010ء)

محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ

مکرمہ شوکت گوہر صاحبہ اپنی والدہ محترمہ سرور سلطانہ صاحبہ اہلیہ مولانا عبدالمالک خان صاحب کی یاد میں تحریر کرتی ہیں کہ:

جذبہ خدمت خلق آپ میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ کبھی کسی کو تکلیف میں دیکھ لیتیں یا کسی کا دکھ سن لیتیں اس وقت تک چین سے نہ بیٹھتیں جب تک اس کی مدد نہ کر لیتیں۔ بچپن میں میں نے دیکھا کہ ان کا معمول تھا کہ مہینہ میں ایک دفعہ اپنے ہاتھ سے بہت سارا کھانا پکاتیں اور غرباء کی بستی میں تقسیم کروا دیتیں۔ اسی طرح کبھی کسی مستحق کو کپڑے سی کر دے دیتیں۔ ایک دفعہ ہمارے پڑوس کی ایک غریب بچی کے پاس عید پر پہننے کے نئے کپڑے نہ تھے۔ امی اس کے لئے بازار سے کپڑا لے آئیں حالانکہ پیسوں کی کمی تھی اور اس کا جوڑا سی کر ساتھ چوڑیاں لگا کر اس کو چاندرات کو دیا۔ بیماروں کی عیادت کرتیں۔ کبھی کبھی ان کے لئے کچھ پکا کر پرہیزی کھانا بھجواتیں۔ غرض ضرورت مندوں کی ہر ممکن مدد کرنا اپنا فرض سمجھتیں۔

(روزنامہ الفضل 9 مارچ 2011ء)

محترمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ

مکرمہ مبارکہ افتخار صاحبہ اپنی والدہ محترمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ کے جذبہ ہمدردی خلق سے متعلق تحریر کرتی ہیں:۔

غرباء کے دکھ درد میں شریک ہونا بچپن ہی سے آپ کا وصف تھا۔ ایک واقعہ سنایا کرتی تھیں۔ جب وہ سکول میں پرائمری کی طالبہ تھیں تو انہیں معلوم ہوا کہ ان کی ایک استانی کے گھر کے مالی حالات بہت خراب ہیں۔ کسی کو بتائے بغیر اپنا ماہانہ جیب خرچ جمع کرتی رہیں اور عید کے موقع پر ضرورت کی چیزیں انہیں فراہم کیں۔

(روزنامہ الفضل 27/اپریل 2011ء)

الفضل روم کولر گیزر
اینڈ الیکٹرونکس

ہمارے ہاں اے سی گیزر
واٹر کولر، گیس اوون ، واشنگ مشین
نیز واٹر پمپ اور بورنگ کا کام
تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز ریپیرنگ
کا کام بھی کیا جاتا ہے

طالب دعا ناصر احمد
موبائل: 0300-4026760 فون نمبر 042-35114822
35118096

فیکٹری 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

Study In
Canada, Australia, New Zealand
UK & USA

Student may attend our
IELTS classes with 30% discount

Education Concern
67-C, Faisal Town Lahore.
Ph: 042-35177124/0302-8411770
www.educationconcern.com/info@educationconcern.com

پاکستان کے ہر شہر کے Students رابطہ کر سکتے ہیں

LOVE FOR ALL HATED FOR NONE

امپورٹڈ میٹیریل سے تیار اعلیٰ کوالٹی کے ریڈی ایٹر ہاؤز پائپ بنانے
والے علاوہ ازیں ہیٹر پائپ نیز یونیورسل پائپ بھی دستیاب ہیں

SRP

سینکی آٹو ربڑ پارٹس
مین جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن لاہور

طالب دعا
میاں ریاض احمد 0300-9401543
میاں عدنان عباس 0300-9401542
042-36170513
042-37963207
042-37963531

مطبِ حمید (رجسٹرڈ)
صد سالہ جشنِ شفا
۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت
چند شہرۂ آفاق شفابخش ادویات
برصغیر کے عظیم فرزند و طبیب حضرت حکیم نورالدین کی دعا اور دستِ مبارک سے قائم چشمۂ فیضِ شفاء
اسقاطِ حمل، زہرباد، مردہ بچے ہونے یا بچوں کے جلد فوت ہوجانے کی مجرّب دوا
نرینہ اولاد ہونے کی شہرۂ آفاق دوا
تولیدی جراثیم پیدا کرنے اور طاقت دینے کی آزمودہ دوا
ہر قسم کے مرضِ اٹھرا کی شہرت یافتہ دوا
تولیدی جراثیم پیدا کرنے اور مادہ کو گاڑھا کرنے کیلئے
جملہ اقسامِ اٹھرا کی شافی دوا
ATHHRA
SUPERMEE
FARSTEEN
All Kinds Of Athra
حضرت حکیم نظام جان
حکیم عبدالحمید اعوان
حکیم احمد صدیق جان
حکیم تیمور جان
حکیم بشیرالدین محمود
غلام جان
برانچیں
فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع چنیوٹ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
راولپنڈی NW-71 دکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٰہی اسٹاپ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن واپڈا گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-37411903 موبائل: 0302-6644388
ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون: 061-4542502 موبائل: 0300-6470099
ہارون آباد ضیاء چوک ہارون آباد فون: 063-2250612 موبائل: 0300-6470088
ہیڈ آفس: پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel: 055-3891024, 3892571. Fax: +92-55-3894271 E-mail: matabhameed@live.com
matabhameed1@gmail.com
سب آفس: گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com

محترمہ خالدہ بیگم صاحبہ

مکرم زبیر احمد صاحب اپنی تائی جان مکرمہ خالدہ بیگم صاحبہ کے ذکر خیر میں آپ کی صفت ہمدردی خلق کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:۔

کئی عورتیں ایسی تھیں کہ ہر سال وہ انہیں کپڑے دیتیں۔ ہمارے گاؤں کے لوہار کی بیوی کا تو یہ مستقل طریق تھا کہ جب اسے کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو باوجود اس کے کہ اس کا خاوند اور لوگوں کے کام بھی کرتا تھا وہ سیدھی تائی صاحبہ کے پاس آتی اور ان سے اپنی ضرورت کی چیز لے کر جاتی۔ اسی طرح اور بھی عورتیں آتی تھیں۔ گویا تائی جان میں خدمت خلق کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔

(روزنامہ الفضل 25 جون 2011ء)

مکرم میاں شریف احمد صاحب

مکرم میاں شریف احمد صاحب کے جذبہ خدمت خلق کو نمایاں کرتے ہوئے آپ کے بیٹے مکرم محمود احمد خالد صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں:۔

بہت سے ضرورت مند احمدی گھرانے جو کسی کی نظر میں نہیں تھے آپ کی وجہ سے علم میں آئے آپ پہلے خود ان کی مدد کرتے اگر ان کی حالت ایسی ہوتی کہ نظام جماعت کی مدد کی ضرورت ہوتی تو پھر آپ صدر صاحب جماعت کے علم میں یہ بات لاتے کہ فلاں احمدی گھرانے کی یہ پریشانی ہے۔ اسی طرح الفضل اخبار آپ بیت الذکر سے لاکر گھروں میں پہنچاتے۔

ایک غیر از جماعت دوست نے خاکسار کو بتایا کہ وہ گردوں کا مریض ہے گردے فیل ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے کام بھی نہیں کر سکتا مالی حالت بہت خراب ہے میاں شریف احمد صاحب میری اکثر مدد کرتے رہتے تھے ایک دفعہ میرے گھر پر میری عیادت کرنے کے لئے آئے تو میری بچی جو پانچویں کلاس میں پڑھ رہی ہے ایک گرائمر کی کتاب نہ ہونے کی وجہ سے رو رہی تھی میاں صاحب نے پوچھا کیوں رو رہی ہو اس نے بتایا کہ یہ کتاب نہیں ہے آپ نے اگلے ہی روز وہ کتاب لاکر دے دی۔

(روزنامہ الفضل 5 مئی 2011ء)

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

VOLTA OSAKA PHOENIX
EXIDE TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کیساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر: حفیظ بیٹری سنٹر بالمقابل جنرل بس سٹینڈ سرگودھا روڈ چنیوٹ
طالب دعا: حفیظ احمد طاہر 0333-6710869 راشد محمود: 0300-7716284

چھپی ہے خدمتِ انساں میں شفقتِ رحماں

تمام شہر میں اک ہی طبیب حاذق تھے
کہ تھا مداوائے یرقان ان کا خاص ہنر
کوئی تھا نسخہ مجرب دماغ میں اُن کے
سمیٹے جس سے انہوں نے بہت سے لعل و گہر
علاج ان کا تھا سب کے لئے گراں قیمت
قیاس کرتے تھے سب مُشک اس میں ڈلتا تھا
نگر میں اور اطباء بھی تھے جو ارزاں تھے
مگر زیادہ فقط ان کا کام چلتا تھا
خدا کا کرنا کہ یرقان کی وبا پھیلی
بنا کے بھیج دی فہرست اہلِ ثروت نے
علاج کیجئے ان کا کہ جن کے نام ہیں یہ
طبیب نے کہا ان سے، خمارِ دولت نے
تمہیں ہے کر دیا غافل غریب لوگوں سے
جو سوچو شہر میں ہر اک تمہارا بھائی ہے
کہ ایک باپ کی اولاد ہیں بنی آدم
مگر یہ بات ہی تم کو سمجھ نہ آئی ہے
قسم خدا کی مداوا کروں گا میں سب کا
چھپی ہے خدمتِ انساں میں شفقتِ رحماں
طلب نہیں ہے کوئی آج مال و زر کی مجھے
کہ میرے پیشِ نظر ہے اعانتِ انساں
فلاحِ خلق کے انمول پھول چھانٹوں گا
جو پاس ہے مرے خوشبو وہ سب میں بانٹوں گا

مبارک احمد عابد

احمدی بھائیوں کے لئے خاص رعایت
FAJAR RENT- A CAR
121-MF زینب ٹاور لنک روڈ ماڈل ٹاؤن لاہور
M.ABID BAIG
Contact No:0333-4301898

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھئے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سند یافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
(1) کورس دو ماہ -/5000 ماہانہ (2) کورس تین ماہ -/6000 ماہانہ (3) صرف تیاری ٹیسٹ ایک ماہ -/5000
ائیر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423, 0476213372

پاکستان اور دنیا بھر میں آپ کے خطوط اور پارسل کی ترسیل کیلئے DHL کی سہولت موجود ہے
وینس ڈیجیٹل فوٹو سٹوڈیو اینڈ فوٹوسٹیٹ
ارجنٹ سروس، رنگین فلموں کی ڈویلپنگ، پرنٹنگ پلاسٹک کور، لیمینیشن، کلر فوٹوسٹیٹ کی سہولت کے ساتھ
99 ریلوے روڈ۔ ریلوے سٹیشن لاہور
طالب دعا: عبدالودود قیصر ابن منور احمد قیصر
فون آفس: 042-6118774

گلشن سویٹس اینڈ بیکرز
اعلیٰ اور معیاری مٹھائیوں کا مرکز
اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار اور لذت ہماری پہچان
نیز شوگر کے مریضوں کے لئے براؤن بریڈ
اور خستہ بسکٹ بھی دستیاب ہیں
پروپرائیٹر: چوہدری طارق محمود
بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ
فون دکان: 6213823 موبائل: 0343-7672823

Best Return of Your Money
انصاف کلاتھ ہاؤس اینڈ سلک سنٹر
گل احمد۔ الکرم کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
ریلوے روڈ ربوہ
047-6213961
0300-7711861

QATAR AIRWAYS القطرية · طيران الخليج GULF AIR · BRITISH AIRWAYS · طيران الإمارات Emirates · AIR CANADA · KUWAIT AIRWAYS الخطوط الجوية الكويتية · PIA Pakistan International Come Fly With Us · الاتحاد ETIHAD AIRWAYS · SINGAPORE AIRLINES

IMTIAZ TRAVELS INTERNATIONAL

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل

IMTIAZ TRAVELS INTERNATIONAL

GOVT.LiC:4299

اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ

Tel: 047-6214000,6212663
Fax: 047-6215000
Cell: 0333-6524952
Email: Imtiaztravels@hotmail.com

جدید کمپیوٹرائزڈ سسٹم GALILEO کے ساتھ
ویزہ پروٹیکٹر، ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
وزٹ ویزہ اور ایمگریشن ویزہ کی معلومات اور فارم پروسیسنگ کی سہولت

3/13-الناصر مارکیٹ یادگار روڈ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

اعلیٰ کوالٹی کے کپڑے اور بہترین سلائی کے لئے

سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس

شاپ نمبر1، بلاک 6بی، سپر مارکیٹ۔ اسلام آباد 44000- پاکستان فون آفس: 2877085
فیکس: 92-51-2872856 Email: supertailors@hotmail.com

رابطہ: مظفر محمود

Ph:042-5162622, 5170255, 5176142
Mob:0300-8446142

555-A Maulana Shokat Ali Road
Faisal Town, LAHORE.

محمود موٹرز

نئی و پرانی گاڑیوں کی خرید فروخت کا با اعتماد ادارہ

Distributors:

Servis TYRES & TUBE · PSO · CALTEX · SHELL · we grow to serve

محتاج دعا:

پاک ٹریڈرز

236-237 اے فاطمہ جناح روڈ۔ سرگودھا

ڈیلر: گارڈ فلٹرز، بریک آئل اور بریک لیدر

(048)3716727
3727842
0300-9604071

Guard Oils & Filters · Guard Oils & Filters

پاک ٹریڈرز

118-119 شعیب بلال مارکیٹ، بالمقابل جنرل بس سٹینڈ فیصل آباد

(041)8861164(041)8789864

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے پاکیزہ و بابرکت ہاتھوں سے قائم ہونے والی احمدی نوجوانوں کی ذیلی تنظیم

مجلس خدام الاحمدیہ کے تحت ہونے والے خدمت خلق کے کارناموں پر ایک طائرانہ نظر

سیلاب، زلزلے، قدرتی آفات، نادار و مفلس افراد کی مدد، میڈیکل کیمپس، عطیہ خون، عطیہ چشم اور ہومیوپیتھی کے وسیع میدانوں میں خدمت انسانیت کی تفصیلات

مکرم افتخار احمد انور صاحب

حضرت مصلح موعودؓ نے 1938ء میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت اور دیگر دینی و دنیوی کاموں میں راہنمائی کے لئے خدام الاحمدیہ کا اجراء فرمایا۔ حضور کے اس انقلابی اقدام کے بعد احمدی نوجوانوں نے تربیتی، اخلاقی اور تعلیمی میدانوں میں بہت ترقی کی۔ اس تنظیم میں متعدد شعبوں کے ساتھ ساتھ ایک شعبہ خدمت خلق بھی رکھا گیا۔ جس کا مقصد اس تنظیم کے خدام کو بلاامتیاز مذہب و ملت اور قرآنی روح کے مطابق بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کے لئے ہمہ وقت تیار رکھا جائے اور ان کے اندر دکھی انسانیت کی خدمت کا سچا جذبہ پیدا کیا جائے۔

جماعت احمدیہ میں مختلف عمر کے احباب و خواتین اور بچوں کی ذیلی تنظیمیں قائم کرنے کا بنیادی مقصد یہ تھا کہ اپنے اپنے گروپ میں ان کی طاقتیں اور قوتیں یکجا کر کے نظام جماعت کے تحت نیک کاموں میں صرف کیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا جماعت احمدیہ پر یہ احسان عظیم ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پانچوں ذیلی تنظیمیں اپنے دائرہ عمل میں بہت خوش اسلوبی سے اپنے مفوضہ امور سرانجام دے رہی ہیں۔ خدمت خلق کی اہمیت کے پیش نظر اس شعبہ کو بہت اہمیت دی جاتی ہے اور ہر تنظیم اپنی اپنی بساط کے مطابق خدمت انسانیت کے ہر میدان میں آگے سے آگے بڑھتی ہوئی نظر آتی ہے۔ خدام الاحمدیہ چونکہ نوجوانوں کی تنظیم ہے اس لئے لامحالہ اس کو دیگر تنظیموں کی نسبت خدمت خلق کے زیادہ کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ قدرتی آفتوں اور تباہ کاریوں سے لے کر غریبوں، ضرورتمندوں، ناداروں، یتیموں حتی کہ جیلوں میں قید بعض مجبور، بے کس اور لاچار قیدیوں کی دادرسی اور ان کے قانونی، مالی اور چھوٹے موٹے دیگر مسائل حل کرنے جیسے کام احمدی نوجوانوں کی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کے حصہ میں آتے ہیں۔ خدمت خلق کی مختلف جہتوں اور شعبہ جات میں خدام احمدیت کے کاموں کی ایک جھلک اس مضمون میں پیش کی جائے گی۔

خدمت خلق کے ابتدائی کام

☆ بلاتفریق مذہب و ملت ناداروں، معذوروں، بیواؤں اور غربا کی نقدی، سامان خورونوش اور ملبوسات وغیرہ سے امداد۔

☆ بیواؤں، بیماروں اور ان احباب کی جو چلنے پھرنے سے معذور ہوں خبر گیری، ان کا سودا سلف لا کر دینا اور حتی المقدور خدمت کرنا۔

☆ مسافروں کی راہنمائی، ان کے لئے ریزگاری مہیا کرنا۔ ان کا سامان اٹھا کر منزل مقصود تک لے جانا وغیرہ۔

☆ انسداد امراض کے لئے تدابیر کرنا۔ مثلاً عام گزرگاہوں اور نالیوں کی صفائی، مکھی، مچھر تلف کرنے کی کوشش۔ اس سلسلہ میں قادیان میں خاص طور پر کوشش کی گئی۔ موسم گرما 1938ء و 1939ء میں قادیان کے عام محلوں کی نالیوں میں ہفتہ وار مٹی کا تیل فلٹ کیا جاتا رہا۔ اس سلسلہ میں کل 14 روپے 14 آنے 6 پائی کا تیل (اس دور میں) استعمال کیا گیا۔

☆ غربا کے لئے محلوں سے آٹا اکٹھا کر کے ان کی امداد کرنا۔

☆ جلسہ سالانہ اور مشاورت پر مہمانوں کی خدمت، کھانا کھلانا اور حتی المقدور دوسری ضروریات بہم پہنچانا۔

☆ شادی بیاہ کی تقاریب کا انتظام۔

☆ آتشزدگیوں کے موقع پر آگ بجھانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا۔

☆ بچوں کی گمشدگی پر ان کی ہر ممکن ذرائع سے تلاش۔

☆ تجہیز و تکفین کے انتظامات میں امداد، ناداروں کے لئے کفن وغیرہ مہیا کرنا اور پسماندگان کی امداد۔

☆ غیر مذاہب کی سوسائٹیوں اور جلسوں میں رضاکارانہ اپنی خدمات پیش کرنا۔ چنانچہ سیالکوٹ چھاؤنی کی مجلس نے ایک پبلک جلسوں میں اپنے اراکین پیش کئے۔

☆ اپنی جماعت کے جلسوں وغیرہ کے انتظامات اور دوسرے کاموں میں امداد دینا۔

(تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ جلد اول ص55 تا 57)

1950ء کا سیلاب

ستمبر 1950ء میں آنے والے سیلاب کی وجہ سے ربوہ بیرونی علاقوں سے بالکل منقطع ہو گیا تھا۔ خدام ربوہ کے زیراہتمام ایک مثالی وقارعمل کے ذریعہ ربوہ سے احمد نگر تک جو سڑک طغیانی کی وجہ سے ٹوٹ چکی تھی اس کے ساتھ ساتھ ایک کچی سڑک آمدورفت کے لئے تعمیر کی۔ مورخہ 30 ستمبر 1950ء کو صبح ساڑھے سات بجے انصار، خدام اور اطفال نے اس وقارعمل میں حصہ لیا۔ ٹوٹی ہوئی سڑک کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے الگ الگ حلقوں کے سپرد کیا گیا۔ حلقہ جات نے بہت محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ دوپہر ساڑھے بارہ بجے تک سڑک ایسی تیار ہو چکی تھی کہ اس پر جیپ گزر گئی۔ احباب نے ایک میل سڑک کا ٹکڑا ایک دن میں تیار کیا۔ اس وقارعمل میں 800 احباب نے شرکت کی اور 22 ہزار مکعب فٹ مٹی اور 2 ہزار 500 مکعب فٹ پتھر کی بھرتی ڈالی گئی۔

(تفصیلی رپورٹ روزنامہ الفضل 7 اکتوبر 1950ء)

1955ء کا سیلاب

☆ 1955ء میں پنجاب میں آنے والے سیلاب کے متاثرہ اضلاع میں مجالس خدام الاحمدیہ کے جفاکش خدام نے مصیبت زدگان کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کے لئے مقدور بھر نہایت قابل قدر خدمات سرانجام دیں۔ ربوہ کے قرب و جوار کے سیلاب زدہ دیہاتوں میں ربوہ اور احمد نگر کے خدام نے اس کی تباہ کاریوں پر قابو پانے، متاثرہ افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچانے اور اشیاء خورونوش کے علاوہ دوسری ضروری اشیاء کی فراہمی کو ممکن بنانے کے لئے اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈال دیا اور خدمت خلق کا تاریخی، سنہری اور روشن باب تحریر کیا۔

شیخوپورہ، لاہور، ملتان، ساہیوال اور سیالکوٹ کے اضلاع کے دیہاتوں میں بھی مقامی خدام کے علاوہ ربوہ کی طرف سے بھجوائی گئی امدادی ٹیموں نے بھی قابل تعریف کام سرانجام دیئے۔ ان کاموں میں پکے ہوئے کھانے پہنچانے کے علاوہ متاثرہ افراد کو محفوظ مقامات پر پہنچانا، ادویات کی فراہمی، غربا کے تباہ شدہ مکانات کی تعمیر، خشک راشن، کپڑے و پارچات کی تقسیم شامل ہیں۔ نیز کوالیفائڈ ڈاکٹر کی ٹیموں نے بھی خدمت خلق کے اس نیک کام میں بھرپور حصہ لیا اور مریضوں کے مفت علاج کے علاوہ مفت ادویات بھی فراہم کیں۔ خدمت خلق کے ان کاموں میں خدام کو نقل و حرکت کی مشکلات کا بھی سامنا کرنا پڑا، پانی اور کیچڑ سے گزر کر ان تک پہنچنے اور ہمدردی مخلوق کے جذبہ کو سرد نہ پڑنے دیا۔ اخبارات و رسائل نے ان خدمات کو سراہا۔

1043 گرم اور ٹھنڈے کپڑے بھیجے گئے۔ ان کپڑوں میں 67 کوٹ، 73 پتلونیں، 237 مردانہ و زنانہ کپڑے، 322 بچوں کے کپڑے، 65 گرم سویٹر، 13 گز نیا کپڑا شامل تھا۔ ان کے علاوہ طبی امداد کے طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے بہت سی ادویات بھی ارسال کیں۔

(تلخیص از روزنامہ الفضل 25,22,21,13 اکتوبر، 13,4 اور 17 نومبر 1955ء)

1973ء کا سیلاب

سال 1973ء کا سیلاب اپنی شدت اور وسعت کے لحاظ سے مثال نہیں رکھتا۔ اس سے پہلے سو سال کے دوران پنجاب اور سندھ میں کبھی بھی بیک وقت سب دریاؤں میں اتنی طغیانی نہیں آئی جتنی کہ اس وقت آئی۔ شہر، دیہات، فصلیں، مویشی، غلہ، بیج، سڑکیں، ریلوے لائنیں، پل کوئی بھی سیلاب کی تباہ کاریوں سے محفوظ نہ رہا۔ اس سیلاب میں مجلس خدام الاحمدیہ نے انسانی ہمدردی کے تحت جو خدمت خلق کی اس کے چند مختصر نمونے پیش ہیں۔

ربوہ میں ایک ہنگامی امدادی مرکز قائم کیا گیا۔ صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے

مہتممین اور کارکنان ڈیوٹیوں پر مقرر کئے گئے۔ اس ہنگامی مرکز کا کام دو بڑے حصوں میں منقسم تھا۔

☆ ربوہ کے محلّہ جات اور ربوہ کے اردگرد کے دیہات میں امدادی کام۔

☆ بیرونی اضلاع سے رابطہ۔ان کے حالات معلوم کرنا، ضروری ہدایات جاری کرنا اوران سے ان کی کام کی رپورٹ طلب کرنا۔

ربوہ میں 10راگست 1973ء کی رات پانی کا ریلا داخل ہوا۔ کوٹ امیر شاہ اور دوسرے دیہاتوں کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ ربوہ کے محلوں دارالصدر، دارالفضل، فیکٹری ایریا میں بڑی سرعت سے داخل ہوا۔ خدام الاحمدیہ بڑی محنت اور جانفشانی سے ان متاثرہ محلوں کے گھروں سے سامان محفوظ جگہ پر پہنچاتے رہے۔ اسی طرح خدام نے مکرم افسر صاحب دارالضیافت کے تعاون سے کھانے پکانے اور پھر متاثرین لوگوں تک پہنچانے کا کام احسن طریق پر انجام دیا۔ سیلاب کی شدت کے ساتھ ساتھ ربوہ کے خدام کی خدمت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا اور کوٹ امیر شاہ، کھڑکن، ڈاور، چک متھر ماں، برجی، احمد نگر، دارا پتھر،ٹھٹھہ مل سپرا، پیلووال صدیقا میں انسانی جانوں کی حفاظت، گندم اور دوسرے سامان کی حفاظت کی خدمات سرانجام دیں۔

2010ء کا بدترین سیلاب

نیشنل ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی (NDMA) کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں سال 2010ء کے دوران آنے والے سیلاب میں 20 ملین سے زائد لوگ متاثر ہوئے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ بتاتی ہے کہ 2004ء میں آنے والے سونامی سے بھی زیادہ تباہی ان سیلابوں میں آئی ہے۔ ہزاروں لوگ موت کی وادی میں چلے گئے زخمیوں کی تعداد لاکھوں میں ہے۔ لاکھوں خاندان گھر سے بے گھر ہوئے۔ 2010ء کے سیلاب کے دوران نوشہرہ، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخان، راجن پور، نوشہرو فیروز، لاڑکانہ اور ٹھٹھہ کے متعدد احمدی گھرانوں کے 2000 افراد متاثر ہوئے۔

نوشہرہ شہر میں 13 احمدی گھرانے ہیں۔ جن میں سے 4 گھر سیلاب سے شدید متاثر ہوئے۔ اس کے علاوہ اکوڑہ خٹک میں بھی ایک احمدی گھر سیلاب سے متاثر ہوا۔

مورخہ 30 جولائی کو راولپنڈی کے علاقے ندیم کالونی میں قریباً 8 احمدی گھروں میں نالہ لئی کا سیلابی پانی آ گیا۔ فوری طور پر خدام نے احباب جماعت اور قیمتی سامان کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا۔

قیادت علاقہ کراچی کی مدد سے ضلع نوشہرو فیروز کے علاقے مائی جوبھان اور گوٹھ غلام محمد سھتو نیز ضلع لاڑکانہ کے علاقے گورگیج اور انور آباد سے قبل از وقت احمدی احباب کی نقل مکانی کروائی گئی۔ بعدازاں ادویات، تحائف و راشن کے ذریعہ ان کی امداد کی گئی۔

ڈیرہ غازیخان، مظفر گڑھ اور راجن پور کے اضلاع میں سیلاب آنے کی خبر کے ساتھ ہی خدام الاحمدیہ کی امدادی ٹیمیں خدمت خلق کے کاموں میں مصروف ہوگئیں۔ پانی میں گھرے افراد کو محفوظ مقامات تک پہنچایا اور محفوظ مقامات پر رہنے والے احمدیوں نے اپنے گھروں میں بھی ان کو ٹھہرانے کا انتظام کیا۔ دوسرے اضلاع کی مجالس اور مرکزی مجلس نے امدادی کارروائیوں کے لئے ہر قسم کی مدد کی اور قابل تحسین کام کیا۔ ان لوگوں تک راشن، خوراک، کپڑوں، بستروں اور ادویات کی فراہمی کا قابل قدر کام سرانجام دیا۔

اس کے ساتھ ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل سے وبائی امراض سے بچاؤ اور ان کے علاج پر مشتمل دواؤں کے باکس 300 سے زائد کی تعداد میں تیار کروا کر متاثرہ علاقوں میں بھجوائے گئے۔

نیز عید الفطر کے موقع پر ڈیرہ غازیخان اور راجن پور کی ہر متاثرہ فیملی کے لئے نئے سوٹ اور 9 کلو چاول کے تھیلے تحفہ بھجوایا گیا۔

اس طرح مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو خدمت خلق کے اس کام کے لئے تقریباً 30 لاکھ 26 ہزار 700 روپے مالیت کی امداد بصورت نقد رقم، راشن، کپڑے، ادویات اور میڈیکل کیمپس کرنے کی توفیق ملی ہے۔

(ملخص ماہنامہ خالد اگست ستمبر 2010ء)

سیلاب 2011ء

پاکستان میں خصوصاً سندھ کے علاقہ میں 2011ء میں بارشوں اور سیلاب کے باعث عمر کوٹ، بدین، سانگھڑ، نواب شاہ، میر پور خاص، حیدر آباد، مٹھی اور ٹھٹھہ کے اضلاع میں شدید نقصان ہوا، ان بارشوں اور سیلاب کے نتیجہ میں تقریباً سوا دس لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ ان علاقوں میں تقریباً 12 لاکھ مکانات متاثر ہوئے جبکہ چھ لاکھ مکانات مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ ان بارشوں کی وجہ سے اکثر جگہوں پر کئی کئی فٹ پانی کھڑا ہوگیا اور تقریباً 60 لاکھ مویشی بہہ جانے، چارہ نہ ملنے اور بیماریوں کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔ اسی طرح علاقوں میں زمینی اور مواصلاتی رابطے منقطع ہوگئے۔

خدام الاحمدیہ نے متاثرین کو ریسکیو کرنے اور ان کو محفوظ مقامات پر پہنچایا گیا۔ حتی الوسع ہر احمدی تک مدد پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ صوبہ سندھ میں عمومی طور پر اور مرکزی ہدایات کے مطابق عمر کوٹ، بدین اور سانگھڑ میں خصوصی طور پر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ریسکیو اور ریلیف کے کام کی توفیق پاتی رہی۔

تقریباً 4200 افراد کو بذریعہ کشتی اور 1660 افراد کو بذریعہ ٹریکٹر ٹرالی و دیگر ذرائع سے ریسکیو کیا گیا۔ ان افراد میں اکثریت غیر احمدیوں کی تھی۔ اس موقع پر خدام کی خدمت خلق کے اپنوں کے علاوہ غیر بھی معترف ہیں اور برملا اس کا اظہار کرتے رہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے صادق پور ضلع عمر کوٹ میں خیمہ بستی آباد کی گئی جس میں تقریباً 700 افراد کے لئے اور حلقہ محمد آباد میں تقریباً 400 افراد کے لئے کھانا کنری سے تیار کر کے بھجوایا جاتا رہا۔ یہ انتظام تقریباً آٹھ دن جاری رہا۔ نیز احباب کو خیمہ جات بھی مہیا کئے گئے۔

خیمہ بستی میں 90 بچوں کو کتابیں اور کاپیاں بھی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے مہیا کی گئیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے ان علاقوں میں 1430 راشن پیکس بھجوائے گئے۔ تقریباً 25 میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔ جن کے ذریعہ 6500 سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ علاوہ ازیں طاہر ہومیو پیتھک کلینک ربوہ کی طرف سے ابتدائی 20 وبائی امراض کی ادویات کے 50 پیکٹ بھی تیار کر کے بھجوائے گئے۔ جن کے ذریعہ سے 50 مختلف مقامات پر میڈیکل کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ یہ ادویات کئی مقامات پر انگریزی اور ہومیو پیتھک ادویات خرید کر تقسیم کی گئی ہیں۔

متاثرہ علاقہ میں 100 سے زائد مچھر دانیاں بھجوائی گئیں۔ صاف پانی کے تین نلکے لگوائے گئے اور خیمہ جات کے اوپر ڈالنے کے لئے 6 رولز پلاسٹک شیٹ بھی بھجوائی گئیں۔

2005ء کا المناک زلزلہ

مورخہ 8 راکتوبر 2005ء کی صبح آٹھ بجکر پچاس منٹ پر پاکستان میں آنے والے زلزلے سے ہولناک تباہی ہوئی جس میں صوبہ سرحد کے بعض علاقے اسی طرح آزاد کشمیر اور وادیٔ نیلم شدید ترین متاثر ہوئے۔ حکومتی ذرائع کے مطابق اس زلزلے کے نتیجے میں 3 ملین سے لے کر 4 ملین تک افراد متاثر ہوئے جبکہ کم وبیش ایک لاکھ کے قریب اموات واقع ہوئیں۔ انٹرنیشنل ذرائع (جن میں اقوام متحدہ بھی شامل ہے) کے مطابق پاکستان میں آنے والا یہ زلزلہ اپنی تباہ کاریوں کے اعتبار سے سونامی سے کئی گنا بڑی تباہی کا باعث بنا۔

اس دردناک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فوری طور پر صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، صدر آزاد کشمیر اور وزیر اعظم آزاد کشمیر کو تعزیت کے خطوط تحریر فرمائے اور ہر ممکن امداد دینے کا یقین دلایا۔ 14راکتوبر 2005ء کے خطبہ جمعہ میں حضور انور نے فرمایا کہ ''وطن کی محبت کا تقاضا ہے کہ اس کڑے وقت میں اپنی تکالیف کو بھول کر دعاؤں کے ذریعہ بھی اور عملی طور پر بھی اپنے بھائیوں کی مدد کریں''۔

زلزلے کے اس المناک واقعہ کے فوراً بعد ہی جماعت احمدیہ کی طرف سے خدام الاحمدیہ کی امدادی ٹیمیں متاثرہ علاقوں میں پہنچ گئیں۔ خدام نے فوری طور پر چاولوں اور مختلف کھانوں کی دیگیں متاثرین کو پہنچائیں۔ اسی طرح شروع کے چند دنوں میں ہی لندن سے پانچ ڈاکٹر 20 ہزار پونڈ کی ادویات لے کر پاکستان پہنچ گئے، فوری طور پر لندن سے 500 خیمے جن کی متاثرہ علاقوں میں شدید ضرورت تھی وہاں پہنچا دیئے گئے۔ اسی طرح محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے President Relief Fund میں دس لاکھ روپے جمع کروائے۔

مستقل طور پر مظفر آباد میں اور باغ میں جماعت احمدیہ نے اپنے کیمپ لگا کر متاثرین کی خدمت کرنی شروع کر دی۔ لندن، جرمنی اور پاکستان کے مختلف علاقوں سے احمدی ڈاکٹرز اور پیرامیڈیکل سٹاف سے زخمیوں کی مرہم پٹی اور علاج معالجہ کا کام شروع کر دیا گیا۔ ڈاکٹرز نے یہ کام باقاعدہ طور پر ہسپتال بنا کر اور موبائل ڈسپنسریز قائم کر کے کیا۔ اسی طرح دوسری ٹیموں نے لوگوں کو کھانے کی اشیاء و دیگر سامان بہم پہنچانا شروع کیا۔ اس کے لئے خدام الاحمدیہ نے کئی کئی میل کے پیدل سفر کر کے تباہ شدہ دیہات تک رابطہ کیا اور ان کو ضروریات کا سامان پہنچایا۔ خدمت خلق کے یہ کام مظفر آباد اور اس کی نواحی بستیاں، باغ اور اس کے ساتھ علاقے، مانسہرہ، شنکیاری، الپوری، بٹل وغیرہ میں ہوئے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نے 20 ٹرک سے زائد راشن، کمبل اور دیگر ضروری سامان کا متاثرہ علاقوں میں پہنچایا۔ اسی طرح 2000 سے زائد خیمہ جات ان علاقوں میں مہیا کئے گئے۔ احمدی ڈاکٹرز اور خدام کے 28 وفود کئی کلومیٹر پہاڑوں کا پیدل سفر کر کے 45 سے زائد آبادیوں تک خود پہنچے ہیں جہاں پر لوگ کسمپرسی کے عالم میں امداد کی راہ تک رہے تھے۔ اسی طرح ڈاکٹرز کی مختلف ٹیموں کو آرمی والے اپنے ہیلی کاپٹرز کے ذریعے دور دراز کے علاقوں تک پہنچا کر آئے جہاں لوگوں کو طبی امداد کی سہولیات دی جارہی ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی رضا کار ٹیمیں جوان علاقوں میں مسلسل کام کیا ان کی تعداد 100 سے لے کر 150 تک رہی جو کہ ہمہ وقت خدمت انسانیت میں مصروفیت رہیں۔

زلزلہ کے متاثرہ علاقوں میں 20راکتوبر سے باقاعدہ لنگر کا انتظام شروع کیا گیا جس میں روزانہ قریباً 1000 افراد کو کھانا تقسیم کیا جاتا رہا۔

(ماہنامہ خالد دسمبر 2005ء)

فری میڈیکل کیمپس

دور دراز کے علاقوں یا ایسے دیہات جہاں طبی

سہولیات بہت کم یا نہ ہونے کے برابر ہیں خدام الاحمدیہ وہاں پہنچ کر فری میڈیکل کیمپ کا انعقاد کرتی ہے۔ ربوہ سے ادویات اور دیگر ضروری میڈیکل کا سامان، ڈاکٹر، میل نرسز اور دیگر پیرامیڈیکل سٹاف خصوصی طور پر لے جایا جاتا ہے اور جو بھی طریقہ علاج تجویز ہو اس کے مطابق ایلوپیتھی یا ہومیوپیتھی ادویات بالکل مفت تقسیم کی جاتی ہیں۔ ویسے تو ہر سال ہی اس میدان میں پہلے سے بڑھ کر کام ہوتا ہے۔ سردست اس وقت صرف سال 2010ء میں منعقد ہونے والے میڈیکل کیمپس کی تفصیلات درج کی جارہی ہیں۔

پاکستان بھر کے اضلاع نے 2652 فری میڈیکل کیمپس لگائے۔

پاکستان بھر کے علاقہ جات نے 1960 فری میڈیکل کیمپس لگائے۔

عید کے موقع پر امداد

رمضان کے بابرکت مہینے میں ویسے تو ہر بار ربوہ اور پاکستان کی مختلف مجالس کے تحت اشیاء اکٹھی کرکے غربا اور ضرورتمندوں میں تقسیم کی جاتی رہی ہیں اور کی جاتی ہیں۔ لیکن 1999ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خصوصیت سے نئی تحریک کی تو اس کے بعد خدام واطفال نے ایک نئے جذبے سے کام کرنا شروع کر دیا اور پہلے کی نسبت بہت زیادہ غربا کی خدمت کی توفیق ملی۔

ربوہ کے مختلف محلّہ جات سے ایک ہزار کلو سے زائد چاول اکٹھے ہوئے اور اتنی ہی تعداد میں چینی بھی اکٹھی ہوئی۔ سویوں کے تیرہ صد پیکٹس، سینکڑوں کلو صابن اور تین سو سے زائد کلو گھی اکٹھا ہوا۔ اکٹھے ہونے والے سارے سامان کے پونے سات سو پیکٹ بنائے گئے۔ جن میں سے کچھ ربوہ اور باقی قریبی شہروں میں تقسیم کئے گئے۔ عید سے چند دن قبل یہ خدمت خلق انجام دی گئی۔

یہ تو صرف ایک سال کی رپورٹ ہے اور ایک مجلس کے اعداد وشمار پیش کئے گئے ہیں۔ اس طرح کی سینکڑوں مجالس نے خدمت خلق کی اور عید کی سچی خوشی حاصل کی۔ تحدیث نعمت کے لئے 2002ء کی رپورٹ بھی پیش ہے۔

بیشتر مجالس نے خدمت خلق کے میدان میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ مجموعی طور پر 8063 نئے سوٹ وسویٹرز جن کی مالیت 20 لاکھ روپے تھی مستحقین میں تقسیم کئے گئے۔ ساڑھے آٹھ لاکھ روپے مالیت کی اشیاء خورونوش پر مشتمل تقریباً 5914 راشن پیکس اور ایک لاکھ 11 ہزار 150 روپے کے 1560 عید گفٹ پیکس کے علاوہ اندازاً ساڑھے تین لاکھ روپے کی نقدی بھی تقسیم کی گئی۔ 2671 افراد کی سحری وافطاری کے انتظام پر ایک لاکھ سے زائد کے اخراجات کئے گئے۔ اسیران کے لئے 43 ہزار روپے خرچ ہوئے اور 30 ہزار روپے مالیت کے 20 بکرے صدقہ کئے گئے۔ تقسیم ہونے والے استعمال شدہ سوٹ و سویٹرز کی تعداد 1756 تھی اس طرح تقریباً 34 لاکھ 96 ہزار روپے سے زائد کے اخراجات سے ضرورت مند اور مفلس لوگوں کی مدد کی گئی۔

(روزنامہ الفضل 12 جنوری 2002ء)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے گزشتہ سالوں کی طرح 2011ء میں بھی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو پاکستان بھر میں رمضان میں بھرپور خدمت کی توفیق ملی۔

2011ء رمضان المبارک میں مجلس خدام الاحمدیہ کی سطح پر متعدد مستحقین میں نقد رقم، راشن، نئے سوٹ اور عید گفٹ کی صورت میں تحائف تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر جن اضلاع نے نمایاں خدمت کی توفیق پائی ان میں لاہور، کراچی، فیصل آباد، سیالکوٹ، راولپنڈی، بدین، حیدرآباد، میرپورخاص، گوجرانوالہ، اسلام آباد اور منڈی بہاؤالدین شامل ہیں۔

امسال ربوہ میں راشن اور عید گفٹ تقسیم کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے خصوصی انتظامات کئے گئے تھے اور تقریباً 820 گھرانوں تک یہ تحائف خود پہنچائے گئے۔

خدمت خلق کے متفرق نمونے

مجلس خدام الاحمدیہ کے بہادر، نڈر اور خدمت کے جذبہ سے سرشار نوجوان ہمہ وقت اپنی اپنی سطح پر بہت سے خدمت خلق کے متفرق کام سرانجام دیتے رہتے ہیں۔ یہ انفرادی بھی ہوتے ہیں اور مجالس اور اضلاع کی سطح پر اجتماعی بھی ہوتے ہیں۔ انہی متفرق کاموں میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔ عطیہ خون، ضرورت پڑنے پر مجالس ایسے احمدی نوجوانوں سے بھری پڑی ہیں جو اپنے خون کا عطیہ دینے پر تیار رہتے ہیں۔ غربا میں ضروریات زندگی کا سامان تقسیم کرتے ہیں، ہسپتالوں کے چلڈرن وارڈز میں مریض بچوں کی عیادت اور ان میں تحائف کی تقسیم، عیادت مریضان کے تحت ادویات، پھل اور ضروری اشیاء، وفود کی صورت میں پاکستان کے مختلف جیلوں میں قیدیوں سے ملاقاتیں، ان میں ضروری چیزوں اور کھانے کی تقسیم، روزگار دلوانے کے لئے مساعی، بے سہارا لوگوں کی امداد، شادی کے موقع پر غریب خاندانوں کی امداد، بیوت الذکر میں رضاکارانہ طور پر خدام نے بجلی، سینٹری، رنگ و روغن کا کام فری کیا۔ بک بینک کے ذریعہ غریب احمدی خاندانوں کے طلباء وطالبات کی امداد اور نہ جانے ان جیسے کتنے کام ہیں جو ہر احمدی ہر وقت سرانجام دیتا رہتا ہے۔

ہفتہ خدمت خلق

مجلس خدام الاحمدیہ کی سطح پر مجالس اور اضلاع کو یاددہانی اور اپنے کاموں میں تیزی پیدا کرنے کے لئے مختلف شعبہ جات کے سال میں ایک یا زائد ہفتے منائے جاتے ہیں۔ خدمت خلق کے تحت بھی ہفتہ خدمت خلق منانے کی تلقین کی جاتی ہے تاکہ مجالس اس ایک ہفتے میں خصوصیت کے ساتھ خدمت خلق کے کاموں پر توجہ دیں اور تمام خدام کو اس کی اہمیت افادیت اور ضرورت سے آگاہ کریں۔ چنانچہ مجالس اور اضلاع اس پر لبیک کہتے ہوئے مستحق خاندانوں اور ضرورتمند افراد کی مالی اور یگر ذرائع سے امداد بڑھ چڑھ کر کرتے ہیں۔

سانحہ لاہور میں خدام الاحمدیہ کی بے مثال خدمت خلق

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں 28 مئی 2010ء کا دن نہ بھولنے والا ہے۔ یہ اندوہناک واقعہ لاہور کی دو بیوت الذکر میں جمعۃ المبارک کے دن پیش آیا۔ جس میں 86 احباب راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے اور 100 سے زائد احمدی احباب زخمی ہوئے۔ خدام الاحمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے نظم وضبط اور بلند حوصلگی سے خدمت کرنے کی توفیق ملی۔

بیت النور اور بیت الذکر گڑھی شاہو میں سفاک دہشت گردوں کے ظالمانہ حملہ کے دوران اور بعد میں خدام نے جرأت، بہادری اور خدمت انسانیت سے سرشار ہو کر خدمت خلق کے اعلیٰ نمونے قائم کئے اور نظام جماعت نیز انصار، لجنہ اور اطفال کے ساتھ مل کر ہمدردی اور خدمت کی روشن مثالیں قائم کیں۔

(ملخص رپورٹ از ماہنامہ خالد جولائی 2010ء)

طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر اہتمام طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل ربوہ میں بہت محنت اور تندہی کے ساتھ خدمت خلق کے نئے ابواب رقم کر رہا ہے۔ دنیا کے پانچوں براعظموں سے مریض کشاں کشاں اس طبی مرکز کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور فری علاج معالجہ کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے شفاء حاصل کرتے ہیں۔ بلاشبہ یہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا بہت بڑا کارنامہ ہے جو خدمت خلق کے میدان میں انجام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کے اس اہم کام کو روز بروز ترقی دیتا چلا جائے۔

اس شعبہ کا تفصیلی تعارف ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کے مضمون میں شامل ہے۔

نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ

خون کا عطیہ پیش کرنے میں خدام الاحمدیہ کا کردار شاندار رہا ہے۔ شعبہ خدمت خلق کے تحت خدام نے بلڈ گروپنگ اور بلیڈنگ میں ہمیشہ تعاون کیا ہے۔ اسی سلسلہ میں جولائی 1994ء میں احاطہ بیت المہدی گولبازار میں مرکز عطیہ خون قائم ہوا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے خدام الاحمدیہ کے نام پیغام میں فرمایا۔

بلڈ بینک کھولنے کی مساعی قابل ستائش ہے۔ الحمدللہ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ خدام کو اس کارخیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے قیام سے لے کر 1998ء تک مرکز عطیہ خون کے ذریعہ کل 1891 ضرورتمند افراد کی ضرورت پوری کی گئی۔ ان میں سے 791 غیر از جماعت افراد تھے۔ 52 افراد کو Blood Bags بھی بازار سے خرید کر مفت دیئے گئے۔ 1264 خدام اور 12 دیگر افراد نے رضاکارانہ طور پر اپنے خون کا عطیہ پیش کیا۔ 270 خدام اور 354 دیگر افراد نے Exchange کی بنیاد پر خون کا عطیہ دیا۔ اس عرصہ کے دوران 1277 خدام کی بلڈ گروپنگ مفت کی گئی۔ ضرورت پیش آنے پر بیرونی ہسپتالوں میں 260 بلڈ بیگز رضاکارانہ خدام کو بھجوائے گئے۔ بیت المہدی ربوہ میں ہونے والے بم دھماکہ، متعدد حادثات اور دیگر ہنگامی مواقع پر بلڈ بینک کے پلیٹ فارم سے عطیہ خون کا سلسلہ جاری ہے۔

(ماہنامہ خالد ربوہ جولائی 1996ء)

سال 10-2009ء میں 550 مجالس نے بلڈ گروپنگ کروائی اور 9116 خدام نے عطیہ خون دیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ نے احاطہ ایوان محمود میں ایک الگ عمارت میں بلڈ بینک قائم کیا۔ چنانچہ اس کا افتتاح اکتوبر 1999ء کو ناظر اعلیٰ و امیر مقامی صدر انجمن احمدیہ ربوہ حضرت مرزا مسرور احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الخامس) نے دست مبارک سے فرمایا۔ یہ بلڈ بینک جدید آلات سے لیس تھا۔

دسمبر 2004ء سے یہ ادارہ ایک وسیع وعریض اور جدید عمارت میں خدمت خلق بجا لا رہا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نور العین دائرۃ الخدمۃ الانسانیۃ عطا فرمایا۔ اس ادارہ میں مرکز عطیہ خون کے ساتھ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن و آئی بینک کی سہولیات بھی مہیا کی گئی ہیں۔

مورخہ 27 جولائی 2007 سے ادارہ میں ویکسینیشن سنٹر بھی قائم کیا جا چکا ہے جس میں 24 گھنٹے روٹین ویکسینز دستیاب ہوتی ہیں۔ 16 دسمبر 2007ء کو اسی ادارے میں ڈینٹل سیکشن کا بھی اضافہ کر دیا گیا۔ علاوہ ازیں 2011ء سے ایک عدد فزیوتھراپی کلینک بھی کام کر رہا ہے۔
مستقل سٹاف کے علاوہ کئی ماہر ڈاکٹرز بھی اس ادارے کو وزٹ کر رہے ہیں۔

بلڈ بینک

اس شعبہ کے تحت 24 گھنٹے کسی بھی گروپ کا خون حاصل کیا جا سکتا ہے۔ خون متبادل کی بنیاد پر فراہم کیا جاتا ہے۔ خون حاصل کرنے کے لئے ڈاکٹر یا ہسپتال کی لکھی ہوئی بلڈ ڈیمانڈ اور مریض کا بلڈ سیمپل ہمراہ لانا ضروری ہوتا ہے۔ یہ خدمت اللہ کے فضل سے 24 گھنٹے جاری رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ادارہ ہذا خون حاصل کرنے سے لے کر خون کو محفوظ رکھنے اور اسے بحفاظت ضرورت مند احباب تک پہنچانے کا کام بخوبی و بسہولت سرانجام دے رہا ہے جس میں ہماری اولین ترجیح حفظان صحت کے اصولوں کو مدنظر رکھتے ہوئے دکھی انسانیت کی بے لوث خدمات بجا لانا ہے۔

نور العین مرکز عطیہ خون میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام ٹیسٹ بہترین مشینوں پر Individual Basis پر کئے جاتے ہیں۔

نور الدین مرکز عطیہ خون Volunteer Blood Donation اور متبادل کی بنیاد پر خون جمع کرتا ہے۔ بلڈ بینک کی گزشتہ ایک سال کی رپورٹ کے اعداد و شمار کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

تھیلسیمیا/ہیموفیلیا سنٹر

خون کی بعض بیماریاں موروثی ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک تھیلسیمیا ہے۔ بعض بچوں کو یہ بیماری پیدائشی طور پر ہوتی ہے۔ یہ بیماری خون کے سرخ ذرات کو متاثر کرتی ہے۔

غریب والدین اس خرچ کو اٹھانے کے متحمل نہیں ہو سکتے چنانچہ وہ ایک ماہ میں ایک دفعہ بعض دفعہ دو ماہ میں ایک دفعہ بچے کو اپنے خرچ پر خون لگوا پاتے ہیں۔ ادارہ نور العین تھیلسیمیا و ہیموفیلیا یونٹ خالصتاً خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر 100 سے زائد ایسے بچوں کو مفت خون فراہم کرنے کی توفیق پا رہا ہے۔ دوسری طرف بار بار خون لگنے سے جسم میں فولاد کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ جس کا ساتھ ساتھ سدباب کرنا ضروری ہے۔ بار بار خون لگنے سے تلی بڑھ جاتی ہے جس سے مختلف (Infections) ہو سکتے ہیں۔ ادارہ میں اس مرض کے علاج کی سہولت بھی دستیاب ہے اور بغیر کسی معاوضہ کے مہیا کی جاتی ہے۔

یہ ادارہ دن رات ایسے مریضوں کی خدمت میں کوشاں ہے اور کئی ماؤں کے جگر گوشوں کے ہونٹوں پر ہنسی جگائے رکھتا ہے۔ کیونکہ ہمارا مطمح نظر ہی یہ ہے کہ ''مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است''۔

ڈینٹل کلینک

یہ کلینک ایک ماہر لیڈی ڈاکٹر کی زیرنگرانی روزانہ خدمت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس میں خواتین اور 15 سال سے کم عمر بچوں کا علاج نہایت مناسب قیمت پر کیا جاتا ہے۔

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن

خدمت خلق کے میدان میں نابینا افراد کی بینائی بحال کرنے میں مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ دنیا میں کسی مردے کو دوبارہ زندگی نہیں دی جا سکتی لیکن اس میں بھی کوئی مبالغہ نہیں کہ اس کی آنکھیں اگر کسی ضرورت مند شخص کو لگا دی جائیں تو اس کی آنکھیں زندہ رہ سکتی ہیں اور جس کو آنکھیں لگائی گئی ہیں اس کے لئے صدقہ جاریہ ہو سکتی ہیں۔

موت کے بعد آنکھوں کا کارنیا 4 سے 6 گھنٹے تک اس حالت میں ہوتا ہے کہ اگر اسے محفوظ کر لیا جائے تو آئندہ چند دنوں کے اندر اندر دو نابیناؤں کی بینائی بحال ہو سکتی ہے اور متاثرہ شخص کی بے نور آنکھیں منور ہو سکتی ہیں۔

اس خواہش کو عملی صورت دینے کے لئے آئی بینک کی سکیم تیار کی گئی اور مرکزی بلڈ بینک کی عمارت کی نچلی منزل میں 2000ء میں نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں آیا۔ آئی ڈونیشن کی اس سکیم کا عملی آغاز خدا تعالیٰ کے فضل سے 21/اپریل 2001ء کو کیا گیا۔ ایسوسی ایشن کے آئی ڈونر مکرم ظریف احمد خان صاحب کے انتقال کے دو گھنٹے بعد ان کی خواہش اور وصیت کے مطابق آنکھیں حاصل کی گئیں۔

مورخہ 23/اپریل 2001ء کو فیصل آباد کی ایک احمدی خاتون کے کارنیا کی پیوندکاری کا پہلا کامیاب آپریشن محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا خالد تسلیم احمد صاحب آئی سرجن نے فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آپریشن تھیٹر میں کیا۔ اسی روز دوسرا آپریشن رات 8 بجے ربوہ کے ایک دوست کا کیا گیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں آپریشنز کامیاب ہوئے۔

آنکھوں کا عطیہ پیش کرنے والوں سے مخصوص فارم پر باقاعدہ تحریری رضامندی حاصل کی جاتی ہے اور ان فارمز کو آئی بینک میں محفوظ رکھا جاتا ہے۔ دو قریبی رشتہ داروں کے بطور گواہ دستخط لئے جاتے ہیں۔ آئی ڈونرز آئی بینک کے ممبر کہلاتے ہیں۔ ایسوسی ایشن کی طرف سے ان کو کارڈ مہیا کیا جاتا ہے۔

نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے قیام سے لے کر اب تک خدا تعالیٰ کے فضل سے 16 ہزار 675 ممبران ہیں جنہوں نے اپنی آنکھوں کی وصیت فارم پُر کر کے دفتر میں جمع کروائے ہیں اور اب تک 178 نابینا افراد کی بینائی بحال کرنے کے آپریشن ہوئے ہیں۔

ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس

ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کا قیام بھی خدمت خلق کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس سروس کا بنیادی مقصد ربوہ اور گردونواح کے مقامات پر آتشزدگی یا دیگر حادثات کے مواقع پر فائر فائٹنگ اور ریسکیو کی خدمات مہیا کرنا ہے۔

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت مورخہ 19/اگست 2000ء کو پہلی فائر فائٹنگ کلاس کا انعقاد ہوا۔ نومبر 2000ء میں یہ فائر سروس تنظیمی طور پر فعال ہوئی۔

ناصر فائر اینڈ ریسکیو کے پاس اس وقت فائر ٹرکس اور فائر فائٹنگ اور فرسٹ ایڈ کا ضروری سامان موجود ہے۔ سال 09-2008ء میں اس شعبہ کی کارکردگی اس طرح رہی۔

دوران سال آتشزدگی کے 15 واقعات ہوئے۔

دوران سال 14 آگ بجھانے کے واقعات ہوئے۔

آگ بجھانے والے کارکنان اور والنٹیئرز کی کل تعداد 89 ہے اور چار لیکچرز، ٹریننگ کلاسز ہوئیں۔

اسی طرح سال 2009ء تا 2010ء میں آتشزدگی کے کل 28 واقعات ہوئے۔ ان میں 112 کارکنان کی تعداد ہے۔ 17 ریفریشر کورسز ہوئے اور 563 تعداد خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ ہیں جو رضاکارانہ کام کر رہے ہیں۔

شوریٰ اور کانفرنس، عیدین اور سانحہ لاہور کے مواقع پر چھڑکاؤ اور ڈیوٹی دی جاتی ہے۔

اگست 2010ء میں سیلابی صورتحال کے موقع پر تھانہ کانڈیوال کے علاقہ میں ناصر فائر سروس کے کارکنان ریسکیو کے لئے گئے اور 19 عورتوں اور بچوں کو سیلاب کے گھیرے سے بچایا گیا۔

ماہ مارچ 2010ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے ازراہ شفقت کارکنان ناصر فائر اینڈ ریسکیو سروس کو 75 ہزار روپے انعام دیا۔

تقریباً پون صدی پر محیط خدام الاحمدیہ کی تنظیم خدمت خلق کے کارہائے نمایاں سے بھری پڑی ہے۔ جماعت احمدیہ اور خدمت خلق ایک تصویر کے دو پہلو ہیں۔ زندگی کا کوئی شعبہ بھی خدمت خلق کے زمرے سے باہر نہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے حضرت مصلح موعود نے جو خواب خدام الاحمدیہ کی تنظیم بناتے ہوئے دیکھا تھا آج وہ تمام خواب پورے ہوتے نظر آ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کو خدمت خلق میں مزید ترقیات سے نوازے۔ آمین

ھو الشافی
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھو الشافی
نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں کی خاص امراض و نفسیاتی بیماریاں
بے اولاد، نرینہ اولاد سے محروم اور مرض اٹھرا میں مبتلا خواتین
نیز مردانہ امراض کی بفضلہ تعالیٰ
کامیاب علاج گاہ
مطب
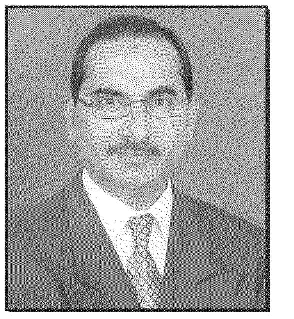
حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ
بی کام (پنجاب)، فاضل الطب والجراحت رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
صحیح اور مکمل تشخیص، قابل اعتماد و مفید اور مجرب ادویات
دنیائے طب میں ایک روشن نام
مفت
فہرست ادویات اور نئے سال کی جنتری خط لکھ کر منگوائیں
بہترین دواؤں کی ریسرچ اور اعلیٰ معیار
دوسرے شہروں اور ملکوں کے مریض بذریعہ خط و کتابت/فون/ای میل استفادہ کر سکتے ہیں
محمود یونانی دواخانہ
نزد بیت المہدی گولبازار ربوہ دواخانہ: 047-6215685، رہائش: 6211485
Cell: 0333-9791385 EMAIL: qudratullahonnet@yahoo.com

جماعت احمدیہ اپنی سوا سو سالہ تاریخ میں ہمیشہ خدمت انسانیت کی صف اول میں کھڑی نظر آتی ہے

مجلس انصاراللہ کی خدمت خلق کے میدان میں سنہری خدمات اور کارہائے نمایاں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعتی تربیت اور خدمت خلق کے لئے ذیلی تنظیموں کا قیام فرمایا

مکرم محمد رئیس طاہر صاحب

جماعت احمدیہ کی 122 سالہ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جماعت احمدیہ نے ہر موقع پر خدمت انسانیت کو ترجیح دی اور اس میدان میں ہمیشہ صف اول میں ہو کر کھڑی رہی۔ اس پر اپنوں اور غیروں کی بیشمار گواہیاں اور تاریخی حقائق شاہد ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جماعتی تربیتی معیار کو بہتر سے بہتر کرنے کے لئے ذیلی تنظیموں کا قیام فرمایا اور خدا کے فضل سے ہر تنظیم خدمت خلق کے کام میں ہمیشہ پیش پیش رہی۔ چونکہ جماعتی نظام کے تحت بھی ایسے انتظامات ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ذیلی تنظیمیں بھی حتی المقدور ان کاموں کو اپنا نصب العین بنا کر زیادہ سے زیادہ آگے بڑھنے کی کوشش کرتی رہتی ہیں۔ اس مضمون میں مجلس انصاراللہ کی تنظیم کے بعض کاموں کا مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ جن سے اس بات کا اظہار ہوتا ہے کہ اس تنظیم نے بھی سنت رسولؐ پر عمل کرتے ہوئے خدمت خلق کے کئی کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ بہت سارے ایسے کام بھی ہیں جن میں مجلس انصاراللہ نے جماعتی انتظام کے تحت اپنی خدمات پیش کر دیں۔ بعض مواقع پر کلی طور پر خدمت خلق کا موقع مجلس انصاراللہ کو ملا۔ انصاراللہ انفرادی اور اجتماعی طور پر خدمت خلق میں مصروف رہتے ہیں مگر اس مضمون میں چند ایک باتیں اختصار کے ساتھ درج ہیں۔

بیوت الحمد سکیم میں قربانی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بیت بشارت سپین کی تعمیر کے موقع پر بطور شکرانہ یتامیٰ اور بیوگان کو 100 گھر بنا کر پیش کرنے کی سکیم جاری فرمائی تو اس میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے محض خدا کے فضل سے پہلے 29/اکتوبر 1982ء کو بیس ہزار روپے اور پھر 27/اپریل 1987ء کو ایک لاکھ روپے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

(تاریخ انصاراللہ جلد 3 ص 57)

طبی خدمات

حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے زمانہ میں ہمہ وقت خدمت خلق پر نہ صرف زور دیا بلکہ اپنے قابل تقلید نمونہ کے ذریعہ یہ ثابت کر دیا کہ آپ اس دور میں دکھی انسانیت کا خیال رکھنے والے ہیں۔ چنانچہ اس قابل قدر نمونہ کی پیروی میں مجلس انصاراللہ بھی ضرورتمند، نادار اور دکھی انسانیت کی علاج معالجہ میں مختلف انداز سے مدد کرتی رہتی ہے۔

ہومیو ڈسپنسری و میڈیسن بینک

دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان میں ایک ہومیو ڈسپنسری جاری ہے جہاں مفت ادویات دی جاتی ہیں۔ ایلوپیتھک ادویات کے لئے ایک میڈیسن بینک قائم ہے۔ جہاں مختلف قسم کی ادویات محلّہ جات کے انصاراللہ کو تحریک کر کے اکٹھی کی جاتی ہیں اور بوقت ضرورت مستحقین کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ مرکزی طور پر ایک ایمبولینس کا بھی انتظام ہے۔ جو کہ مرکز کی طرف سے لگائے گئے میڈیکل کیمپس اور نادار مریضوں کو سہولت فراہم کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے۔

میڈیکل کیمپس

غریب اور مستحق مریض جو دیہاتوں میں رہتے ہیں۔ جہاں طبی ضرورت پوری کرنے والے ہسپتال موجود نہیں ہوتے اور ان کے پاس دور دراز کے ہسپتالوں تک پہنچنے کے وسائل بھی نہیں ہوتے۔ ان غریب، مجبور اور لاچار مریضوں کے لئے جماعت احمدیہ مختلف مقامات پر ڈاکٹرز کو ان کے معاونین اور ادویات سمیت بھجوا کر میڈیکل کیمپ لگانے کی تحریک کرتی رہتی ہے۔ ان میڈیکل کیمپس میں بلا امتیاز مذہب و ملت مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ سال 2010ء میں مجالس انصاراللہ پاکستان نے ایک ہزار 647 میڈیکل کیمپس لگا کر ایک لاکھ 33 ہزار 831 مریضوں کا معائنہ کیا اور صرف ان میڈیکل کیمپس کے ذریعہ 2 کروڑ 7 لاکھ 35 ہزار روپے سے زائد مالیت کی ادویات ان ضرورتمند مریضوں کو مفت فراہم کیں۔

راولپنڈی میں مجلس انصاراللہ کے تحت لگائے گئے ایک میڈیکل کیمپ میں ایک 5 سالہ بچی لائی گئی جس کے جسم پر پھوڑے اور پھنسیاں تھیں جن میں پیپ بھر چکی تھی۔ بچی سخت بے چین اور شدید تکلیف میں تھی۔ جگہ جگہ سے کثیر رقم خرچ کر کے علاج کروایا جا چکا تھا مگر آرام نہ آیا۔ میڈیکل کیمپ میں ڈاکٹرز نے چیک اپ کے بعد تین دن کی دوائی دی۔ دوسرے دن بچی کے والدین نے بتایا کہ آج ایک عرصہ کے بعد بچی اور ہم چین کی نیند سوئے ہیں۔

(ملخص از ماہنامہ انصاراللہ جنوری 2002ء)

مجلس انصاراللہ پاکستان نے 4 تا 9 مئی 2010ء گلگت میں 7 میڈیکل کیمپس لگائے اور 3 ہزار 715 مریضوں کا معائنہ کر کے ان کو مفت ادویات تقسیم کیں۔ مرکزی حکومت کے ادارہ PPHI کی طرف سے کیمپس کی خدمات کو سراہتے ہوئے کیمپ کے ممبران کی ایک ضیافت کا اہتمام کیا گیا اور قومی اخبارات نے بھی اس خدمت کو سراہا۔ (ماہنامہ انصاراللہ جون 2010ء)

8/اگست 2010ء کو سیلاب زدگان کی طبی خدمات کے لئے مجلس انصاراللہ پاکستان کے وفد نے ضلع مظفر گڑھ میں 4 مقامات پر اور ضلع ڈیرہ غازی خان میں 11 مقامات پر میڈیکل کیمپس لگا کر 4 ہزار 500 سے زائد مریضوں کا معائنہ کیا اور مفت ادویات تقسیم کیں۔

(ماہنامہ انصاراللہ ستمبر 2010ء)

8 تا 18/اگست 2010ء دو ڈاکٹرز اور ان کے دو معاونین کا وفد ایمبولینس کے ذریعہ ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع میں سیلاب سے متاثرہ مقامات پر میڈیکل کیمپس لگا کر ساڑھے چار ہزار مریضوں کو معائنہ کے بعد ادویات فراہم کیں۔

26 تا 29/اگست کو دوسرا وفد میڈیکل کیمپس کے لئے بھجوایا گیا۔ 26/اگست کو 2 مقامات پر کیمپ لگا کر 100 سے زائد مریضوں کا معائنہ کیا گیا مورخہ 27/اگست کو بیٹ دریائی جانے والی سڑک خراب ہو گئی تھی۔ ایمبولینس نہ جا سکتی تھی تو وفد کے ممبران پیدل چلے اور سامان ایک ریڑھی پر رکھ کر وہاں لے جایا گیا اور 827 مریضوں کا معائنہ کر کے ادویات دی گئیں۔ یہاں ایک مریض بیہوشی کی حالت میں لایا گیا۔ جس کی حالت کافی خراب تھی۔ اس کو دوائی دی گئی اور وفد نے دعا شروع کر دی۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اسے شفا عطا فرمائی۔

28/اگست کو ٹریکٹر ٹرالی کا انتظام کیا گیا اور ضلع مظفر گڑھ کے علاقے بیٹ ناصر آباد میں میڈیکل کیمپ کے ذریعہ 650 مریضوں کا معائنہ اور علاج کر کے دکھی انسانیت کی خدمت کی سعادت پائی۔

7 تا 9 ستمبر 2010ء کو تیسرا وفد مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے بھجوایا گیا اور مختلف جگہوں پر 7 میڈیکل کیمپس لگا کر سینکڑوں مریضوں کا علاج کیا گیا۔ (روزنامہ الفضل 8 نومبر 2010ء)

سندھ کے سیلاب 2011ء میں مجلس انصاراللہ پاکستان نے میر پور خاص کی مختلف جماعتوں میں میڈیکل کیمپ لگا کر ایک ہزار سے زائد مریضوں کا معائنہ کیا اور ادویات فراہم کیں۔

(روزنامہ الفضل 15 ستمبر 2011ء)

عطیہ خون

عطیہ خون بھی خدمت انسانیت کا ایک بہت بڑا ذریعہ اور طریق ہے۔ چنانچہ ممبران انصاراللہ اس معاملہ میں بھی خدمت خلق کے میدان میں کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔ سال 2010ء میں ممبران انصاراللہ نے ضرورتمندوں کو 694 بوتل خون عطیہ دیا۔

مجلس انصاراللہ ماریشس نے خدمت انسانیت کے لئے اجتماعی طور پر خون کا عطیہ دینے کا پروگرام بنایا۔ نماز جمعہ کے بعد بیت دارالسلام میں ایک وقت میں 14/افراد کو خون دینے کی سہولت فراہم کی گئی۔ شام تک جاری رہنے والے اس پروگرام میں کل 65 افراد نے عطیہ خون دے کر خدمت خلق کی مثال قائم کی۔

(روزنامہ الفضل 18 جنوری 2003ء)

الہدی ہسپتال مٹھی

صد سالہ جوبلی جشن تشکر کی مناسبت سے مجلس انصاراللہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس خوشی کے موقع پر شکرانے کے جذبات کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کے لئے اسی کی رضا چاہتے ہوئے مجلس انصاراللہ ایک ہسپتال تعمیر کرے۔ چنانچہ اس کے لئے دس لاکھ روپے کا فنڈ مہیا کر کے پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ازراہ شفقت اس استدعا کو قبول فرمایا۔ چنانچہ اس سلسلہ میں مٹھی سندھ میں 21/2 ایکڑ اراضی خرید کی گئی اور مورخہ 8 جولائی 1993ء کو اس ہسپتال کی تقریب سنگ بنیاد رکھی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کا نام الہدی ہسپتال عطا فرمایا۔ اس ہسپتال کی تعمیر پر 35 لاکھ روپے خرچ آئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے اس رقم کی فراہمی کا انتظام بھی ہوگیا۔ اس ہسپتال کی عمارت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ایمرجنسی روم، ایکسرے روم، ٹیکنیشن روم، ڈارک روم، لیبارٹری روم، ایڈمن روم، ڈسپنسری روم، ڈاکٹر روم، لیڈی ڈاکٹر روم، سرجن روم، آپریشن تھیٹر، Patient روم، Sterile روم، I.T.G. روم، Hanging روم، Watching روم، بارہ بستروں پر مشتمل وارڈ 36x16 فٹ سامنے کشادہ پورچ ہے۔ دو سٹاف کوارٹرز، ایک ڈاکٹر کا بنگلہ، کل مسقف حصہ 5 ہزار 953 مربع فٹ ہے۔ کل زمین ایک ایکڑ ہے اور اس کے گرد مکمل چار دیواری ہے۔ جس کا رقبہ 3 ہزار 438 مربع فٹ ہے۔ اوسط اونچائی ساڑھے چار فٹ ہے۔ دو عدد بڑے گیٹ لگائے گئے ہیں۔ دونوں گیٹوں اور ہسپتال کے سامنے اینٹوں کی سولنگ لگائی گئی۔ ٹیوب ویل لگایا گیا۔ بجلی کی فٹنگ، بلب، ٹیوبیں اور پنکھے لگائے گئے اور رنگ و روغن بھی مکمل کیا گیا۔

عمارت کی تکمیل کی رپورٹ مورخہ 14 جنوری 1995ء کو حضور کی خدمت میں بھجوائی گئی اور درخواست کی گئی کہ ''الہدی ہسپتال'' حضور کی خدمت میں پیش ہے اور اجازت کی درخواست ہے کہ یہ ہسپتال وقف جدید کے سپرد کر دیا جائے۔ اس پر حضور کا ارشاد موصول ہوا۔

''مٹھی کے ہسپتال ''الہدی ہسپتال'' کی تکمیل کی رپورٹ ملی۔ بہت خوشی ہوئی۔ ...چشم بد دور۔ سو سالہ جشن مناتے مناتے آپ نے تو آئندہ سو سال کے جشن کے لئے بھی خیر و برکت کے سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کے اموال، نفوس اور اولاد میں برکت دے اور غیر معمولی فضلوں سے نوازے۔''

مورخہ 17 مارچ 1995ء کو ایک تقریب منعقد کر کے اس ہسپتال کو وقف جدید کے سپرد کر دیا گیا۔ جو مخلوق خدا کی خدمت میں ہمہ وقت مصروف ہے۔

(ملخص از تاریخ انصاراللہ جلد 3 ص 557 تا 563)

راستوں کی صفائی۔ صدقہ جاریہ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو۔ جیسے کہ راستے سے کوئی تکلیف دہ چیز ہٹا دینا۔ اسی طرح ایک اور جگہ فرمایا کہ کبھی بھی کسی نیکی کو حقیر نہ جانو بلکہ اسی نیکی کو کر لینا چاہئے خواہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا۔

راستوں کی صفائی اور ان کے حقوق ادا کرنے میں بھی مجلس انصاراللہ کو مختلف انداز میں خدمت خلق کی توفیق ملتی رہتی ہے۔

☆ مجلس انصاراللہ مقامی ربوہ نے مورخہ 17 دسمبر 1993ء کو دارالعلوم کے محلہ میں 550 فٹ لمبی سڑک کو صاف اور ہموار کیا۔ ضرورت کے مطابق مٹی بھی ڈالی گئی۔ 150 سے زائد انصار اور 50 سے زائد خدام نے ایک گھنٹے سے زائد عرصہ تک وقار عمل کیا اور اس طرح یہاں سے گزرنے والوں کے لئے خدمت انسانیت کے جذبہ سے سہولت میسر کی۔

(تاریخ انصاراللہ جلد 3 ص 897)

☆ مورخہ 20 اکتوبر 1993ء کو مجلس انصاراللہ 96 گ ب ضلع فیصل آباد نے 93 گ ب کے بس سٹاپ سے آبادی کو جانے والی سڑک پر خدمت خلق کے جذبہ سے وقار عمل کے ذریعہ دو فٹ چوڑی سڑک کو 10 فٹ چوڑی سڑک میں تبدیل کر دیا۔ یہ سڑک 470 فٹ لمبی ہے اور اس راستے سے روزانہ پانچ سو سے زائد افراد پیدل یا سائیکل موٹر سائیکل پر گزرتے ہیں۔

(تاریخ انصاراللہ جلد 3 ص 604)

☆ 10 ستمبر 2006ء کو مغلپورہ پل سے جیل روڈ کے پل تک دونوں اطراف کل 8 کلومیٹر کے علاقہ کی صفائی کی گئی۔ 530 انصار شامل ہوئے۔ ہر گزرنے والے نے اس کام کو سراہا اور قوم پر احسان قرار دیا۔ (ماہنامہ انصاراللہ نومبر 2006ء)

☆ 5 فروری 2010ء کو مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد نے محمدی پارک گلستان کالونی میں وقار عمل کر کے لفافے، کوڑا کرکٹ اور اینٹیں وغیرہ اٹھا کر صفائی کر کے خدمت خلق کی سعادت حاصل کی۔ (ماہنامہ انصاراللہ جون 2010ء)

سیلاب زدہ علاقوں میں خدمت خلق

پاکستان میں 2010ء میں تاریخ کا بدترین سیلاب آیا اس سیلاب میں جماعت احمدیہ کو خدمت انسانیت کے مواقع میسر آئے۔ جماعتی انتظامات کے تحت مجلس انصاراللہ پاکستان کو ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع میں خدمت انسانیت کا موقع فراہم کیا گیا۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ پاکستان نے ان اضلاع میں مختلف مواقع پر وفود بھجوائے اور ان کے ذریعہ راشن، پارچات اور دوسری اشیاء ضرورت کے ساتھ ساتھ فوری طبی امداد بھی پہنچائی اور اس طرح دکھی انسانیت کے لئے کسی قدر راحت کا سامان مہیا کر کے خدا کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کی۔ خدا تعالیٰ اسے قبول کرے۔

اس موقع پر مجلس انصاراللہ مقامی نے ربوہ کے انصار کو اپیل کی اور ربوہ کے انصار نے کپڑوں، بستروں اور گھر میں استعمال ہونے والی دوسری اشیاء ضرورت کے علاوہ ایک خطیر رقم اکٹھی کی اور اپنے دفتر میں ان اشیاء کو پیکٹس میں پیک کیا۔ جس کو مجلس انصاراللہ پاکستان نے سیلاب سے متاثرہ بدحال لوگوں تک پہنچایا اور اس طرح خدمت انسانیت کی مثال قائم کی۔

نیز عید کے بعد عید گفٹس پیک کر کے بھی مجلس انصاراللہ پاکستان نے ان علاقوں میں بچوں، مردوں اور خواتین تک پہنچائے۔ تاکہ یہ دکھی لوگ بھی عید کی خوشیوں میں کسی حد تک شریک ہوسکیں۔ یہ امداد 600 متاثرین سیلاب کے لئے دالیں، گھی، چینی، پتی، خشک، دودھ اور کپڑوں وغیرہ پر مشتمل تھی۔ (روزنامہ الفضل 8 نومبر 2010ء)

2011ء میں صوبہ سندھ میں بارشوں کی کثرت اور سیلاب کی وجہ آنے والی آفت سے متاثرہ مجلس انصاراللہ حیدرآباد کی طرف سے 48 گھرانوں کے 220 افراد میں راشن کے پیکٹس تقسیم کئے گئے نیز 250 افراد کو ابتدائی طبی امداد اور ادویات فراہم کی گئیں۔

مجلس انصاراللہ پاکستان کی طرف سے 132 گھرانوں کے 700 سے زائد افراد کو فوری طور پر راشن مہیا کیا۔ تمام متاثرہ اضلاع میں راشن، خیمہ جات اور کھانا مہیا کرنے کے علاوہ خدام و انصار کی میڈیکل ٹیموں نے بھی کام شروع کر دیا۔

ان امدادی کاموں کے سلسلہ میں اب تک 360 خیمہ جات، 200 مچھر دانیاں، راشن پیکٹس اور ادویات بھجوائی جا چکی ہیں۔

(ملخص رپورٹ از روزنامہ الفضل 15 ستمبر 2011ء)

☆ ضلع لاڑکانہ کے مجلس انصاراللہ نے سیلاب سے متاثرہ افراد کے لئے 5 دیگیں پکوا کر تقسیم کیں۔ نیز 82 گھرانوں میں 974 پیکٹس راشن کے تقسیم کئے۔ اسی طرح 14 احمدی گھرانوں اور 62 غیر از جماعت گھرانوں کے لئے رہائش کا انتظام کیا گیا۔

(ملخص ماہنامہ انصاراللہ نومبر 2007ء)

☆ 23 جولائی 2001ء کو نالہ لئی راولپنڈی میں شدید طغیانی کے باعث مری روڈ اور اردگرد کے گھروں میں پانی داخل ہوگیا۔ اس موقع پر مجلس انصاراللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ ضلع راولپنڈی نے گھر گھر جا کر متاثرین کے لئے پانی، کھانا اور رہائش کے انتظامات محض خدمت خلق کے جذبہ سے کئے۔ اسی واقعہ میں ایک احمدی نوجوان ڈوبتے ہوئے کو بچاتے ہوئے خود شدید لہروں کا شکار ہوا اور خدمت خلق کا روشن ترین باب تحریر کر گیا۔ (ماہنامہ انصاراللہ اکتوبر 2001ء)

خدمت خلق کے چند انداز

اسیروں کا خیال رکھنا

اسیران راہ مولیٰ کے لئے جیلوں میں پنکھوں کے انتظامات کے لئے مجلس انصاراللہ پاکستان نے 10 ہزار روپے کا عطیہ دیا جو کہ جماعتی نظام کے تحت اس کام پر خرچ ہوئے۔

(تاریخ انصاراللہ جلد 3 ص 550)

بیوت الذکر کی تعمیر

جرمنی میں 100 بیوت الذکر کی تعمیر کے سلسلہ میں یکم دسمبر 1997ء کو 5 لاکھ روپے اور 15 دسمبر 1998ء کو 10 لاکھ روپے مجلس انصاراللہ پاکستان کو جماعت احمدیہ جرمنی کو دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 ص 600)

یتامیٰ کی خبرگیری

مورخہ 15 مارچ 1999ء کو مجلس انصاراللہ پاکستان نے سیرالیون کے یتامیٰ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک لاکھ روپے پیش کرنے کی سعادت پائی۔

(تاریخ انصاراللہ جلد 3 ص 604)

عید کی خوشیوں میں شرکت

نظامت ضلع کراچی نے 13 فروری 2003ء کو عیدالاضحیٰ کے موقع پر ضلع ٹھٹھہ کے چھ دیہاتوں میں 178 غریب گھرانوں میں ساڑھے چار من گوشت تقسیم کیا۔

(ماہنامہ انصاراللہ مارچ 2003ء)

بنگلہ دیش کے انصار کی خدمت خلق

سیلاب زدہ علاقے میں مجلس انصاراللہ بنگلہ دیش نے غیر معمولی خدمت خلق کی سعادت پائی۔ جس پر اس کام کو خدمت انسانیت کا مثالی کام قرار دیا گیا۔ غیروں نے بھی اس کو بہت سراہا۔

(ماہنامہ انصاراللہ اکتوبر 2003ء)

قحط سالی کے شکار افراد سے ہمدردی

نظامت مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے سندھ کے تھر کے علاقے میں قحط سالی کی وجہ پریشان اور تنگ حال زندگی بسر کرنے والے افراد کے لئے اشیاء خورونوش پہنچانے کا انتظام کیا۔ مورخہ 21 تا 30 نومبر 2002 خصوصی انتظامات کر کے 13 ٹن وزنی ٹرک میں آٹا، چاول، چینی، دالیں اور دوسری

اشیاء خورونوش کے علاوہ کپڑے وغیرہ بھجوائے۔ ایک اور ٹرک میں 10 ٹن آٹا بھی بھجوایا گیا۔ یہ امداد عیدالفطر سے قبل 31 سو گھرانوں میں تقسیم کی گئی۔ (ماہنامہ انصاراللہ جنوری 2003ء)

چیریٹی واک کے ذریعہ خدمت خلق

23 نومبر 2008ء کو زعامت علیاء شالامار لاہور نے ایک چیریٹی واک کی اور تین ہزار روپے کی رقم خدمت خلق کے لئے پیش کرنے کی سعادت پائی۔ (ماہنامہ انصاراللہ فروری 2009ء)

مورخہ 16 جون 2003ء کو مجلس انصاراللہ برطانیہ نے 12 میل لمبی چیریٹی واک کا اہتمام کیا اور 33 ہزار پاؤنڈ اکٹھے کر کے مختلف رفاہی و خدمت خلق کرنے والی تنظیموں میں تقسیم کئے۔

(ماہنامہ انصاراللہ جنوری 2004ء)

عیادت مریضاں

مریضوں کی عیادت کرنے کا بھی حکم ہے۔ لیکن غریب مریضوں کی عیادت کے علاوہ علاج وغیرہ میں تعاون کرنا حضرت مسیح موعود کے حسین طرز عمل کی پیروی کرنا بھی جماعت احمدیہ کا وطیرہ ہے۔ چنانچہ سال 2010ء میں مجلس انصاراللہ پاکستان کے پاکستان بھر کے ممبران مجلس نے 94 ہزار سے زائد مریضوں کی عیادت کرنے کی توفیق پائی۔

اس کے علاوہ بعض غریب مریضوں اور ضرورتمندوں کے لئے سال 2010ء کے دوران 2 کروڑ 42 لاکھ 48 ہزار سے زائد روپے علاج پر خرچ کرنے کی توفیق پائی۔ اس طرح خدمت انسانیت کے اس پہلو میں بھی سعادت حاصل کی۔

بھوکوں کو کھانا کھلانا

بھوکوں کو کھانا کھلانا بھی ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندے سے پوچھے گا کہ میں تیرے پاس بھوکا آیا تھا تو تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا اور بندہ حیران ہوگا کہ خدا جو ساری کائنات کا رب ہے وہ بھوکا کیسے ہوا تو خدا فرمائے گا جب تیرے پاس میرا بندہ بھوکا آیا تھا تو وہ میرے بندے کا آنا میرا آنا ہی تھا۔ گویا اس میں بھوکے کو کھانا کھلانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود کو بھی الہام ہوا کہ اے نبی بھوکے کو کھانا کھلا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ میں بغیر کسی تمیز کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے ہمیشہ اپنے ماحول میں اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ کو بھی اس بات پر عمل کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ مثال کے طور پر صرف 2010ء کے ایک سال میں مجلس انصاراللہ پاکستان کو ایک لاکھ 36 ہزار سے زائد ضرورتمندوں کو کھانا کھلانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ہمدردی مخلوق کا مذہب

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

حقیقت یہ ہے کہ نہ عبادت کے مذہب کا کوئی نام ہے نہ غریب کی ہمدردی کے مذہب کا کوئی نام ہے۔ یہ وہ دو قدر مشترک ہیں جو تمام مذاہب کے درمیان موجود ہیں۔...... خدمت خلق کا بھی کوئی نام نہیں سوائے خدمت خلق کے اور یہی وہ دین قیّمہ ہے۔ جس کا قرآن میں ذکر ملتا ہے۔

(خطبات طاہر عیدین ص 20)

خدا تعالیٰ ہمیشہ ہم سب کو ان نیک کاموں اور تمناؤں کو ہمیشہ نسل در نسل زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2010
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
نوجوانوں کے امراض ونفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہوجانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ
047-6211434
6212434
FAX: 6213966

ہر قسم کے چاول کی اعلیٰ کوالٹی کا واحد مرکز
شاہین رائس ملز
غلہ منڈی کوٹلی باوا فقیر چند تحصیل پسرور (سیالکوٹ)
0300-6403332
0301-6604208
طالب دعا: عبدالحمید بٹ، شہباز احمد بٹ، ممتاز احمد بٹ

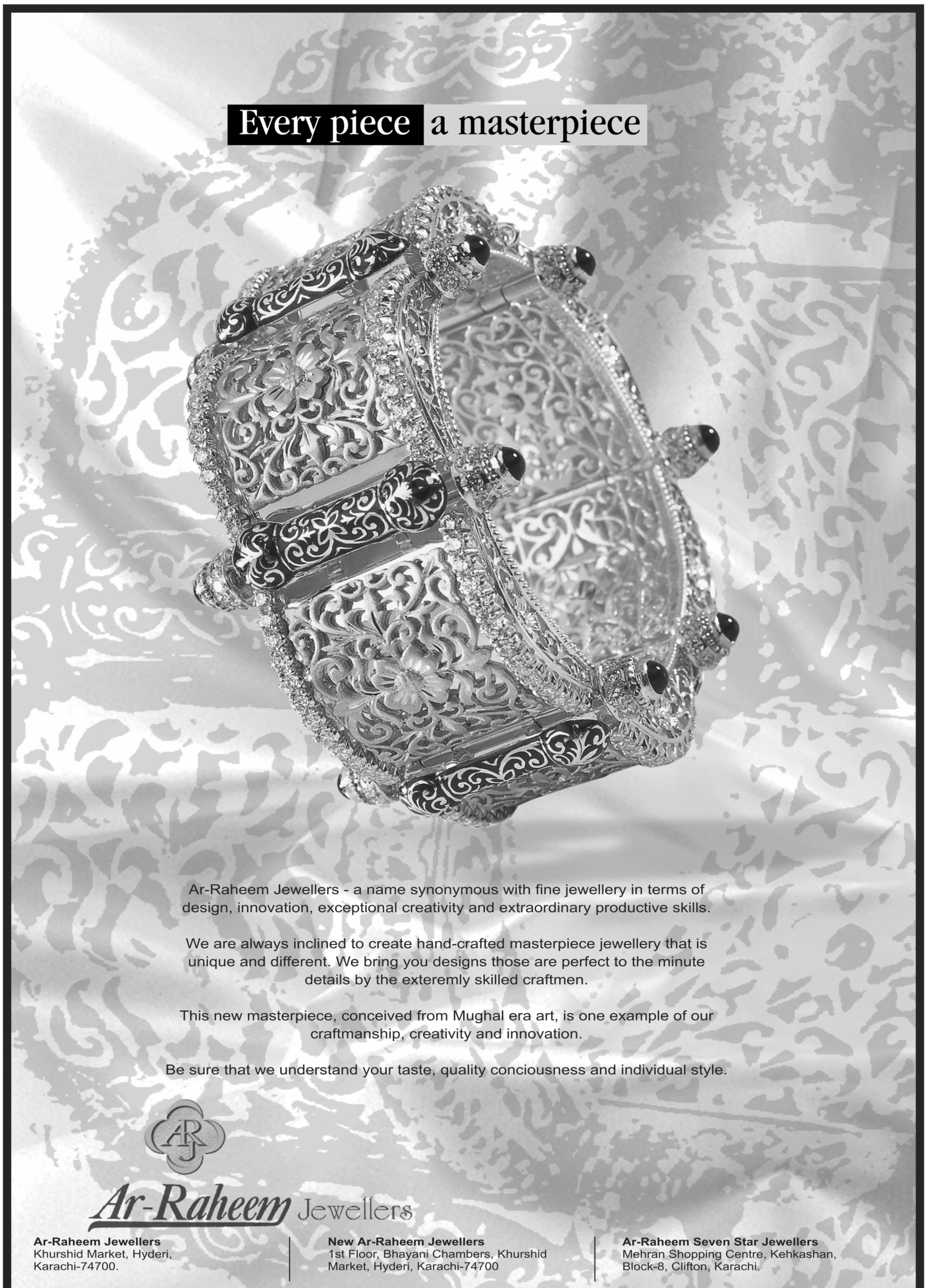

WARSAN No's Series

Retail Price Rs. 55.00

روزمرہ امراض کی ادویات

WARSAN NO. 1	WARSAN NO. 2	WARSAN NO.3	WARSAN NO.4	WARSAN NO.5
جریان	خونی و بادی بواسیر ناسور مقعد	نسوانی حسن	نوجوانوں میں خون کی کمی	متلی اور قے
WARSAN NO. 6	WARSAN NO. 7	WARSAN NO.8	WARSAN NO.9	WARSAN NO.10
معدہ کا السر	لیکوریا کیلئے	پیپ دار وخشک اگزیما	تیزابیت، گیس، بدہضمی، قبض	ماہواری کی تکالیف
WARSAN NO. 11	WARSAN NO. 12	WARSAN NO.13	WARSAN NO.14	WARSAN NO.15
اختلاج قلب ودل کے پٹھوں کی کمزوری	کمزوری نظر۔آنکھوں کی سوزش و درد کیلئے	بانجھ پن	اسہال و پیچش	جگر اور پتہ کی خرابی
WARSAN NO. 16	WARSAN NO. 17	WARSAN NO.18	WARSAN NO.19	WARSAN NO.20
سن یاس کی بے قاعدگیاں	لو بلڈ پریشر	خون صافی قطرے	آدھے سر کا درد	بے خوابی۔کم خوابی
WARSAN NO.21	WARSAN NO. 22	WARSAN NO.23	WARSAN NO.24	WARSAN NO.25
قوت مدافعت کی کمی	برونکائٹس۔کھانسی	موٹاپے کیلئے	خون کی کمی کا ٹانک	اخراج خون کیلئے
WARSAN NO.26	WARSAN NO. 27	WARSAN NO.28	WARSAN NO.29	WARSAN NO.30
گلے کے امراض، ٹانسلز	مرگی کے دورے پڑنا	حافظہ کی کمزوری طالب علموں کیلئے	گنٹھیا۔جوڑوں کا ورم	دمہ۔سینہ پر بوجھ
WARSAN NO.31	WARSAN NO.32	WARSAN NO.33	WARSAN NO.34	WARSAN NO.35
رحم کی رسولیاں	مسوڑھوں کا گلنا سڑنا	ذیابیطس کیلئے	دائمی قبض	چہرے کے کیل اور مہاسے
WARSAN NO.36	WARSAN NO.37	WARSAN NO.38	WARSAN NO.39	WARSAN NO.40
پروسٹیٹ غدود کی سوزش	درد عرق النساء	نامردی، جنسی کمزوری	مستورات کی طاقت کیلئے	الرجی سے نزلہ، زکام
WARSAN NO.41	WARSAN NO.42	WARSAN NO.43	WARSAN NO.44	WARSAN NO.45
فالج، اعضاء کا کام چھوڑ دینا	پیٹ کے کیڑے (چنونے، کدو دانے، ملپ)	بچوں کا بستر پر پیشاب نکلنا	قد بڑھانے کیلئے	گردے اور مثانے کی پتھری و سوزش
WARSAN NO.46	WARSAN NO.47	WARSAN NO.48	WARSAN NO.49	WARSAN NO.50
ہائی بلڈ پریشر	عورتوں کے چہرے پر غیر ضروری بال	پتہ کی سوزش اور پتھری کیلئے	گلہڑ و تھائرائیڈ غدود کا بڑھ جانا	مسّہ، گومڑی

GMP Certified Company — warsan® — ISO 9001 Bureau Veritas Certification — ISO 9001-2008 Certified Company

ربوہ:۔

صوفی ہومیو پیتھک کلینک۔طارق بھائی چشمے والے۔الحمید ہومیو سٹور

دنیا کے 46 ممالک میں خالص انسانی ہمدردی کے تحت خدمت خلق کے کام سرانجام دینے والی

عظیم رفاہی تنظیم ہیومینیٹی فرسٹ خدمت انسانیت کے میدان میں کارہائے نمایاں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں اور راہنمائی کے طفیل یہ تنظیم دنیا بھر میں ترقیات کے سنگ میل طے کر رہی ہے

مکرم احمد مستنصر قمر صاحب

جماعت احمدیہ عالمگیر کی قائم کردہ بین الاقوامی رفاہی تنظیم ہیومینیٹی فرسٹ (Humanity First) کی تاسیس پر اس وقت انیس سال کا عرصہ گزرتا ہے۔ 1992ء میں امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں جماعت احمدیہ کو ایک عالمگیر رفاہی تنظیم قائم کرنے کا ارشاد فرمایا اور اس کا نام Humanity First منظور فرمایا۔

کام کا باقاعدہ آغاز

اس تنظیم کے کام کا باقاعدہ آغاز مجلس خدام الاحمدیہ (یوکے) کے تحت 1993 میں سابق یوگوسلاویہ جو اب بوسنیا، سربیا، اور دیگر کئی ریاستوں میں بٹ چکا ہے، کی جنگ کے دوران متاثرین کے لئے امدادی اشیاء کے قافلے بھجوانے سے ہوا۔ اوّلاً کروشیا، بوسنیا، ہنگری اور سلووینیا کے مہاجرین کو امدادی اشیاء روانہ کی گئیں۔

رجسٹریشن

سابق امیر صاحب (یوکے) محترم آفتاب احمد خان صاحب کی زیرنگرانی مجلس خدام الاحمدیہ (یوکے) نے 1994ء میں ہیومینیٹی فرسٹ کو ایک بین الاقوامی رفاہی تنظیم کے طور پر رجسٹر کروانے کے لئے درخواست دائر کی جو کہ U.K. Charity Commission کی طرف سے منظور کر لی گئی۔ یوں ہیومینیٹی فرسٹ کے لئے خدمت خلق کے میدان میں نئے باب وا ہوئے۔

اس وقت تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہیومینیٹی فرسٹ دنیا کے 33 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے اور خدمت خلق کے کئی منصوبوں پر خالصۃً انسانی ہمدردی کے جذبے سے کام کر رہی ہے۔

انتظامی ڈھانچہ

ہیومینیٹی فرسٹ کے انتظامی ڈھانچے کی بنیاد U.K. Charity Commission کے قواعد وضوابط پر ہے۔ تنظیم کا نظم ونسق حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قائم کردہ ایک بورڈ کے سپرد ہے۔ جس کے کل 10 ممبران ہیں جن میں امیر صاحب جماعت احمدیہ یوکے اور چیئرمین ہیومینیٹی فرسٹ سیّد احمد یحییٰ صاحب کے علاوہ 4 مزید ممبران (یوکے) سے جب کہ باقی چار میں سے ایک امیر صاحب امریکہ اور دوسرے امیر صاحب جرمنی ہیں۔ ان کے علاوہ دو اور افراد شامل ہیں۔

تنظیم اپنے رفاہی منصوبوں کی تکمیل کے لئے بلاتمیز مذہب وملت تمام لوگوں سے جو رضاکارانہ طور پر خدمت خلق کے کاموں میں حصّہ لینا چاہیں فنڈ وصول کر سکتی ہے اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے کاموں پر خرچ کر سکتی ہے۔

مقاصد

ہیومینیٹی فرسٹ کے مقاصد میں دنیا کے غریب، مظلوم اور ضرورت مند لوگوں کی زندگی کے ہر شعبے میں مدد کرنا ہے۔ انسانی زندگی کی بقا اور اس کے تحفظ کے لئے کوشش نیز بنی نوع انسان کی عزت نفس کی حفاظت اور اس کی بحالی کے لئے خدمات بجالانا ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ ایک غیرسیاسی ادارہ ہے جس کا نصب العین محض خدا تعالیٰ کی خاطر دنیا بھر کے غریب پسماندہ لوگوں کی خدمت ہے۔ ان تمام امور کی بجا آوری کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ کے کارکنان رضاکارانہ طور پر تمام دنیا میں خدمات بجالاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تنظیم کے انتظامی اخراجات نہ ہونے کے برابر ہیں اور فنڈز کا 92% سے زائد حصہ خالصۃً فلاح و بہبود کے کاموں کے لئے وقف ہے۔ 5% فنڈ ز مینجمنٹ کے لئے اور صرف 3% دیگر تنظیمی امور کی بجا آوری کے لئے خرچ کئے جاتے ہیں۔

چند اہم منصوبے

ہیومینیٹی فرسٹ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 46 ملکوں میں انسانی بہبود کے مختلف منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ ان منصوبوں کے لئے رقم کا انتظام مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد کے انفرادی طور پر دیئے گئے عطیات یا بعض بڑے بڑے اداروں کی طرف سے ملنے والی گرانٹس کے طفیل ہوتا ہے جن کے باعث تمام منصوبے کامیابی کی طرف رواں دواں رہتے ہیں۔ ان کے علاوہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے دنیا بھر میں ہونے والے اجتماعات، جلسہ ہائے سالانہ، اور دیگر جماعتی پروگراموں میں احباب جماعت احمدیہ نہایت خوشی سے امداد اور صدقات وعطیات کا سلسلہ جاری رکھتے ہیں جن کی بدولت تنظیم کے جملہ امور کامیابی سے سرانجام پاتے رہتے ہیں۔ اس وقت جن بڑے بڑے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے ان میں سے چند درج ذیل ہیں۔

پینے کے صاف پانی کی فراہمی

ایک اندازے کے مطابق اس وقت دنیا کے 30 فیصد سے زائد افراد پینے کے صاف پانی کی نعمت سے محروم ہیں جس کی وجہ سے دنیا کے غریب ملکوں میں مختلف قسم کی بیماریوں سے وفات پا جانے والے افراد کی شرح میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ براعظم افریقہ اور ایشیا کے کئی ممالک میں عورتوں اور بچوں کو صاف پانی حاصل کرنے کے لئے کئی کئی میل کا سفر کرنا پڑتا ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ اس سلسلے میں اس سوچ کے ساتھ کام کر رہی ہے کہ پینے کا صاف پانی لوگوں کی ضرورت نہیں بلکہ ان کا حق ہے۔ چنانچہ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت خدا تعالیٰ کے فضل سے افریقہ کے انتہائی اور غریب ممالک میں واٹر پمپس مہیا کرنے اور ان کی تنصیب کا کام کامیابی سے جاری ہے۔ ہیومینیٹی فرسٹ اس سلسلے میں بعض دیگر بین الاقوامی اداروں جیسے Oxfam, Water Aid, Aquabox, World Water Work, نیز IAAAE (انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز) سے بھی تعاون حاصل کرتی ہے اور ایشیا اور افریقہ کے غریب عوام تک صاف پانی کی رسائی کو ممکن بنانے کی ہر ممکنہ تدبیر پر عمل کر رہی ہے۔ اب تک 12 ملکوں میں 430 خصوصی طور پر تیار کردہ ہینڈ پمپس لگائے گئے ہیں جن سے تقریباً چار لاکھ افراد استفادہ کر رہے ہیں اس کے علاوہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی انجینئرز کے تعاون سے ہیومینیٹی فرسٹ ایک اور منصوبے پر تحقیق کر رہی ہے جس کے مطابق شمسی توانائی کی مدد سے چلنے والے ہینڈ پمپس جو کہ ایک پورے گاؤں کے مختلف حصوں میں پانی مہیا کرسکیں گے، تیار کرنے پر کام ہو رہا ہے۔

اسی طرح کئی ایک ملکوں میں فلٹریشن پلانٹس لگائے گے ہیں جن میں برازیل، ہیٹی اور پاکستان شامل ہیں۔ تقریباً دس لاکھ افراد اس سہولت سے فائدہ حاصل کر رہے ہیں۔

اطعام المساکین

اس منصوبے کے تحت گزشتہ کئی برسوں سے غریب اور بے سہارا لوگوں کو خوراک مہیا کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ کسی بھی بڑے حادثے کی صورت میں مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ضرورت مند افراد کو چند ہفتوں کے لئے Food Packs بغیر کسی معاوضے کے مہیا کئے جاتے ہیں اس پروگرام کے تحت زیادہ تر کام دنیا کے غریب اور پسماندہ ملکوں جیسے گیمبیا، سیرالیون، مالی، برکینا فاسو، لائبیریا، آئیوری کوسٹ، ساؤتومے، ٹوگو اور بینن میں ہو رہا ہے۔

اسی پروگرام کے تحت بعض جگہوں پر ایک قطعہ زمین میں کوئی فصل بو کر اس کا کچھ حصہ فصل پر کام کرنے والے غریب ہاریوں اور کچھ دوسرے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں ایک آزمائشی پروگرام بینن اور سیرالیون میں جاری ہے۔

اسی طرح امریکہ میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ نے ایک پروگرام Organic Form کے نام سے شروع کیا ہے جہاں پر غریب اور بے روزگار افراد خود کھیت میں بیج بوتے اور پھر فصل کی کاشت تک اس پر کام کرتے ہیں۔ حاصل ہونے والی فصل کا ایک بڑا حصہ انہی غریب افراد اور ان کے خاندانوں میں تقسیم کر دیا جاتا ہے جنہوں نے فصل پر کام کیا۔ اس کا مقصد لوگوں میں خالص قدرتی بیج سے فصل کو حاصل کر کے اس کی فصل کو استعمال کرنا ہے۔

کینیڈا اور انگلستان میں بھی بے روزگار اور مستحق افراد کو کھانے کے پیکٹس بنا کر ہیومینیٹی فرسٹ کے پروگرام Food Bank کے ذریعے تقسیم کئے جاتے ہیں۔ ضرورت مند افراد فون کے ذریعے یا ویب سائٹ کے ذریعے رابطہ کر کے یا خود حاضر ہو کر بھی کھانا لے جا سکتے ہیں۔ اس

Shahtaj Sugar

is equally Sweet to Sugarcane Growers, Workers, Consumers and Shareholders

Fruits of success taste even sweeter when shared.
Sugarcane growers of our area get the best value for their crops at Shahtaj.
Our workers are happy that their toil and sweat turn to sweet bonuses.
Our consumers relish the richness of our product.

Above all the Shahtaj sugar-pot is yielding even sweeter dividends to its shareholders.

SHAHTAJ

Shahtaj Sugar Mills Limited

Plant: Mandi Bahauddin, phones:(0546)501147-49, Fax:(0546501768)
Email: shahtaj@polmail.com.pk
Head Office: 72/C-1 M.M Alam Road, Gulberg-III, Lahore 54660, Ph: (042) 5710482-84
Email: ssml@pol.com.pk Fax:(042) 5711904
Regd. Office: 19, West Wharf, Karachi Phone: (021)200146-50, Fax: (021)2310623
Email:khi-snl@shahnawazltd.com

هوالناصر

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت والی بابرکت لمبی اور فعال زندگی سے نوازے۔ آمین

السلطان فارمز

فروٹ، ڈیری، ایگریکلچر فارمز

چک 166 مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر

طالب دعا: میجر بشیر احمد خان طارق ابن محمد سلطان خان

0321-2278545

منصور محمود منہاس ابن میاں محمد احمد خان

0300-7545166

خدا تعالیٰ کے فضل ورحم کے ساتھ

هوالناصر

ناصر نایاب کلاتھ انٹرنیشنل

کی جانب سے جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو سال نو مبارک ہو

کپڑے کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی کے ساتھ گرینڈ سیل بھرپور کامیابی سے جاری ہے

لینن، مرینہ کاٹن کے خوبصورت ڈیزائن اور کلر کے ساتھ مردانہ کپڑے

کی بے شمار ورائٹی کا نیا سٹاک آچکا ہے۔

دیکھیں کہیں آپ پیچھے نہ رہ جائیں

جلد آئیں فائدہ اٹھائیں

ناصر نایاب کلاتھ انٹرنیشنل

دارالرحمت شرقی الف ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ: 03234049003

گجر کمیشن شاپ

طالب دعا

چوہدری نصیر الدین گجر: 0345-7517177

چوہدری مبشر احمد گجر: 0345-7115812

چوہدری طارق احمد گجر

فون آفس 044-4004428

044-4840022:

فون رہائش: 044-4840177

نزد ریلوے سٹیشن منڈی احمد آباد

منڈی ھیرا سنگھ تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ

Trust not be compromised

ورلڈ فیبرکس

طالب دعا: چوہدری لئیق احمد، چوہدری مسعود احمد،

موسم رواں کے لیڈیز جینٹس کپڑوں کی ورائٹی کے ساتھ ساتھ

لہنگا، ساڑھی اور عروسی ملبوسات کا مرکز

کسی بھی شہر کے ساتھ اگر ہمارے ریٹ زیادہ ہوں تو خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے۔

ملک مارکیٹ نزد یوٹیلٹی سٹور ربوہ 0333-6550796

Dawlance

Super Exclusive Dealer

فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، ورٹیکل فریزر، مائیکرو اون، واشنگ مشین، ڈرائرز، واٹر ڈسپنسر، ٹی وی، ایل سی ڈی، ایل ڈی، ڈی وی ڈی، جوسر بلینڈر، چاپر، ٹوسٹر، سینڈوچ میکرز، بیٹرز، الیکٹرک کیٹل، کافی میکر، ایگ بوائلر اینڈ فوڈ فیکٹری، سٹیبلائزر، یو پی ایس، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ، ٹیلی فون سیٹ، ویکیوم کلینرز، ٹی وی ٹرالی، ٹی وی سٹینڈ، گیس ہیٹر اینڈ گیس گیزر، الیکٹرک ہیٹر اینڈ الیکٹرک گیزر، ایمرجنسی لائٹ، بریکٹ فین، لوور فین، ایگزاسٹ فین

سیلنگ فین، ٹیبل فین، پیڈسٹل فین، جیسکو جنریٹرز، نیز انرجی سیورز

ایک سال کی گارنٹی کے ساتھ رعایتی نرخوں پر دستیاب ہیں

گوہر الیکٹرونکس

گولبازار ربوہ
047-6214458

طب یونانی کا قدیم اور مایہ ناز ادارہ

شعبہ ہربل لیبارٹریز

وسعت کار کے پیش نظر شعبہ دواسازی کو الگ کر دیا گیا ہے۔ اب جدید لیب میں 150 سے زائد مفید اور مؤثر ادویہ خالص اور مکمل اجزاء کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں۔

سٹاکسٹ اور اطباء کیلئے پرکشش مراعات

مطب
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ عرصہ پچاس سال سے ہمارا ادارہ اس ملک کی تمام شفاء بخش جڑی بوٹیوں سے مفید اور مؤثر ادویات تیار کر کے انسانی امراض کو ختم کرنے اور قابو پانے میں کوشاں ہے۔ ہم نے اپنی ان تمام کاوشوں کے لئے انتھک محنت، دیانت، امانت، تحقیق اور دعاؤں کے سنہری اصولوں کو مدنظر رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ملک اور بیرون ملک سے ہزاروں مریض اس دواخانہ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس شافی وقادر خدا کی تائید سے شفاء پاتے ہیں۔

حکیم شیخ بشیر احمد ایم۔اے، فاضل طب والجراحت

کیلسی ماب
بچوں میں کیلشیم اور فولاد کی کمی کیلئے

کیپسول روح شباب
نامردی، سستی، کمزوری اور سرعت میں بے انتہاء مفید ہے

نور نظر
اولاد نرینہ کیلئے کامیاب ترین دوا

تریاق اٹھرا
مرض اٹھرا کی بین الاقوامی مشہور دوا

خورشید 1958

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

فون: 047-6211538
فیکس: 047-6212382
ای میل: Khurshiddawakhana@gmail.com

پروگرام کے تحت ضرورت مند لوگوں کو ان کے گھر پر بھی کھانا مہیا کر دیا جاتا ہے۔

یتیموں کی دیکھ بھال اور نگہداشت

قدرتی آفات کے نتیجے میں انسانی جانیں اور قیمتی اموال تو ضائع ہوتے ہی ہیں بہت سارے بچے بھی یتیم ہو جاتے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ خدا کے فضل سے ایسے بچوں کی دیکھ بھال کرتی اور ان کا سہارا بنتی ہے۔اس پروگرام کے تحت افریقہ کے کئی ملکوں جیسے برکینا فاسو، بینن، سیرالیون، گیمبیا، نیز پاکستان اور انڈونیشیا میں یتامیٰ کی بحالی اور نگہداشت کا کام ہو رہا ہے۔

بینن میں ایک عمارت کی تعمیر جاری ہے جہاں پر تقریباً 50 یتامیٰ کی پرورش کا انتظام ہوگا۔بعض ملکوں میں ہیومینیٹی فرسٹ کے زیر انتظام 5 یا 6 یتامیٰ کو کسی ایک سمجھ دار، سلجھی ہوئی خاتون کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو ان کی خبرگیری کرتی ہے۔اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے یتامیٰ کی خبرگیری میں نئے سنگ میل رقم ہو رہے ہیں۔

تعلیمی خدمت کا منصوبہ

براعظم افریقہ اور جنوبی امریکہ کے پسماندہ علاقوں میں ہیومینیٹی فرسٹ کے زیر اہتمام ایسے طلباء کو جو سکول کی فیس اور دیگر اخراجات کے متحمل نہیں ہو سکتے، انہیں کتابیں، یونیفارم اور وظائف دیئے جاتے ہیں اور طلبہ کی ہائی سکول اور کالج کی تعلیم حاصل کرنے تک امداد کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔اس طرح بہت سے طلبہ ایک روشن مستقبل حاصل کرنے کے اپنے خواب کو شرمندہ تعبیر کر رہے ہیں۔

فنی تعلیم کی سہولت

پسماندہ ملکوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کی تعلیم کو عام کرنے کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ عظیم کردار ادا کر رہی ہے۔اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے ہیومینیٹی فرسٹ کے زیر انتظام 17 آئی ٹی انسٹیٹیوٹ دنیا کے مختلف ممالک میں کام کر رہے ہیں جن میں کمپیوٹر کے بنیادی پروگرام جیسے مائیکروسافٹ آفس نیز انٹرنیٹ کا استعمال، ڈیسک ٹاپ مینجمنٹ اور پروگرامنگ سکھائی جا رہی ہے۔ افریقہ کے بعض ممالک میں ہیومینیٹی فرسٹ MCSE تک تعلیم مہیا کر رہی ہے۔آئی ٹی سنٹرز نائیجر، یوگنڈا، نائیجیریا، مالی، آئیوری کوسٹ، غانا، برکینا فاسو، بینن، کسووو، گیانا، انڈونیشیا، سیرالیون اور گیمبیا میں کام کر رہے ہیں اور اب تک تقریبا 20000 (بیس ہزار) طلبہ تعلیم مکمل کر چکے ہیں۔

اس کے علاوہ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت نادار عورتوں کی امداد کے لئے افریقہ کے مختلف ملکوں میں سلائی سکھانے کے 6 سنٹر کام کر رہے ہیں جہاں عورتوں کو کپڑے سینا اور کشیدہ کاری جیسے کام سکھائے جاتے ہیں۔ یہاں سے کام سیکھ کر عورتیں اپنا کاروبار شروع کر دیتی ہیں یا کسی فیکٹری وغیرہ میں اچھی ملازمت حاصل کر لیتی ہیں اور یوں خود کام کر کے اپنا اور اپنے خاندان کا پیٹ پالتی ہیں۔

اسی طرح امریکہ میں ایسے علاقوں میں جہاں غربت ہے اور لوگ سکول جانے کی بھی توفیق نہیں رکھتے ان کے لئے سکول کی بسوں کی فیس اور کتابوں وغیرہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔

آنکھ کے موتیا کا علاج

اس پروگرام کے تحت افریقہ کے کئی ملکوں میں جو لوگ موتیے کے مرض یا آنکھ کے کسی اور عارضے کے نتیجے میں بینائی سے محروم ہو چکے ہیں آپریشن کر کے ان کی بحالی نظر کا کام کیا جاتا ہے۔ صرف سیرالیون میں تقریباً ایک ہزار افراد کا اس سلسلے میں کامیاب آپریشن کیا جا چکا ہے۔

صحرائی ریفریجریٹر

براعظم افریقہ کے ایسے علاقوں میں جہاں لوگوں کو شدید گرمی کی وجہ سے زرعی اجناس کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اور لوگ اپنی اجناس سستے داموں بیچنے پر مجبور ہوتے ہیں وہاں ہیومینیٹی فرسٹ نے یہ تکنیک متعارف کرائی ہے۔ اس کی مدد سے لوگوں کی اجناس زیادہ عرصے تک محفوظ رہ سکیں گی۔ ہیومینیٹی فرسٹ لوکل سطح پر لوگوں کو صحرائی فریج تیار کرنے کا طریقہ بھی سکھاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ صحرائی فریج دراصل مٹی کے دو بڑے برتنوں کو اوپر نیچے رکھ کر دونوں کے درمیان ریت رکھ کر اس کو پانی سے تر کرنے اور یوں اندر والے برتن میں درجہ حرات کو کم رکھنے کے اصول پر کام کرتا ہے۔ اس سے کسانوں کی زرعی اجناس زیادہ دیر تک تروتازہ رہتی ہیں اور کسان انہیں جلدی جلدی کم قیمت پر فروخت کرنے پر مجبور نہیں ہوتے۔

سکول، لائبریریوں اور سائنس لیبارٹریوں کا قیام

افریقہ کے بہت سے ملکوں نیز پاکستان، انڈونیشیا، میسی ڈونیا اور جنوبی امریکہ میں ہیٹی کے ملک میں ہیومینیٹی فرسٹ تعلیم کے میدان میں مختلف سہولتیں فراہم کر کے ناقابل فراموش خدمات کی توفیق پا رہی ہے۔ گیمبیا میں ہیومینیٹی فرسٹ سے مدد پانے والا سکول ملک کے 5 بہترین سکولوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس سکول کی میں 837 طلبہ زیر تعلیم ہیں۔اسی طرح افریقہ کے اکثر ممالک میں سکول لائبریریوں کی سہولت سے یکسر خالی ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے یو کے اور فرانس کی کئی ایک یونیورسٹیوں کے تعاون سے افریقہ کے کئی ملکوں میں سکولوں کے لئے کتابوں اور لائبریریوں کا انتظام کرنا شروع کیا ہے۔ اسی طرح ہیومینیٹی فرسٹ مختلف سکولوں میں سائنس لیبارٹریوں کے قیام کے لئے سائنسی سامان کی فراہمی کے لئے بھی تعاون کر رہی ہے۔

امدادی سامان

اگرچہ تمام دنیا کے خستہ حال لوگوں اور مساکین کے لئے ہیومنٹی فرسٹ کی خدمات قابل رشک ہیں، تاہم افریقہ میں اس تنظیم کو خصوصی خدمت کی توفیق ملی ہے۔اس کی ایک مثال 1997 سے لے کر اب تک ہر سال عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور اسی طرح دیگر اہم مواقع پر ضرورت مندوں اور مساکین کے لئے کئی ہزار ٹن امدادی سامان بہم پہنچایا گیا ہے۔ جن میں ادوایات، گھر بنانے کا سامان، نیز اشیائے خورونوش جیسے چاول آئل، نمک، چینی، لوبیا، اور مچھلی کی مصنوعات شامل ہیں۔بعض ملکوں جیسے ٹوگو، لائبیریا، سیرالیون، تنزانیہ وغیرہ میں میڈیکل آلات بھی فراہم کئے گئے ہیں۔

قدرتی آفات

گزشتہ چند سالوں سے دنیا کو بے شمار قدرتی آفات کا سامنا کرنا پڑا ہے، جن کے نتیجے میں لاکھوں لوگ ہلاک اور کروڑوں بے گھر ہوئے یا بعض دیگر مسائل کا شکار ہوئے۔ ان تمام قدرتی آفات کے موقع پر ہیومینیٹی فرسٹ نے محض انسانی ہمدردی کی بنا پر بنی نوع انسان کی عظیم خدمات سرانجام دی ہیں۔ ان میں سے بعض کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

سونامی 2004ء

دسمبر 2004ء میں جنوب مشرقی ایشیا اور مشرق بعید میں سونامی نے ایک تباہ کن طوفان برپا کیا جس کے نتیجے میں کئی لاکھ لوگ بے گھر ہوئے۔ انڈونیشیا کا علاقہ بندہ آچے زلزلے کے مرکز (epicentre) کے نزدیک ہونے کی وجہ سے سب سے زیادہ متاثر ہوا اس آفت کے بعد انڈونیشیا کی حکومت نے برطانیہ سے امداد اکٹھی کرنے کا کام ہیومینیٹی فرسٹ کے سپرد کیا جنہوں نے بعد میں سری لنکا اور بھارت میں بھی ریلیف سنٹر قائم کئے اور ہر طرح کی امداد باہم پہنچائی۔

قطرینہ اور ریٹا طوفان 2005ء

اگست اور ستمبر 2005ء میں امریکہ کی گلف کوسٹ اور اس سے ملحقہ علاقوں کو ان سمندری طوفانوں نے شدید نقصان پہنچایا۔ یہ امریکہ کی تاریخ کے شدید ترین سمندری طوفان تھے جن میں لوزیانہ، مسی سپی، فلوریڈا، ایلاباما کے علاقے شدید متاثر ہوئے۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے نہایت سرعت کے ساتھ ان علاقوں میں پہنچ کر ریلیف سنٹر قائم کئے اور ہر طرح کی امداد باہم پہنچائی۔ ہزاروں بے گھر افراد کو غذائی اشیاء اور رہائش کے لئے خیمے مہیا کئے گئے۔

گیانا (جنوبی امریکہ) کا سیلاب

گیانا (جنوبی امریکہ) میں سال 2005ء کے آغاز میں وسیع پیمانے پر سیلاب آیا جن میں لاکھوں لوگ متاثر ہوئے۔اس موقع پر ہیومینیٹی فرسٹ نے کئی ایک مقامات پر خوراک اور طبی سہولیات بہم پہنچائیں۔ نیز ڈاکٹرز کی ٹیمیں مہیا کی گئیں۔

ترکی میں زلزلے

ترکی میں 1999ء میں کئی ایک شدید زلزلے آئے جن سے بہت سا جانی و مالی نقصان ہوا۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے اس موقع پر ہزاروں افرد کو کئی ماہ تک زندگی کی بنیادی سہولتیں بہم پہنچائیں۔

بھارت کا زلزلہ

اسی طرح بھارت میں صوبہ گجرات میں آنے والے ہلاکت خیز زلزلے میں جس میں ہزاروں افراد ہلاک اور لاکھوں بے گھر ہوئے ہیومینیٹی فرسٹ نے متاثرین کی ہر ممکن مدد کی۔ گجرات میں ’’کھبڑ ا‘‘ کے علاقے میں ایک ایمرجنسی ریلیف سنٹر قائم کیا گیا۔ نیز دیہاتی علاقوں میں خصوصیت کے ساتھ تازہ کھانا، خشک خوراک، طبی امداد اور عارضی گھر مہیا کئے گئے۔

پاکستان کا زلزلہ

8/ اکتوبر 2005 کو پاکستان کی تاریخ کا بدترین زلزلہ آیا جس کے نتیجے میں لاکھوں لوگ ہلاک اور بے گھر ہوئے۔اس زلزلے کے متاثرین کی مدد کے لئے دنیا بھر سے ٹیمیں پاکستان پہنچیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے زلزلے کے متاثرین کے لئے کئی ماہ تک ادویات، خوراک اور رہائش کی سہولتیں مہیا کیں۔ خدمت خلق کے اس عظیم کام کے سلسلے میں ہیومینیٹی فرسٹ نے حکومت پاکستان کی اپیل پر دور دراز اور دشوار گزار علاقوں میں بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

پاکستان میں سیلاب

2010ء کے دوران آنے والے تباہ کن

قمر جیولرز

MAULA BUS — STF

جماعت احمدیہ کے بابرکت دور کی ترقیات اور آنے والے نئے سال کی مبارک ہو

موبائیل: 0300-7705077 فون 047-6213589

پروپرائیٹر: الحاج میاں قمراحمد یادگار روڈ ربوہ Res:047-6214489

میاں اطہر احمد: 0308-7092589

پروپرائیٹر: ارشاد احمد 0300-8863822

JEKO ELECTRICAL Accessories

R.T.M.No.177008

شاہین الیکٹرک سٹور

23-1-CII کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

042-35113670

Hoovers World Wide Express

کوریئر اینڈ کارگو سروس کی جانب سے ریٹس میں حیرت انگیز حد تک کمی دنیا بھر میں سامان بھجوانے کیلئے رابطہ کریں

جلسوں اور عیدین کے موقع پر خصوصی رعایتی پیکجز

72 گھنٹے میں ڈیلیوری تیز ترین سروس کم ترین ریٹس، پک کی سہولت موجود ہے پورے پاکستان میں اتوار کو بھی پک کی سہولت موجود ہے

بلال احمد انصاری، سفیان احمد انصاری بیسمنٹ 25۔قیوم پلازہ ملتان روڈ چوبرجی لاہور

0345/0321 4866677 — 042/35054243 37418584 — 0333/0315 6708024 — نزد احمد فیبرکس

سچی بوٹی کمپاؤنڈ سفوف

جگر، معدہ، سرطان، ہر قسم۔ بریسٹ کینسر ہر قسم کی الرجی بھوک نہ لگنا۔ گردہ انفیکشن، پیشاب کی جملہ امراض ہر قسم کے نشہ ور حضرات، ہر قسم کی خون کی بیماری میں، اعلیٰ ترین مصفّٰی ثابت ہو چکی ہے۔ حسب ہدایت استعمال کریں

ہیڈ آفس کراچی: 0331-5031181

پورے پاکستان سے سٹاکسٹ ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس

ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت

نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

عزیز اللہ سیال

047-6214971

0301-7967126

معیاری اور عمدہ اشیاء صرف کے لئے تشریف لائیں

رؤف پنسار سٹور

تحصیل روڈ، غلہ منڈی۔ گوجرخان

فون آفس: 051-3512074,051-3512068

مغل بینکوئیٹ ہال

ایک نام — ایک معیار — مناسب دام

کھانوں کے اعلیٰ معیار اور بہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے

کشادہ حال 350 مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش

لیڈیز ہال میں لیڈیز ورکرز کا انتظام

پروپرائٹر محمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

NOVEL INTERNATIONAL

IMPORTERS

EXPORTERS

REPRESENTATIVES

HEAD OFFICE:

P-15, Rail bazar, faisalabad-Pakisatan

Tel: +9241 26143360, 2632483, Fax: +9241 2618483

چینی، پلاسٹک، شیشے، میلامین، الیکٹرونکس ڈنر سیٹ، نیز امپورٹیڈ ورائٹی خریدنے کیلئے

مشتاق کراکری سٹور

تحصیل بازار سیالکوٹ

طالب دعا: مشتاق احمد

اچھا دیجئے ☆ اچھا لیجئے ☆ اچھائیوں کو اپنایئے

PSO CALTEX معیاری موبائل کیلئے

ملتان آئل سنٹر

پرانی سبزی منڈی روڈ۔ ملتان

فون آفس: 061-4542538-4582167

سیلاب میں جس نے پاکستان کے تین صوبوں خیبر پختونخواہ، پنجاب اور سندھ میں بے انتہا تباہی مچائی، ہیومینیٹی فرسٹ کو غیر معمولی خدمات کی توفیق ملی۔ اس آفت کے نتیجے میں دو کروڑ افراد براہ راست متاثر ہوئے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بانکی مون نے کہا کہ انہوں نے اپنی زندگی میں اس سے بڑی تباہی نہیں دیکھی۔ اس آفت سے تقریباً دو ہزار افراد لقمہ اجل بن گئے۔ اس موقع پر ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے بے سہارا لوگوں کو ہر طرح کی امداد باہم پہنچائی گئی۔ ریلیف کیمپ قائم کئے گئے۔ اور میڈیکل کی سہولتیں بھی بہم پہنچائی گئیں۔

سیرالیون کی خانہ جنگی

1991ء میں سیرالیون میں خانہ جنگی جو کئی سال جاری رہی، کے نتیجے میں ملک کی تقریباً نصف آبادی کو ملک میں اندرونی طور پر نقل مکانی یا کسی دوسرے ملک میں پناہ لینا پڑی۔ ان حالات میں ہیومینیٹی فرسٹ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ برطانیہ سے کئی ٹن خوراک متاثرین کو بھجوائی گئی۔ اس کے علاوہ علاج معالجے کی سہولیات مہیا کی گئیں۔ سینکڑوں لوگ جو خانہ جنگی میں ہاتھ یا ٹانگ کھو بیٹھے تھے، انہیں مصنوعی اعضاء فراہم کئے گئے۔

بوسنیا کی جنگ

1993ء میں بوسنیا کی جنگ کے دوران ہیومینیٹی فرسٹ نے تقریباً 4 سال کے طویل عرصے تک مسلسل خدمت خلق کی خدمات سرانجام دیں۔ اقوام متحدہ نے بوڑھے اور بیمار لوگوں کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی ذمہ داری بھی ہیومینیٹی فرسٹ کے سپرد کی۔ کسووو اور البانیہ کے دور دراز پہاڑی علاقوں میں متاثرین کو امداد فراہم کرنے کے لئے ہیومینیٹی فرسٹ کے رضا کاروں نے دن رات کام کیا۔ اسی طرح UHCR اور CARE جیسے عالمی اداروں کے ساتھ مل کر کسووو کے مہاجرین کو ان کے ملک واپس پہنچانے میں بھی خصوصی کردار ادا کیا۔

اس وقت ان ممالک میں ہیومینیٹی فرسٹ کام کر رہی ہے۔

مشرق وسطی اور افریقہ: بینن، برکینا فاسو، کانگو، آئیوری کوسٹ، گھانا، کینیا، لائبیریا، مالی، ماریشس، نائیجر، نائیجیریا، ساؤتومے، سینیگال، سیرالیون، تنزانیہ، گیمبیا، متحدہ عرب امارات، اور یوگنڈا

یورپ: آسٹریا، بیلجیم، فرانس، جرمنی، میسیڈونیا، ہالینڈ، ناروے اور انگلستان

امریکہ: کینیڈا، گوئٹے مالا، گیانا، ہیٹی، امریکہ

ایشیا: بنگلہ دیش، پاکستان، انڈیا، انڈونیشیا، سری لنکا،

آسٹریلیا: نیوزی لینڈ

ان ملکوں کے علاوہ ہیومینیٹی فرسٹ نے حال ہی میں مندرجہ ذیل ممالک میں بھی کئی ایک منصوبوں پر کام شروع کیا ہے۔

ایتھوپیا، مڈغاسکر، فلسطین، ٹوگو، البانیہ، بوسنیا، کوسوو، پولینڈ، ترکی، برازیل، چلی، پیرو، سورینام، برما، فجی، ایران، جاپان، سموآ، فلپائن، اور سولومن آئی لینڈز۔

مختلف ممالک میں جاری

پروگرام اور ان کی تفصیل

ہیومینیٹی فرسٹ مختلف ممالک میں لوکل سطح پر وہاں کی لوکل ضروریات کے مطابق خدمت خلق کے کئی پروگراموں پر بھی عمل پیرا ہے۔ تنظیم کی ویب سائٹ پر اس ضمن میں کافی تفصیل سے خدمت خلق کی خدمات کا ذکر ہے اور تنظیم کے دائرہ کار میں شامل ہر ملک کے لئے الگ سے ایک انٹرنیٹ پورٹل (PORTAL)، یعنی ویب سائٹ کا صفحہ دیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے متعلقہ ملک میں تنظیم کے کام سے متعلق تازہ ترین معلومات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً بنگلہ دیش میں ہیومینیٹی فرسٹ 2007ء کے سمندری طوفان کے بعد سے مصروف عمل ہے۔ اور خدمت خلق کے کئی ایک منصوبوں پر عمل پیرا ہے۔ خاص طور پر رنگابیلی جزیرے کا علاقہ جس کی آبادی تقریباً ایک لاکھ نفوس پر مشتمل ہے، حکومت کی طرف سے ہیومینیٹی فرسٹ کے سپرد کیا گیا تا کہ وہاں پر فلاحی منصوبوں میں مدد دی جاسکے۔ اسی طرح کینیڈا میں بے گھر لوگوں کی امداد کے سلسلے میں کافی کام کیا جارہا ہے۔ نیز افریقہ کے کئی ایک ملکوں میں تنظیم کے کام کے لئے فنڈز اکٹھے کرنے کے سلسلے میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا نمایاں خدمت کی توفیق پارہی ہے۔ اسی طرح کینیا میں داداب کے مقام پر ہزاروں صومالی مہاجرین کی خدمت میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ کینیا پیش پیش ہے۔ جہاں ہزاروں ضرورت مندوں تک کھانے پینے کی اشیاء اور سینیٹری کی سہولیات بہم پہنچائی گئی ہیں اور مسلسل خدمت کی جارہی ہے۔ نیوزی لینڈ میں فروری 2011 میں آنے والے زلزلے نے کافی تباہی مچائی۔ خاص طور پر کرائسٹ چرچ کا علاقہ اس سے متاثر ہوا۔ ہیومینیٹی فرسٹ نیوزی لینڈ نے اس سلسلے میں ایک چیریٹی واک کا بھی اہتمام کیا اور مصیبت زدہ افراد کے لئے فنڈز اکٹھے کئے۔

گھانا میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ عظیم خدمت کی توفیق پارہی ہے۔ جہاں جلد ہی ایک جدید سہولتوں سے آراستہ میڈیکل لیبارٹری بھی قائم کی جارہی ہے جہاں ہر قسم کے ضروری ٹیسٹ مہیا ہوسکیں گے۔ اسی طرح بعض انٹرنیشنل ایڈ ایجنسیوں کی مدد اور ٹریننگ سے سرجری کے میدان میں بھی بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے نمایاں کوشش کی جارہی ہے۔

فنڈ ریزنگ

(Fund - Raising)

ہیومینیٹی فرسٹ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے تمام اخراجات اور ضروریات رضا کارانہ امداد سے حاصل ہونے والے فنڈز کے ساتھ پوری کرتی ہے۔ فنڈ ریزنگ کے سلسلے میں Charity Walks کا انتظام کیا جاتا ہے۔ نیز سیمینارز بھی منعقد کئے جاتے ہیں اور صاحب حیثیت اور ثروت لوگوں کو بنی نوع انسان کی خدمت کی ترغیب دی جاتی ہے۔ ان پروگراموں کے نتیجے میں انفرادی طور پر اور اداروں کی طرف سے بھی ہیومینیٹی فرسٹ کے خدمت خلق کے منصوبوں کے لئے امداد حاصل کی جاتی ہے جسے دنیا کے مختلف حصوں میں پسے ہوئے پسماندہ اور قدرتی آفات کے نتیجے میں بدحال طبقات کی بہتری کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

بنصرہ العزیز کی زبان

مبارک سے تنظیم کا ذکر خیر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور رہنمائی کے طفیل ہیومینیٹی فرسٹ دنیا بھر میں ترقیات کے سنگ میل طے کر رہی ہے۔ انفرادی طور پر خطوط اور رہنمائی کے علاوہ تقریباً ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر دوسرے دن کے تقریر کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان مبارک سے ہیومینیٹی فرسٹ کی کارگزاری کا بھی ذکر ہوتا ہے۔ 2005ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور نے فرمایا:

خدمت انسانیت کے ادارہ ہیومینیٹی فرسٹ نے اللہ کے فضل سے سونامی کے موقع پر کافی کام کیا ہے انڈونیشیا، انڈیا اور سری لنکا میں تقریباً 9 لاکھ ڈالرز اکٹھے کر کے خرچ کئے گئے۔ سونامی کے بعد ایسے لنگر جاری کیے گئے جن میں 40 خدام ڈیڑھ ماہ کے لیے 850 افراد کو تین اوقات کا کھانا کھلاتے رہے۔ یو۔کے سے بھی کنٹینر (Container) لوڈ کر کے بھجوائے گئے۔ 2 لاکھ 85 ہزار کلوگرام کا سامان بھجوایا گیا۔ جس میں خوراک، ادویات، کپڑے، بستر اور ٹینٹ وغیرہ شامل تھے۔ انڈونیشیا میں 8 ڈاکٹرز اور 9 مددگار سٹاف نے طبی سہولتیں بہم پہنچائیں پھر 16 ڈاکٹرز دوبارہ گئے۔ 4 ڈاکٹرز امریکہ سے گئے ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ہی 43 مچھیروں کو نئی یا مرمت شدہ کشتیاں دی گئیں۔ جن کی کشتیاں ٹوٹ گئی تھیں یا بہہ گئی تھیں۔ سکولوں کی مرمت کا کام ہوا۔ 400 طلباء کو انڈونیشیا میں کتابیں دی گئیں۔ اسی طرح بہت سی جگہوں پر ہسپتالوں کو سامان دیا گیا۔ مچھیروں اور زمینداروں کو سامان دیا گیا۔ مکانوں کی مرمت کروائی گئی۔ اس سلسلہ میں کافی کام ہوا ہے۔ پھر اس کے تحت صحارا ڈیزرٹ کے قریب ڈیڑھ سوٹن خوراک فراہم کی گئی۔ مالی میں 30 ٹن کے قریب خوراک مہیا کی، یوگنڈا کے بعض علاقوں میں 10 ٹن سامان کھانے کا دیا گیا۔ اس کے علاوہ نلکوں اور کنوؤں کے ذریعہ پانی مہیا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

(الفضل 5 اگست 2005ء)

جلسہ سالانہ یو۔کے 2006ء میں فرمایا:

ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمت انسانیت کا کام ہو رہا ہے اور یہ دنیا کے 19 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے اور حال ہی میں یو۔این۔او (اقوام متحدہ) نے بھی اپنے اداروں میں اس کو رجسٹرڈ کر لیا ہے۔ اس سال جو پاکستان میں زلزلہ آیا تھا اس میں ہیومینیٹی فرسٹ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا کام کیا ہے اور کینیڈا، امریکہ جرمنی یو کے اور ہالینڈ وغیرہ سے وہاں ڈاکٹروں اور رضا کاروں وغیرہ کی ٹیمیں گئی ہیں اور کام کرتی رہیں اور انہوں نے چھ مہینے سے زائد عرصہ تک کام کیا ہے۔ اسی کام کو دیکھتے ہوئے دراصل اقوام متحدہ نے اس ٹیم کو رجسٹرڈ کیا ہے۔ 75 ہزار زخمیوں اور مریضوں کو ہمارے ڈاکٹروں نے دیکھا ہے۔ پاکستان میں 5 لاکھ 20 ہزار کلو گرام امدادی سامان دیا گیا۔ جس میں خوراک اور دوسری چیزیں شامل ہیں۔ 39 ہزار متاثرین کو عارضی رہائش گاہ کی سہولت دی گئی۔ جن میں ٹینٹ اور جستی چادروں کے شیلٹرز وغیرہ شامل تھے۔ ہیومینیٹی فرسٹ نے اسلام آباد میں میڈیکل ریلیف سنٹر قائم کیا جہاں شدید زخمی متاثرین اور ان کے خاندانوں کو 132 دن تک رکھا گیا اور ہر ممکن دیکھ بھال کی گئی۔ 125 شدید زخمی اور ان کے 850 افراد خاندان کو ساتھ کھانا بھی مہیا کیا گیا۔ 24 گھنٹے سہولتیں فراہم تھیں۔ 3 لاکھ 56 ہزار 400 سے زائد افراد کو کھانے مہیا کئے گئے۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے کل رضا کاروں نے 4 لاکھ 81 ہزار 192 مین آورز فیلڈ آپریشن میں خرچ کئے۔ یہ انسانیت کا کام ہم نے کیا قطع نظر اس کے کہ وہاں کیا سمجھا جاتا ہے اور کیا کہا جاتا ہے۔

افریقہ میں بھی اس کے تحت کام ہو رہا ہے IT اور کمپیوٹر سنٹرز کھل رہے ہیں۔ گیمبیا میں 27 ایکڑ زمین پر مختلف پراجیکٹس کا کام ہو رہا ہے اس میں سیکنڈری سکول بھی شامل ہے۔ مالی، نائیجر وغیرہ ملکوں میں نلکے اور طبی سہولتوں کو مہیا کرنے کی

ستار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

چونڈہ فرنیچر ہاؤس
ہر قسم کا معیاری اور عمدہ فرنیچر آرڈر پر گارنٹی کے ساتھ تیار کیا جاتا ہے
چونڈہ الیکٹرونکس
گوجرانوالہ روڈ چک چٹھہ ضلع حافظ آباد
054-7521794
امتیاز الدین:
0346-6521794
طالب دعا افتخار الدین قمر اینڈ سنز ابن اصلاح الدین: 0342-6591979

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

PEE
پاکستان الیکٹرو انجینئرنگ
پی، وی، سی لائننگ، فائبر لائننگ
نکل ٹینک، گولڈ پلانٹ، کروم ٹینک، بیرل ریکٹفائر ٹرانسفارمر، اوون
ڈرائر مشین، فلٹر پمپ، ٹائٹینیم ہیٹر، پاؤڈر کوٹنگ مشین، ڈی اونائزر پلانٹ
پروپرائٹرز
منور احمد
بشیر احمد
37 دل محمد روڈ لاہور۔ فون نمبر 042-3724774
0300-4280871-0313-4280871

آپ کے سرمائے کا بہترین نعم البدل سونا
MALA GOLDS
الیس اللّٰہ اور مولیٰ بس کی شاندار انگوٹھیاں اور دلکش زیورات
پیش کردہ فرحت علی جیولرز یادگار روڈ ربوہ
فون نمبر: 047-6213158

انی معک یا مسرور
طالب دعا: محمد احمد مظفر علوی
نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات
گلشن علوی، برجی روڈ، نصیر آباد حلقہ ''غالب'' ربوہ
فون: 047-6211687 موبائل +923344090620
رہائش: +923349868214
Email:mamalvi@hotmail.com
mamalvi@yahoo.com

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
امپورٹڈ کمبل، بیڈ شیٹ، کشن رضائی سیٹ کراکری، سٹین لیس سٹیل کے برتن
پاک کراکری سٹور
اعلیٰ کوالٹی
مناسب قیمت
گولبازار ربوہ فون 6211007

سچی بوٹی کمپاؤنڈ سفوف
سچی بوٹی کی دونوں اقسام پر مشتمل 21 ویں صدی کی حیرت انگیز، خون کی ہر بیماری پر شافی دوا ثابت ہو چکی ہے کینسر ہر قسم، پھوڑے، پھنسی، شوگر، ہائی بلڈ پریشر، یرقان ہر قسم، ناسور زخموں میں حسب ہدایت سفوف استعمال کریں
ہیڈ آفس کراچی: 0331-2334647

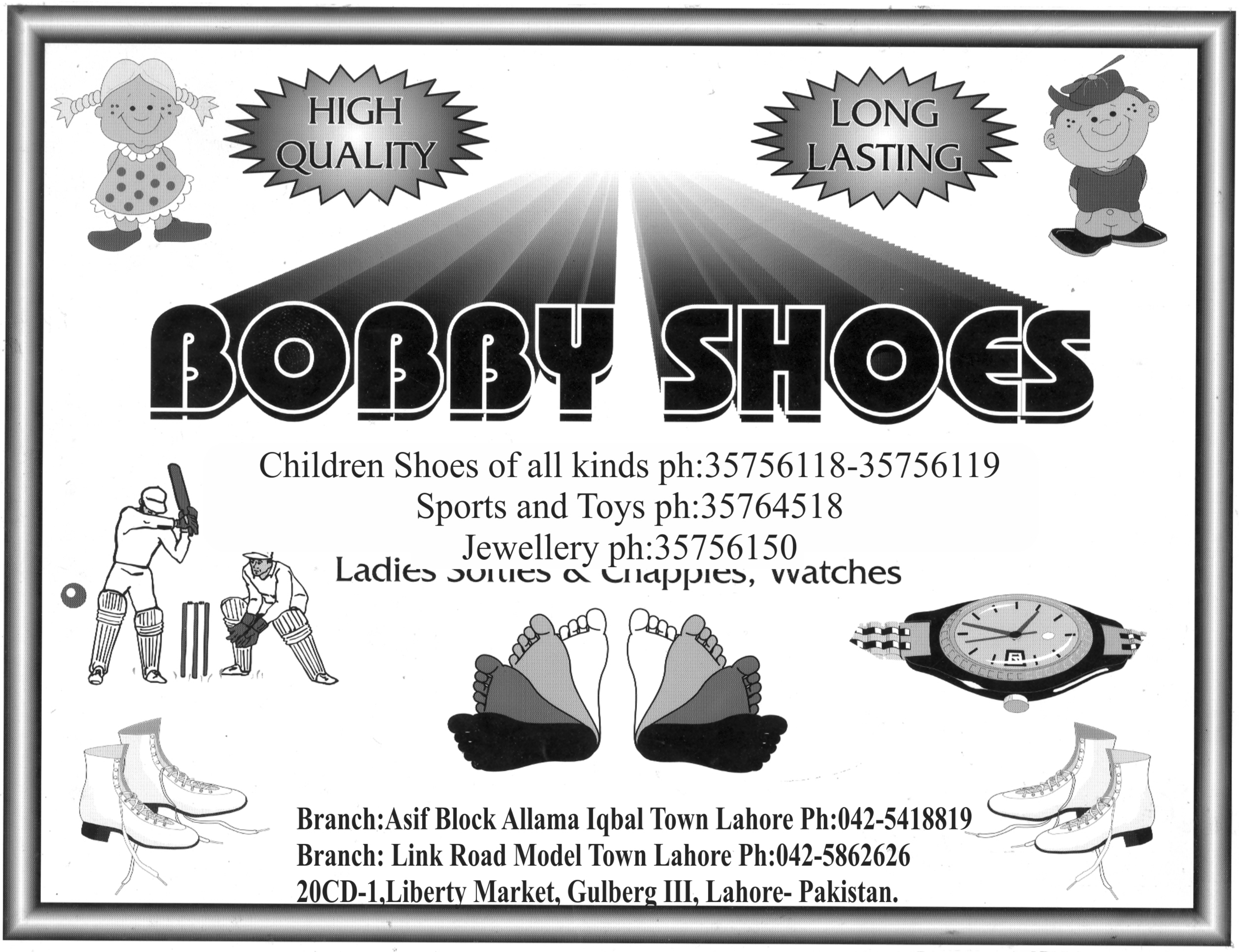

کوشش کی جارہی ہے۔

انڈونیشیا میں جو سونامی طوفان آیا تھا اس میں مدد کی گئی اور اب جو پچھلے دنوں جاوا میں سونامی آیا ہے اس میں جو سب سے پہلے مدد کیلئے ٹیم پہنچی وہ ہماری ہیومینیٹی فرسٹ کی تھی۔

(روزنامہ الفضل 4/اگست 2006ء)

جلسہ سالانہ یو۔کے 2007ء میں فرمایا:

ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی بڑا غیر معمولی کام ہو رہا ہے۔ UNO کے ساتھ بھی رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ پاکستان میں غیر معمولی خدمات انجام دیں۔ کشمیر کے زلزلہ زدگان کے لئے 26 ہزار کلوگرام وزن پر مشتمل یہاں سے سامان بھیجا گیا۔ اسلام آباد میں ایک خیموں کی بستی لگا کر دی، دوائیاں تقسیم کیں اس کے علاوہ مظفر آباد کے ہسپتال کے لئے ساڑھے چھ لاکھ پونڈ کی مالیت سے ایک جدید ترین ریڑھ کی ہڈی کے علاج کے لئے نیوروسرجن کو ایک یونٹ بنا کر دیا گیا ہے۔ حضور انور نے بعض دیگر ممالک میں بھی ہیومینیٹی فرسٹ کی خدمات کا ذکر فرمایا۔

(روزنامہ الفضل 6/اگست 2007ء)

جلسہ سالانہ یو۔کے 2008ء میں فرمایا:

پھر ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت بہت کام ہو رہا ہے یہ 14 سال سے خدمت انسانیت میں مصروف ہے، 28 ممالک میں رجسٹرڈ ہو چکی ہے۔ اس سال بنگلہ دیش، ہیٹی، آئیوری کوسٹ اور ناروے میں بھی اس کی رجسٹریشن ہو گئی۔ اس میں امریکہ، جرمنی اور انگلستان نے مختلف ممالک میں بہت نمایاں خدمات کی ہیں۔

(روزنامہ الفضل 4/اگست 2008ء)

جلسہ سالانہ یو۔کے 2010ء میں فرمایا:

ہیومینیٹی فرسٹ جو کہ گزشتہ 16 سال سے خدمت انسانیت میں مصروف ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 35 ممالک میں کام کر رہی ہے۔ ہنگامی حالات کے علاوہ بھی مختلف ممالک میں ان کے کام چل رہے ہیں۔ مثلاً لائبیریا میں انہوں نے کساوا پروسیسنگ پلانٹ لگایا ہے جس سے غریب کسانوں کو مفت کساوا پینے وغیرہ کی سہولت مہیا ہے۔ جو انجینئرز ایسوسی ایشن پمپ لگا رہی ہے اس میں یہ بھی کچھ حصہ ڈالتے ہیں اور ان کو مالی مدد دیتے ہیں۔ جو ان کے ذریعہ سے پمپ لگائے گئے ہیں۔ اس میں 1.67 ملین لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا ہے۔ میڈیکل کیمپس لگائے ہیں۔ 51 ہزار 140 لوگوں کو طبی سہولیات فراہم کی گئی ہیں طلباء کو تعلیمی وظائف دیئے گئے۔ 21 ہزار 491 طلباء کو یہ وظائف دیئے گئے۔ یتامیٰ کی پرورش کا انتظام بھی یہ لوگ کر رہے ہیں۔ بینن میں یتامیٰ کی ایک عمارت تعمیر کی جارہی ہے۔ 31 ہزار افراد کو روزانہ کی بنیاد پر خوراک مہیا کی جارہی ہے۔ مختلف ممالک میں متاثرہ لوگوں کی ضروریات پوری کی جارہی ہیں۔ ہیٹی میں زلزلہ متاثرین کی مدد کی گئی اور قریباً 23 ہزار 400 مریضوں اور زخمیوں کا علاج کیا گیا۔ 159 ڈاکٹرز اور دیگر کارکنان نے 11 ٹیموں میں کام کیا۔ پانی، کپڑے اور کھانے کی چیزیں تقسیم کی گئیں۔ سات یتیم خانوں اور ایک سکول کی ضروریات پوری کی گئیں۔ نادار اور ضرورتمندوں کی امداد بھی کی جاتی ہے۔ 14 ہزار سے زائد مریضوں کا ان کے علاقے میں پہنچ کر علاج کیا گیا۔ ادویات تقسیم کی گئیں۔ ہندوستان میں 4 کروڑ 4 لاکھ 85 ہزار روپے کی رقم سے غرباء اور ضرورتمند احباب پر رقم خرچ کی گئی ادویات تقسیم کی گئیں۔ یو۔کے کے خدمت خلق کے پروگرام کے تحت ایک لاکھ 64 ہزار پاؤنڈ کے فنڈز مہیا کئے گئے۔ مفت آپریشنز اور قیدیوں کی خبر گیری کی گئی۔

(روزنامہ الفضل 11/اگست 2010ء)

آن لائن عطیات جمع کروانے کا طریقہ کار

ہیومینیٹی فرسٹ کی ویب سائٹ www.humanityfirst.org پر تنظیم کے مرکز UK کے پیج پر عطیات جمع کروانے کا طریقہ کار تفصیل سے درج ہے۔ اس سلسلے میں ویزا کارڈز، ماسٹر کارڈز اور ڈیلٹا کارڈز کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

رضاکارانہ خدمات کے لئے شعبہ جات

ہیومینیٹی فرسٹ کو مندرجہ ذیل شعبہ جات میں رضاکارانہ خدمت کرنے والوں کی ضرورت رہتی ہے۔

ترجمہ نگار، ڈاکٹر، ڈرائیور، مارکیٹنگ، ایڈمنسٹریشن، انجینئر، اور لیبر۔ اس سلسلے میں نیز دیگر معلومات کے حصول کے لئے مندرجہ ذیل سے استفادہ کیا جاسکتا ہے۔

ٹیلی فون: 0082 8417 20 (0) 44 +
فیکس: 0110 8417 20 (0) 44+
ایڈریس:
Humanity First International
22- Deer Park Road
South Wimbledon
London
Sw 19 3AH

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ ادارہ دنیا بھر میں انسانیت کی خدمت کی نمایاں سعادت حاصل کرے۔ آمین

تم میری آنکھیں لے لینا

عطیہ چشم کے حوالے سے لکھی گئی خصوصی نظم

مری آنکھیں جب مری آنکھیں نہ ہوں
تم میری آنکھیں لے لینا
مری سانسیں جب مری سانسیں نہ ہوں
تم میری سانسیں لے لینا
یہ آنکھیں نعمت رب کی ہیں
یہ آنکھیں دولت سب کی ہیں
یہ آنکھیں دھوکہ بھی کھائیں
یہ آنکھیں پتھرا بھی جائیں
تم میری آنکھیں لے لینا
پر دیکھنا دھوکا کھانا نہیں
پر دیکھنا پتھرا جانا نہیں
جنہیں دیکھ کے آنکھیں ڈر جائیں
وہ روگ بھی اکثر دیکھے ہیں
جنہیں دیکھ کے آنکھیں مر جائیں
وہ موت کے منظر دیکھے ہیں
تم میری آنکھیں لے لینا
پر دیکھنا موت سے ڈرنا نہیں
میں مر جاؤں تم مرنا نہیں
کچھ آنکھیں سپنوں کو دیکھیں
کچھ آنکھیں اپنوں کو دیکھیں
کچھ آنکھیں دنیا کو دیکھیں
کچھ آنکھیں عقبیٰ کو دیکھیں
تم میری آنکھیں لے لینا
اور دیکھنا رب کی قدرت کو
پھر دیکھنا اس کی رحمت کو

صابر ظفر

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات، جڑی بوٹیاں، عرقیات، مربہ جات بارعایت خریدیں
باجوہ میڈیکل سٹور
بازار حکیماں ظفروال
طالب دعا:۔ ثناءاللہ باجوہ، اسد اللہ باجوہ
فون سٹور 054-2538325
فون رہائش: 054-2538250
054-2619212

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

بیادگار محتاج دعا: حکیم محمد صالح صاحب مرحوم قبولہ (پاکپتن) ابن حکیم شہاب دین صاحب مرحوم رتنے والا (قصور)
حکیم رحمت اللہ صاحب مرحوم غلہ منڈی ربوہ
طالب دعا: محمد احمد مظفر علوی شیر ربانی ٹاؤن۔اوکاڑہ
علوی میڈیکل سنٹر
موبائل: 0334-4090620 فون: 044-2525560
فون رہائش: 92+34-9868113
Email: mamalvi@hotmail.com, mamalvi@yahoo.com

ہمارے ہاں سونے کے زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں نیز تیار بھی مل سکتے ہیں
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
فون دکان: 044-2529954
طالب دعا: میاں غلام قادر
سی بلاک۔صرافہ بازار اوکاڑہ
میاں اسد مصطفیٰ: 0345-7517721
میاں طاہر مصطفیٰ: 0334-2023330
فون رہائش: 044-2521354

ڈیلر:۔ سیمنٹ
محمد شریف کھل بنولہ
عقب نیو جنرل بس سٹینڈ جوہر آباد (خوشاب)
045-4720959

طاہر کریانہ سٹور
طالب دعا: طاہر احمد باجوہ، مبشر احمد باجوہ
چوک داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ

باجوہ رائس ڈیلر
فون آفس: 6632217
فون رہائش: 052-6632374

نیو اتفاق برکس کمپنی
عقب کا نیا نوالہ بالمقابل ہاؤسنگ کالونی لاہور روڈ۔شیخوپورہ
طالب دعا: طالب حسین اختر گوپےرا: 0321-4475317
ماجد نذیر گوپےرا: 0321-4821327

ہر کمپنی کے سپلٹ یونٹ مارکیٹ سے بارعایت خرید فرمائیں
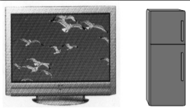
احمدی احباب کیلئے انسٹالیشن پر خصوصی رعایت
فریج۔فریزر۔واشنگ مشین
T.V ۔گیزر۔ائیر کنڈیشنر
سپلیٹ۔ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231681
7231680
7223204
طالب دعا: انعام اللہ
1۔لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات
انٹرنیشنل موٹرز
فون نمبر
042-37354398
59-86 سپر آٹو مارکیٹ
سپر آٹو مارکیٹ چوک چوبرجی لاہور

HERCULES
SERVING SINCE 1970
Auto & Rubber Parts
LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

"Pay a Little more Now
ro pay a lot later"

Reliable Products
for your Vehicles

مینوفیکچررز
★ ربڑ پارٹس
★ آئل فلٹر
★ ائیر پائپ
★ سکشن پائپ ★ ریڈی ایٹر ہوز پائپ

میاں بھائی (گروپ آف کمپنیز)
کوٹ شہاب دین نزد الفرخ مارکیٹ شاہدرہ
طالب دعا: میاں عبد اللطیف۔میاں عبد الماجد
Ph:92-42-7932514-5-6
Fax:92-42-7932517
E-mail: main_bhai@hotmail.com

انٹرنیشنل آٹوز
چوبرجی آٹوز پارٹس مارکیٹ چوبرجی لاہور
ڈیلر 10۔منٹگمری روڈ، لاہور

نیو میاں بھائی آٹوز
سوزوکی جینوئن پارٹس
ڈیلر 10۔منٹگمری روڈ، لاہور

ہومیوپیتھی طریقہ علاج کے ذریعہ ہمہ گیر اور ہمہ جہت خدمت خلق کا فیضان

حضرت مسیح موعود، خلفاء سلسلہ اور جماعتی نظام کے توسط سے ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کئی سمتوں اور جہتوں میں پھیلی ہے

ہومیوپیتھی سائنس کے ذریعے ان جسمانی امراض کا بھی علاج ہوتا ہے جو روحانی امراض کا باعث بنتی ہیں

مکرم مقبول احمد ظفر صاحب

حضرت مسیح موعود کے حسن واحسان میں مثیل سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کا ایک ناقابل فراموش کارنامہ یہ تھا کہ آپ نے ہومیوپیتھی کے ذریعہ جماعت کو خدمت خلق کرنے کی طرف توجہ دلائی نیز آپ نے ہومیوپیتھی کے شفاء بخش فلسفہ کو بہت مفید قرار دیا۔ اس طرح آپ ہی وہ پہلے وجود تھے جن کے ذریعہ جماعت میں طب کی اس عظیم الشان شاخ کا آغاز ہوا۔ جماعتی تاریخ کی ورق گردانی سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے احمدی خواتین کو مختلف دینی اور دنیوی علوم میں دسترس حاصل کرنے کی طرف توجہ دلانے کی غرض سے تین پر مغز لیکچر ارشاد فرمائے جو ''تقاریر ثلاثہ'' کے نام سے اس زمانہ میں چھپے اور لجنہ اماء اللہ کے تحت شائع ہونے والی کتاب ''الأزھار لذوات الخمار'' میں اور اب انوار العلوم جلد 7 میں بھی چھپ چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

''ایک قسم علاج کی ہومیوپیتھی ہے جس کو علاج بالمثل کہتے ہیں۔ اس قسم کا علاج کرنے والے کہتے ہیں جب سے انسان پیدا ہوا ہے اور وہ مختلف امراض میں مبتلا ہوتا ہے اس کو ان بیماریوں سے شفاء پانے کے لئے ایک ایسا گر بتا دیا ہے کہ اس کے استعمال سے فائدہ ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس چیز سے بیماری پیدا ہوتی ہے اس کی قلیل مقدار دینے سے وہ دور ہو جاتی ہے۔ مثلاً افیون قبض کرتی ہے لیکن جب افیون نہایت ہی قلیل مقدار میں دی جائے تو وہ قبض کشا ہو جاتی ہے۔ اس غرض کے لئے انہوں نے کیمیاوی ترکیب سے ہر چیز کی تاثیر کو نکال لیا ہے''۔

(انوار العلوم جلد 7 ص 143)

حضرت المصلح الموعود کے بارے میں کئی ایسی روایات ملتی ہیں کہ آپ نے اپنے گھر میں ہومیوپیتھی ادویات بھی رکھی ہوئی تھیں اور ضرورت مند مریضوں کو وقتاً فوقتاً علاج کی غرض سے دیتے اور کئی دکھی انسانوں نے آپ کی تجویز کردہ ادویات سے استفادہ کیا۔ یہ حضرت المصلح الموعود کی تجویز کردہ دوائی ہی کی برکت تھی جس سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع) کی ضدی سر درد فوراً دور ہوگئی اور پھر ہومیوپیتھی کا یہی کرشمہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، جو بعد میں مسند خلافت پر متمکن ہوئے، کو اس جدید طرز کی طب کے گہرے مطالعہ اور پھر اس کے ذریعہ بے مثال خدمت خلق اور دنیائے طب پر انمٹ نقوش چھوڑنے والی پریکٹس کا باعث بنا۔

خلافت رابعہ میں عالمگیر جسمانی وروحانی خدمت خلق

احمدیت جیسی روحانی جماعت کے ایک خلیفہ کا ہومیوپیتھی طب کو اختیار کرنا اور اس کے ذریعہ خدمت خلق کی کوششیں کرنے کی طرف توجہ دلانا محض ایک اتفاقی بات نہیں ہوسکتی بلکہ وہ خدا، جس کا ہر بظاہر چھوٹا سے چھوٹا عمل بھی انتہائی گہری حکمتوں پر مبنی ہوتا ہے، کا اپنے خلیفہ کو اس طب کا انتہائی گہرا علم دینا اور پھر اس کی ترویج اور اس کے ذریعہ خدمت خلق کے منصوبے بنوانا بتاتا ہے کہ انسانوں کے روحانی اور جسمانی فوائد کے لئے اس کی ضرورت ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے تو ہومیوپیتھی کو خدا کی صفت رحمانیت کا ایک مظہر قرار دے کر اس کے مخلوق خدا کے لئے مفید ہونے پر مہر تصدیق ثبت کردی کیونکہ خدا کی صفت رحمانیت کا تعلق تمام مخلوق خدا کو بن مانگے اور بلا استحقاق فوائد پہنچانے سے ہے۔

آپ فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ نے صفت رحمانیت کے تابع جو شفا کا مضمون پیدا کیا ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں ان میں ایک ہومیوپیتھی شفا کا نظام بھی ہے اور یہ الٰہی نظام شفا کے قریب تر ان معنوں میں ہے کہ اس کی اتنی باریکیاں ہیں کہ ان پر غور کرنے سے انسان خدا کی ہستی کا لازما قائل ہو جاتا ہے۔ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت کے بغیر یہ شفا کا مضمون سکھایا جاتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے اس مضمون پر کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 7 ستمبر 2001ء)

ہومیوپیتھک سائنس کے روحانی خدمت خلق کے لئے استعمال کا ایک بہت بڑا ثبوت تو یہ ہے کہ ایجاد ان علمی نشانات میں سے ایک ہے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کے ثبوت کے طور پر ظاہر ہوئے اور ان بے حد و بے شمار اسرار فطرت میں سے ایک سر بن کر رونما ہوئی کہ جن اسرار سے پردہ کشائیاں قرآنی پیشگوئی ''آسمان کی کھال اتاری جائے گی اور زمین اپنے خزانے باہر پھینک دے گی'' کے تحت اس زمانہ میں مقدر تھیں۔

ہمہ گیر اور ہمہ جہت خدمت خلق کا فیضان

ہومیوپیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کا فیضان جو خصوصاً حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دست مبارک سے اور پھر آپ کی پیروی کی میں عموماً تمام جماعت کے ذریعہ سے جاری ہوا وہ کئی جہتوں اور سمتوں پر محیط ہے چنانچہ اس فیضان کے ذریعہ کئی روحانی مسائل کو سمجھنے میں مدد ملی۔ علاج معالجہ عام آدمی کی بھی دسترس میں آگیا اور مہنگے علاج سے نجات ملی۔ عالمی سطح پر پھیلنے والی امراض سے بچنے کے لئے علاج کی طرف رہنمائی ہوئی۔ ایٹمی تباہ کاریوں سے بچنے کے لئے علاج اور حفاظتی ادویات کے بارے میں علم ہوا۔ کئی ممالک میں فری ڈسپنسریاں جاری ہوئیں جن سے جذبہ خدمت خلق پروان چڑھا۔ ہومیوپیتھی کو اتنا آسان فہم بنا دیا کہ گھروں میں بھی عام امراض کا علاج ہونے لگا اور چھوٹی چھوٹی بات پر ہسپتال بھاگنے سے نجات ملی۔ کئی افراد ہومیوپیتھی کی طرف آئے اور اس شعبہ میں ترقی کر کے انہوں نے اپنے مالی حالات بہتر کئے۔ یہ خدمت خلق کے ان بے شمار فیوض میں سے کچھ مثالیں ہیں جو ہومیوپیتھی کے حوالہ سے خلافت احمدیت اور افراد جماعت کے ذریعے ظاہر ہو چکے ہیں اور نظام جماعت کے تحت ہومیوپیتھی پر ہونے والی تحقیقات کے نتیجہ میں اس طب میں ہونے والی ترقیات کی وجہ سے کئی اور خدمت خلق کے پہلو اور راستے ہیں جو آئندہ کھلنے والے ہیں جن کا فیض تمام انسانیت بلکہ حیوانوں کے لئے بھی تا قیامت جاری رہنے والا ہے۔

یہ تو اجمالی طور پر خلافت اور جماعت کے ذریعہ ہومیوپیتھی کی خدمت خلق کا ذکر تھا۔ اب ان میں سے بعض کا کسی قدر تفصیلی ذکر کیا کرنے کی کوشش کروں گا۔

آپ کی کتاب ''ہومیوپیتھی علاج بالمثل''

آپ کے ذریعہ ہومیوپیتھی عام آدمی کے دسترس میں آگئی اس کا سب سے بڑا ذریعہ آپ کی کتاب ''ہومیوپیتھی علاج بالمثل'' ہے جو اردو زبان میں ہے۔ اور جس کے کئی زبانوں میں تراجم ہو رہے ہیں اور آج بڑے تو بڑے کئی احمدی بچے بھی ایمرجنسی صورت حال میں استعمال ہونے والی کئی ہومیو ادویات اور بعض امراض کے لئے بعض ادویات کے استعمال سے کسی قدر واقف ہو چکے ہیں یہ کتاب اکثر احمدی اور کئی غیر از جماعت گھرانوں میں اور شفاخانوں میں موجود ہے اور ایک عام آدمی بلکہ گھر کی عورتوں سے لے کر بڑے بڑے ڈاکٹرز حسب استطاعت اس سے فوائد حاصل کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح یہ کتاب خدمت خلق کا ایک منبع بن گئی ہے جس سے ایک خلق کثیر استفادہ کر رہی ہے۔ مذکورہ کتاب میں کئی ایسی مثالیں ہیں کہ عام آدمی نے کس طرح حضور کی ہومیوپیتھی سے استفادہ کر کے بڑی بڑی خطرناک امراض سے نجات پائی۔

جدید دور کے امراض کا حل

ایڈز کا علاج

ایڈز آج کل تمام دنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ بن کر سامنے آئی ہے جس کا کوئی علاج دریافت نہیں ہوسکا۔ آپ نے MTA پر اس مرض کے حوالہ سے ہومیوپیتھی نسخہ کا اعلان کیا اور اس مرض کے لئے Silicea سلیشیا ایک لاکھ طاقت میں تجویز کی اور وہ مثالیں بھی پیش کیں جن کو اس نسخہ سے ایڈز سے نجات ملی۔

ایٹمی تباہ کاریوں سے بچاؤ

دنیا اس وقت ایٹمی تباہ کاری سے خوف زدہ ہے جس وقت پاکستان اور ہندوستان نے ایٹمی دھماکے کئے تو برصغیر کے عوام کے لئے خصوصاً اور تمام دنیا کے لئے عموماً آپ نے ایٹمی دھماکوں کے اثرات سے بچنے کے لئے ادویات تجویز کیں۔ یہ ادویات آئندہ ادوار میں بھی اس قسم کے خطرات کے موقع پر استعمال ہوسکتی ہیں۔ چنانچہ آپ نے (Carcinosin-CM) کارسینوسن ایک لاکھ میں اور Radium Bromide CM ریڈیم برومائیڈ ایک لاکھ میں تجویز فرمائیں۔ ان ادویات کو بڑی کثرت سے استعمال کروایا گیا۔ اب یہ خدا کی ذات ہی جانتی ہے کہ کس قدر مخلوق خدا ان دھماکوں کے بعد ان ادویات کی وجہ سے کئی خطرناک امراض سے بچی ہوگی۔

اشفاق سائیکل سٹور
کالج روڈ ربوہ

ہر قسم کے سائیکل: سہراب، ایگل، پیکو، چائنہ، شہباز (ماؤنٹین بائیک شاک ڈسک بریک، ایلومینیم رم) پرام، واکر، بے بی سائیکل اور سپیئر پارٹس کا با اعتماد مرکز

ربوہ کا سب سے سستا سائیکل سٹور

نئی برانچ: نزد جلسہ گاہ ساہیوال روڈ

دکان 047-6213652

موبائل 0333-6704046 0333-6705040

طالب دعا: شیخ اشفاق احمد۔ شیخ نوید احمد۔ شیخ آفاق احمد

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت

لیڈیز اینڈ جینٹس سوٹنگ شادی بیاہ کی فینسی اور کامدار ورائٹی دستیاب ہے

عزیز کلاتھ ہاؤس
کارز بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد

فون: 041-2623495-2604424

جدید مشینری سے تیار کردہ ہر قسم کی اعلیٰ کوالٹی کے چاول دستیاب ہیں چاول، مونجی، گندم، سورج مکھی کی خرید و فروخت کا مرکز

ربانی رائس ملز
سرکلر روڈ لاری اڈا۔ ڈسکہ (سیالکوٹ)

(طالب دعا: عبدالرؤف ربانی۔ نوید آصف ربانی)

فون آفس 0526611776: رہائش 052-6610225:

موبائل 0300-8616640-03006403949:

احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت

پاکستانی وامپورٹڈ شالیں۔ سکارف، جرسی، سویٹر، مفلر، رول، تولیہ، بنیان جراب کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

عزیز شال ہاؤس
کارز بھوانہ بازار چوک گھنٹہ گھر فیصل آباد

فون: 041-2623495-2604424

اعلیٰ کوالٹی کے باسمتی چاول دستیاب ہیں نیز گندم، مونجی کی خرید و فروخت بھی ہوتی ہے

شاہین رائس ملز
مرید کے نارووال روڈ۔ قلعہ کالروالا تحصیل پسرور (سیالکوٹ)

فون آفس: 052-6900785 فون رہائش: 052-6632113

Mob:0345-63629045,0346-4516808

طالب دعا: ارشد علی رحمانی، منیر احمد رحمانی، نذیر احمد رحمانی، محمد اشرف رحمانی

سونے کے دلکش جدید زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں

Maximum Rate You can get

ممتاز جیولری ہاؤس
مین بازار چونڈہ (سیالکوٹ)

طالب دعا: محمد عثمان، ممتاز احمد، طاہر احمد فون شوروم: 0526210832 فون رہائش: 6210455

ماڈرن آٹو کارپوریشن
ڈیلزان: ہیوی ارتھ موونگ مشینری اینڈ جینئین ہائیڈرالک سپیئر پارٹس

لاہور 13۔ کلومیٹر ملتان روڈ۔ نزد ریکو فیکٹری۔ ٹھوکر نیاز بیگ

0425423301-8431004 موبائل 03004207299-9488748

اسلام آباد: صائم پلازہ، پشاور روڈ اسلام آباد فون 051-2295570

ملک رائس ملز
بڈیانہ روڈ۔ موترہ (سیالکوٹ)

بہترین باسمتی، اعلیٰ کوالٹی کے چاول دستیاب ہیں نیز مونجی اور گندم کی خریداری کا مرکز

فون آفس: 052-6227433

فون رہائش: 4591744

پروپرائٹرز: ملک محمد ارشد منیر: 03456750430

ملک خرم شہزاد: 0300-9613896

ملک ذیشان ارشد: 0345-6759131

جینئن۔ تائیوان و چائنا پارٹس کا مرکز

رانا آٹوز
فوارہ چوک۔ خوشاب

طالب دعا: رانا قمر احمد 0300-4125736

رانا نعیم احمد ابن رانا عبدالغفور: 0323-7001310

طالب دعا:

شیخ محمد علی، شیخ جمیل احمد کریانہ سٹور
مین بازار۔ قلعہ کالروالا ضلع سیالکوٹ

052-6632017

0300-8029609

ناصر انجینئرنگ ورکس
پیکجز مشینری، کارلیڈ بورڈ مشینری، پیپر ملز مشینری اور ٹیکسٹائل مشینری و سپیئر پارٹس بنانے کے لئے

نزد ایس ایم سی ایلومینیم فیکٹری 16 کلومیٹر لاہور شیخوپورہ روڈ کوٹ عبدالمالک شیخوپورہ

طالب دعا: ناصر احمد: 0300-4173185 فون: 042-7970525

Cure Herbals™

پھلبہری کا کامیاب علاج

کیا آپ پھلبہری کے سفید نشانوں سے پریشان ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ یہ نشان بغیر کسی لیزر ٹریٹمنٹ کے بغیر کسی سرجری کے یا بغیر کسی دوائی کھائے ٹھیک ہو جائیں تو کیور ہربلز پیش کرتے ہیں دنیا بھر میں سب سے زیادہ بکنے والا ہربل آئل **Anti-Leucoderma** ایک ایسا ہربل آئل جس کو لگانے سے کچھ عرصہ میں آپ کی سکن کو ملے گی قدرتی رنگت بالکل ایسے جیسے پھلبہری کبھی نہ ہوئی ہو۔

3rd Floor, 242-Allama Iqbal Road, Opp. Bank of Punjab Mustafa Abad Dharampura, Lahore-Pakistan. Mob: 0323-4949794, 0300-4341851 E-mail: support@cureherbals.com

ایلومینیم کے زہر سے بچاؤ

قدیم زمانہ میں ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال جاری ہے جس کی وجہ سے ایلومینیم کا زہر انسانی جسم میں آہستہ آہستہ سرایت کر جاتا ہے اور کئی گہری امراض پیدا ہو جاتی ہیں۔ آپ نے انسانیت پر یہ احسان کیا کہ ان برتنوں کے بداثرات کے بارے میں بتایا اور احمدیوں کو خصوصاً اور عموماً تمام دنیا کو یہ ہدایت کی کہ ان برتنوں کے استعمال کو ترک کر دیں اور اس زہر کے بداثرات سے بچنے کے لئے (Alumina 1000) ایلومینا ایک ہزار میں استعمال کروائی۔

قدرتی آفات کے وقت علاج

کئی قدرتی آفات جن کا انسانیت مختلف وقتوں میں سامنا کرتی رہتی ہے مثلاً سیلاب زلزلے سونامی وغیرہ اس قسم کی آفات کے وقت کئی امراض ظاہر ہوتی ہیں جو وباؤں کی صورت میں ان قدرتی آفات کے شکار انسانوں کے لئے مزید مشکلات کا باعث بنتی ہیں۔ ایسے اوقات میں جماعتی نظام کے تحت ایسے تمام علاقوں میں ہومیوپیتھی ادویات مہیا کر کے بھی خدمت خلق کی گئی اور آئندہ بھی کی جاتی رہے گی مثلاً پاکستان میں 2005ء میں آنے والے زلزلہ میں پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں کئی احمدی ہومیو پیتھ ڈاکٹرز نے ہزارہا افراد کو فری ادویات مہیا کر کے خدمت خلق کی۔ اسی طرح انڈونیشیا اور دوسرے ممالک میں سونامی اور سیلابوں سے متاثرہ علاقوں میں بھی ہومیو ادویات مہیا کر کے خدمت کی گئی۔ 2010ء میں پاکستان میں آنے والے تباہ کن سیلاب کے دوران سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں پھنسے ہوئے افراد میں پھیلنے والی وبائی امراض کے لئے بھی جماعتی نظام کے تحت ہزار ہا افراد کو ہومیو ادویات مہیا کی جاتی رہیں جن کے انسانیت نے فائدہ اٹھایا۔

وباؤں کے وقت علاج اور حفاظتی ادویات

پاکستان میں اور دیگر ممالک میں پھیلنے والی وباؤں کے علاج نیز ان کے لئے حفاظتی ادویات کو ایسے علاقوں کے احمدی افراد تک خصوصاً اور دیگر ضرورت مند افراد جن کو جماعت کی خدمات حاصل کرنے پر اعتراض نہ ہو تک فری پہنچایا گیا۔ حال ہی میں پاکستان میں ڈینگی فیور کی وباء سے بچنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے تجویز فرمودہ نسخہ کی ادویات تمام احمدی افراد میں اور کئی غیر احمدی افراد میں بھی مفت تقسیم کی گئیں۔ یہ کام خاص طور پر خدام الاحمدیہ کی زیر نگرانی ''طاہر ہومیو پیتھک ہسپتال اینڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ'' کے توسط سے عمل میں آیا ہے۔

ہومیو پیتھی میں حفاظتی ادویات تو پہلے ہی استعمال کروائی جاتی تھیں لیکن جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تجربات کی روشنی میں کئی ایک نئی ادویات کا نئے طریقہ کار کے ساتھ استعمال بتایا ہے اور عالمی سطح پر امراض سے بچاؤ کے اس طریق کو رائج کیا ہے۔ افریقہ میں ملیریا کی وبا سے بچنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تجویز فرمودہ Arnica 1000 میں دی جاتی ہے۔ سل اور دق اور پھیپھڑوں کے موذی امراض سے بچنے کے لئے آپ ہی کی تجویز فرمودہ Bacillinum بیسیلینم کو مختلف طاقتوں میں اور مختلف وقفوں میں استعمال کروایا جاتا ہے۔

دنیا میں فلو اور نزلہ زکام کی وبائیں پھوٹیں تو ان کے لئے جماعت کی طرف سے مناسب نسخہ جات دیئے جاتے ہیں جن سے لکھوکھہا انسان ان امراض سے بچ جاتے ہیں۔

اب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں کئی وبائی امراض کے لئے ہومیو ادویات کے نسخے تمام انسانیت کے لئے عام کئے جاتے ہیں اور ضرورت مند افراد کے لئے فری مہیا کئے جاتے ہیں۔ جرمنی اور لندن کے جلسوں کے موقع پر پچھلے سال سوائن فلو کے لئے نسخہ حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایات کے تحت فری دیا گیا۔

حضرت خلیفہ رابع کے دست شفاء کی چند مثالیں:

آپ نے تمام مخلوق کے امراض روحانی اور امراض جسمانی کی مسیحائی کی روزانہ ہزاروں افراد کے لئے نسخے تجویز فرمائے اور کئی لاعلاج امراض کے مریضوں کو زندگیاں عطا ہوئیں۔ آپ خود فرماتے ہیں۔

ایسے مریض جن کے مرض کو مہلک قرار دیا جا چکا تھا اور جن کے بچنے کی کوئی امید نہیں رہی تھی، خدا تعالیٰ کے فضل سے آج بھی زندہ ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تعصب سے الگ رہ کر حقائق کی بنا پر اپنی رائے قائم کرنی چاہیے۔ ہومیو پیتھی کے بارے میں بھی حقائق اور شواہد کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کرنا چاہئے ہمارے اپنے دفتر میں ان حقائق کی ایک لمبی فہرست موجود ہے جس کے ساتھ ڈاکٹروں اور مریضوں کے بیانات بھی شامل ہیں۔

(ایک مرد خدا از آئن ایڈم سن ص 406)

دست مسیحائی کے نمونے

آپ کے دست مسیحائی کے بے شمار نمونے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے صرف چند ایک بطور مثال کے پیش ہیں۔

سوکھے کے مریض بچے کو شفا

فرمایا:۔

''ایک دفعہ ایک سوکھے کا مریض بچہ میرے پاس لایا گیا۔ اس کی شکل بیماری کی وجہ سے انتہائی خوفناک ہو چکی تھی بڑا سر، پچکا ہوا چہرہ اور جسم ہڈیوں کا پنجر بن چکا تھا۔ اس کے ماں باپ نے بتایا کہ کوئی دوا کام نہیں کر رہی۔ ایک ماہ سے شدید قبض ہے۔ دودھ پیتے ہی قے کر دیتا ہے۔ میں نے اسے ایتھوزا دی...... ایک ہفتہ میں ہی بچے کی کایا پلٹ گئی اور وہ اللہ کے فضل سے مکمل طور پر صحت مند ہو گیا''۔ (علاج بالمثل صفحہ 25)

بازو کٹوانے سے بچ گیا

فرمایا:۔

''ایک نوجوان کا ہاتھ مشین میں آ کر کچلا گیا اس کے زخم مندمل نہیں ہوئے اور بگڑ کر گینگرین میں تبدیل ہو گئے۔ ڈاکٹر نے مایوس ہو کر پہلے انگوٹھا اور پھر بازو کٹوانے کا مشورہ دیا میں نے اس کے لئے آرسینک CM تجویز کی اور ہفتہ دس دن کے بعد دھرانے کو کہا چند ہفتوں کے بعد اس نے لکھا کہ درد تو ہے لیکن سیاہی رفتہ رفتہ سرخی میں تبدیل ہو رہی ہے۔ کچھ ہی عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہو گیا اور بازو کٹوانا تو کجا ہاتھ کی انگلیاں کٹوانے کی نوبت بھی نہ آئی''۔

(علاج بالمثل ص 96)

تسہیل اولاد

فرمایا:۔

لاڑکانہ انور آباد سندھ میں ایک دفعہ جلسہ کے دوران ایک شخص نے نہایت دردمندی سے دعا کی درخواست کی کہ اس کی بیوی دردزہ میں مبتلا ہے، رحم کا منہ نہیں کھل رہا اور خطرہ ہے کہ اس تکلیف سے موت واقع ہو جائے گی۔ میں نے اپنے سفری بیگ میں سے کولوفائیلم (Caulophylum) دی کہ فوراً اپنی بیوی کو کھلا دو۔ دس پندرہ منٹ کے بعد ہی اللہ کے فضل سے سب پیچیدگیاں دور ہو گئیں اور نارمل طریق سے صحت مند موٹا تازہ بچہ پیدا ہوا''۔ (علاج بالمثل صفحہ 17)

مرگی سے نجات

فرمایا: بعض دوائیں ایسی ہیں جن کا مرگی کے مرض میں ذکر نہیں ملتا۔ مثلاً ایک مریض کو سر میں شور محسوس ہوتا تھا اور شور سے چوٹ سی لگتی تھی۔ جس سے اسے وحشت ہوتی تھی اور نیند نہیں آتی تھی۔ سر اور دل شکنجے میں جکڑا ہوا محسوس ہوتا تھا۔ اسے میں نے کیکٹس (Cactus) دی تو اس کی کایا پلٹ گئی اور وہ آرام سے سونے لگا۔ اور اسے مرگی کے مرض سے نجات مل گئی۔

(علاج بالمثل ص 11)

آپ کے دست شفا کے مزید نمونے دیکھنے کے لئے آپ کی کتاب ''ہومیو پیتھی علاج بالمثل'' کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

فری ہومیو ڈسپنسریاں

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ہومیو پیتھی کا مطالعہ کرنے کے بعد اپنے گھر میں باقاعدہ اس کی پریکٹس شروع کی اور پھر ناظم وقف جدید بننے کے بعد آپ نے وقف جدید کے تحت باقاعدہ فری ہومیو ڈسپنسری کا آغاز فرمایا جس سے ماہانہ ہزار ہا خلق خدا مستفید ہونے لگی۔ یہ جماعت کی تاریخ میں پہلی باقاعدہ فری ہومیو ڈسپنسری ہے۔ اس کے بعد آپ نے وقف جدید کے تحت تیار ہونے والے معلمین کو بھی یہ طب سکھائی اور ان کی سرکاری سطح پر ہومیو پیتھی ڈگریز لینے کی بھی حوصلہ افزائی فرمائی تا کہ وہ بے خوف و خطر مریضوں کی مفت خدمت کر سکیں۔ اس طرح تقریباً ہر معلم سلسلہ میدان عمل میں جہاں روحانی شفا دینے کے ذریعہ خدمت کا فریضہ ادا کر رہا تھا وہاں جسمانی طور پر بھی مریضوں کے علاج میں مشغول ہو کر یہ بے لوث خدمت کرنے لگا اور پاکستان بھر میں لکھوکھہا انسان جماعت کی اس خدمت سے مستفید ہونے لگے جن میں سے اکثریت غرباء کی تھی۔

آپ کے خلیفہ بننے کے بعد اور خصوصاً ایم ٹی اے پر آپ کی طرف سے ہومیو پیتھی سکھانے کے لیکچر دینے کے بعد تو جماعت کا ہر فرد جماعتی روایات کے مطابق خلیفہ وقت کی اتباع کی خواہش لئے اس خدمت کے میدان میں دوسروں سے بازی لینے کی غرض سے جت گیا اور تقریباً ہر مربی اور معلم کا گھر ایک فری ہومیو ڈسپنسری بن گیا اور مخلوق خدا کی خدمت بے لوث انداز میں ہونے لگی اور یہ سلسلہ اب بھی نہ صرف جاری ہے بلکہ بڑھ رہا ہے۔ ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمت خلق اب جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز بن چکا ہے اور یہ فری ڈسپنسریاں اب ساری دنیا میں قائم ہیں۔ پاکستان اور ہندوستان میں بھی ہیں اور امریکہ برطانیہ اور جرمنی میں بھی۔ فجی کے جزائر میں بھی اور افریقہ کے دور دراز علاقوں میں بھی۔ مربیان و معلمین تو الگ رہے کئی احمدی ہیں جنہوں نے چھوٹی چھوٹی فری ڈسپنسریاں اپنے گھروں میں بنا رکھی ہیں اور اپنے اردگرد کے ماحول کو اس فیضان سے مستفید کر رہے ہیں۔ صرف ہندوستان میں 80 کے قریب بڑی بڑی فری ڈسپنسریاں ہیں۔ ربوہ میں بھی 10 کے قریب فری ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں۔ ربوہ میں باقی ڈسپنسریوں کے علاوہ وقف جدید ہومیو فری ڈسپنسری اور لجنہ اماء اللہ فری ڈسپنسری ایک مقدس خدمت خلق کے کام میں اہم حصہ لے رہے ہیں اور سالانہ ہزاروں مریض ان سے استفادہ کرتے ہیں۔ ربوہ کی ان ڈسپنسریوں کے علاوہ لندن کی فری ہومیو ڈسپنسری کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے جو وہاں بیت الفتوح کے ساتھ ملحق حصہ میں کام کر رہی ہے اور روزانہ کئی مریض اس سے استفادہ کرتے ہیں اور جلسہ اور اجتماعات کے دنوں میں خصوصی طور پر اس ڈسپنسری کو خدمت خلق کی توفیق ملتی ہے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ربوہ اور گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کے لئے آپ کا اپنا باعتماد اور سب سے قدیمی ادارہ

آپ کی خدمت میں پیش پیش

پراپرٹی ہوم اینڈ پراپرٹی سنٹر

پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن 03346367578

دارالنصر غربی منعم ربوہ اینڈ دارالعلوم وسطی ربوہ

فون دفتر: 047-6214930 گھر: 047-6211930

میاں اسٹیٹ ایجنسی

ریلوے روڈ ربوہ

موبائل: 0300-7704214

میاں رینٹ اے ہائی ایس اینڈ کار

طالب دعا: میاں محمد کلیم ظفر فون آفس: 047-6214220

ظفر بک ڈپو

کتب نرسری تا ایم اے، سٹیشنری، جنرل بکس، گفٹ آئٹمز، سامان سپورٹس گریٹنگ کارڈ، سکول و کالج بیگز کی عمدہ و معیاری ورائٹی جو آپ کو کہیں اور نہیں ملے گی اور بہت کچھ وقت کے ساتھ ساتھ

قائم شدہ 1999ء

کالج روڈ ربوہ

047-6214496

قائم شدہ 1942ء

اردو بازار سرگودھا

048-3716088

قائم شدہ 2007ء

89/سی ظفر پلازہ ظفر اللہ چوک سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

048-3226088

ربوہ کا واحد سستا اور معیاری ادارہ

نوٹ ظفر بک ڈپو پر میٹرک تا بی اے کا رزلٹ مفت دیکھیں

GALAXY TRAVEL SERVICES

HAPPY LANDINGS

(PVT)Ltd. Govt, Licence No 207

Caters for all your travel needs. Highly trained staff equipped with most modern computer reservation system ready to serve you. do call us.

IATA

042-35774835-36-37
Fax:042-35774838

TRAEL AGENTS ASSOCIATION OF PAKISTAN
TAAP

Suit # 20 1st Floor Al-hafeez view
Sir syed Road Gulberg III Lahore
E-mail: galaexy @brain.net.pk,galaxylahore@gmail.com

ربوہ اور گردونواح میں سکنی زرعی کمرشل جائیداد کی خرید وفروخت کا باعتماد ادارہ

ربوہ پراپرٹی سنٹر

کالج روڈ بالمقابل جامعہ احمدیہ ربوہ فون آفس 047-6213550

پروپرائٹر: چوہدری عامر گوپے راہ: 0333-9797450

habasit

ROULUNDS RUBBER

GOODYEAR

Gates

optibelt
PowerTransmission

We are the professional organization recognized for the best Water related services, Manufacturer & Quality Supplier in Textile Industry.

We Offer:

- *Water Purification, Treatment, reverse osmosis & Mineral Water Plants.*
- *We deal in 19 ltrs. P.C. Bottles, Bottle Caps, Pet Bottles in all Sizes, R.O. Members, Vessels and all other Filtration Accessories*
- *We are Importers of Industrial B elting i.e Flat Belts, Timing Belts, V-Belts & Conveyor Belts.*
- *High Temperature & Pressure Greases (England / U.S. A Made)*
- *Manufacturer of Plastic Bailing Hoops.*

U NIVERSA L
Industrial Services

UNI~ Aqua
Let's make it for perfect life........Water!

ASIA Industrial & Mills Store
Importer of Textile Machinery Parts

For any question and problem contact us by Phone/Fax/Email or Mailing Address

Basement, Haneef Chambers, 3 - Dewan Street, 40 Brandreth Road, Lahore 54100
Tel:- 0092 (42) 37635304, 37666730 Fax: 0092 (42) 37666730
Cell:- 0092 (300) 8438549, 0333-2155497, (0300/0322) 4245288
E-mail uis.info@gmail.com, asifbinowais@yahoo.com

Continental CONTITECH

KLÜBER LUBRICATION

NITTA CORPORATION

Forbo MOVEMENT SYSTEMS

BANDO

نصرت جہاں سکیم اور ہومیو پیتھی

افریقہ جہاں غربت اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے اور وہاں کے باشندے صحت کی ادنیٰ سے ادنیٰ سہولیات سے بھی محروم ہیں وہاں ہومیو پیتھک جیسا سستا اور کارگر علاج مہیا ہونا نعمت خداوندی سے کم نہیں تھا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے نصرت جہاں سکیم کے تحت افریقہ میں ہومیو پیتھی کو رواج دینے کی تحریک فرمائی جس پر لبیک کہتے ہوئے محترم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب اور آپ کی اہلیہ محترم ڈاکٹر مبشرہ نسیم صاحبہ (دونوں واقف زندگی ہیں) 1991ء میں غانا تشریف لے گئے۔ غانا جانے سے قبل ڈاکٹر صاحب موصوف نے پاکستان کے مختلف اداروں سے ہومیو ادویات اور اس طب میں استعمال ہونے والی گولیاں اور دیگر اشیاء بنانے کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور جہاں سے ٹریننگ ممکن تھی ٹریننگ لی اور پھر 1992ء میں بواڈی غانا میں حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت اور دعاؤں سے نصرت جہاں سکیم کے تحت پہلے ہومیو کلینک کا افتتاح عمل میں آیا۔ حضور نے محترم ڈاکٹر صاحب کی یہ ڈیوٹی بھی لگائی کہ وہ تمام افریقی ممالک میں ہومیو پیتھ ڈاکٹر تیار کریں نیز ادویات اور گولیاں وغیرہ کو کم خرچ پر مہیا کرنے کی ذمہ داری بھی آپ ہی کو سونپی۔ چنانچہ ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب نے اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر خدمت خلق کے اس کام کی خاطر انتھک محنت کی اور غانا اور اردگرد کے ممالک کے باشندوں کے لئے انتہائی کم داموں علاج فراہم کیا۔ آپ کے مریضوں میں ان ممالک کے بڑے بڑے سرکاری عہدیدار بھی شامل رہے ہیں۔ علاوہ ازیں آپ نے سستے داموں گولیاں، مدرٹنکچرز اور پلاسٹک کی بوتلیں بنانے کے لئے خود چھوٹی چھوٹی اور سادہ ترین مشین تیار کی اور یہاں سے تیار کردہ گولیوں اور دیگر اشیاء اور افریقہ کی ہومیو ڈسپنسریوں کے علاوہ لندن کی فری ہومیو ڈسپنسری میں بھی بھجواتے رہے، مثلاً آپ نے گولیاں بنانے کے لئے ایک ایسی مشین ایجاد کی جس میں سائیکل کا پیڈل استعمال ہوتا تھا۔ اسی طرح دیگر سادہ اشیاء سے ان چیزوں کو تیار کرنے کے طریقے آپ نے نکالے۔ اب اللہ کے فضل سے جدید ٹیکنیکس کے مطابق مشینری موجود ہے۔ ان ادویات بنانے اور تمام افریقی ممالک کو ان کی فراہمی اور افریقی بیماریوں پر ہومیو نقطہ نگاہ سے ریسرچ کرنے کی غرض سے خلیفۃ المسیح کی اجازت سے غانا میں ہی طاہر ہومیو کمپلیکس کا آغاز ہوا جو کامیابی سے اب تک کام میں مشغول ہے۔ غانا کے اس فری ہومیو کلینک میں ماہانہ مریضوں کی اوسط تعداد 800 کے قریب ہے۔ بعد میں مزید کلینک بھی کھولے گئے۔ چنانچہ اب افریقہ کے 4 ممالک میں اس وقت 5 کلینکس کام کر رہے ہیں۔ باقی کلینکس میں ایک کلینک غانا کو فوڈوا میں ہے جہاں ڈاکٹر شبیر حسین صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ عظمیٰ خلیل (دونوں واقف زندگی ہیں) کام کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں ایک ہومیو کلینک واگاڈوگو بورکینا فاسو میں ہے جہاں مکرم ڈاکٹر عبدالحق صدیقی صاحب خدمت خلق کے کاموں میں مصروف ہیں۔ نیروبی کینیا میں احمدیہ ہومیو کلینک میں ڈاکٹر اسد احمد صاحب اور احمدیہ ہومیو کلینک پوٹونوبینن میں ڈاکٹر لقمان احمد صاحب ہومیو پیتھی کے ذریعہ خلق خدا کو بیماریوں کے دکھ سے نجات دینے میں مصروف عمل ہیں۔ علاوہ ان کلینکس کے یہ ڈاکٹر حضرات افریقہ مختلف علاقہ جات میں وقتاً فوقتاً فری ہومیو پیتھک کیمپس بھی لگاتے ہیں جہاں سے کثیر تعداد میں مخلوق خدا مستفید ہوتی ہے۔

طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ پاکستان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وقف جدید کی چھوٹی سی ڈسپنسری کے ساتھ ہومیو پیتھی کے ذریعہ خدمت خلق کا جو عظیم الشان کام شروع کیا تھا اس کے ایک ظل کے طور پر اس کی ایک نہایت ہی ترقی یافتہ شکل ''طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ'' ہے جو 2000ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ہی کی اجازت سے قائم ہوا اور جو خلافت کی بابرکت ہدایات کے تحت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے زیر انتظام کام کر رہا ہے۔ اور جس کے تمام اخراجات مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ہی اٹھاتی ہے۔ خاکسار نے جہاں تک جماعتی نظام کے تحت چلنے والی فری ہومیو پیتھک ڈسپنسریوں اور دیگر فری ہومیو علاج گاہوں وغیرہ کا جائزہ لیا ہے تو ان میں اعداد وشمار کے لحاظ سے سب سے زیادہ مخلوق خدا اس ادارے سے مفت علاج کروا کر معجزانہ شفاء پا رہی ہے اس لئے کسی قدر تفصیل سے اس اہم ادارے کی خدمات کا ذکر مناسب ہوگا۔

طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ پاکستان کی گذشتہ سال (یکم جولائی 2010ء تا 30 جون 2011ء) کی رپورٹ کے مطابق اس ادارہ کو گزشتہ سال کل 1,24,740 (ایک لاکھ چوبیس ہزار سات سو چالیس) مریضوں کے علاج کی توفیق ملی۔ اِن مریضوں میں گزشتہ ایک سال میں پانچوں براعظموں سے آنے والے 40 مختلف ممالک کے 2,233 مریض بھی شامل ہیں۔ جن کی تفصیل قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے۔

جرمنی	848	یونان	7
کینیڈا	390	کویت	6
یو۔کے	348	بنگلہ دیش	6
امریکہ	207	بُرکینا فاسو	5
بیلجیئم	67	تنزانیہ	5
سعودی عرب	57	جاپان	4
آسٹریلیا	54	فجی	4
یو۔اے۔ای	53	افغانستان	4
سیرالیون	34	مصر	3
سوئٹزرلینڈ	21	قطر	3
ناروے	20	گھانا	3
فرانس	16	ایران	3
اٹلی	11	یوگنڈا	3
سپین	11	ڈنمارک	2
ہالینڈ	11	نائیجیریا	2
سویڈن	10	لائبیریا	2
بھارت	10	ماریشس	1
عمّان	10	جنوبی کوریا	1
قِرغستان	9	آئرلینڈ	1
بحرین	7	یوکرائن	1

الحمدللہ گزشتہ سال 41,610 (اکیالیس ہزار چھ سو دس) کی تعداد میں غیر از جماعت احباب نے بھی بغرض علاج کلینک سے استفادہ کیا۔

امسال بھی دل کے امراض، ہپا ٹائیٹس، شوگر، فالج، جگر اور گُردوں کی تکالیف اور بہت سے دیگر امراض میں حضور انور کی دعاؤں سے مریضوں کو معجزانہ شفا نصیب ہوئی اور بہت سے مریض سرجیکل آپریشن سے بچ گئے۔ الحمدللہ چند مریضوں کی مثالیں پیش خدمت ہیں ان میں سے ہر کیس کا تفصیلی Data ادارہ ہذا کے ریکارڈ میں موجود ہے۔

بلڈ کینسر سے شفا

ڈیرہ غازی خان سے تعلق رکھنے والے ایک 12 سالہ بچے کو مسلسل بخار رہنے لگا اور خون کی کمی شروع ہوگئی۔ ڈاکٹروں نے بلڈ کینسر تشخیص کیا اور لاعلاج قرار دے دیا۔ نیز مایوسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس کی زندگی اب چند دن سے زیادہ نہیں۔ اس کے والد اسے نہایت ہی پریشانی کے عالم میں لے کر 4 دسمبر 2010ء کو طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ آگئے۔ حضور انور کی دعاؤں سے علاج شروع ہوتے ہی بہتری ہونے لگ گئی اور ایک ہی ماہ میں معجزانہ شفا ہوگئی اور تمام ٹیسٹ رپورٹس بھی بالکل نارمل ہوگئیں۔ الحمدللہ۔

ہاتھ کٹنے سے بچ گیا

ضلع شیخوپورہ کی ایک غیر احمدی خاتون عمر 46 سال کو اکتوبر 2010ء میں ہاتھ پر سانپ کے کاٹنے سے زخم بن گیا جو بگڑتا چلا گیا۔ وہ شوگر کے ساتھ ساتھ ٹی بی کی بھی مریضہ تھیں۔ ڈاکٹرز نے زخم کی صورتحال کے پیش نظر ہاتھ کاٹنے کا فیصلہ کر لیا۔ رشیدہ صاحبہ نے طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج شروع کروالیا۔ علاج شروع ہوتے ہی خداتعالیٰ کے فضل سے زخم بہتر ہونا شروع ہوگیا اور ہاتھ کٹنے سے بچ گیا۔

ہیپا ٹائیٹس C سے شفا

سرگودھا سے تعلق رکھنے والے ایک غیر از جماعت دوست جو پاک فوج میں ملازم ہیں کی پاکستان آرمی کی طرف سے بیرون ملک تقرری ہوئی۔ لیکن میڈیکل چیک اپ کے دوران ہپا ٹائیٹس سی تشخیص ہونے پر میڈیکل بورڈ نے انہیں بیرون ملک جانے سے روک دیا۔ 15 جنوری 2011ء سے انہوں نے طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج شروع کروایا۔ خداتعالیٰ کے فضل سے چند ماہ کے علاج سے شفاء ہوگئی اور ہپا ٹائیٹس سی نیگیٹو ہوگیا۔

رسولی سے شفا

گوجرانوالہ کی ایک مریضہ عمر 18 سال کی اووَری میں رسولی تھی۔ چند ماہ کے علاج کے بعد رسولی مکمل طور پر ٹھیک ہوگئی۔

یوٹرس کی رسولی سے شفا

ربوہ کی ایک مریضہ عمر 36 سال کی الٹرا ساؤنڈ رپورٹ کروانے پر پتہ چلا کہ یوٹرس میں 5 سینٹی میٹر بڑی رسولی ہے۔ چند ماہ کے علاج کے بعد رسولی بغیر آپریشن کے مکمل طور پر ختم ہوگئی۔

آپریشن سے بچ گئے

ایک مریضہ جو امریکہ میں مقیم ہیں۔ دوران حمل ڈاکٹرز نے ان کے بارے میں اس تشویش کا اظہار کیا کہ بچے کی پوزیشن ٹھیک نہیں لہٰذا آپریشن کی تیاری کی جائے۔ مریضہ کے بھائی جو ڈسکہ سے تعلق رکھتے ہیں نے طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے دوا حاصل کر کے انہیں امریکہ بھجوا دی۔ حضور انور کی دعاؤں سے چار دن میں ہی بچے کی پوزیشن ٹھیک ہوگئی۔ ڈاکٹرز بہت حیران ہوئے کہ یہ سب اچانک کیسے ہوگیا۔

شادی کے دس سال بعد اولاد

کنری، ضلع میرپور خاص، سندھ، کے ایک مریض جن کی شادی کو دس سال ہوگئے تھے لیکن کوئی اولاد نہ تھی۔ انہوں نے طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج شروع کروایا اور حضور انور کی دعاؤں سے شادی کے دس سال بعد ان کے ہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی۔

نرینہ اولاد

ایک احمدی دوست ساکن شاہکوٹ، ضلع شیخوپورہ، کی چار بیٹیاں تھیں۔ طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے اولاد نرینہ کے لئے دوا لینا شروع کی اور حضور انور کی دعاؤں سے خداتعالیٰ کے فضل سے ان کے ہاں شادی کے 14 سال بعد چار بچیوں کے بعد بیٹے کی پیدائش ہوئی۔

انصاف کمپنی
ریلوے مارکیٹ
غلہ منڈی
ہارون آباد
طالب دعا: چوہدری حفیظ اختر 0345-8451630

نگینہ برتن سٹور
المعروف چوہدری سراج دین اینڈ سنز
طالب دعا: چوہدری مبارک احمد
چوک جتوتھاں۔ چنیوٹ فون: 047-6332870 0300-7714390

اوقات 6:00 بجے شام تا 10:00 بجے رات
سراج کلینک محلہ معظم شاہ چنیوٹ
طالب دعا: ڈاکٹر ساجد محمود: 0301-8604965

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

UNIVERSAL ENTERPRISES

Dealers of : Pakistan Steel Mills & Importers

Deals in: all kind of products HR, CR, GP coils & Sheets

174 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel: +92-42-37379311, 37634650 Fax: +92-42-37379312
universalenterprises1@hotmail.com Cell: 0300-4005633, 0300-4906400

Talb-e-Dua:
Mian Zahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)

لاہور ریٹ پر ہر قسم کے کمپیوٹر حاصل کریں
COMPUTER WORLD
College Road Rabwah Ph. Shop:0476215111

تازہ اور خالص مصالحہ جات
رضوان فوڈز
چوہدری محمد ابراہیم اینڈ سنز
دارالرحمت وسطی ربوہ
فون نمبر: 047-6212307

GLICO INTERNATIONAL
Export of Menicure
Dental & Surgical Instrument
Ugoki Road Sialkot 0300-9614083
052-3257796-97 Fax 052-3253897
Email anjumjav@hotmail.com
website:www.glicofutures.com
pro.anjum javed

AL-MUBARAK JEWELLERS
المبارک جیولرز
چوک دربارے والا
سی بلاک۔ صرافہ بازار اوکاڑہ
C Block Sarafa Bazar
Chowk Darbar-e-Wala, Okara
فون دکان: 044-2511355
رہائش: 044-2521355
طالب دعا ▪ میاں مبارک احمد 0331-7467452
▪ میاں نوید احمد: 0333-6961355

Philips
شوکت محمود سیٹھی ڈسٹری بیوٹر
PHILIPS
فلپس (پاکستان) سیالکوٹ آفس خادم علی روڈ
فون آفس 052-3552831 موبائل: 0304-4700266

Fabricators, Engineers & Contractors

Steel Body Fabricators of

- Buses, Truks
- Fire Brigade
- Ambulances
- Hydraulic Cranes
- Carrier Trailers
- Trolleys
- Heavy Air Conditioning Units
- Oil/Water Tankers
- Mobile Carvans & Shelters

Ismail **ISMAIL & CO. (PVT) LTD**

Also deals in Air Crafts Handling Equipment

ISO-9001 Certified Company

Ismail & Co. (Pvt) Ltd. Factory

M.Ahmed Siddiqui
Chief Executive

Cell:0092 300 5262413

Karim plaza,26 No Chungi Peshawar Road,12km Rawalpindi Islamabad.
Ph:+92512227728-29-55,7109655 Fax:+92 51 2227750
E-mail:ismailandco@yaho.com Web:www.ismailco.50 webs.com

Ahmad Travels International

Establish Since1993 Govt.Lic NO 2805

ہوائی سفر کی تمام سہولتوں کا مرکز

نمایاں خصوصیات

- تمام ایئر لائنز کی سستی اور کنفرم ٹکٹوں کی فراہمی
- کریڈٹ ڈیبٹ کارڈ کے استعمال کی سہولت میسر ہے
- بیرون ربوہ ٹکٹوں کی فراہمی بذریعہ کوریئر سروس
- ویزا معلومات ویزا پروٹیکٹر ہر قسم کی ویزا درخواستوں کی پراسسنگ کی سہولت
- ٹریول انشورنس۔ ہوٹل بکنگ کی سہولت موجود ہے
- اپنے خوشگوار اور پُرسکون ہوائی سفر کیلئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں۔

احمد ٹریولز انٹرنیشنل

بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ

محمد خالد وحید
Tel:047-6211550 Mob:03336700663 Fax:047-6212980
Email:ahmadtravel@hotmail.com

بچہ نے چلنا اور بولنا شروع کر دیا

ایک بچہ ساکن چنیوٹ شہر، سات سال کی عمر ہونے پر بھی نہ چلتا تھا اور نہ ہی بولتا تھا نیز پیدائشی سانس کی تکلیف بھی تھی۔ طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے چند ماہ ہی علاج کروانے پر خدا تعالیٰ کے فضل سے بچے نے چلنا اور بولنا شروع کر دیا اور سانس کی تکلیف بھی بالکل ٹھیک ہوگئی۔

شوگر کے مرض سے شفاء

ایک مریض عمر 47 سال، جرمنی، دس سال سے 10 یونٹ روزانہ انسولین لگوا رہے تھے۔ حضور انور کی دعاؤں سے طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ سے علاج کروانے کے بعد شوگر کے مرض سے خدا تعالیٰ نے شفاء عطا فرمائی اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے انسولین لگوانا بالکل ختم کر دی ہے۔

گُردوں نے کام کرنا شروع کر دیا

ایک غیر احمدی مریض عمر 37 سال، ساکن ضلع منڈی بہاؤالدین، گردے فیل ہو جانے پر ان کی حالت شدید خراب ہوگئی اور ڈاکٹرز نے فوراً جان بچانے کے لئے ڈائیلسز کروانے کے لئے کہا۔ ان کے عزیز انہیں لے کر طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ ربوہ آ گئے۔ حضور انور کی دعاؤں سے خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے ہی ماہ کی دوا سے معجزانہ شفاء ہوگئی اور گردوں نے کام کرنا شروع کر دیا اور اب وہ ہر لحاظ بالکل نارمل ہیں۔

طاہر ہومیو پیتھک ہاسپٹل اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تعمیر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے دارالرحمت میں چھ کنال آٹھ مرلے پر مشتمل قطعہ عنایت فرمایا تھا۔ اس پر تعمیر ہونے والی عمارت بیسمنٹ سمیت چار منزلوں پر مشتمل ہوگی۔ اس عمارت کی تعمیر کا کل رقبہ 58 ہزار مربع فٹ ہے۔ اس میں دو بڑے ویٹنگ رومز کے علاوہ استقبالیہ، رجسٹریشن سیکشن، ریکارڈ روم اور OPD کے ساتھ ساتھ کلینیکل لیبارٹریز بھی ہوں گی۔ نیز چار وارڈز، ICU، پرائیوٹ رومز کے علاوہ ریسرچ لیبارٹریز، میوزیم اور جدید ساؤنڈ سسٹم کے ساتھ ایک بڑا کانفرنس ہال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس ادارے کی عمارت کی تکمیل کے جلد سامان فرمائے۔ آمین۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گزشتہ سالوں میں نئی ادویات بھی تیار ہو چکی ہیں۔ جن پر وسیع پیمانے پر پروونگ اور تجربات جاری ہیں۔ ادویات کی بڑے پیمانے پر تیاری کے لئے ایک جدید فارمیسی بھی بنائی جا رہی ہے۔

اس ادارے میں اس وقت مکرم ڈاکٹر وقار منظور بسرا صاحب کی زیر نگرانی 10 ڈاکٹرز اور لیڈی ڈاکٹرز سمیت 27 کارکنان خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کو طب کے اس شعبہ کے ذریعہ خدمت خلق کے اپنے امتیازی کام کو مزید روز بروز بہتر ترقی دینے کی توفیق دیتا چلا جائے تاکہ روحانی جماعتوں کا یہ مقصد کہ دکھی انسانیت روحانی اور جسمانی دکھوں اور اذیتوں سے نجات پائے پورا ہوتا رہے۔ آمین

RAO ESTATE

راؤ اسٹیٹ

جائیداد کی خرید و فروخت کا ادارہ

Your Trust and Confidence is our Motto

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 نزد صوفی گھی ایجنسی دارالرحمت شرقی الف ربوہ

آپ کی دعا اور تعاون کے منتظر راؤ خرم ذیشان 0321-7701739 047-6213595

خورشید گارمنٹس

سکول یونیفارم۔ بچگانہ گارمنٹس لیڈیز اینڈ جینٹس جرسی سوئیٹر، نیز ہوزری کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے۔

محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ فون 047-6213001

پروپرائٹر: فضل محمد فاتح

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

وسیم فوٹو سٹوڈیو فوٹوسٹیٹ

بینک روڈ۔ چونڈہ 0300-7133743:

طالب دعا: مرزا ندیم احمد، مرزا نعیم احمد

قائم شدہ 1952ء

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

شریف جیولرز

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران

047-6212515

0300-7703500

Long Running Engine Oil of Germany
Now Available in Pakistan

IMPORTED FROM GERMANY
NEW TECHNOLOGY ENGINE (HYDRO TREATED)
POWERFUL OIL,
RUNNING 10,000 K.M TO 100,000 K.M,
ENVIRONMENT FRIENDLY.

LIQUI MOLY

Stockist: Afzal Tahir

Liqui Moly German Product Traders
9-224,Ferozepur Road, Muslim Town more, Lahore
0092-42-7566360,0300-4134599
Email:flmasia@wol.net.pk
www.50 pluslm-pk.com

پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عورت ہونا تھی سخت خطا، تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا، تا مرگ سزائیں پاتی تھی
گویا تو کنکر پتھر تھی، احساس نہ تھا جذبات نہ تھے
توہین وہ اپنی یاد تو کر!، ترکہ میں بانٹی جاتی تھی
وہ رحمت عالم آتا ہے، تیرا حامی ہو جاتا ہے
تو بھی انساں کہلاتی ہے، سب حق تیرے دلواتا ہے

ان ظلموں سے چھڑواتا ہے

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

صلِّ علیٰ محمدٍ

(در عدن)

عقدہ کشا ہو جاؤ

قطب کا کام دو تم ظلمت و تاریکی میں
بھولے بھٹکوں کے لئے راہنما ہو جاؤ
پنبۂ مرہم کافور ہو تم زخموں پر
دلِ بیمار کے درمان و دوا ہو جاؤ
طالبانِ رخ جاناں کو دکھاؤ دلبر
عاشقوں کیلئے تم قبلہ نما ہو جاؤ
امرِ معروف کو تعویذِ بناؤ جاں کا
بے کسوں کے لئے تم عقدہ کشا ہو جاؤ
دمِ عیسیٰ سے بھی بڑھ کر ہو دعاؤں میں اثر
یدِ بیضا بنو موسیٰؑ کا عصا ہو جاؤ

(کلام محمود)

نیا سویرا
بیرون غلہ منڈی۔ ہائی وے روڈ ڈاھرانوالہ ضلع بہاولنگر
طالب دعا: محمد شریف قمر
063-2440050,0300-7717353

کلینکل لیبارٹری کا مکمل سامان
طاہر سرجیکل اینڈ سائنٹیفک ٹریڈرز
نزد مولا بخش ہسپتال خوشاب روڈ سرگودھا پروپرائٹر: ظہیر احمد طاہر
فون: 048-3726395-0483001316-0333-6781330
شوگر میٹر اور ہر قسم شوگر میٹر کی سٹرپس' ڈیجیٹل بلڈ پریشر میٹر' نیبولائزر' سرجیکل آلات' ہسپتال فرنیچر' ہسپتال کلاتھ' سلمنگ آلات' ایب کنگ' پروسونا بیلٹ' جاگنگ' مشین' آلہ سماعت' وہیل چیئرز' کموڈ چیئرز

لہنگے ہی لہنگے
خصوصی پیکیج کے ساتھ
ورلڈ فیبرکس ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
03336550796

چناب اینڈ کو
بیج مکئی و خالص معیاری زرعی ادویات خریدنے کے لئے تشریف لائیں
ڈیلرز زرعی ادویات
طالب دعا: شیخ عنایت اللہ و برادرز
فون: 00923007712343
کچہری بازار۔ چنیوٹ فون آفس: 047-6330978
فون رہائش: 047-6214110

AL MAHMOOD TRADERS
Deals in Paper & Textile Chemicals
General order supplier
Nasir Mahmood Khan & Muhammad Mahmood Khan
217-B Faisal Town Lahore
Tell#042-5161073
Cell#03004342917,03218483828

Rehman Rubber Rollers & Engineering Works
Manufacturers
Paper, Chip Board and Tanneries Rolls
Marketing Managing Director
Mujeeb-ur-Rehman 0345-4039635
Naveed-ur-Rehman 0300-4295130
Band Road Lahore

MFC ایم ایف سی
فاسٹ فوڈ، برگرز، پیزا، BBQ پاکستانی اور چائنیز کھانے
MASTER FRIED CHICKEN
A Nice Place to Meet and Eat in RABWAH
طالب دعا: بشارت احمد خان اقصیٰ روڈ ربوہ
047-6005115
047-6213223

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اس نے ثریا بنا دیا
الفضل فلنگ اسٹیشن
Pakistan State Oil
PSO کے بااعتماد ڈیلر
چوہدری نعیم خالد 0300-7929616
بہاولنگر بائی پاس Off: 0632014663

خدا کے فضل و رحم کے ساتھ
نسل در نسل آپ کا انتخاب
کوالٹی اور جدت میں بے مثال
نسیم جیولرز
صارفین کی ضرورت کے پیش نظر بذریعہ کریڈٹ کارڈ ادائیگی کی سہولت موجود ہے
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد کلیم کینیڈا
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون شوروم 047-6212837
موبائل: 0300-7700369
کینیڈا: 001-416-662-9570

تاریخ احمدیت کراچی کا ایک زریں ورق۔ خدمت خلق کی مختصر روئیداد

جماعت کراچی نے اپنے اخلاص، وفا اور خدمت خلق میں غیر معمولی مقام حاصل کیا اور نافع الناس روایات کو قائم رکھا

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

خدمت خلق ہمیشہ سے ہی جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز رہا ہے اور جماعت کی یہ خدمت بلاتمیز مذہب وعقیدہ وقوم وملت رہی ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت اپنی ان نیک روایات کو قائم رکھتے ہوئے اپنا قدم آگے بڑھا رہی ہے۔

جماعت احمدیہ کراچی کا شمار خدمت واخلاص کے لحاظ سے شروع سے ہی صف اول کی جماعتوں میں رہا ہے۔ یہاں احمدیت تو حضرت مسیح موعود کے دور میں آ گئی تھی اور پھر خلافت ثانیہ میں باقاعدہ جماعت کا قیام ہوا۔ جماعت کراچی نے اپنے اخلاص، وفا، خدمت دین اور خدمت خلق میں غیر معمولی مقام حاصل کیا اور اب بھی اپنی ان نیک اور نافع الناس روایات کو قائم رکھے ہوئے ہے۔

انفرادی سطح پر تو ہر احمدی دینی روایات و تعلیمات اور حضرت مسیح موعود کے نمونہ کی روشنی میں خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے۔ اس مضمون میں جماعتی سطح پر جو احباب کراچی نے خدمت خلق کے شاندار نمونے قائم کئے ہیں اور مخلوق خدا کی ہمدردی اور ان کی بہبود کے لئے خدمات سرانجام دیں۔ ان کا مختصر تذکرہ کیا جائے گا۔

ملکانہ کے لئے خدمت خلق

تاریخ کی ورق گردانی کی جائے تو جماعت احمدیہ کراچی اپنے ابتدائی دور میں ہی خدمت خلق کی تحریکات میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے ہمیں نظر آتی ہے۔ چنانچہ 1923ء میں ملکانہ کے علاقے میں شدھی کی تحریک کا مقابلہ کرنے کے لئے حقیقی خدمت خلق کا کام جماعت نے شروع کیا اور لوگوں کو جبری ارتداد سے دور رکھنے کے لئے جو جماعت نے سعی کی اس کے لئے رقم کی ضرورت تھی۔ جب تحریک ہوئی کہ ہر جماعت کم ازکم سو روپیہ یا زائد پیش کرے تو جماعت کراچی نے سو روپیہ ادا کر کے اس میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ ملکانہ کے علاقہ میں عیدالاضحیہ کے موقع پر 1923ء میں قربانی کے بکرے بھجوانے کا انتظام کیا گیا تا کہ وہاں اہل دین کی مدد کی جا سکے۔ اس تحریک میں بھی احباب کراچی نے حصہ لیا اور خدمت خلق کی سعادت حاصل کی۔

غلہ کی تحریک میں حصہ

حضرت مصلح موعود نے اپنے خطبہ فرمودہ 22 مئی 1942ء میں قادیان کے غرباء کے لئے غلہ دینے کی تحریک فرمائی تو کراچی کے احباب نے اس تحریک میں حصہ لیا۔

تقسیم ملک کے وقت رضا کارانہ خدمات

جب ہندوستان کی 1947ء میں تقسیم ہوئی تو حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ کسی ہندو کو کوئی تکلیف نہ ہو اور انہیں امن وحفاظت سے ان کے ملک پہنچایا جائے۔ چنانچہ کراچی کے محترم فتح محمد شرما صاحب نے بذریعہ ہوائی جہاز پنڈت وشنوناتھ شاستری اور ان کے خاندان کو ہندوستان پہنچانے کا انتظام کیا اور ان کی نقدی اور زیورات بھی حفاظت سے پہنچائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تقسیم ملک کے وقت جالندھر، ہوشیار پور اور دوسرے علاقوں سے آنے والے آفت زدہ لوگوں کی خدمت اور بہبود کے لئے کارکنان کی ضرورت کا اعلان فرمایا تو اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے کراچی کے رضا کار بھی لاہور خدمت کے لئے حاضر ہو گئے۔

لجنہ کراچی کی ایک ممبر محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب کاٹھی کو قیام پاکستان کے بعد بیگم خان عبدالقیوم صاحب کے زیر انتظام مہاجرین کی آبادکاری کی عاملہ کی ممبر کی حیثیت سے ملی وقومی خدمات کی توفیق ملی۔

آٹا سپلائی کی خدمت

1956-57ء کے زمانہ میں کراچی میں عوام کے لئے آٹے کی بہت قلت پیدا ہو گئی۔ فلور ملز کا کام گورنمنٹ کے کنٹرول میں تھا۔ ملز کو صرف پسوائی دی جاتی تھی۔ جس کی وجہ سے ملز خسارے میں جا رہی تھیں۔ لہٰذا سرمایہ دار فلور ملز لگانے کے لئے تیار نہ ہوتے۔ کمشنر کراچی این ایم خان صاحب نے جماعت احمدیہ سے درخواست کی کہ اس کار ثواب میں جماعت تعاون کرے۔ اگر جماعت فلور مل لگائے تو گورنمنٹ شکرگزار ہو گی اور اسے لائسنس دے دے گی۔ چنانچہ جماعتی ہدایت پر ایشو افریقن کمپنی نے فلور مل لگانے کا منصوبہ بنایا اور اس کا نام احمد رحمان فلور ملز رکھا گیا۔ اس کا افتتاح مارچ 1959ء میں حضرت مصلح موعود نے فرمانا تھا لیکن کار ایکسیڈنٹ کی وجہ سے آپ خود شامل نہ ہوئے اور اپنا پیغام بھجوایا۔ اس مل کا افتتاح کمشنر کراچی نے کیا اور مل لگانے پر شکریہ ادا کیا۔ اس مل کی استعداد 120 ٹن روزانہ تھی۔ سات سال تک ایشو افریقن کمپنی اس مل کو چلاتی رہی۔ 1965ء میں گورنمنٹ پالیسی اور سرمایہ کی کمی کی وجہ سے مل ٹھیکہ پر دے دی گئی۔ یوں کئی سال تک خدمت خلق کا کام سرانجام دیا گیا۔

1955ء کے سیلاب میں جماعت کراچی کی خدمات

1955ء میں مغربی پاکستان کے بیشتر حصہ کو غیر معمولی سیلاب نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ مصیبت اور آسمانی آفت کے اس موقع پر جماعت احمدیہ کراچی نے سیلاب زدگان کی بہبود اور امداد کے لئے غیر معمولی خدمات کی توفیق پائی۔ اس کے لئے جب حضرت مصلح موعود نے سیلاب فنڈ کی تحریک فرمائی تو جماعت کراچی نے اس فنڈ میں بھرپور حصہ لیا اور مرکز کو رقوم ارسال کیں۔

قائد خدام الاحمدیہ کراچی نے احباب سے رقوم اور پارچہ جات کی اپیل کی اور ملتان کے گردونواح کی سیلاب زدہ بستیوں میں امدادی کیمپ لگانے کا پروگرام تیار کیا اور صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک پر بھی لبیک کہا۔ چنانچہ 25 اکتوبر 1955ء کو 1043 کپڑوں اور دواؤں کی پہلی قسط کراچی سے روانہ ہوئی۔ 11 نومبر کو ایک ڈاکٹر صاحب میڈیکل کیمپ کے لئے روانہ ہوئے اور دس روز خدمات کیں۔ مرکز کو کپڑے اور دواؤں کی دوسری قسط 16 نومبر کو ارسال کی گئی۔ یوں خدام الاحمدیہ کراچی کو مالی، طبی اور پارچہ جات کی تقسیم کے ذریعہ سیلاب زدگان کی خدمت کی توفیق ملی۔

قبل ازیں اگست 1954ء میں مشرقی پاکستان موجودہ بنگلہ دیش میں جو تباہ کن سیلاب آیا اس کے لئے بھی حضرت مصلح موعود نے مالی تحریک فرمائی۔ سیلاب زدگان کی امداد کے لئے اس تحریک پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے حضور کے ارشاد پر پانچ ہزار روپے کا وعدہ پیش کیا گیا۔ حضور نے 3 ستمبر 1954ء کے خطبہ جماعت احمدیہ کراچی کی اس خدمت کا تذکرہ بھی فرمایا۔

خدمت خلق کے طبی منصوبے کا آغاز

حضرت مصلح موعود کے خدام الاحمدیہ کراچی کو خدمت خلق کے لئے وقف کرنے کے ارشاد کے تحت ڈسپنسریاں اور لائبریریوں کے قیام کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ 20 فروری 1958ء کو بیت احمدیہ مارٹن روڈ میں فضل عمر چیریٹیبل ڈسپنسری کا سنگ بنیاد حضرت مصلح موعود نے رکھا۔ (دارالمطالعہ ناظم آباد کا سنگ بنیاد 22 اپریل 1958ء کو رکھا گیا) فضل عمر ڈسپنسری مارٹن روڈ کا افتتاح 8 مارچ 1959ء کو چیف کمشنر کراچی جناب نیاز محمد خان نے تقریباً ایک ہزار حاضرین کی موجودگی میں کیا اور کہا کہ یہاں آ کر مجھے خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے ملک میں ایسی سوسائٹیاں بھی موجود ہیں جو نمائش کی خاطر نہیں بلکہ حقیقت میں عوام کا درد اپنے دل میں لئے ہوئے ہیں۔ اس ڈسپنسری میں ابتدائی طور پر ایک ڈاکٹر، ایک ڈسپنسر اور ایک نرس کا سٹاف تھا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی دوسری ڈسپنسری گولیمار میں بیت احمدیہ کے ملحقہ پلاٹ میں شروع ہوئی۔ اس کا سنگ بنیاد 17 اگست 1958ء کو رکھا گیا۔ اس علاقے میں طبی ضروریات کے پیش نظر یہ ڈسپنسری قائم کی گئی۔

مارچ 1959ء میں مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی نے ایک ڈسپنسری کی تعمیر کا کام شروع کیا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے ایک اہم رفاہی کام کا آغاز فضل عمر فرسٹ ایڈ ڈویژن کے قیام سے کیا۔ جنوری 1959ء میں اس کی پہلی کلاس احمدیہ ہال میں ہوئی جس میں 70 خدام شامل ہوئے۔ فروری 1959ء میں دوسری کلاس میں 100 خدام شامل ہوئے۔ ان کلاسز کے نتیجہ میں 60 خدام نے سینٹ جان ایمبولینس بریگیڈ کراچی کا امتحان پاس کر کے سرٹیفکیٹس حاصل کئے اور اللہ کے فضل سے 25 خدام پر مشتمل فضل عمر ڈویژن سینٹ جان ایمبولینس بریگیڈ کراچی سے رجسٹر ہو گئی۔ فضل عمر ڈویژن نے اپنے قیام کے آغاز میں مندرجہ ذیل مواقع پر رفاہی خدمات

Woodsy... Furniture® Chiniot
فرنیچر جو آپ کے مکان کو گھر بنادے
Malik Center.Faisal Abad Road.
Tehseel Choak Chiniot. 92-47-6334620
Mobile:0300-7705233-300-7719510

اعوان رائس کارپوریشن
بہترین باسمتی، اعلیٰ کوالٹی کے چاول دستیاب ہیں۔
نیز گندم۔ مونجی کی خریداری کا مرکز
غلہ منڈی جا مکے چیمہ تحصیل ڈسکہ (سیالکوٹ) فون آفس:052-6228172
طالب دعا: ملک مظفر احمد 0300-7121818 ملک مبشر احمد، ناصر احمد بٹ 0300-6166553

ایم اے آر جنرل سٹور
پیرس روڈ سیالکوٹ فون دکان:052-4291074
موبائل:0300-6130973
پروپرائٹر: محمود احمد سنوری

BILLOO TRADING CORPORATION(Est.1979)
P.O Box 877 Sialkot 51310, Pakistan
Manufactures & Exporters of all kinds of Leather
Goods specialist in Gloves.
Managed and Production obsessed by Quality
Muzaffar Ahmad /Saad Khwaja /Aizaz Khwaja
Tel Off: + 92524593756 Fax Off:+92524592086 Cell No:+923338731113
Web site: www.billooco.com www.azwillfasion.co.uk Email:info@billooco.com

پاک کویت آئرن اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
بہاولپور روڈ اڈا 326/H.R نزد مروٹ (بہاولنگر)
طالب دعا: طاہر اکرام اینڈ برادرز
ابن اکرام اللہ ظفر 327/H.R
0306-7984793,0306-7773851

دلہن جیولرز
Tel: 042-36684032
042-36625923
Mobile: 0322-4595317
Mobile: 0300-9491442
طالب دعا
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

ٹیڑھے دانتوں کا علاج فکسڈ بریسز سے کیا جاتا ہے
احمد ڈینٹل سرجری
فیصل آباد
صبح 9 بجے تا 1 بجے گورونا نک پورہ
041-2614838
شام 5 بجے تا 9 بجے ستیانہ روڈ
041-8549093
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب ڈینٹل سرجن
بی ایس سی۔ بی ڈی ایس (پنجاب) 0300-9666540

شفیق رائس ملز
موڑ گلوٹیاں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
موبائل 0300-6441740
فون آفس :052-6625155 فون رہائش :052-6610330
طالب دعا: شفیق احمد، عتیق احمد، خلیق احمد، لئیق احمد ابن عبدالرفیق انیق احمد ابن شفیق احمد

المنصور اینڈ برادرز الیکٹرک سٹور
گلی آبشار والی چونڈہ (سیالکوٹ) طالب دعا: محبوب احمد لون
فون 0526210409-6210423-0334-8012039
مینوفیکچرز: احمد چوک پٹی۔ احمد انسٹالائٹ
کاشف لائٹ۔ کاشف انسٹالائٹ
اعلیٰ کوالٹی معیار میں اول
Low وولٹیج احمد چوک پٹی بنانے والے

خدا کے فضلوں کا زندہ نشان سر پر ہے
ہمیں خوش نصیب کہ اک سائبان سر پر ہے
عجب سرور میں کٹتے ہیں اپنے شام و سحر
رہِ حیات میں اک پاسبان سر پر ہے

جماعت احمدیہ
حیدر آباد پاکستان

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم سرما: صبح 9 بجے تا 4½ بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 1½ بجے دوپہر
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

سرانجام دیں۔ یونیورسٹی سپورٹس، کرکٹ ٹیسٹ میچ کراچی، قائد آباد میں بارش کے موقع پر فرسٹ ایڈ اور عوامی امدادی خدمات، حج کے موقع پر عازمین حج کی خدمات، محرم کے دنوں میں خدمات اور اقبال ڈے پر اقبال اکیڈمی کی استقبالیہ تقریب کے لئے ڈویژن کے رضا کاروں کی فراہمی۔

سوشل ویلفیئر کانفرنس میں شرکت

اپریل 1959ء میں کراچی میں ایک اعلیٰ سطحی سوشل کانفرنس منعقد ہوئی جس میں خدام الاحمدیہ کراچی نے اپنے والنٹیئرز پیش کئے جو تین روز تک کانفرنس کے انتظامات کرتے رہے۔ اس کانفرنس کے وفود کو خدام الاحمدیہ کراچی نے اپنے ویلفیئر ادارے بھی دکھائے۔

مارٹن روڈ فری ڈسپنسری کی توسیع بذریعہ وقارعمل

مارٹن روڈ فری ڈسپنسری میں افتتاح کے فوراً بعد ہی مریضوں کی تعداد اس قدر بڑھ گئی کہ توسیع کی ضرورت پیش آئی۔ چنانچہ مئی 1959ء میں مزید تین کمروں کی تعمیر کا کام شروع ہوا اور یہ تعمیر بذریعہ وقارعمل خدام نے کی۔ عام دنوں میں چار اور چھٹی کے دن 9 گھنٹے کا وقارعمل ہوتا رہا۔ ایک پندرہ روزہ اخبار Good Will نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا یہ ایک قابل دید نظارہ تھا کہ یہ نوجوان جن میں بڑے بڑے تاجر، ڈاکٹر، وکیل اور ڈگری کلاسز کے طلباء شامل تھے۔ خدمت خلق کے جوش میں ہر چیز سے بے پرواہ ہوکر مزدوروں کا کام کر رہے تھے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی معاشرتی زندگی کے پہلو میں اس کی تقلید کرنی چاہئے۔

کراچی کی طوفانی بارشوں میں خدمات

1959ء میں طوفانی بارشوں کے باعث کراچی میں زبردست تباہی آئی۔ اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کو 50 خدام کی خدمات پیش کیں۔ ان جفاکش خدام نے قائد آباد کے علاقے میں خدمات سرانجام دیں۔ تباہ شدہ جھونپڑیوں کی جگہ نئی جھونپڑیاں بنا کر دیں۔ گڑھوں کو پُر کیا گندے پانی کی نکاسی کی اور تباہ حال افراد کی مردم شماری کی۔ علاوہ ازیں سکندر آباد کالونی، شیر شاہ اور محمود آباد کے علاقوں میں بھی بارش زدگان کے لئے خدمات سرانجام دیں۔

فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کا قیام

فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی 1959ء میں قائم ہوئی اور سوسائٹیز ایکٹ نمبر XIX کے تحت 26 جنوری 1960ء کو رجسٹر کی گئی۔ اس سوسائٹی نے جنوری 1960ء کے بعد ڈسپنسریز کا کنٹرول سنبھال لیا اور دو نکاتی مقصد سامنے رکھا اول ڈسپنسریز کے عملی مقام کو اونچا کرنا دوم دوسرے اداروں سے تعلق پیدا کرنا تا کہ جدید آلات اور دوائیں حاصل کی جاسکیں۔ چنانچہ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز نے فروری 1960ء میں مارٹن روڈ کی ڈسپنسری کا دورہ کیا اور یہ ڈسپنسری 18/اگست 1960ء سے Approved List پر آ گئی۔

کراچی کے احمدی دوست کے لئے ستارہ خدمت

کراچی کے ایک احمدی دوست محترم صفدر علی خان صاحب سیکرٹری جنرل ریڈ کراس پاکستان کو ان کی خدمات جلیلہ کے صلہ میں صدر ایوب نے 23 مارچ 1960ء کو ستارہ خدمت کا اعزاز عطا کیا۔ قبل ازیں انہیں 1958ء میں ملکہ الزبتھ نے بنی نوع انسان کی فلاح وبہبود کے خدمات کے صلہ میں ایسوسی ایٹ آفیسر برادر (آڈر آف سینٹ جان) کا خطاب عطا کیا تھا۔ صفدر علی صاحب نے 1960ء میں جنیوا میں بین الاقوامی ریڈ کراس سٹڈی سنٹر میں پاکستان کی نمائندگی کی۔

عظیم خدمت انسانی

علامہ نیاز فتح پوری نے 21 مئی 1960ء کو فضل عمر ڈسپنسری مارٹن روڈ کے دورہ پر اپنے تاثرات یوں بیان کئے۔

"فضل عمر ڈسپنسری دیکھنے کے بعد کسی کا صرف یہ کہہ دینا کہ اسے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی بڑا ناقص اعتراف ہے اس عظیم خدمت انسانی کا جو یہ ڈسپنسری انجام دے رہی ہے۔ مارٹن روڈ اور گولیمار کے دونوں شفاخانے جنہیں خدام جماعت احمدیہ نے واقعۃً اپنے ہاتھوں سے تعمیر کیا ہے۔ جذبہ خیر، جوشِ عمل اور جسم وروح کی بیداری کی ایسی کھلی ہوئی نشانیاں ہیں جن سے غضِ بصر ممکن نہیں۔ ان شفاخانوں کا اصل مقصد خالصۃً للہ انسانی دردو دکھ میں شریک ہونا ہے اور اسی لئے دواؤں کے علاوہ یہاں غذائیں بھی مفت تقسیم کی جاتی ہیں اور دارالمطالعہ بھی قائم کردیا گیا ہے"۔

(ملاحظات نیاز فتح پوری ص8)

طوفان اور ہیضہ کی وبا میں خدمات

1960ء میں جماعت کراچی نے گورنر مشرقی پاکستان کی طرف سے طوفان زدگان مشرقی پاکستان کی امداد کے لئے اعلان کے فوراً بعد ایک ہزار روپیہ ارسال کیا۔ 61-1960ء میں ہیضہ کی وباء کے دوران مارٹن روڈ اور گولیمار ڈسپنسریز میں 300 افراد کو ٹیکے لگائے گئے۔

گولیمار ڈسپنسری کی توسیع

گولیمار کراچی کی ڈسپنسری میں دسمبر 1960ء میں ایک کل وقتی لیڈی ڈاکٹر کا تقرر کیا گیا۔ 12 فروری 1961ء کو ڈسپنسری کی توسیع کے لئے ایک کمرہ کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

افریقہ کے لئے پہلے میڈیکل مشنری

محترم ڈاکٹر شاہنواز صاحب 29 دسمبر 1961ء کو کراچی سے افریقہ کے لئے خدمت خلق کے جذبہ کے ساتھ روانہ ہوئے۔ آپ پہلے میڈیکل مشنری تھے جو جماعت کی طرف سے افریقہ بھجوائے گئے۔

کراچی میں ریلیف ورک

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کی طرف سے 1960ء میں مارٹن روڈ اور گولیمار کے غریب لوگوں کو مفت سامان پہنچانے کا انتظام کیا گیا۔ مجلس کی ڈسپنسریز میں امدادی سامان ہر ہفتہ 700 خاندانوں کو تقسیم کیا جاتا تھا جو کہ اوسطاً 6 افراد پر مشتمل خاندان ہوتا یوں تقریباً 4200 افراد کو اشیاء تقسیم کی جاتی رہیں۔ اس کے علاوہ لانڈھی، شیر شاہ اور منگھوپیر کے ضرورت مندوں میں بھی سامان تقسیم کیا گیا۔ اگست 1961ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کراچی کے ریلیف سنٹرز کا دورہ کیا۔

چائلڈ ویلفیئر اور تھراپی سنٹر

مارٹن روڈ میں بچوں کی ذہنی اور جسمانی سطح کو بڑھانے کے پروگرام کے سلسلہ میں ٹریننگ کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ نے خدمت خلق کے پروگرام کو مزید بڑھاتے ہوئے معذور افراد کے لئے مارٹن روڈ ڈسپنسری میں نومبر 1961ء میں ایک تھراپی سنٹر کا آغاز کیا۔

مارٹن روڈ لائبریری کا افتتاح

رفاہی کاموں کے سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے 1959ء میں مارٹن روڈ میں لائبریری اور دارالمطالعہ کا آغاز کیا۔ 1963ء میں اس کی کیٹلاگنگ کی گئی اور اس کا باقاعدہ افتتاح 30/اگست 1963ء کو نامور صحافی اور ادیب جناب علامہ نیاز فتح پوری نے کیا۔ اپنے خطاب میں علامہ نے جماعتی خدمت خلق کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا:

اگر تحریک احمدیت کے آغاز سے اس وقت تک ان کی تمام خدمت کا جائزہ لیں جو اس نے خالص اخلاقی نقطہ نظر سے مفاد عامہ کے لئے سرانجام دی ہیں تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ انہوں نے مدارس قائم کئے، شفاخانے تعمیر کروائے، انہوں نے بلاتفریق مذہب وملت طلباء کے لئے وظائف مقرر کئے، غرباء ومساکین کا مفت علاج کیا۔ یتامیٰ کی کفالت کی۔ بیواؤں کے دکھ درد میں شریک ہوئے اور ان کی گرانقدر خدمات وسیع سے وسیع تر ہوتی جارہی ہیں۔

(ملاحظات نیاز فتح پوری)

1973ء کے سیلاب میں کراچی کی خدمات

1973ء میں پاکستان میں آنے والے سیلاب کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ احباب جماعت کو خدمت خلق کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ لجنہ اماء اللہ کراچی نے گیارہ ہزار روپے، پانچ ہزار سوٹ، پانچ سوگرم کپڑوں کے علاوہ اشیاء خورونوش اور ضروریات کی اشیاء سیلاب زدگان کے لئے پیش کیں۔

جماعت کراچی نے سندھ کے سیلاب 1973ء میں حکومت کو اپنی خدمات پیش کیں اس حوالہ سے ٹھٹھہ میں حفاظتی بند پر ڈیوٹی اور اس کی حفاظت کا کام خدام الاحمدیہ کراچی کے سپرد ہوا۔ ضلع کراچی کے 87 خدام نے تین دن رات وہاں قیام کیا اور بند میں ایک شگاف کو پُر کیا۔ کام کرنے والے خدام کے انٹرویوز ریڈیو پاکستان پر نشر ہوئے۔

لیاری میں مثالی وقارعمل

25/مارچ 1973ء کو مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے لیاری میں میونسپل کارپوریشن کے محکمہ صحت کی اجازت اور نگرانی میں عظیم الشان وقارعمل کیا۔ اس کی افتتاحی تقریر جناب عبدالستار گبول وزیر محنت حکومت سندھ نے کی اور خدام کے جذبہ خدمت کو خراج تحسین پیش کیا۔ 500 سے زائد خدام نے کارپوریشن کے پانچ انسپکٹروں کے ساتھ علاقے کی صفائی کی۔ اس شاندار وقارعمل کی خبریں جنگ، آغاز، امن میں شائع ہوئیں اور ریڈیو پاکستان سے بھی خبر نشر ہوئی۔ اس وقارعمل

آئیں میری آنکھیں لے لیں

میں تو اس کرب نظارہ سے تڑپ اٹھا ہوں
کتنے ایسے ہیں جنہیں حسرت بینائی ہے

جن کی قسمت میں کبھی دولت دیدار نہیں
جن کی قسمت میں تماشہ نہ تماشائی ہے

جو ترستے ہیں کہ کرنوں کو برستا دیکھیں
جو یہ کہتے ہیں کہ منزل نہیں رستا دیکھیں

ان سے کہہ دو کہ وہ آئیں میری آنکھیں لے لیں
اس سے پہلے کہ مرا جسم فنا ہو جائے

اس سے پہلے کہ یہ خاکستر جاں بھی نہ رہے
اس سے پہلے کہ کوئی حشر بپا ہو جائے

خواب ہونے سے بچالے کوئی میری آنکھیں
اپنے چہرے پہ لگالے کوئی میری آنکھیں

احمد فراز

CNG
الفیصل سی این جی سٹیشن
چیف ایگزیکٹو: محمد یوسف
ٹیپو روڈ نزد موتی محل سینما راولپنڈی
دکان: 051-4446849,051-4443262

محمد یعقوب، محمد یوسف
MY سبزی فروٹ کمیشن ایجنٹس
طالب دعا: شاہد محمود، عامر شہزاد، آصف مسعود، حسن نوید
ہول سیل ویجی ٹیبل مارکیٹ 142 شاپ، 4-11/آئی۔ اسلام آباد
آصف: 0321-9502175 شاہد محمود: 0321-5011142

Love For All
Hatred For None
محمد شفیق کریانہ سٹور
ڈسٹری بیوٹرز
★ میزان گھی
★ خیبر ماچس
★ کوہ نور سوپ
★ کرن گھی
051-3511086,0300-9508024 مین بازار گوجر خان
اعلیٰ کوالٹی کے چاول، دالیں، مصالہ جات، گھی، چینی اور صابن
تھوک و پرچون خریدنے کے لئے تشریف لائیں

ڈیلرز: L.G، لومینز، سونی ٹی وی و فریج، کینڈی ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین
نیز گیس کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی الیکٹرونکس کی تمام مصنوعات سستی خریدنے کیلئے تشریف لائیں
انعام الیکٹرونکس
بالمقابل رحیم ہسپتال گوجر خان
طالب دعا: خواجہ احسان اللہ
فون آفس: 051-3510086-3510140 رہائش: 051-3512003

ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
شاھد الیکٹرک سٹور
متصل احمدیہ بیت الفضل
گول امین پور بازار فیصل آباد
فون: 2632606-2642605
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد

القاسم سیکیورٹی سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ہماری پہچان ...... آپ کا اعتماد
گورنمنٹ آف پاکستان / پنجاب حکومت سے منظور شدہ
جماعتی اجازت کے ساتھ
ہم پیش کر رہے ہیں آپ کی حفاظت کے لئے قابل اعتماد، مستند، صحت مند اور مہارت رکھنے والے باصلاحیت
سیکیورٹی گارڈز
تعلیمی ادارہ جات، بیوت الذکر، محلّہ جات، کاروباری مارکیٹس، گھروں اور دفاتر وغیرہ کی
سیکیورٹی اور انفرادی طور پر باڈی گارڈز رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔
ہم آپ کے معیار کے مطابق سروس مہیا کریں گے۔
Head Office
القاسم سی این جی نزد ٹول پلازہ شیخوپورہ روڈ
تحصیل جڑانوالہ فیصل آباد
03336700965
03338985519
03338985520
پروپرائٹر: چوہدری لقمان احمد اٹھوال
Sub Office
فرسٹ فلور مسرور پلازہ
اقصیٰ چوک ربوہ
03336700965
03066700965

ہر قسم کے چاول کی اعلیٰ کوالٹی کا مرکز — مرکز خریداری سورج مکھی، گندم، مونجی
BRM
بٹ رائس ملز اینڈ رائس ڈیلرز
پروپرائٹرز: مولابخش بٹ، ناصر احمد بٹ، غفار احمد بٹ
پڈیانہ پسرور بائی پاس روڈ چونڈہ (سیالکوٹ)
فون آفس: 0526210542-6210316 موبائل: 03016150422

میں 594 خدام 50 انصار اور 70 اطفال کل 714 احمدی احباب شریک ہوئے۔

سیلاب میں خدمات اور بند کے شگاف کی مرمت

جون 1977ء میں کراچی میں مسلسل بارشوں کی وجہ سے ملیر ندی میں طغیانی آگئی جس سے ملحقہ آبادیوں محمود آباد اور اختر کالونی میں سیلاب آگیا۔ ندی کنارے بنے ہوئے یہ علاقے مکمل طور پر زیرِ آب آگئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی نے اس موقع پر ہر ممکن خدمت کی لجنہ کراچی کی طرف سے سیلاب زدگان کو امداد پہنچائی جاتی رہی۔ تین دن کھانا پکا کر بھجوایا گیا۔ اسی طرح نقدی اور لحاف تقسیم کئے گئے۔

10 جولائی 1977ء کو قیادت ضلع کراچی کے تحت 38 خدام نے گڈاپ میں بارش کی وجہ سے ایک بند میں پڑ جانے والے شگاف کو مسلسل 7 گھنٹے کام کرکے پُر کیا۔

1984ء میں کراچی میں طوفانی بارشوں سے بہت نقصان ہوا۔ لجنہ کراچی نے اس موقع پر غریبوں کے گھروں میں کھانا، کپڑے پہنچائے اور خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنے خطبہ فرمودہ 9 نومبر 1984ء میں اس خدمت خلق کا تذکرہ بھی فرمایا۔

میڈیکل کیمپس کا انعقاد

میڈیکل کیمپس کا انعقاد ایک مستقل خدمت ہے جو انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ کی جارہی ہے۔

فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی کراچی جو ایک رفاہی ادارہ ہے وہ بھی میڈیکل کیمپس کا انعقاد کرکے لاکھوں لوگوں کو طبی سہولت فراہم کر چکا ہے۔ صرف نومبر 1988ء سے جنوری 1989ء کی سہ ماہی میں اندرون سندھ میں 9 کیمپس میں 3723 مریضوں کا علاج کیا گیا تھا جس میں 59 ڈاکٹرز اور 34 رضا کاروں نے شرکت کی۔

عطیہ خون

خدمت کے اس میدان میں بھی کراچی پیش پیش ہے۔ مثال کے طور پر 18 فروری 1989ء کو مارٹن روڈ میں 101 بوتل خون جمع کیا گیا۔ اسی ماہ اس سے پہلے 52 خدام نے عطیہ خون دیا۔ یہ عطیات فاطمید فاؤنڈیشن کو جمع کروا دیئے گئے۔ اس خدمت کے اعتراف نے فاطمید فاؤنڈیشن نے جماعت کراچی کو انعامی شیلڈ اور تعریفی سند دی۔ 10 مارچ 1989ء کو شاہ فیصل کالونی میں بلڈ کیمپ لگایا گیا۔ جو فضل عمر ویلفیئر سوسائٹی اور فاطمید کے اشتراک سے لگا اس میں 126 بوتل خون جمع کیا گیا۔ اس تعاون پر قائد مجلس ڈرگ روڈ کو شیلڈ اور تعریفی سند دی گئی۔

SOS ویلج کے بچوں کی دعوت

SOS ویلج ملیر ہالٹ میں مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کی کئی مجالس نے یہاں کا دورہ کرکے بچوں میں تحائف تقسیم کئے ہیں۔ 8 مارچ 1994ء کو SOS ویلج کے بچوں نے مجلس ملیر کی دعوت میں شرکت کی۔ بچے اپنے ادارہ کے ڈائریکٹر کے ساتھ آئے۔ بچوں کو افطاری اور کھانا پیش کیا گیا اور پھر تحائف دیئے گئے۔

قحط زدگان کی امداد

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کے تحت 2000ء میں بلوچستان اور تھرپارکر میں آنے والے قحط میں طبی اور مالی خدمات کی توفیق ملی۔ ضلع کراچی کے 7 ڈاکٹرز نے کوئٹہ میں 8 تا 28 جون 2000ء طبی خدمات سرانجام دیں اور 3500 مریضوں کا علاج کیا۔ اسی طرح قحط زدگان تھرپارکر کے لئے امدادی سامان بھیجا۔

عقیل بن عبدالقادر ویلفیئر آئی ہسپتال

مضمون کے آخر پر جماعت احمدیہ کراچی کے ایک اہم خدمت خلق کے ادارہ کا ذکر کیا جاتا ہے جو کہ عقیل بن عبدالقادر ویلفیئر آئی ہسپتال کے نام سے موسوم ہے۔ خدمت خلق کا یہ ادارہ گلشن اقبال کراچی میں قائم ہے۔

احمدیہ صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر کراچی کی طرف سے یہ ایک تحفہ ہے جس کا افتتاح 20 فروری 2000ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد نے فرمایا۔ اس منصوبہ کا آغاز 1989ء میں ہوا۔ اس ہسپتال میں اللہ کے فضل سے Cataract سرجری اور کارنیا کی پیوند کاری ہو رہی ہے اسی طرح دیگر آنکھوں کی بیماریوں کا بھی علاج ہوتا ہے۔ یہ ادارہ خدمت خلق کا ایک بہت بڑا منصوبہ ہے جو انشاءاللہ ترقی کرکے ایک بہت بڑا ٹریننگ سنٹر بھی بن جائے گا۔

مندرجہ بالا سطور میں جماعت احمدیہ کراچی کی خدمت خلق کی چند جھلکیاں پیش کی گئی ہیں۔ موجودہ معروضی حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کراچی کے انصار، لجنہ اور خدام کو غیر معمولی خدمت خلق کے کاموں کی توفیق مل رہی ہے۔ میڈیکل کیمپس کا باقاعدگی سے انعقاد ہوتا ہے۔ فری ہومیو ڈسپنسریوں پر ہزاروں مریضوں کا ماہانہ علاج ہوتا ہے۔ گزشتہ سال اور امسال کے سیلاب میں لکھوکھہا روپے کی امداد کی گئی اور دیگر ضروریات پوری کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کراچی کی ان خدمات کو قبول فرمائے اور ہمیشہ اپنی نیک روایات کو زندہ رکھتے ہوئے خدمت انسانیت کے میدان میں آگے سے آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔ آمین

(نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں امسال شائع ہونے والی کتاب ''کراچی۔ تاریخ احمدیت'' جلد اول، دوم سے مدد لی گئی ہے)

ایک پاکستانی خادم خلق۔ عبدالستار ایدھی

2000ء میں گینز بک آف ریکارڈز نے پاکستان کے مشہور سماجی کارکن عبدالستار ایدھی کا نام اپنے صفحات کی زینت بنایا۔ عبدالستار ایدھی کا جو ریکارڈ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کی زینت بنا، وہ یہ تھا کہ وہ دنیا میں سب سے بڑی رضا کارانہ ایمبولینس سروس کے مالک ہیں۔ اس ریکارڈ میں بتایا گیا کہ عبدالستار ایدھی نے اپنی اس ایمبولینس سروس کا آغاز 1948ء میں کیا تھا۔ ابتداء میں ان کی خدمات صرف زخمیوں کو ہسپتال تک پہنچانے تک محدود تھیں مگر بعد میں ان کا دائرہ وسیع ہوتا چلا گیا۔ عبدالستار ایدھی کی نیک نامی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہیں اپنے فلاحی کاموں کے لئے 5 ملین ڈالر سالانہ امداد ملنے لگی جس میں حکومت کا حصہ کچھ بھی نہ ہوتا تھا۔

عبدالستار ایدھی کی وائرلیس کے نام سے مربوط 500 ایمبولینسز کا نیٹ ورک پاکستان بھر میں پھیلا ہوا ہے۔ عبدالستار ایدھی نے اپنے کاموں کے دائرے کو وسیع کرتے ہوئے 300 سے زائد ریلیف سنٹر قائم کئے۔ ان کی خدمت کے دائرے میں تین فضائی ایمبولینسز، 24 ہسپتال، ادویات کے تین ری ہیبلیٹیشن سنٹرز، خواتین کے مراکز، مفت ڈسپنسریاں، لاوارث بچوں کی قبولیت اور پرورش کے پروگرام، ماہانہ ایک لاکھ افراد کو غذا فراہم کرنے کے لئے کچنز کا قیام، 17 ہزار سے زائد نرسوں کی تربیت، میتوں کو لانے لے جانے اور ان کی تجہیز و تدفین کا انتظام بھی شامل ہے۔ عبدالستار ایدھی نے گزشتہ 45 برسوں میں ایک دن کے لئے بھی اپنے کاموں سے رخصت نہیں لی۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے آٹھویں سالانہ سمپوزیم منعقدہ 20 مارچ 2011ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2010ء کا احمدیہ قیام امن کا انعام مکرم عبدالستار ایدھی صاحب کو عطا فرمایا۔ اس کا اعلان جلسہ سالانہ برطانیہ 2010ء کے موقع پر کردیا گیا تھا۔ عبدالستار ایدھی صاحب جاپان میں سونامی کی وجہ سے جو آفت آئی تھی وہاں آفت زدگان کی امداد میں مصروف ہونے کی وجہ سے اس امن کانفرنس میں شریک نہیں ہوسکے تاہم انہوں نے ایک ویڈیو ریکارڈنگ کے ذریعہ شرکت کی اور اپنی نمائندگی کے لئے اپنی فاؤنڈیشن کے یورپین شعبہ کے سربراہ مکرم طارق اعوان صاحب کو بھجوایا جنہوں نے یہ ایوارڈ جس کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ کا چیک بھی تھا حضور انور سے وصول کیا۔

مکرم عبدالستار ایدھی صاحب کے پیغام کی ریکارڈنگ کانفرنس میں سنوائی اور دکھائی گئی۔ اس پیغام میں انہوں نے کہا کہ ''مَیں اختلافات رکھنے میں یقین نہیں رکھتا۔ میرا مذہب انسانیت ہے۔ جو لوگ تکلیف میں میرے پاس آتے ہیں مَیں نے ان سے کبھی نہیں پوچھا کہ ان کا مذہب کیا ہے؟ مَیں صرف یہ جانتا ہوں کہ وہ انسان ہیں اور انہیں میری مدد درکار ہے''۔

انہوں نے جماعت احمدیہ کے فلاحی کردار کی تعریف کی اور کہا کہ وہ اس انعام کے ملنے پر خوش ہیں اور اس کے ساتھ جو رقم ہے اسے فلاحی کاموں پر خرچ کریں گے۔ قیام امن کے بارہ میں انہوں نے کہا کہ انسانیت کے ناطے ہی دنیا میں امن کا قیام ممکن ہوسکتا ہے۔ اور ہمیں تمام انسانوں سے محبت کو یکساں طور پر اپنے دلوں میں جگہ دینی چاہئے۔

(روزنامہ الفضل 3 جون 2011ء)

خواتین کے پیچیدہ، مردوں کے پوشیدہ
نفسیاتی، جسمانی ذہنی امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

قائم شدہ 1952
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

الميزان جيولرز

گلی پنساروالی کچہری بازار۔ خانیوال شہر

فون:0301-7830940

طالب دعا: نویداحمد ولد چوہدری محمد عطاء اللہ مرحوم

میاں سنز

رائس مرچنٹ

041-2610142
2646307

میاں لئیق احمد (۔) مرحوم
میاں منیب احمد

ہمارے ہاں اعلیٰ کوالٹی کے
چاول دستیاب ہیں۔

نزد اہلحدیث مسجد منٹگمری بازار فیصل آباد

فرنچائز evo ptcl Vfone

DSL کی بکنگ کروائیں VFone موبائل میں بھی دستیاب
EVO۔Vfone Brandband کے ساتھ ہر وقت ہر جگہ دوران
سفر یا گھر پر MTA کی تیز ترین EVO انٹرنیٹ کی سہولت کے ساتھ

عبداللہ ٹیلی کام
نزد ناصر میڈیکل کمپلیکس
جلال پور روڈ حافظ آباد

چوہدری اعجاز احمد (ایگزیکٹو)   0333-8277774
Office:054-7425557 Fax:054-7523391
Email:ejaz_abdullahtelecom@hotmail.com

JK Steel

Deals in:
HRC,CRC
EG, P&O
Sheets & Coil

6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore

Ph: 042-37656300
37642369, 37381738
Fax: 042-37659996

Talb-e-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے بااعتماد ادارہ

فاروق اسٹیٹ

3۔ای مین مارکیٹ
گلبرگ ٹو۔ لاہور

UAN=111-30-31-32

طالب دعا: عمر فاروق ایم بی اے (یو ایس اے)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور اور مولڈنگ کے لئے تشریف لائیں

فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

طالب دعا: فیصل خلیل خان   قیصر خلیل خان

Tel:042-37563101
Cell:0300-4201198

طاہر ہومیو پیتھک کنسلٹیشن کلینک
ڈاکٹر مرتضیٰ احمد ایم بی بی ایس
K.E ایم ڈی ایران

اللہ کے فضل سے ہر طرح کے پیچیدہ، کرانک اور لا علاج امراض
کا تسلی بخش علاج کیا جاتا ہے۔ مشورہ کیلئے بالمشافہ ملیں یا اپنے
مفصل حالات لکھ کر بذریعہ پوسٹ میڈیسن طلب کر سکتے ہیں

424-D فیصل ٹاؤن لاہور نزد گورمہ بیکرز
0322-4223537 ☎ 042-5221477

ہر قسم کے چاول کی اعلیٰ کوالٹی کا واحد مرکز

مرکز خریداری

سورج مکھی، گندم، مونجی، مکئی، آلو

نیز ہر قسم کے زرعی بیج دستیاب ہیں

قمر رائس ملز

ڈیلرز:۔ Mansanto مانسینٹو (پاکستان) لمیٹڈ
ایگری ٹیک (پرائیوٹ) لمیٹڈ

گوجرانوالہ روڈ ڈسکہ (سیالکوٹ)

طالب دعا: چوہدری نصیر احمد گھمن، خالد محمود چاند

فون آفس: 052-6616595-6616596

فون رہائش: 052-6616594 موبائل: 0300-9649209

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا عظیم الشان کارنامہ نصرت جہاں سکیم کے تحت

سرزمین افریقہ میں خدمت خلق اور رفاہی سرگرمیاں اور ان کے دوررس نتائج

تعلیمی مراکز اور طبی سنٹرز میں ٹیچرز اور ڈاکٹرز کی بےلوث خدمات کے ذریعہ افریقہ میں احمدیت کے شاندار باب کا آغاز ہوا

مکرم حنیف احمد محمود صاحب۔ نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے دور خلافت میں 1970ء میں یورپ اور مغربی افریقہ کے چھ ممالک کا تاریخ ساز دورہ فرمایا جو جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ دورہ اپنی گونا گوں برکات و افضال اور اپنے دوررس نتائج کے لحاظ سے غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کے نتیجہ میں سرزمین افریقہ میں دین حق کی اشاعت کے ایک شاندار باب کا آغاز ہوا۔

اس دورہ کے دوران حضور نے جہاں افریقہ میں جماعت احمدیہ کی گزشتہ ترقیات کا تفصیلی جائزہ لے کر عہدیداران اور جماعت کی رہنمائی فرمائی وہاں تحریک جدید کے تحت جاری سکولز اور ہسپتالوں کا بھی معائنہ فرمایا اور ان کو بہتر کرنے کے لئے بعض فیصلے بھی فرمائے۔ اور اس امر کو بڑی شدت سے محسوس کیا کہ جماعت احمدیہ نے تعلیمی اور طبی میدان میں ابھی تک مغربی افریقہ کے ممالک میں جو کام کیا ہے اس میں مزید وسعت کی ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر دین حق کے کام میں تیزی پیدا نہیں ہوسکتی۔ دوسری طرف خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دل میں بڑے زور سے یہ تحریک پیدا کی کہ یہ وقت ہے کہ ان ممالک میں کم ازکم ایک لاکھ پونڈ خرچ کیا جائے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں کہ:

’’گیمبیا میں ایک دن اللہ تعالیٰ نے بڑی شدت سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ یہ وقت ہے کہ تم کم ازکم ایک لاکھ پونڈ ان ملکوں میں خرچ کرو اور اس میں اللہ تعالیٰ بہت برکت ڈالے گا‘‘۔

(الفضل 20 جون 1970ء)

مغربی افریقہ سے واپس پاکستان تشریف لاتے ہوئے حضور نے لندن میں قیام فرمایا اور بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ کے دوران حضور نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کا اعلان فرمایا اور جماعت سے ایک لاکھ پونڈ کا مطالبہ فرمایا۔

پاکستان آمد پر سب سے پہلی تقریر حضور نے کراچی میں فرمائی۔ جس میں ارشاد فرمایا۔

’’میں افریقہ کے ان ممالک سے جو فوری وعدہ کر کے آیا ہوں وہ قریباً 25، 30 ہسپتال کھولنے کا ہے۔ جس کو ہم میڈیکل سنٹر یا ہیلتھ سنٹر کہتے ہیں اور قریباً 70،80 ہائی سکول ان ممالک میں بنانے ہیں‘‘۔

(خالد دورہ مغربی افریقہ نمبر صفحہ 130)

حضور نے ربوہ پہنچ کر ان علاقوں میں دعوت الی اللہ کی مہم کو کامیاب و کامران اور جلد نتیجہ خیز بنانے کے لئے کئی اقدامات فرمائے اور خاص طور پر وہاں کی ضروریات اور نئی نسل کو دہریت اور عیسائیت کی گرفت سے بچانے کے لئے تعلیمی مراکز اور طبی سنٹرز کے وسیع پیمانہ پر قیام کے لئے حضرت اماں جان کے نام پر ’’نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام‘‘ کا اجراء فرمایا۔ جس کو حضور نے Leap forword programe کے نام سے بھی یاد فرمایا اور 12 جون 1970ء کے ایک تاریخ ساز خطبہ میں اس مبارک سکیم کو بہت تفصیل سے بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

مجلس نصرت جہاں کے سیکرٹریان نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقاتوں کے دوران بعض ارشادات نوٹ کئے ہیں۔ ان میں سے خدمت خلق کے حوالے سے یہ ہیں۔

1- افریقہ میں خدمت خلق کے لئے ڈاکٹروں کی بڑی ضرورت ہے۔

2- ہمارا اصل کام افریقہ کی مظلوم قوموں سے پیار کرنا ہے جبکہ دنیا کی دوسری قومیں ان کو حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ان کی فطرت کے اس طبعی اور عظیم تقاضا کو پورا کریں۔

3- غریب لوگوں سے نہ فیس لیں اور نہ دوا کے پیسے لیں۔

4- درمیانہ طبقہ سے فیس نہ لیں صرف دوا کی رقم وصول کریں۔

خلافت ثالثہ کے دور سے شروع ہونے والا خدمت خلق کا یہ سفر خلافت رابعہ سے ہوتا ہوا خلافت خامسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت زیرنگرانی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑی تیزی سے ترقیات وفتوحات کی منازل طے کر رہا تھا۔ اصل میں تو افریقہ میں طبی و تعلیمی خدمات کا سلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دور سے شروع ہو چکا تھا۔ جب آپ نے تحریک جدید کے تحت 1958ء میں اپاپا نائیجیریا میں احمدیہ ہسپتال جاری فرمایا آپ کے تاریخ ساز دور میں تین افریقین ممالک میں 5 ہسپتال مختلف جگہوں پر جاری ہوئے۔ جن میں سے دو کچھ عرصہ خدمات بجا لا کر بند ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں نصرت جہاں آگے بڑھو پروگرام کے تحت 4 ممالک میں 21 احمدیہ ہسپتال و کلینکس جاری ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں ایلوپیتھی ہسپتال کے ساتھ ساتھ ہومیو پیتھی ہسپتالوں کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس طرح خلافت رابعہ کے دور میں ایلوپیتھی اور ہومیو پیتھی کے ملا کر 27 ہسپتال قائم ہوئے اور مغربی افریقہ کے علاوہ مشرقی افریقہ اور وسط افریقہ بھی اس مبارک تحریک سے فیض یاب ہونے لگے۔ ان میں سے 7 ہسپتالز کچھ عرصہ خدمات خلق بجا لا کر بند ہو گئے۔ اور اب ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی مبارک قیادت میں 11 ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔ جن میں سے دو بند ہو گئے ہیں۔ خلافت خامسہ میں طب (ہربل) کا کلینک غانا کے اشانتی ریجن میں 2007ء میں کھولا گیا مگر یہ بوجوہ بند ہو گیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 30 جون 1985ء کو تحریک جدید کے تحت خلافت ثانیہ کے دور میں قائم ہونے والے تین ہسپتالوں کو ’’نصرت جہاں آگے بڑھو سکیم‘‘ میں مدغم کر دیا اور یوں ان کے تمام انتظامی امور مجلس نصرت جہاں کے تحت آ گئے۔ اسی طرح چار خلافتوں میں 13 ممالک میں کل 64 ہسپتال قائم ہوئے جن میں سے 24 بوجوہ بند ہو گئے ہیں اور اس وقت 12 ممالک میں 38 ہسپتال خدمت انسانیت کا اہم فریضہ سرانجام دے رہے ہیں۔ اس سارے دور میں اندازاً 250 سے زائد احمدی واقفین ڈاکٹرز نے لاکھوں مریضوں کا علاج کیا اور ہزاروں آپریشن کئے۔ اس سارے عرصہ میں مریضوں کی تعداد کا احاطہ کرنا مشکل ہوگا۔ مجلس نصرت جہاں ربوہ کی آخری رپورٹ کے مطابق جولائی 2010ء تا جون 2011ء تک 41 مرکزی اور 10 مقامی احمدی ڈاکٹرز نے جذبہ خدمت خلق اور مناسب چارجز میں پانچ لاکھ چوالیس ہزار چار صد چھہتر (5,44,476) مریضوں کا علاج کیا۔ اور جولائی 98 سے جون 2008ء تک غانا کے صرف 6 ہسپتالوں میں 6 لاکھ 45 ہزار چار سو مریضوں کو دیکھا گیا۔ احمدی ڈاکٹرز خدمات کا یہ سفر اپنے آقا کی مکمل رضا کی رداء اوڑھے مکمل کر رہے ہیں۔ جس سے جماعت کا وقار بلند ہوا ہے اور غیر یہ اعتراف کرتے نظر آتے ہیں کہ جماعت احمدیہ انسانیت کے لئے بے لوث خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ اس وقت جو 41 مرکزی ڈاکٹرز خدمات بجا لا رہے ہیں ان کا تعلق پاکستان، انڈیا، کینیڈا، سیرالیون اور ماریشس سے ہے۔ جبکہ اس سے قبل، پاکستان، بنگلہ دیش، یوکے، غانا، نائیجیریا سے بھی مرکزی ڈاکٹرز نے خدمات ادا کیں۔

اب یہاں ان تمام ہسپتالوں کی تفصیل مختصراً دی جا رہی ہے جو اس وقت دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے کہ جو ہسپتال بوجوہ بند ہوئے یا بند کرنے پڑے وہ ناکامی کی وجہ ہرگز نہ تھی ان میں ملکی حالات، نسلی فسادات، خانہ جنگی وغیرہ امور حائل ہوئے اور جتنا عرصہ یہ ہسپتال خدمات انسانیت میں مصروف رہے ڈاکٹرز نے بے لوث خدمات سرانجام دیں جو جماعت احمدیہ کی تاریخ کا سنہری باب ہیں۔

غانا میں طبی خدمات

ہسپتالوں کے ذریعہ خدمت خلق کی تفصیل کے سفر کا آغاز مغربی افریقہ کے ملک غانا سے کرتا ہوں۔ جہاں 9 ہسپتال قائم ہیں۔ جو بڑی کامیابی کے ساتھ جاری ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے اجراء کے بعد سب سے پہلا ہسپتال کوکوفو میں مورخہ یکم نومبر 1970ء کو قائم ہوا۔ جہاں مکرم بریگیڈیئر (ر) ڈاکٹر غلام احمد صاحب کو خدمت خلق کے اس اہم کام کے آغاز کی سعادت نصیب ہوئی احمدیہ میڈیکل سنٹر کی افتتاحی تقریب میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے تین ہزار افراد کو جن میں مختلف اسٹیٹ کے تین پیرا ماونٹ چیفس، اعلیٰ سرکاری حکام، علاقہ کے دیگر نامور اور سربرآوردہ شخصیتیں شامل تھیں یہ یقین دلایا کہ وہ انسانیت کی خدمت کو ہر دوسری چیز پر مقدم رکھیں گے۔

جمال آٹوز طالب دعا: دانش یونس
بااختیار ڈیلر ہنڈا جینوئین پارٹس HONDA سکائی جینوئین پارٹس SAKAI
ٹیگور پارک میکلوڈ روڈ نزد سٹیزن ہوٹل لاہور
فون: 042-6374550 موبائل: 0301-8454539

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

ارشد رنگ محل اینڈ سینٹری سٹور
مین بازار جوہر آباد ضلع خوشاب
طالب دعا: ارشد محمود ملک ابن سید رسول ورک 045-4720689

انصر سٹیل ڈیلر
سی آر سی شیٹ اور کوائل
طالب دعا
انصر کلیم، عرفان فہیم
فون آفس: 042-37641102, 37641202
E-Mail: hadi@hadimetals.com
فیکس: 042-37632188
192 لوہا مارکیٹ۔لنڈا بازار لاہور

KHURSHEED PACKAGES
Printers & Manufacturers of Solid & Carogated
Board Cartons & Packing Material
Ch:Mubashir Ahmad Warraich 0345-7878786
Ch:Jawad Ahmad Warraich 0300-8666678
Ch:Hammad Ahmad Warraich 0300-8657878
Ph:041-8868412,8868413
Fax:041-8869778
E-Mail:
khursheedpack@yahoo.com
50-B, Warraich Street, Small Industrial Estate, Sargodha Road, Faisalabad

جنود ڈینٹل کلینک
فیصل بازار بلاک نمبر 12 سرگودھا
نوٹ: چھٹی بروز جمعۃ المبارک
(اوقات کار)
موسم گرما: شام 5 بجے تارات 10 بجے
موسم سرما: شام 4 بجے تا 9:00 بجے رات
ڈینٹل ایکسرے کی سہولت
فکس دانت، پورسلین ورک
R.C.T دانت کو ڈیڈ کرنا
آرتھو بریس (ٹیڑھے دانتوں کو سیدھا کرنا)
فل سیٹ سپیشلسٹ
ڈاکٹر سید زبیر جنود
D.T.C Dentist D.H.M.S
Mob:0300-8700730
ڈاکٹر سید مبشر جنود
D.T.C Dentist D.H.M.S
Mob:0345-8604830
ڈاکٹر سید محمود جنود
D.T.C (P.B)Dentist
Tel:048-3713878
برانچ نمبر 2 (A-390 مین روڈ گل والا سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا)

معیار اور ورائٹی کے لئے قابل اعتماد نام
DAWOOD داؤد
CASTING CENTRE
& GOLI MAKER
کاسٹنگ سنٹر اینڈ گولی میکر
چوک دربارے والا، صرافہ بازار
سی بلاک اوکاڑہ
پروپرائٹر: داؤد احمد
Tel:0442-523332
Res:0442-510222
Mob:0300-6951355

PREMIER EXCHANGE
CO.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURENCIES
Head Office:
B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberq II Lahore
Tel: 042-35757230, 35713728, 5752796, 35713421, 35750480
Fax: 042-35760222
E-mail: amcgul@yahoo.com

TOWNSHIP BRANCH:
58 G, Glamour 1 Plaza NEAR
SHEZAN BACKRY Town ship Lahore.
TEL NOS : 35153180-81, 35123180-1

PREMIER
EXCHANGE CO, 'B' PVT.LTD
Former
AHMAD MONEY CHANGER
State Bank Licence No 11

محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں
خدا تعالیٰ کے فضل، رحم اور احسان کے ساتھ
54 سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی
خداوند کریم کی مدد و رہنمائی سے رواں دواں
قائم شدہ 1953ء
محتاج دعا: بشیر اینڈ کمپنی بنارسی والے
ریڈی میڈ گارمنٹس تیار کرنے والے حضرات
کی ضرورت کا فینسی کپڑا دستیاب ہے
111 خواجہ بازار، سفینہ بلاک، اعظم کلاتھ مارکیٹ۔لاہور
فون: 042-37632805,37661915,37654501
042-37654290

اس ہسپتال نے مقبولیت کا سفر دنوں میں طے کیا۔مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے 27فروری 1972ء کو اپنی رپورٹ میں لکھا کہ بعض مریض سوسو میل کا فاصلہ طے کرکے آتے ہیں۔ابھی حال ہی میں اکرا شہر کا مریض وہاں کے بڑے ہسپتالوں اور نامی گرامی ڈاکٹروں سے علاج کروا کر نا اُمیدی میں میرے پاس دو دفعہ آیا۔اکرا سے اس نے خط لکھا کہ اب میں صحت یاب ہوگیا ہوں۔

اس ہسپتال میں اب تک 8 ڈاکٹرز خدمت خلق کے فرائض ادا کر چکے ہیں۔ان میں سے ایک مکرم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب بھی ہیں۔گزشتہ دنوں آپ ربوہ آئے ہوئے تھے آپ نے خاکسار سے گفتگو کے دوران ایک ایمان افروز واقعہ یوں سنایا۔

کہ میں انستھیزیا کا ڈاکٹر ہوں سرجری کبھی نہ کی تھی یہاں آغاز میں ہی ایک پراسٹیٹ کا مریض آگیا۔یہ میجر سرجری ہوتی ہے۔پہلے تو خیال آیا کہ اسے ریفر کردوں مگر تحریک ہوئی کہ یہ حضرت مسیح موعود کے ہسپتال میں آیا ہے۔اس کا علاج ہونا چاہئے میں نے آپریشن کر دیا۔اور آپریشن کے بعد دو ماہ گزرنے کے باوجود (catherter) پیشاب کی نالی نکالنے سے ڈرتا تھا کہ نہ جانے پیشاب آئے یا نہ آئے۔اسی اثناء میں دُعاؤں میں مصروف تھا کہ میں نے ایک رات خواب میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کو دیکھا جو میری رہنمائی کر رہے ہیں۔مبشر کے نام میں بشارت کے معانی بھی ہیں۔میں نے خواب میں بتائی گئی رہنمائی کی روشنی میں دوبارہ Minor آپریشن کیا۔تین دن کے اندر مریض صحت یاب ہوگیا۔

اسی طرح ایک مریض ماریطانیہ سے ہمارے پاس آیا جو پیرس سے بھی ہو آیا تھا۔کوئی ڈاکٹر اس کا آپریشن نہیں کرتا تھا۔600 پونڈ کے لگ بھگ اس کا وزن تھا۔مجھے خدا نے ایک رات خواب میں اس کے آپریشن کا طریق سمجھایا۔میں نے اس خواب کے مطابق آپریشن کیا وہ مریض جو کسی کے سہارے بھی پاؤں گھسٹ گھسٹ کر چلتا تھا۔اب بغیر سہارے آدھ میل تک پیدل چل کر بازار جاتا تھا۔

احمدیہ ہسپتال آسکورے

یہ دوسرا احمدیہ ہسپتال تھا جو ارض بلال میں نصرت جہاں سکیم کے تحت خدمت انسانیت کے لئے 1971ء میں قائم ہوا۔اور اس کے بانی مکرم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب تھے۔اس ہسپتال میں اب تک 9ڈاکٹرز خدمات انسانیت بجالا چکے ہیں۔

10اپریل 1973ء کو ریجنل کمشنر نے ایک تقریب میں اس ہسپتال کے ذریعے خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ

''اس حقیقت سے انکار کوئی بھی نہیں کرسکتا کہ جماعت احمدیہ نے غانا میں مختصر سی مدت میں ہماری قوم کی ترقی کے لئے شاندار کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔جماعت احمدیہ تعلیمی حالت کو بہتر بنانے کے علاوہ عوام کی صحت کو بہتر بنانے کے پروگرام پر بھی عمل کر رہی ہے''۔

(مقالہ نصرت جہاں سکیم تاریخ وخدمات صفحہ 38 از وقار احمد بھٹی)

اس مبارک تقریب کے انعقاد پر غانا کے ہفت روزہ اخبار The pioneer نے اپنی اشاعت 13اپریل 1973ء کو ایک اداریہ لکھا۔جس میں جماعت احمدیہ کی خدمات خلق کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

''ہمیں اس بات کے اظہار سے مسرت محسوس ہوتی ہے کہ جماعت احمدیہ ہمارے ملک غانا میں عوام الناس کی خدمت میں پیش پیش ہے اور باوجود ایک مذہبی جماعت ہونے کے خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی''۔

(نصرت جہاں سکیم تاریخ وخدمات صفحہ 38)

احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان

یہ ہسپتال بھی 1971ء میں جاری ہوا اور اس ہسپتال کے بانی مکرم ڈاکٹر بشیر احمد خان تھے۔اب تک یہاں 9ڈاکٹرز خدمات انسانیت بجالا چکے ہیں۔

ہمارے ہسپتالوں کو اکثر مقامات پر عیسائی ہسپتالوں کی طرف سے سخت مخالفت کا بھی سامنا رہا۔ہمارے ڈاکٹرز نے بطور چیلنج اس مخالفت کو قبول کیا۔ان ہسپتالوں میں سے ٹیچی مان کا ہسپتال ایک ہے جن کو کیتھولک ہسپتال کی شدید مخالفت برداشت کرنی پڑی۔ان مخالفت بھرے حالات میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے کام کیا اور حسن کارکردگی میں ایک نام پیدا کیا۔آپ نے اس ہسپتال کی افتتاحی تقریب میں چار ہزار حاضرین کی موجودگی میں اس عزم کا اعلان کیا کہ ''وہ بلاتمیز رنگ ونسل اور مذہب بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھیں گے''۔

احمدیہ ہسپتال سویڈرو

مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد چوہدری صاحب نے 1971ء میں اسے جاری فرمایا۔اس میں اب تک کام کرنے والے ڈاکٹرز کی تعداد 10ہے۔گو ڈاکٹر صاحب موصوف نے مارچ 1971ء کو ہسپتال کا چارج سنبھال لیا تھا۔تاہم افتتاح کی تقریب 18نومبر 1971ء کو ہوئی جس میں ڈاکٹر صاحب کی 5ماہ کی رپورٹ میں 8ہزار مریضوں کا علاج اور 100سے زائد میجر آپریشن کا علم پاکر پاکستانی ہائی کمشنر نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اپنے ہم وطنوں کے اس قابل قدر جذبہ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی زندگیاں، اپنے اوقات اور اپنی صلاحیتوں کو وقف کر کے بنی نوع انسان کی خدمات بجالا رہے ہیں اور ناموافق حالات ومشکلات پر قابو پا کر ملکی مفاد کی خاطر حتی المقدور کوشش کر رہے ہیں۔وزیر زراعت غانا نے صدارتی تقریر میں کہا کہ غانا میں (دین حق) کے ازسرنو احیاء کا سہرا منفرد طور پر جماعت احمدیہ کی مساعی اور سرگرمیوں کے سر ہے۔

(نصرت جہاں سکیم تاریخ وخدمات صفحہ 47)

احمدیہ ہسپتال ڈبو آسے

غانا کا چھٹا ہسپتال سن اجراء 1994ء اور بانی مکرم ڈاکٹر عبدالحفیظ بھروانہ صاحب ہیں۔یہاں 10ڈاکٹرز خدمات بجالا چکے ہیں۔

احمدیہ ہسپتال کالیو

1996ء میں مکرم ڈاکٹر نصیر احمد شیخ صاحب کے ذریعہ جاری ہوا۔اس وقت تک 4ڈاکٹرز خدمات بجالا چکے ہیں۔

احمدیہ میڈیکل سنٹر وا
MIM غانا

مکرم ڈاکٹر محمد بشیر نے 2007ء میں اجراء کیا اور تا حال وہ اس میں کامیابی کے ساتھ خدمت انسانیت میں مصروف عمل ہیں۔

نائیجیریا میں طبی خدمات

نائیجیریا میں اس وقت 6 ہسپتال کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

احمدیہ ہسپتال اپاپا

یہ ہسپتال تحریک جدید کے تحت 1961ء میں جاری ہوا۔اس کے بانی مکرم ڈاکٹر کرنل (ر) محمد یوسف شاہ صاحب ہیں۔اب تک یہاں 10 ڈاکٹرز نے خدمات سرانجام دی ہیں۔

نائیجیریا میں اس ہسپتال نے خدمت خلق کے حوالے سے خاصی شہرت حاصل کی اور بہت دُور دُور سے مریض علاج کی غرض سے یہاں آتے ہیں کیونکہ اس ہسپتال میں کام کرنے والے ڈاکٹرز نہ صرف طبیب تھے بلکہ دعائیں کرنے والے بزرگ تھے۔دعاؤں کے طفیل شفا پانے کے حوالے سے یہ ہسپتال مشہور ہوا۔

یہاں مکرم ڈاکٹر عامر محمود صاحب کی مخلصانہ خدمات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جنہوں نے 1993ء سے 1996ء تک اس ہسپتال میں خدمات خلق ادا کیں۔ان کے الوداع پر نائیجیریا کے پہلے مسلم اخبار The Truth نے مورخہ 25اکتوبر 1996ء کو لکھا۔

''مکرم ڈاکٹر عامر محمود صاحب 1993ء میں نائیجیریا تشریف لائے اور اس وقت سے بڑی محنت اور بےنفسی سے احمدیہ ہسپتال اپاپا کے معیار کو بلند کرنے کے لئے کوشاں ہیں اور اب ہسپتال تمام ...... کے لئے عمومی طور پر اور احمدیوں کے لئے خصوصاً وجہ افتخار ہے''۔

احمدیہ میڈیکل سنٹر کانو

یہ ہسپتال بھی تحریک جدید کے تحت 1961ء میں مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی زیرنگرانی قائم ہوا۔اب تک اس ہسپتال میں 18ڈاکٹرز کام کر چکے ہیں۔

احمدیہ ہسپتال اجیبواڈے

بانی ڈاکٹر مکرم عبدالرؤف صاحب غنی ہیں جنہوں نے 1973ء میں اس کام کا افتتاح کیا۔اس ہسپتال میں 9ڈاکٹروں نے اب تک خدمت بجا لانے کی سعادت پائی۔ڈاکٹروں کے ہاتھ میں غیر معمولی شفا اور بےلوث خدمت کے جذبہ کی وجہ سے اس ہسپتال میں مریضوں کی تعداد میں تھوڑے ہی عرصہ میں بے پناہ اضافہ ہوا۔

احمدیہ ہسپتال اجوکورو

یہ ہسپتال نائیجیریا میں تمام احمدیہ ہسپتالوں سے بڑا ہسپتال ہے۔اس کی تعمیر مختلف مراحل میں ہوئی۔1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس کی لیبارٹری کا سنگ بنیاد رکھا۔1983ء میں اس کا پہلا فیز مکمل ہوا۔باقاعدہ اس ہسپتال کا افتتاح تمام عمارت کے مکمل ہونے پر 20مارچ 1987ء کو وزیر محکمہ صحت جناب روبی کوئے رانسیم کوئی نے کیا اور جماعت کی مساعی کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

''احمدیہ ایسوسی ایشن نے اپنے انعقاد سے لے کر اب تک بڑی شہرت حاصل کی ہے اور اس نے اپنی خدمات کو ہر رنگ ونسل کے لئے وقف کیا ہوا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے روحانی ترقی کے لئے نہ صرف اپنے پیروکاروں بلکہ تمام نائیجیرین کو اپنے تبلیغی کام میں بھی شامل کیا ہوا ہے''۔

اس ہسپتال میں 9ڈاکٹرز اب تک خدمات بجالا چکے ہیں۔اور یہ ہسپتال خدمت انسانیت میں ترقی کے جھنڈے گاڑنے میں مصروف ہے۔

احمدیہ ہسپتال نیو بصا

1998ء میں مکرم ڈاکٹر مدثر احمد صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر لئیقہ فوزیہ کے ذریعہ اس ہسپتال کا اجراء ہوا۔6ڈاکٹرز نے اب تک اس ہسپتال میں خدمات ادا کی ہیں۔

نائیجیریا میں جو ہسپتال نسلی فسادات اور ملکی حالات کے پیش نظر بند ہوئے ان میں ڈاکٹرز نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ان میں سے ایک مکرم ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب ہیں۔جن کو احمدیہ میڈیکل سنٹر بکورو میں خدمات کی توفیق ملی۔اس ہسپتال کی افتتاحی تقریب منعقدہ 5فروری 1972ء کو ہیلتھ کمشنر نے جماعت احمدیہ کی رفاہی

نور سائیکل ورکس
نور سائیکل سٹور
نئی برانچ

مطیع الرحمٰن ناصر: 047-6213999
یادگار چوک ربوہ
عتیق الرحمٰن ناصر: 047-6214175

پروپرائٹر: عبدالنور ناصر
ریلوے روڈ نزد گودام
رحمت بازار منڈی ربوہ

بچہ سائیکل کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
بڑی سائیکل ایگل، سہراب، چائنہ دستیاب ہے

راولپنڈی فیئر پرائس شاپ
گھی چینی سویٹس اینڈ فوڈ آئٹمز
ہول سیل اینڈ ریٹیلر
دوکان نمبر 1 ریلوے ورکشاپ روڈ نزد
ریلوے سکول نمبر 3 راولپنڈی
پروپرائیٹرز محمد شفیع اینڈ سنز
051-5463439

سلطان آٹو سٹور + ورکشاپ
ڈینٹنگ پینٹنگ مکینیکل ورکس
ہر قسم کی گاڑیوں کے پارٹس دستیاب ہیں
ہر قسم کی گاڑیوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے
فواد احمد: 0333-4100733
لقمان احمد: 0333-4232956
429 پاک بلاک لنک وحدت روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

نرسری تا مڈل۔ گورنمنٹ رجسٹرڈ 71
اپنی نوعیت کا ایک منفرد ادارہ
البشریٰ پبلک گرلز ایلیمنٹری سکول
احمد نگر، نزد ربوہ
فون آفس: 047-6005175
طالب دعا: ملک اعجاز احمد

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

فینسی زیورات کا مرکز۔ ڈائمنڈ کی جیولری بھی دستیاب ہے
فائن آرٹ جیولرز
بازار شہیداں۔ سیالکوٹ
طالب دعا: سفیر احمد
فون شوروم: 052-4588452 فون رہائش: 4586297 موبائل: 0300-9613257

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فینسی زیورات کا مرکز
العمران جیولرز
الطاف مارکیٹ
بازار کاٹھیاں والا
سیالکوٹ
فون شوروم: 052-4594674
موبائل: 0321-6141146
طالب دعا:۔ عمران مقصود

ہر قسم کے ماربل سلیب۔ کچن کاؤنٹر ٹائل، کیمیکل پالش کیلئے
سٹار ماربل انڈسٹریز
MARBLES
پلاٹ 42-40 سٹریٹ 10 سیکٹر آئی نائن انڈسٹریل ایریا اسلام آباد
فون آفس: 051-4431121-4432047 طالب دعا شیخ جمیل احمد اینڈ سنز

خواجہ رشید اینڈ سنز
محبت سب کیلئے ☆ نفرت کسی سے نہیں
احباب جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کو نیا سال مبارک ہو
ڈیلر: فریج ڈیپ فریزر، ایئر کولر، ایئر کنڈیشنز، الیکٹرک اینڈ گیس اپلائینسز مشین واٹر ہیٹر، روم ہیٹر، واشنگ مشین، سٹیبلائزرز، کوکنگ رینج، اٹلس یونیورسل سپر ایشیا کی مصنوعات کی خریداری کا مرکز
احمدی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
طالب دعا: خواجہ منیر احمد، ٹرنک بازار، سیالکوٹ فون شوروم 052-4586576

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلاء ہو　راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو
مٹ جاؤں میں تو اس کی پروا نہیں ہے کچھ بھی　میری فنا سے حاصل گر دیں کو بقا ہو
رانا ایگریکلچر فارم
چک 166 مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر
طالب دعا: رانا محمد نواز خاں نمبردار ابن رانا نجم الدین 0301-7916779

تمام جماعت احمدیہ کو نیا سال مبارک ہو۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے
☆ نعیمہ اکرام اہلیہ محمد اکرام چوہدری صاحب
صدر لجنہ شہر و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ سرگودھا شہر

NEW MAHBOOB ALAM & SONS
ESTD.1924
Love for All Hatred for None
Deals in: All Sorts of Cycles, Cycle Parts, Exercise Cycle, Jogging Machine, Runners Track, Fan Bike, Baby Cycle, Baby Cars, Prams, Swing,s Walkers, ETC.
THE RAJPUT CYCLE WORKS
24-NILA GUMBAD, LAHORE, TEL:07237516
Naseer Ahmed Rajput
Muneer Ahmad Azhar Rajput

خدمات کو یوں سراہا۔

’’ہماری سوسائٹی کو اس قسم کی تنظیموں کی بہت ضرورت ہے جو انسانی اقدار کو ملحوظ رکھتے ہوئے رفاہی خدمات میں پیش پیش ہوں۔ سو اس لحاظ سے جماعت احمدیہ کا مقام ہمارے دلوں میں باعث عزت واحترام رہے گا۔‘‘

(پرسنل فائل مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب)

افتتاحی تقریب کے موقعہ پر کہے گئے محترم امیر صاحب کے الفاظ وہاں کے مشہور اخبار ’’دی سکیچ ابادان‘‘ نے یوں نقل کئے۔

’’احمدیہ مشن کی طبی خدمات سے ملک کا ہر شخص استفادہ کرسکتا ہے اس ضمن میں مذہب کی کوئی تفریق روا نہیں رکھی جاتی۔‘‘

(الفضل 6جولائی 1980ء)

سیرالیون میں طبی خدمات

یہ ملک عدم استحکام کا شکار رہا۔ خانہ جنگی ہوتی رہی جس کی وجہ سے 7ہسپتالوں میں سے 4 ہسپتال بند کرنے پڑے جن ہسپتالوں سے ابھی بھی خدمت انسانیت ہو رہی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

احمدیہ ہسپتال روکوپُر

مکرم ڈاکٹر سردار محمد حسن صاحب نے 1971ء میں اس کو جاری فرمایا۔ اب تک 11 ڈاکٹرز یہاں کام کرچکے ہیں۔

احمدیہ ہسپتال کینیما

1982ء میں مکرم ڈاکٹر عبدالرحیم ظفر صاحب کے ذریعہ مائل 91 کے مقام پر ایک ہسپتال جاری ہوا۔ خانہ جنگی کی وجہ سے کچھ عرصہ کے لئے اس ہسپتال کو بند کرنا پڑا بعد ازاں اسے کینیما شفٹ کر دیا گیا جہاں ڈاکٹر جاوید اکرم صاحب اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر تنزیلہ جاوید صاحبہ کو بانی ڈاکٹرز ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔

احمدیہ ہسپتال فری ٹاؤن

1995ء کو مکرم ڈاکٹر رشید احمد بھٹی صاحب کے ذریعہ جاری ہوا۔ اب تک 5 ڈاکٹرز خدمت بجا لا چکے ہیں۔ ملکی حالات کی وجہ سے یہ ہسپتال کچھ عرصہ کے لئے بند کرنا پڑا۔ جب 2001ء میں اس کا دوبارہ اجراء ہوا تو ڈپٹی وزیر صحت سیرالیون نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں تین باتوں کی وجہ سے جماعت احمدیہ کا مداح ہوں۔

جماعت احمدیہ جو (دین حق) پیش کرتی ہے وہ بہت خوبصورت اور حسین ہے یہی حقیقی (دین حق) ہے بناوٹی نہیں ہے۔

احمدیت تعلیمی میدان میں نمبر لے گئی ہے اور 1938ء سے سیرالیون میں کام کر رہی ہے۔ میں احمدیت کا شکر گزار ہوں کہ آج بڑے بڑے آفیسرز احمدی سکولز کے تعلیم یافتہ ہیں۔

احمدیہ جماعت ہمیشہ ہمارے ساتھ رہی ہے اور آئندہ بھی ملک کی خدمت کرتی رہے گی۔

(نصرت جہاں سکیم تاریخ خدمات صفحہ 98)

گیمبیا میں طبی خدمات

احمدیہ میڈیکل سنٹر بانجل

1971ء میں مجلس نصرت جہاں کے تحت گیمبیا میں قائم ہونے والا پہلا ہسپتال ہے۔ جس کے بانی مکرم ڈاکٹر انوار احمد خاں ہیں۔ اب تک یہاں 10 ڈاکٹرز خدمات بجا لا چکے ہیں۔

تھوڑے ہی عرصہ میں اس ہسپتال نے اپنا ایک نام پیدا کرلیا ہے۔ صدر مملکت اور قائمقام صدر مملکت نے متعدد بار اس ہسپتال کا وزٹ کیا اور جماعت کی عوامی، تعلیمی اور طبی خدمات کو سراہا جس کا ذکر قومی ریڈیو پر ہوا اور سرکاری اخبار دی گیمبیا نیوز بلیٹن نے بھی تذکرہ کیا۔

احمدیہ کلینک بصے

مکرم کیپٹن ڈاکٹر طاہر احمد صاحب کے ذریعہ 1974ء میں جاری ہوا۔ اس کلینک کے افتتاح کے موقع پر کمشنر صاحب نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ’’جس رنگ میں یہ سنٹر بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کر رہا ہے ہم سب اس کے معترف ہیں‘‘۔

(الفضل 13دسمبر 1984ء)

گیمبیا کے وزیر صحت، تعلیم اور سماجی بہبود آنریبل گار باجاہمبا نے گیمبیا میں طبی خدمات کا ذکر 1971ء میں اپنے دورہ ماریشس میں احمدیہ مشن کے وزٹ پر یوں کیا۔

’’ہم خدمت خلق کے میدان میں جماعت احمدیہ کی عظیم رفاہی سرگرمیوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طبی خدمات پر ہم ہمیشہ شکر گزار رہیں گے۔ ہزاروں پونڈ کی رقوم جماعت احمدیہ کی طرف سے اس ملک میں خرچ ہو رہی ہیں۔...... حقیقت یہ ہے کہ گیمبیا کے مسلمانوں پر ان برکات کی بارش جماعت احمدیہ کے وسیع حوصلہ، محنت اور محبت کا جذبہ رکھنے والے افراد کے ذریعہ ہی میسر آئی ہے۔‘‘

(الفضل 3 مئی 1972ء)

لائبیریا میں طبی خدمات

احمدیہ ہسپتال منروویا

1983ء میں مکرم ڈاکٹر نصیر احمد مبشر صاحب کو اس کو جاری کرنے کی سعادت ملی۔ اس میں اب تک 7 ڈاکٹرز نے خدمات ادا کیں۔

اس ہسپتال کے حوالہ سے لائبیریا کے اخبار Slope نے اپنی 4 اپریل 1981ء کی اشاعت میں یہ خبر دی کہ

’’یہ مشن عنقریب دکھی لوگوں کے لئے ایک کلینک قائم کر رہا ہے۔ جس میں مریضوں کے داخلے کا بھی انتظام ہو گا بالخصوص غریب طبقہ جو پرائیویٹ ہسپتالوں کے بڑے بڑے بل ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ان کے لئے احمدیہ ہسپتال ایک نعمت ثابت ہوگا۔‘‘

(الفضل جلسہ سالانہ 1981ء)

اس ہسپتال کے افتتاح کے موقع پر نائب وزیر تعلیم مسٹر لوسانا کروما نے جماعت احمدیہ کی لائبیرین عوام کی روحانی، عقلی اور جسمانی ترقی کے لئے کوششوں کو سراہا اور مسلمان لیڈران اور بعض ائمہ مساجد نے اس بات کا اعتراف کیا کہ صرف آپ کی جماعت ...... جذبہ کے تحت لوگوں کی خدمت کر رہی ہے۔

(نصرت جہاں سکیم تاریخ وخدمات صفحہ 115-116)

احمدیہ ہسپتال ٹب مین برگ

2007ء میں مکرم ڈاکٹر طاہر احمد مرزا صاحب کے ذریعہ جاری ہوا۔ آج کل مکرم ڈاکٹر محمود احمد ناصر صاحب وہاں خدمت کر رہے ہیں۔

بورکینا فاسو میں طبی خدمات

احمدیہ ہسپتال واگا ڈوگو/سمگاندے

ماریشس کے ڈاکٹر فضل محمود بھنوں صاحب نے 1997ء میں اسے جاری کیا اور اب تک وہاں خدمت کر رہے ہیں۔

احمدیہ ہسپتال بوبو جلاسو

2002ء میں مکرم ڈاکٹر ذوالفقار احمد فضل صاحب کو توفیق ملی اب تک 3 ڈاکٹرز خدمت ادا کر چکے ہیں۔

بینن میں طبی خدمات

احمدیہ ہسپتال پورٹونووو

بانی ڈاکٹر مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب خادم۔ سن اجراء 1999ء۔ اب تک 2 ڈاکٹرز خدمت انجام دیں۔

احمدیہ ہسپتال کوٹونو

بانی ڈاکٹر مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب۔ سن اجراء 2003ء۔ اب تک 4 ڈاکٹرز خدمت انجام دیں۔

احمدیہ ہسپتال پاراکو

بانی ڈاکٹر مکرم ڈاکٹر خاور منصور صاحب۔ سن اجراء 2005ء۔ اس ہسپتال کی افتتاحی تقریب مورخہ 31 جولائی 2008ء کو منعقد ہوئی۔ منسٹر آف ہیلتھ نے اس موقع پر جماعت کی خدمت خلق اور دیگر جماعتی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ اس جماعت کی خدمات دیکھ کر میں سوچتا ہوں کہ میں ان کے ساتھ کھڑا ہونے کے قابل بھی ہوں کہ نہیں کیونکہ یہ لوگ محض للہ اور محبت الٰہی کے خوف میں انسانی خدمات میں سرشار ہیں‘‘۔

(رپورٹ امیر صاحب فائل مجلس نصرت جہاں بابت مشن بینن)

وسطی افریقہ کانگو میں طبی خدمات

احمدیہ ہسپتال مسینہ کنشاسہ

1987ء میں مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب امیر الدین آف ماریشس نے جاری کیا۔ اب تک 4 ڈاکٹرز نے خدمات سرانجام دیں۔

مشرقی افریقہ کینیا میں طبی خدمات

یہاں 5 میں سے تین ہسپتال کامیابی سے خدمت خلق کے سفر کو آگے بڑھا رہے ہیں۔

احمدیہ ہسپتال شیانڈا

خلافت رابعہ میں 1988ء میں مکرم ڈاکٹر خواجہ عطاء الرحمٰن صاحب نے جاری کیا ہے۔ اب تک 4 ڈاکٹرز نے خدمات سرانجام دیں۔

احمدیہ کلینک ممباسہ

مکرم ڈاکٹر اقبال حسین احمد صاحب کے ذریعہ 2000ء میں آغاز ہوا۔ اب تک 5 ڈاکٹرز نے خدمات سرانجام دیں۔

احمدیہ کلینک کسوموں

مکرم ڈاکٹر ریاض الحسن صاحب کے ذریعہ 2001ء میں آغاز ہوا۔ اب تک 2 ڈاکٹرز نے خدمات سرانجام دیں۔

احمدیہ کلینک نکورو

مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے ذریعہ 2002ء میں آغاز ہوا۔

تنزانیہ میں طبی خدمات

احمدیہ ہسپتال موروگورو

یہ ہسپتال 1988ء میں مکرم ڈاکٹر مبارک احمد شریف صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر فوزیہ شریف صاحب کے ذریعہ جاری ہوا۔ گو یہ ڈسپنسری نما تھا۔ مگر بہت جلد اس نے شہرت پائی۔ نامور سیاسی و مذہبی شخصیات نے اس کو VISIT کیا۔ اس میں اب تک 7 ڈاکٹر خدمات بجا لا چکے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ شدید مخالفین بھی جب علاج کروا کر روبصحت ہو کر چلے جاتے ہیں تو مخالفت کا عنصر ان میں سے جاتا رہتا ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ انہوں نے خاکسار سے ملاقات کے دوران یوں بیان کیا۔ کہ ایک

خالص سونے کے معیاری زیورات آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں
رانا جیولرز
صرافہ بازار۔بدوملہی ضلع نارووال
طالب دعا: رانا نصیر احمد، رانا فرید احمد ظفر، رانا سلیمان احمد
054-2406236,0333-8719236,0333-4177955

سپر چاول، شارٹ کرین، داواڑ، ٹوٹہ، نکوپوڈر تھوک پرچون دستیاب ہے
ناصر ٹریڈرز
غلہ منڈی۔ڈسکہ (سیالکوٹ)
054-6615743
0300-6114068
طالب دعا: چوہدری منظور احمد، چوہدری ناصر الدین

برقی مدھانی، استری، پنکھے، واشنگ مشین خریدنے کیلئے تشریف لائیں
الفضل الیکٹرک سٹور
چوک قلعہ کالروالا (سیالکوٹ)
طالب دعا: محمد نواز، محمد انور، محمد حنیف ڈوگر
03456317187-3016326317

ARSHAD CAR A.C

- Auto Electric Service
- Car Air Conditioning
- Fitting
- Service
- Reappearing
- Battery Sale & Service

27/1 Link Jail Road Lahoore, Ph: 042-37574148, 37583314

زکریا سٹیل
33 میکو مارکیٹ لوہا لنڈا بازار لاہور
سی۔آر۔سی۔جی پی
ای جی اور کلر شیٹ
ڈیلر۔
طالب دعا
میاں خالد محمود
Tel: 042-37650510, 37658876, 27658938,37667414

ہر قسم کے جائن اور گیس کٹ تھوک و پرچون ریٹس پر دستیاب ہیں
پرنس جائن ہاؤس
جنرل بس سٹینڈ۔اوکاڑہ
طالب دعا: شیخ انوار احمد
044-2524648
0300-6951062

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
فضل عمر ایگریکلچر فارم
زرعی مشورہ جات کے لئے رابطہ کریں
صابن دستی تحصیل ماتلی ضلع بدین
چوہدری عتیق احمد
0223004981
0300-3303570

Waqar Brothers Engineering Works

W.B
پروپرائیٹر
وقار احمد مغل

Corbide Daies Corbide Parts
Silver Brose Instruments

Shop No.4 Shaheen Market Madni Road
New Dhurm Pura Mustfa Abad Lahore.
Mob: 0300-9428050

For Genuine TOYOTA Parts
AL-FURQAN
MOTORS PVT LIMITED
Ph:
021-2724606
2724609
47- Tibet Centre
M.A. Jinnah Road,
KARACHI

TOYOTA, DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
فون نمبر
021-2724606
2724609
47۔تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی نمبر 3

مولوی ہسپتال میں آیا اور حضرت مسیح موعود کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے بُرا بھلا کہا۔ ہم نے یہ معجزہ آنکھوں سے دیکھا کہ ہمارے صبر کے جواب میں خدا نے کیسا نشان دکھایا کہ اسی لمحے جب وہ مولوی ہسپتال سے باہر نکلا روڈ ایکسیڈنٹ میں اس کا وہی بازو ٹوٹ گیا۔ جس سے اس نے اشارہ کر کے حضرت مسیح موعود کو بُرا بھلا کہا تھا۔ عوام پر اس کا بہت عمدہ اثر ہوا۔

یوگنڈا میں طبی خدمات

احمدیہ ہسپتال امبالہ

1990ء میں مکرم ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب کے ذریعہ قائم ہوا اور اب تک 6 ڈاکٹرز کام کر چکے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر صاحبزادہ رفیع احمد صاحب ان دنوں یہاں خدمات بجا لا رہے ہیں۔ ان سے پہلے ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر صاحب یہاں کام کر چکے ہیں۔ انہوں نے خاکسار سے ملاقات کے دوران مجھے بتلایا کہ 1995ء میں ڈپٹی کمشنر کی بیٹی رات گئے بیمار ہوگئی۔ ہمارے ہسپتال میں رات کو علاج ہوا۔ اس نے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کو خط لکھا کہ مجھے طبی سہولت رات کسی ہسپتال سے نہیں ملی ماسوائے احمدیہ میڈیکل سنٹر سے۔

جون 1998ء میں ریجنل کمشنر کی بیوی ہمارے ہسپتال میں زیر علاج تھی۔ فرسٹ لیڈی اہلیہ صدر مملکت ان دنوں آئی اور تین ہزار ڈالر کا تحفہ ہسپتال کو دیا کیونکہ اس سال ہمارا ہسپتال خدمت انسانیت میں دیگر ہسپتالوں میں سے اول آیا تھا۔

ہومیو کلینکس کے ذریعہ خدمت خلق

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے ارض بلال کی دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے خلافت رابعہ میں ایک نئی راہ کھلی اور وہ ہومیوپیتھی کے کلینکس تھے۔ اس میدان میں اب تک 4 ممالک میں 9 کلینکس کھولے گئے۔ ان میں سے اس وقت 5 کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل یوں ہے۔

ہومیو کلینک بواڈی (غانا)

یہ کلینک 1991ء میں مکرم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب اور آپ کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر مبشرہ نسیم صاحبہ کے ذریعہ جاری ہوا۔ ہر دو ڈاکٹرز کی انتھک محنت اور دعاؤں سے اس کلینک نے تھوڑے ہی عرصہ میں اتنی شہرت حاصل کر لی کہ اب اس کلینک میں غانا کے علاوہ بورکینا فاسو، آئیوری کوسٹ، نائیجیریا، بینن، ٹوگو اور موریطانیہ سے بھی مریض آتے ہیں۔ طبابت کے ساتھ ساتھ ہر دو میاں بیوی اشاعت دین حق میں بھی بڑے ذوق شوق سے حصہ لیتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی خدمت خلق ایک نیا رخ اختیار کر چکی ہے۔ حال ہی میں مکرم ڈاکٹر صاحب نے آکو پنکچر سے بھی کامیاب علاج شروع کر دیا ہے۔

طاہر ہومیو کمپلیکس بواڈی (غانا)

بواڈی کا ہومیو کلینک اتنی تیزی سے ترقی کر رہا ہے کہ یہاں 1995ء میں کمپلیکس تعمیر کرنا پڑا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمدیہ کلینک بواڈی کے انچارج مکرم ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب کو اس کمپلیکس کے لئے جو لائحہ عمل دیا۔ اس میں علاوہ اور ہدایات کے خدمت خلق کے حوالہ سے فرمایا کہ

1۔ سارے افریقہ کو دوائیں اور نسخے سپلائی کرنے ہیں۔

2۔ افریقہ کے ہر مشن سے آدمی منگوا کر انہیں ٹرینڈ کریں اور ان کے ذریعہ نسخے سارے افریقہ میں پھیلائیں۔

3۔ افریقہ کی بیماریوں اور ان کے علاج کا باقاعدہ ریکارڈ تیار کریں تا مجرب نسخہ جات کا انتظام کیا جا سکے۔

اس کمپلیکس کے تحت جہاں بہت سے لوگ ٹرینڈ ہوئے وہاں مختلف مقامات پر بہت سے فری میڈیکل کیمپس بھی لگائے گئے۔ ان میں سے ایک کیمپ مورخہ 8 اگست 2005ء کو اکرا میں لگایا گیا۔ جس میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے مفت مشورے اور ادویات فراہم کیں اور علی الصبح سے رات 9 بجے تک بلا توقف (ماسوائے نماز وقفہ کے) مریضوں کو دیکھتے رہے جماعت احمدیہ کی اس خدمت انسانیت کو بہت سراہا گیا اور تحسین کی نگاہوں سے دیکھا گیا۔ اور بہت سے لوگ اگلے روز اظہار تشکر کے لئے احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔

اس کمپلیکس میں گلوبلز اور پلاسٹک کی شیشیاں بھی تیار ہونے لگی ہیں اور اب تک 10 کے قریب بعض اہم ادویات تیار ہو چکی ہیں جن سے افریقہ اور یورپ کے ممالک بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ افریقہ کے 12 ممالک میں یہ کمپلیکس خدمات بجا لا رہا ہے۔ اور اس کمپلیکس کی تیار کردہ بائیو کیمک اور ہومیو پیتھک ادویات یورپ کے ممالک میں بھی متعارف ہونی شروع ہوئی ہیں۔

(نصرت جہاں سکیم تاریخ و خدمات صفحہ 60 تا 63)

ہومیو کلینک کوفیڈوا۔ (غانا)

1998ء میں مکرم ڈاکٹر شبیر حسین صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ڈاکٹر عظمیٰ خلیل کے ذریعہ جاری ہوا۔

ہومیو کلینک واؤ گیا (بورکینا فاسو)

2005ء میں مکرم ڈاکٹر مبشر حمید صاحب کے ذریعہ قائم ہوا۔ دو ڈاکٹرز نے خدمت سرانجام دی۔

احمدیہ ہومیو کلینک نیروبی (کینیا)

مکرم ڈاکٹر اسد احمد کے ذریعہ شروع ہوا اور بڑی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔

احمدیہ ہومیو کلینک پورٹو نووو (بینن)

مکرم ڈاکٹر لقمان احمد کے ذریعہ شروع ہوا۔

ڈینٹل کلینکس کے ذریعہ طبی خدمات

احمدیہ ڈینٹل سرجری بانجل

1970ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے گیمبیا میں قیام کے دوران میں گیمبیا میں ڈینٹل کلینک کا عندیہ دے دیا تھا۔ چنانچہ اسی سال میں مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب کا تقرر ہوا۔ آپ نے 28 اپریل 1971 کو بانجل پہنچ کر کلینک کا آغاز کیا اور 16 سالہ قیام کے دوران 43 ہزار 322 مریضوں کا علاج کیا جن میں 592 مریضوں کا مفت علاج ہوا۔ جن میں پڑوس ممالک کے باشندے بھی شامل ہیں۔ اب تک 11 ڈاکٹرز خدمات انسانیت بجا لا چکے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر سید محمد اجمل صاحب ڈینٹل سرجن نے اپنے دور میں یہ عظیم پیشکش کر دی کہ وہ سکولوں کے طلباء کے دانتوں کا معائنہ مفت کریں گے۔ اس کو The Gambia اخبار نے نمایاں جگہ دی۔

احمدیہ ڈینٹل سرجری کانو

مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب شہید نے 1981ء میں اس کو جاری فرمایا۔ 5 ڈاکٹرز اب تک یہاں خدمات بجا لا چکے ہیں۔ اور آج تک یہ کلینک کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے۔

ہربل میڈیسن کے ذریعہ خدمات

احمدیہ ہربل کلینک اشانتی ریجن (غانا)

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے ہمارے پیارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے مبارک اور تاریخی دور میں ارض بلال کی دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے دیسی علاج کا ہسپتال کھول کر خدمت خلق کی ایک نئی راہ متعین کی گئی اور غانا میں پہلا احمدیہ ہربل کلینک کا اجراء 2007ء میں کیا گیا۔ اس کے Pioneer ڈاکٹر مکرم ڈاکٹر اسد زمان صاحب ہیں۔ جو کلکتہ انڈیا سے تشریف لائے مگر یہ ہسپتال بوجوہ جاری نہ رہ سکا۔

غموں کا مرہم

وہ بے کسوں کے غموں کا مرہم ہے ذکر جن کا دلوں کی شبنم
وہی تو ہیں ہادیٔ دو عالم، ہیں جن کی باتیں خدا کی باتیں
وہ خوبصورت، وہ خوب سیرت، وہ پیکرِ حلم اور مروّت
ہیں بدتریں دشمنوں کے لب پر بھی ان کے مہر و وفا کی باتیں
قدم قدم ان کی رہنمائی، جہاں جہاں ان کی روشنائی
فضا میں پھیلی ہوئی ہیں اب تک سکوتِ غارِ حرا کی باتیں

ثاقب زیروی

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
1954 NASIR ناصر 2011
دنیائے طب کی خدمات کے 57 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
047-6211434
6212434
FAX: 6213966
مطب ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار۔ ربوہ

ریڈی میڈ برقعہ سپیشلسٹ
نام ہے اعتماد کا
خالد کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس
اقصیٰ روڈ نزد ریلوے پھاٹک ربوہ
0301-7979164, 0322-7815164

Ahmad Homoeo Clinic
Specialist in skin Liver & Chronic Diseases
E-mail:homoeo_dr.munawar@yahoo.com
skype:homoeo dr munawar
Mob: 0333-6531650
H.Dr.Mirza Munawar Mehmood
D.H.M.S, R.H.M.P
Rex City Opp Zahoor plaza,Qabristan Chowk, Satiana Road, Faisalabad

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی ڈبی -/120 روپے بڑی -/480 روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434 -6211434

ہمارے ہاں گندم، مکئی، دھان، چاول ہر قسم ادھوا ٹوٹہ چاول نیز خشک سرخ مرچ کا کاروبار ہوتا ہے
چوہدری اینڈ کمپنی
رائس ڈیلر اینڈ کمیشن ایجنٹس
غلہ منڈی چنیوٹ
فون آفس: 047-6331327
فون رہائش: 047-6332104
طالب دعا: چوہدری جمیل الرحمان سنوری

الرحمٰن سی این جی سٹیشن
مسلم ٹاؤن جام پور روڈ
ڈیرہ غازی خاں
طالب دعا: سید محمد کریم ہاشمی، رانا مبشر احمد

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد 0333-6710869
عابد محمود 0333-6704603

جماعت احمدیہ عالمگیر کو خلافت احمدیہ کی ترقیات مبارک ہوں
الحمید جیولرز
گول چوک اوکاڑہ
پروپرائٹر: میاں نصیر الدین
044-2513891
0333-6997007

ہول سیل
سیمنٹ
نیو عادل ٹریڈرز
میڈیسن مارکیٹ گلی وکیلاں والی چنیوٹ بازار فیصل آباد
طالب دعا: عبدالحی: 041-2626761,0321-6624691
عامر عطاء: 0300-6624691

PREMIER
Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
State Bank Licence No 11

EXCHANGE CO, 'B' PVT.LTD
Director:
Adeel Manzar
Ph: 042-37566873
37580908, 37534690
Fax: 042-37568060
Mobile: 0333-4221419
DEALERS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
Shop # 31, Ground Floor, Latif Center, (Jewelry Market) Ichra Lahore

الرحیم سٹیل
ڈیلر سی آر سی شیٹ اور کوائل
طالب دعا میاں عبدالرحیم
فون آفس: 042-37653853, 37669818
فیکس: 042-37663786
E-Mail: alraheemsteel@hotmail.com
139 لوہا مارکیٹ۔ لنڈا بازار لاہور

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز کے خدمت خلق کے عالمی پراجیکٹس

اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجینئرز ایسوسی ایشن نے بہت اعلیٰ روایات قائم کی ہیں، یہ دوام اختیار کریں گے (حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے IAAAE کے ایک سالانہ کنونشن کے لئے اپنے پیغام محررہ 8 نومبر 2007ء میں فرمایا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1980ء میں آپ کی اس ایسوسی ایشن کو قائم فرمایا تھا اس کے مقاصد میں قرآن کریم کی روشنی میں سائنس اور ٹیکنیکل تحقیقات اور پیشہ وارانہ مہارت کا فروغ، احمدی سائنسدانوں اور انجینئرز کی استعدادوں میں ماہرانہ قابلیت کی ترویج اور آپ کے تجربہ اور علم بھی باقی دنیا کو فائدہ پہنچانا اور جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر لحاظ سے بہترین خدمات مہیا کرنا شامل ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اور خلیفہ وقت کی راہنمائی اور دعاؤں کے طفیل IAAAE کو دنیا بھر میں اپنے فنی علوم کے ذریعے خدمت خلق کے پراجیکٹس پر کام کی توفیق مل رہی ہے اور دن بدن اس میں وسعت پیدا ہو رہی ہے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایسوسی ایشن کے تیسرے کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا۔

پراجیکٹس کا عمومی جائزہ

چنانچہ خلافت ثالثہ میں جلسہ سالانہ پر غیرملکی وفود کے لئے Simultaneous Interpretation System کا آغاز ہوا جس میں آگے وسعت پیدا ہوتی گئی۔ جماعت احمدیہ کے عالمی مرکز ربوہ میں قصر خلافت، دفتر پرائیویٹ سیکرٹری، انجمنوں کے گیسٹ ہاؤسز اسی طرح ذیلی تنظیموں کے گیسٹ ہاؤسز، احمدیہ بکڈپو اور بیشمار تعمیراتی کام ہوئے جن میں آرکیٹیکٹس، ٹاؤن پلانرز اور انجینئرز نے اپنا اپنا حصہ ڈالا۔ آگے خلافت رابعہ میں ان کاموں میں مزید اضافہ ہوا۔ دارالضیافت جدید بلاک، خلافت لائبریری اور بیت المبارک کی توسیع کے علاوہ لجنہ اماء اللہ ہال، بیوت الحمد منصوبہ، پریس بلڈنگ (دفتر الفضل)، روٹی پلانٹ کی بالیدگی وغیرہ پر کام ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی برطانیہ ہجرت کے بعد ربوہ میں جامعہ احمدیہ اور ہوسٹلز، توسیع و اضافہ فضل عمر ہسپتال، طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ (جو خلافت خامسہ میں مکمل ہوا) اسی طرح سرائے مسرور وغیرہ عمارات بنیں۔ اسلام آباد کی جماعت نے چندوں کے لئے کمپیوٹر پروگرام بنا کر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے منظوری لی اور حضور نے کمپیوٹر منظور فرمایا اور مرکز کو یہ پروگرام دینے کا ارشاد فرمایا۔ حضور کی نگرانی میں لندن سے آرکیٹیکٹ عبدالرشید صاحب نے قادیان میں بہت سے کام کروائے اور دارالمسیح اور مقامات مقدسہ کی عمارات کی Preservation اور Refurbishment پر کام ہوئے۔ اسی طرح یورپ میں متعدد مشن ہاؤسز اور بیوت الذکر کی بحالی اور مرمت اور بعض نئے پراجیکٹ ڈیزائن ہم نے جرمنی میں سو بیوت الذکر کا منصوبہ شروع کیا گیا۔ ربوہ میں آرکیٹیکٹ ڈاکٹر محمود حسین صاحب، ڈاکٹر رفیق احمد ملک صاحب، شفیق احمد ملک صاحب اور قاسم ابراہیم صاحب کے نام نمایاں ہیں۔

خلافت خامسہ میں افریقن ممالک میں صاف پینے کے پانی کے پرانے پمپوں کی بحالی، نئے واٹر پمپ اور سستی اور کم لاگت سے سولر اور ونڈ انرجی کے دیہی علاقوں میں یونٹ لگائے جا رہے ہیں اور اسی طرح Architectural & Structural خدمات میں سستے گھر اور ماڈل ولیجز (Villages) اور اسی طرح سکولوں اور ہسپتالوں اور مشن ہاؤسز اور بیوت الذکر کے ڈیزائن اور تعمیراتی نگرانی وغیرہ شامل ہیں اور ان کاموں کو جو افریقہ کے ممالک کی دور دراز آبادیوں میں کئے جا رہے ہیں بہت بڑی عالمی خدمت قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ جہاں عالمی ادارے اور NGO's اور حکومتیں وہ کام نہ کر سکیں وہاں احمدی انجینئرز نے حضرت خلیفہ وقت کی راہنمائی اور دعاؤں سے وہ کام کر دکھایا کہ پینے کے صاف پانی اور بجلی کی روشنی اور سر چھپانے کے لئے گھر غریب افریقنوں کو میسر آنے شروع ہو گئے۔

بعض پراجیکٹس کا تفصیلی ذکر

خدمت خلق کے جذبہ کے تحت IAAAE کے ممبران کو جن عالمی پراجیکٹس پر فنی خدمات کی توفیق ملی ہے۔ یا مل رہی ہے ان میں سے بعض اہم پراجیکٹس کا ذکر کیا جاتا ہے۔

غیرملکی معززین کے لئے جلسہ سالانہ پر Simultaneous Interpretation System۔ خلافت ثالثہ میں ایک طرف امریکہ اور یورپ تک اور دوسری طرف انڈونیشیا اور جاپان تک اور براعظم افریقہ کے ممالک سے متعدد غیرملکی وفود کی ربوہ کے مرکزی جلسہ سالانہ پر شرکت کے پیش نظر خلیفہ وقت نے جماعت کے سائنسدانوں اور انجینئروں سے یہ خواہش فرمائی کہ اردو تقاریر کے ساتھ ساتھ انہیں ان زبانوں میں رواں تراجم سنانے کا کوئی ٹیکنیکل سسٹم لگایا جائے جو تین دن بعد سمیٹ لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور احمدی انجینئرز کی ایک ٹیم جس کے Pioneer ممبر محترم انجینئر منیر احمد فرخ صاحب محترم انجینئر ملک لال خان صاحب اور محترم انجینئر کیپٹن (ر) ایوب احمد ظہیر صاحب تھے کے ذریعے کھلے میدان (جلسہ گاہ) کے لئے ایک سسٹم ڈیزائن کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

چنانچہ 1980ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر مکرم انجینئر منیر احمد فرخ صاحب کی سربراہی میں دو زبانوں کے لئے یہ سسٹم مردانہ اور زنانہ جلسہ گاہوں میں لگایا گیا اور ہر طرح سے کامیاب ثابت ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1980ء کے ہی جلسہ سالانہ پر اپنی بڑی ہی خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

اس ٹیم نے اسلام آباد میں ریسرچ اور بالیدگی کا کام مسلسل جاری رکھا اور ہر سال وسعت پذیر ہوتا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت کے بعد یہ ٹیم ہر سال لندن جا کر بڑی ذمہ داری اور اخراجات پر کنٹرول کر کے دو زبانوں کے نظام سے شروع کر کے اسے بارہ زبانوں کے نظام تک وسعت دے کر لے گئی اور اب 2011ء سے برطانیہ کی ٹیم نے اسے Take Over کر لیا ہے۔ یہ پراجیکٹ اس لحاظ سے عالمی سطح کا خدمت خلق کا پراجیکٹ ہے کہ 1991ء میں یہی ٹیم اسے قادیان جا کر متعارف کروا آئی اور اس طرح اب دنیا کے بیشتر ملکوں جرمنی، کینیڈا، سویڈن، جاپان وغیرہ میں یہ سسٹم بڑی کامیابی سے استعمال ہوتا ہے اور حضور کے خطبات میں بھی مستعمل ہے۔

افریقن ممالک میں خدمت خلق کے منصوبے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2004ء میں افریقی ممالک کا دورہ فرمایا اور لندن واپسی پر IAAAE یورپین چیپٹر کے سمپوزیم (Symposium) سے 9 مئی 2004ء کو خطاب فرمایا اور انہیں افریقہ میں پینے کے پانی اور بجلی کی فراہمی اور سستے مکانوں کی سہولت کا جائزہ لینے کے لئے ان ممالک میں وقف عارضی پر جانے کی تحریک فرمائی تا کہ ان مسائل کا کوئی ممکنہ حل تلاش کیا جائے۔ حضور نے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔

(ترجمہ) افریقن ممالک جیسے برکینا فاسو، بینن اور گھانا میں میرے حالیہ دورہ کے دوران میں نے محسوس کیا ہے کہ ان ممالک کے دور دراز علاقوں میں پینے کے پانی کی فراہمی ایک سنگین مسئلہ ہے۔ اگر ہم وہاں کسی کمپنی کو کام دیں اور ڈرلنگ (Drilling) کروائیں تو اتنی زیادہ رقم بنتی ہے کہ ہمیں آرڈر دینے سے پہلے دوبارہ سوچنا ہوگا۔ ایک سادہ واٹر پمپ لگانے کا خرچ چار ہزار سے پانچ ہزار پونڈ تک ہے جبکہ اس قسم کے کام کے لئے پاکستان میں خرچ 50 پونڈ سے 100 پونڈ بنتا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ زمین کے نیچے گریفائٹ کا پتھر ہے جس کے اندر Drilling کرنے کے لئے Diamond Drilling کی ضرورت ہے جو بہت مہنگا پڑتا ہے۔

میں IAAAE یورپین چیپٹر کے انجینئرز کو تحریک کرتا ہوں تو وہ لے جائیں جائزہ لیں اور قابل عمل ہونے کی رپورٹ بنائیں اور دیکھیں کہ ہم کس طرح ہینڈ پمپ لگانے کے لئے ڈرلنگ Drilling کے اخراجات کسی طرح کم کر سکتے ہیں۔ دوسرے جماعت وہاں پر مختلف قسم کی تعمیرات کر رہی ہے جیسے بیوت الذکر، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال وغیرہ اور یہ کام کئی افریقی ملکوں میں ہو رہے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہمارے سول انجینئر اور آرکیٹیکٹس کو ان ملکوں کا دورہ کرنا چاہئے۔

...... مجھے امید ہے آپ میں سے کچھ خود اپنے آپ کو پیش کریں گے اور وقف عارضی پر ان ملکوں میں جا کر جائزہ لیں گے اور فنی مشورہ دیں گے۔

ایک اور سنجیدہ مسئلہ بھی ہے۔ ان افریقی ملکوں میں بجلی کا فقدان ہے۔ اس مقصد کے لئے آپ لوگ وہاں جا کر جائزہ لیں اور شمسی توانائی وغیرہ کے امکان کو دیکھیں اور مشورہ دیں۔

(بحوالہ IAAAE یورپین رپورٹ 2009ء ص 10)

واٹر فار لائف پراجیکٹس

خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے

سچی بوٹی کمپاؤنڈ ٹیبلیٹس

چہرہ پر ہر قسم کے دانے۔ پھوڑے پیپ بھری پھنسیاں ایکنی لڑکوں، لڑکیوں بلکہ ہر عمر کے افراد کیلئے نہایت مؤثر ترین شافی دوا بن چکی ہے حسب ہدایت استعمال کریں۔

ہیڈ آفس کراچی: 0300-9293818

HONDA Genuine Parts Atlas Honda

شیخ نصیر احمد

061-4545971
061-4546497
0315-7320203

کاشف آٹوز

باختیار پارٹس ڈیلر

ہر موٹر سائیکل کے پرزہ جات جینئن خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
بالمقابل علمدار کالج حسین آگاہی روڈ ملتان

محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں

الفضل جیولرز

صرافہ بازار سیالکوٹ

All kind of Gold & Dimond Jewellery

Special Offer: Silver verity also available here

طالب دعا: عبدالستار، عمیر ستار

فون دفتر: 052-4592316، فیکس: 052-4602377

فون گھر: 052-4292793

موبائل: 0321-8613255,0321-6179077,0300-9613255

ای میل: alfazalskt@yahoo.com

Fazal-e-umer

Commission Shop

ڈیلر: ذائقہ بناسپتی

Mahmood Ilyas Chughtai

W-186, Namak Mandi, Raja Bazar, Rawalpindi

Tel: 92-51- 5532759,51-5556842
Fax:92-51-5541918 Mob:0321-5305153

KOHINOOR STEEL TRADERS

166 Loha Market Landa Bazar Lahore

Importers and Dealers Pakistan Steel

Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized sheets & Coils

Tell: +92-42-37630055, 37650490-91
Fax: 042-37630088, E-mail: mianamjiqbal@hotmail.com

Talb-e-Dua: Mian Amjad Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

پیارے آقا اور پوری دنیا میں بسنے والے احمدی بھائیوں کو ہماری طرف سے محبت بھرا اسلام اور

نیا سال مبارک ہو

محمد نعیم اللہ خاں امیر ضلع و صدران جماعت احمدیہ ضلع
وارکین عاملہ ضلع وارکین جماعت ہائے احمدیہ ضلع خانیوال

آفس: 0092-65-2553870
رہائش: 0092-65-2553770
0092-345-7388470
آفس: 0092-62-2872570
0092-62-2872214
فیکس: 0092-65-2553869

ہر قسم کے چاول گندم اور سورج مکھی کی اعلیٰ کوالٹی کا واحد مرکز

NRM

نیشنل رائس ملز

گوجرانوالہ پسرور روڈ سرانوالی (سیالکوٹ)

طالب • صوفی محمد اشرف بٹ، محمد وسیم اشرف بٹ، محمد ظفر بٹ
دعا • محمد فراز بٹ، محمد گوہر ظفر بٹ، محمد تہذیب اشرف بٹ

فون آفس: 052-6280008 فون رہائش: 0553730227-3256954-3015403

یورپین چیپٹر نے صاف پینے کے پانی کی آسان فراہمی کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جس کا نام واٹر فار لائف کمیٹی (Water For Life) ہے جنہوں نے حضور انور کی توجہ اور مسلسل راہنمائی میں بڑا مفید کام کرنے کی توفیق پائی ہے۔

افریقی ممالک کے دوروں اور گورنمنٹ اور نان گورنمنٹ ایجنسیوں اور مقامی لوگوں سے رابطوں کے معلوم ہوا کہ NGO's نے جو پانی کے پمپ لگائے تھے ان میں سے 40 فیصد خراب ہو چکے ہیں کیونکہ مقامی لوگوں کو انہیں درست کرنے کا طریقہ معلوم نہیں تھا پہلے فیصلہ کیا گیا کہ نئے زیر زمین سوراخ (Bore Holes) ڈرل (Drill) کرکے پمپ لگائے جائیں پھر یہ مشورہ منظور کیا گیا کہ پہلے سے موجود ناکارہ پمپوں اور Bore Holes کو صرف 10 فیصد لاگت سے درست اور بحال کیا جاسکتا ہے۔اس ابتدائی رپورٹ (Feasibility Report) اور جائزے کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے جلسہ سالانہ برطانیہ 2005ء کے خطاب میں فرمایا۔

جیسا کہ میں نے پچھلے سال بتایا تھا کہ ہماری پہلی اور اولین ترجیح مغربی اور مشرقی افریقہ کے ممالک کے دور دراز بسنے والے لوگوں کے لئے صاف اور پینے کے پانی کی فراہمی ہے۔سو اگرچہ ابھی ہم اپنے مقصد میں پوری طرح کامیاب نہیں ہوئے۔لیکن تاہم ہم نے ان راہوں (Avenues) پر غور وخوض (Explore) کرنا شروع کر دیا ہے جس کو عملی جامہ پہنانے سے ان علاقوں کے لوگ جلد ہی پانی حاصل کرلیں گے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اگر اسی گرمجوشی اور اخلاص اور محنت سے کام کیا گیا تو ایک دن ہم اس مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔

چنانچہ اب تک جو پیش رفت ہوئی اس میں زیادہ تر پہلے سے موجود واٹر پمپس (Existing Pumps) کی بحالی اور مرمت Rehabilitation کا کام کیا گیا ہے۔متروک بور ہولز (Abondoned Bore Holes) کو چالو کیا گیا ہے بعض کام NGO's کے ساتھ مل کر اور بعض کام برطانیہ کے Water Aid کے ساتھ مل کر تکمیل پذیر ہوئے ہیں اس مقصد کے لئے واٹر فار لائف کمیٹی کے انجینئروں کے علاوہ پاکستان سے ایک ڈرلنگ انجینئر وقف کرکے بینن جاچکے ہیں (جن کا نام مکرم عبدالرشید بھٹی ہے) برکینا فاسو میں ایک ٹرک خرید کر اس پر Compressor اور جنریٹر لگا لیا گیا ہے اس Mobile Truck کے ذریعے لمبے سفر کرکے پرانے بور ہول Bore Hole اور پمپ چالو کئے جارہے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2010ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ پر ان پراجیکٹس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

صاف پانی مہیا کرنے کا کام ایسوسی ایشن (یعنی IAAAE) کر رہی ہے اور افریقہ کے مختلف ممالک کے دورے کرکے واٹر پمپ لگائے ہیں۔اب تک رپورٹ کے مطابق 485 ہینڈ پمپ لگائے جاچکے ہیں جن میں

☆بینن میں 65
☆برکینا فاسو میں 189
☆گھانا میں 34
☆آئیوری کوسٹ میں 57
☆نائیجر میں 60
☆گیمبیا میں 22
☆مالی میں 64

پمپ لگائے جاچکے ہیں اور اللہ کے فضل سے لاکھوں لوگ اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

ہیومینٹی فرسٹ انجینئرز ایسوسی ایشن جو پمپ لگا رہی ہے اس میں یہ بھی حصہ ڈالتے ہیں اور ان کو مالی مدد دیتے ہیں۔ان کی رپورٹ کے مطابق جو ان کے ذریعے سے پمپ لگائے گئے ہیں مدد کی گئی ہے اس میں 1.67 ملین لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا ہے۔یعنی 16 لاکھ ستر ہزار لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کیا گیا ہے

(انٹرنیشنل الفضل لندن 24 ستمبر 2010ء ص 9,2)

گھانا میں Rainwater Harvesting Project یعنی بارش کا پانی اکٹھا کرکے اور سٹور کرکے فی الحال جامعہ احمدیہ اکرافو (Ekrawfo) کی ضروریات پوری کرنے کے لئے پایہ تکمیل کو پہنچا ہے کیونکہ بلند جگہ پر بلڈنگ واقع ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ کی سپلائی کا پانی وہاں تک نہیں پہنچتا تھا۔اب حضور کی اجازت سے یہی سسٹم کو وسیع پیمانے پر لگانے کا پروگرام بنایا جارہا ہے۔واٹر فار لائف پراجیکٹس جو محض خدمت خلق کے جذبہ سے لگائے جارہے ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا:

ایک وقت تھا کہ عورتیں اور بچے افریقہ کے گاؤں سے برتن لے کر صبح نکلتے تھے اور تین چار میل کے فاصلے سے پانی لاتے لاتے شام کر دیتے تھے لیکن اب خدا کے فضل سے ہمارے مخلص نوجوان انجینئروں کی قربانی اور محنت سے اب گھر سے باہر نکلتے ہی وہ ہینڈ پمپ پر پہنچ جاتے ہیں۔

(IAAAE سمپوزیم 2009ء لندن)

ابھی گزشتہ دنوں نائیجر (Niger) میں پندرہ سال سے بند پڑے ہوئے پمپس کو ہماری ٹیم نے بحال کیا Bore Holes کے Compressor کو ہوا کے پریشر کے ذریعہ صاف کیا گیا اور وہ ایسے پمپ تھے جنہیں لوگ بھول گئے تھے۔Bore Hole بحال کرکے اور نیا سیٹ ڈال کر پمپس کو جب چالو کیا گیا تو لوگوں کے چہرے خوشی سے کھل گئے۔نائیجر میں 60 پمپ اس طرح بحال کرکے ٹیم واپس بینن آگئی۔

(رپورٹ مکرم عبدالرشید صاحب بھٹی)

انجینئر اکرم احمدی صاحب چیئرمین یورپین چیپٹر کی ایک رپورٹ کے مطابق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے بعد 553 پانی کے پمپ افریقہ کے 8 ممالک میں لگائے جاچکے ہیں۔(بحوالہ اخبار احمدیہ لندن مئی 2011ء)

لندن میں واٹر فار لائف کمیٹی کے چیئرمین انجینئر سہیل احمد مرزا صاحب ہیں۔

متبادل توانائی کے پراجیکٹس

بجلی کی فراہمی کے لئے دنیا کے اکثر ممالک میں وسیع پیمانے پر ہائیڈرو الیکٹرک پاور (پن بجلی) تھرمل پاور اور نیوکلیئر پاور پراجیکٹس لگا کر بجلی پیدا کی جاتی ہے پھر عام طور پر انہیں Transmission Lines اور Grid Stations کے ذریعے مختلف علاقوں میں پہنچایا جاتا ہے۔

افریقہ کے دور دراز علاقوں کے لئے ایسے پراجیکٹس Technically & Economically Feasible نہیں ہیں۔حضور انور نے متبادل سستے توانائی کے ذرائع دریافت کرنے کی تحریک فرمائی تھی واٹر فار لائف کی طرح یورپین چیپٹر نے ایک متبادل انرجی کمیٹی Alternate Energy Committee تشکیل دی۔جن کی محنت سے ہزاروں دیہاتوں کی زندگی میں انقلاب آگیا ہے۔

انہوں نے افریقہ جاکر جب جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ حکومت یا NGOs نے جو چھوٹے Unit لگائے تھے وہ بیکار پڑے ہوئے ہیں۔کیونکہ ان کے لئے Fuel اور Spare Parts کے لئے کئی کئی میلوں کا سفر درکار ہوتا تھا اس لئے کسی سستے اور قبل عمل (Feasible) اور پائیدار قائم رہ سکنے (Viable) متبادل نظام کی ضرورت تھی۔کمیٹی کی تحقیق، مارکیٹ سروے اور ریسرچ کے بعد حضور انور کو رپورٹ پیش کی گئی کہ ان ملکوں میں سولر انرجی (Solar Engergy) اور ونڈ ٹربائن (Wind Energy) کے یونٹ لگائے جائیں اس مقصد کے لئے ٹیم کے بعض ممبرز نے چین کا دورہ بھی کیا اور سستا مال خریدنے میں کامیاب ہوگئے۔

اسلام آباد ٹلفورڈ میں تجرباتی طور پر دونوں Systems کو Install کیا گیا اور حضور انور نے اس کا تفصیلی مشاہدہ کیا اور منظوری عطا فرمائی۔

چنانچہ خدا کے فضل سے سو سے زائد سولر Solars اور ونڈ (Wind) انرجی یونٹ مندرجہ ذیل ممالک میں لگائے جاچکے ہیں۔

1۔بینن 2۔ری پبلک آف کانگو 3۔گیمبیا 4۔مالی 5۔ٹوگو 6۔یوگنڈا 7۔برکینا فاسو 8۔سیرالیون 9۔تنزانیہ

اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ 2010ء کے دوسرے روز کے خطاب میں فرمایا:

احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز بھی اللہ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ان کے والنٹیئرز (Volunteers) نوجوان ینگ (Young) لڑکے بھی، سٹوڈنٹس بھی اور انجینئر بھی افریقن ممالک میں جاکر پانی کے پمپ لگانے اور سولر انرجی (Solar Energy) کے پینل (Panel) وغیرہ لگا کر بڑی ریسرچ کر کے چیزیں تلاش کرتے ہیں پھر جاکر لگاتے ہیں اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے غانا، بینن، نائیجر، مالی، گیمبیا، سیرالیون اور برکینا فاسو میں 160 مقامات پر بجلی فراہم کی جاچکی ہے۔

(انٹرنیشنل الفضل لندن 24 ستمبر 2010ء ص 2)

25 جولائی 2009ء کو IAAAE کے سمپوزیم میں حضور انور نے فرمایا:

"بارہ ممالک میں سولر سسٹم (Solar System) لگایا گیا ہے بعض ممالک کے بعض علاقوں میں لوگوں نے پہلی دفعہ بجلی کی روشنی دیکھی تو ان کی خوشی دیکھنے والی تھی۔

اس کے علاوہ مغربی افریقہ کے ممالک میں 1500 سولر لالٹین تقسیم کئے گئے۔

دراصل افریقہ میں صرف 23.5 فیصد لوگوں کو بجلی میسر ہے اور Remote Areas میں تو بجلی نہ ہونے کے برابر ہے جس سے نہ صرف یہ ملکوں کی ترقی رکی ہوئی ہے بچے سکول کی پڑھائی سورج غروب ہونے کے بعد نہیں کر سکتے۔ادویہ کے لئے ریفریجریٹر اور بجلی میسر نہیں جماعتیں MTA کی سہولت سے محروم تھیں۔

لیکن اب خدا کے فضل سے انہیں یہ سہولت میسر آرہی ہے یورپین چیپٹر کے چیئرمین صاحب کی ایک رپورٹ کے مطابق جو انہوں نے 29 جنوری 2011ء کو پیش کی IAAAE کی متبادل توانائی کمیٹی نے افریقہ کے دیہاتوں میں توانائی کے بہت سے منصوبوں پر کام کیا ہے جس میں توانائی کے ساتھ ساتھ ایم ٹی اے کی ٹرانسمشن بھی ہے تاکہ لوگ حضرت مسیح موعود کا پیغام سن سکیں اور اس سے مستفید ہو سکیں۔اب تک خدا کے فضل وکرم سے مغربی افریقہ کے دیہی علاقوں میں شمسی توانائی کے 50 منصوبے مکمل ہو چکے ہیں۔مشرقی اور مغربی افریقہ کے 10 ممالک کے 150 گاؤں میں یہ سسٹم (System) لگایا جاچکا ہے۔

(اخبار احمدیہ لندن مئی 2011ء)

متبادل توانائی کمیٹی کے چیئرمین انجینئر ضیاء الرحمن صاحب ہیں۔

ماڈل ولیج پراجیکٹ

افریقی ممالک میں تیسرا اہم کام جو IAAAE یورپین چیپٹر کو حضور انور نے تفویض کیا تھا وہ سستے مکانوں کی سہولت مہیا کرنا ہے اور اسی طرح بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز، ہسپتالوں اور سکولوں کالجوں کے لئے آرکیٹیکچرل اور سول انجینئرنگ سروسز ہیں۔ اس پر بھی خدا کے فضل سے پیش رفت ہوئی ہے اور کچھ مثالی دیہات Model Village بنانے کا پروگرام بھی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان پراجیکٹس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اس کے علاوہ مشن ہاؤسز Mission Houses کی تعمیر اور نقشے اور مختلف کام جو ہیں وہ بھی آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کر رہی ہے اور کچھ ماڈل ولیج (Model Village) بنانے کا بھی پروگرام ہے۔ جن کی تعمیر انشاء اللہ ابھی شروع ہو جائے گی۔

پہلا جو ماڈل ولیج (Model Village) ہے ایک گاؤں برکینا فاسو میں ''مہدی آباد'' کے نام سے بنایا جا رہا ہے۔ اس میں پینے کے پانی کی ہر گھر میں ٹونٹی کے ذریعے، بجلی کی فراہمی سولر پاور (Solar Power) کے ذریعے سے ہوگی۔ اسی طرح جو 400 افراد کی آبادی ہے اس میں 26 ہزار لٹر کا پانی اور سولر لائن سٹریٹ لائٹ (Solar Line Street Light) وغیرہ اس گاؤں میں مہیا کی جائیں گی۔ زراعت کے لئے پانی فراہم کیا جائے گا جس سے پھل اور سبزیاں لگائیں گے اور اس کے ڈیزائننگ (Designing) اور پلاننگ (Planning) مکمل ہوگئی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سال ایک گاؤں کا یہ منصوبہ بھی مکمل ہو جائے گا اور ایک ایک کر کے پھر انشاء اللہ یہ سہولیات باقی کچھ ملکوں میں بھی مہیا کی جائیں گی۔

(انٹرنیشنل الفضل لندن 24 ستمبر 2010ء ص 2)

یورپین چیپٹر سارے کام منظّم طریقے سے کر رہے ہیں۔ چنانچہ تمام آرکیٹیکچرل کام آرکیٹیکچرل کمیٹی (Architectural Committee) کے ذریعے ہو رہے ہیں جس کے چیئرمین آرکیٹیکٹ عبدالرزاق شیخ صاحب ہیں۔

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

ایم۔ایم۔نلکی بٹن سٹور
ریل بازار اوکاڑہ
پروپرائیٹر: شیخ ظہیر احمد اینڈ سنز
044-2523615,0321-6952390

ماشاء اللہ گیزر
گیزر خریدتے وقت گیج میں دھوکہ نہ کھائیں
بھاری چادر کے گیزر اب وزن کے حساب سے
35 گیلن وزن 70 کلو پرانے گیزر کی ریپئرنگ اینڈ
ایڈجسٹمنٹ کروائیں۔ 55 گیلن 10 گیج 82 کلو
طالب دعا: محمد سرور
17-10-B-1 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-35153706-03009477683

سچی بوٹی کمپاؤنڈ سفوف اور ٹیبلیٹس
زبردست رعایت کے ساتھ۔ آپ کی سہولت کیلئے
نیو الیکمٹس، رحمٰن میڈیکل، نعیم میڈیسن، افضل برادرز
صوفی ہومیو۔ ورائٹی ہٹ کاسمیٹکس، ہاؤس ہولڈ
فیصل آباد واحد ٹریڈرز، چوہدری میڈیسن مارکیٹ
کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
ہیڈ آفس کراچی: 0331-2334647
0331-5031181,0300-9293818
پورے پاکستان سے سٹاکسٹ ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں۔

انگریزی ادویات وٹیکہ جات کا مرکز بہتر تشخیص مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون 2647434

DANK
COMMUNICATION
House of Communication
OUR AIM IS
CUSTOMER SATISFACATION
Sales & Service:
Latest Close Circuit Cameras, PABX,
Fax Machines, Speaker System E.T.C.

1/3" SONY Color HR CCD
420 TVL

1/3" SONY Sharp CCD
480 TVL Lines

We Provide complete protection to your house, Factory, Godowns, Mills, Gas Station, School, College Academy, Hospital & etc.

We are at your service since 1999
Hardware/Software Compression (DVR)

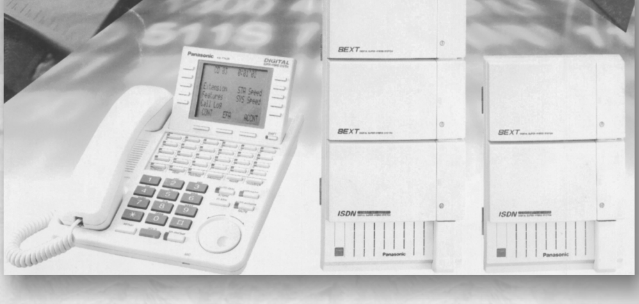

(PABX): Advanced Hybrid System

Your Well Wisher:
Owais Khan From Derianwala Narowal

Office 1 :
25-C, Lower Mall, Lahore.
Ph: 042-7229552
Cell: 0321-7350193

Office 2 :
Office # 4 Eagle Plaza, 75 West Blue Area, Islamabad. Ph: 051-2877766
Cell: 0333-3887638

Head Office:
Moon Market, King Court, Abdullah Haroon Road, Saddar Karachi. Ph: 021-2768701
Cell: 0321-2778417

خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ

1991ء سے خدمت میں مصروف

الحمد سیڈ کارپوریشن
الحمد ایگرو کیمیکل

زرعی ادویات و بیج۔گندم۔چاول۔کپاس۔مکئی
اور چارہ جات اعلیٰ کوالٹی میں خریدفرمائیں۔

ہیڈ آفس:-75۔انڈسٹریل اسٹیٹ فیز II۔ملتان
برانچ:۔غلہ منڈی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

چوہدری نصیر احمد گجر: 0300-6902801
چوہدری محمد احمد گجر: 0300-6917801
چوہدری عمران یوسف: 0300-6917801

Fateh Jewellers
all kinds
of Singaporean
Italian &
Indian Madrasi
Jewellery

Available in 22k & 23k

Alais Allah Rings
Silver Jewellery

For More Information
Contact us

+ 92 47 6216109
+ 92 333 6707165
Rabwah, Pakistan
fatehjeweller@gmail.com
www.fatehjewellers.com

Fateh Jewellers

SEA SERVICES INTERNATIONAL

International Freight Farwarders

We are providing best possible services to our customers

FCL / LCL OCEAN FREIGHT HANDLING

AIR FEIGHT IMPORT & EXPORT

ROAD TRANSPORTATION

CUSTOM CLEARANCE

CTC Person: Rafi Ahmad Basharat
&
Farrukh Rizwan Ahmad

Cell No: 03008664795 03008655325

P-165 Ali Manazil 2and Floor Mahar Sadiq Market
Railway Road, Faisalabad - Pakistan.

Tel # 041-2628711-12 Fax # 041-2628710

Email: ahmad@ssipk.com & rizwan@ssipk.com
web: www.ssipk.com

Widezone INTERNATIONAL

IMPORTERS, EXPORTERS & MANUFACTURERS
OF HIGH QUALITY KNITTED GARMENTS

UKAS QUALITY MANAGEMENT 005
ISO 9001:2000 SGS
WRAP CERTIFIED FACTORY

SH. M. NAEEM-UD-DIN
C.E.O.
0321-6966696

SH. BASHIR-UD-DIN AHMED
0321-9660178

P-94, Ashrafabad, Seheikhupura Road,
Near Muslim Commercial Bank, Faisalabad-Pakistan.
Tel: +92-41-8786595, 8786596 Fax: +92-41-8786597
Cell: +92-321-6966696 E-mail: ahmad@widezone.com
Web: www.widezone.com

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است"

"خدمت خلق بڑے ثواب کا کام ہے۔ مومنوں کو ان کاموں میں سست اور بے پرواہ نہ ہونا چاہیئے" (ملفوظات جلد اول صفحہ 308)

شرائط بیعت میں شرط نمبر نہم میں فرماتے ہیں۔

"یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔" (شرائط بیعت اشتہار تکمیل تبلیغ 12 جنوری 1889ء)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم عاجز بندوں کو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ان ارشادات عالیہ پر دل و جان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

طالب دعا

امیر جماعت احمدیہ و جملہ عہدیداران و ممبران جماعت احمدیہ، راولپنڈی شہر و ضلع

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.

Send Money to all over the World دنیا بھر میں رقم بھجوائیں

Demand Draft(D.D) Telegraphic Transfer(T.T)

For Education

For Immigration

For Medical

For Personal Use

Receive Money from all over the World دنیا بھر سے رقم منگوائیں

Exchange of foreign Currency فارن کرنسی ایکسچینج

MoneyGram International Money Transfer | INSTANT CASH GLOBAL MONEY TRANSFER | Speed Remit MONEY TRANSFER | CHOICE MONEY TRANSFER

Head Oddice: S-22 & M-5, Bussiness Arcade plot no.24/A, Block 6 PECHS, Shahra-e-Faisal, Karachi, Pakistan. phone: +92-21-4326522-3,31-32

Rabwah Branch

Shop No. 7/14, Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah. Ph: 047-6213385, 6213386 Fax: 047-6213384
Toll Free: 0800-13541 Web: www.wallstreet.com.pk

HAROON S

"ISLAMABAD"

Shop No 8, Block-A, Super Market.2873874
Shop No 1, Select Centre F-11, Markaz Ph 2107789
Shop No 16, Block 12/D, Jinnah Super Ph 2650266

"RAWALPINDI"

Shop No, 368/11, Bank Road Saddar Ph 5120055

"LAHORE"

Shop No 26,27,28, Qaddafi Stadium Ph 5715591

HAROON S

یہ مسکین لوگ ہیں، یہاں کوئی ہسپتال نہیں، میں ان لوگوں کی خاطر ہر طرح کی دوائیں منگوا کر رکھا کرتا ہوں۔ (حضرت مسیح موعود)

احمدی ڈاکٹرز کی عمومی اور قدرتی آفات کے موقع پر خصوصی طبی خدمات

مجلس اطباء وڈاکٹران جماعت احمدیہ، احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کی دنیا بھر میں خدمت خلق

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب۔ جنرل سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان

سیدنا حضرت مسیح موعود ایک ماہر طبیب بھی تھے اور آپ کے در سے مریض جہاں روحانی شفاء حاصل کرتے وہاں جسمانی شفاء بھی نصیب ہوتی۔ اس عظیم مقصد کو حاصل کرنے کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف اقدامات اٹھائے جاتے رہے۔

احمدی ڈاکٹرز ہمیشہ اپنے اپنے دائرہ کار میں خدمت خلق کرتے رہتے ہیں۔ اس مضمون میں جماعتی تنظیم کے تحت سرگرمیوں کا مختصر ذکر کیا جا رہا ہے۔

''الحکم'' مورخہ 6/اپریل 1908ء کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ایک ڈسپنسری مدرسہ تعلیم الاسلام کے ابتدائی وقت سے ہی قائم تھی پھر سکول کی ڈسپنسری رہنے کی بجائے اسے صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری میں تبدیل کر دیا گیا۔ جہاں سے مدرسہ کے بیمار طلباء اور صدر انجمن احمدیہ کے ملازمین کو علاج میسر کیا جاتا تھا لیکن یہ بالکل ابتدائی صورت میں تھا جہاں اوزار اور دیگر ضروری سامان آپریشن کے لیے بھی مہیا نہیں تھا۔ انڈور (Indoor) مریضان کے رکھنے کے لیے کوئی جگہ نہ تھی۔ متعدی بیماروں کی علیحدگی کے لیے بھی کوئی جگہ نہ تھی۔ ڈسپنسری کا کمرہ تنگ تھا جس میں شفاء خانہ کا سامان نہ تو آسائش سے رکھا جا سکتا تھا اور نہ ہی مریض رکھنے کی جگہ کافی تھی۔

''بیت مبارک'' قادیان میں 22 مارچ 1908ء کو ڈاکٹروں اور طبیبوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس طرح مجلس اطباء و ڈاکٹران جماعت احمدیہ تشکیل پائی۔ اس پہلے اجلاس میں درج ذیل ڈاکٹرز اور اطباء نے شرکت فرمائی۔

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ جناب ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب۔ جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب۔ جناب ڈاکٹر فیض قادر صاحب وٹرنری اسسٹنٹ۔ جناب حکیم محمد حسین صاحب قریشی، جناب حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ، حکیم محمد حسین صاحب بلب گڑھ۔

اس مجلس کے پریذیڈنٹ حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور سیکرٹری جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب قرار پائے۔

اس اجلاس میں کئی فیصلے ہوئے جن میں سے بعض اہم ترین فیصلہ جات یہ تھے کہ

(2) سردست موجود ڈسپنسری کو تدریجاً خوب ترقی دی جاوے۔ انڈور مریضوں کے علیحدہ کمرے اور آپریشن روم وغیرہ کی ضرور ایزادی کی جائے۔

(3) چونکہ ہسپتال کی ضرورت ہے اور روپیہ کی ظاہراً کوئی صورت نظر نہیں آتی ......اس لیے تجویز ہوئی کہ شیخ رحمت اللہ صاحب کی خدمت میں ایک درخواست دی جائے کہ جو مکان رہائشی انہوں نے قادیان میں اپنی زمین میں بنانا ہے وہ ابھی بنا دیویں اور جب تک ہسپتال کمیٹی کا طیار نہ ہو، کرایہ لے کر وہ مکان دے دیویں تاکہ اس کار خیر میں لگایا جاوے۔

یہ بھی طے پایا کہ ہر ایک ڈاکٹر و طبیب اس سلسلہ کا پہلی تاریخ ہر ماہ کی آمدنی جو پرائیویٹ پریکٹس سے ہو صدر انجمن احمدیہ ڈسپنسری قادیان کی امداد کے لیے دیا کرے۔

(4) چونکہ صدر انجمن احمدیہ کی ڈسپنسری کی علیحدہ مد شروع سال سے مقرر کی گئی ہے اور شفاخانہ کی مد میں کوئی روپیہ نہیں اور کافی روپیہ نہ ہونے کے سبب سے اس سال اوزاروں کا انڈنٹ جو کمیٹی میں پیش کیا گیا تھا، منظور نہیں ہوسکا اور چونکہ شروع جنوری سے پہلی تاریخ ہر ماہ کی فیس ڈاکٹر اور طبیب احباب سے وصول نہیں ہوسکی اس لیے کچھ روپیہ موجودہ اخراجات کے لیے بطور عطیہ کے سب اطباء وڈاکٹران جماعت احمدیہ عطا فرماویں۔

اس کارروائی میں بڑی تڑپ کے ساتھ اس امر کا اظہار کیا گیا تھا کہ ''دیگر مذاہب کے لوگ مثلاً عیسائی دور دراز ملکوں میں تالیف قلوب کے لیے ڈسپنسریاں اور بڑے بڑے شفاء خانے بناتے ہیں تو کیا ہمارا فرض نہیں کہ اس سلسلہ حقہ کی اشاعت کے لیے اگر سردست شہر بشہر نہیں تو کم از کم حضرت مسیح موعود کے رہائشی مقام یعنی قادیان میں ایک بڑا ہسپتال بناویں۔

سیدنا حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب اگرچہ اس جلسہ میں موجود نہ تھے مگر جلسہ کے بعد اس روز جب ان کو روئداد جلسہ دکھائی گئی تو انہوں نے پورے طور پر اس سے اتفاق رائے ظاہر کیا اور مبلغ بیس روپیہ بطور عطیہ کے دینے کا وعدہ فرمایا اس کے علاوہ انہوں نے فرمایا کہ ہم شفاخانہ کی عمارت کو ایک دوا اور احباب کو شریک کر کے اپنی گرہ سے بنوا دینے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

ابتدائی طور پر کئی حضرات نے چندہ دینے کا وعدہ کیا۔ مبلغ اکاسی روپے وصول ہوئے۔

(تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو''الحکم'' مورخہ 6/اپریل 1908ء صفحہ 7)

یہ تاریخی اعتبار سے پہلی تنظیم تھی جو طب سے وابستہ احمدی افراد کی قائم ہوئی اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت اپنی طبی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر کرتی چلی گئی۔

مختلف ممالک میں ایسوسی ایشنز کا قیام

اس ابتدائی تنظیم کے بعد 1970ء میں ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا قیام کیا گیا۔ اس ایسوسی ایشن کے کئی اجلاسات میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث بھی تشریف لاتے رہے۔ اس طرح کا ایک اجلاس 29/اگست 1979ء کو بھی منعقد ہوا۔ اس ایسوسی ایشن کا مقصد یہ تھا کہ طبی خدمات کو منظّم طور پر ادا کیا جا سکے۔

مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ میں ڈاکٹرز بھجوانے کے سلسلہ میں اس ایسوسی ایشن نے اہم کردار ادا کیا۔

بعد کو ناگزیر وجوہات کی بناء پر ایسوسی ایشن فعال نہ رہ سکی اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہدایت پر مختلف ممالک مثلاً امریکا، یوکے، ماریشس وغیرہ میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا قیام ہوا۔ پاکستان میں 1989ء میں اس کا قیام ہوا۔ ایسوسی ایشن کا زیادہ تر کام میڈیکل کیمپس تک محدود رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ 2000ء کے موقع پر احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن یوکے، امریکہ اور ماریشس کی طبی خدمات کا ذکر فرمایا۔ اس ضمن میں خاص طور پر یوکے، کے مکرم ڈاکٹر شاہنواز، امریکہ کے ڈاکٹر عبد الحکیم ناصر صاحب اور ماریشس کے ڈاکٹر بشیر جواہر اور ڈاکٹر طاہر جواہر صاحب کا ذکر فرمایا۔

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان کا احیاءنو

2005ء کے زلزلہ آزاد کشمیر نے علاقہ میں بڑی تباہی پھیلائی جس کے بعد احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان کو فعال اور متحرک کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی اور اس کی تنظیم نو کی گئی اور منظّم اور مربوط شکل میں تنظیمی خدمات بجالانے کے ساتھ ساتھ دیگر تنظیموں مثلاً انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، ہیومینیٹی فرسٹ کے ساتھ مل کر خدمت خلق کا کام شروع ہوا۔

2007ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اس کے جنرل سیکرٹری کا تقرر کر کے سیکرٹریٹ کا قیام کیا گیا۔ رجسٹریشن اور ضلع وار تنظیم کے ساتھ ساتھ پہلا کنونشن 18/اپریل 2008ء کو بلوایا گیا اور پھر اس کے بعد مسلسل ہر سال کنونشن ہور ہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 29/اگست 1979ء کے اجلاس میں رب زدنی علما کے حوالے سے مختلف میڈیکل ریسرچز کا ذکر فرماتے ہوئے احمدی ڈاکٹرز کو ترغیب دلائی تھی کہ وہ ان سے باخبر رہیں اور اپنی خصوصی ٹریننگ اور تعلیم کو کام میں لاتے ہوئے ان نئی ریسرچز کے اوپر اپنے تجربات بھی کرتے رہیں تاکہ صحیح صورتحال سامنے آجائے۔ (الفضل 4 ستمبر 1979ء) اس کی تعمیل میں ان کنونشن میں اعلیٰ درجہ کے تعلیمی سیشن ہوتے ہیں۔ جن میں احمدی ڈاکٹرز تجربات کی روشنی میں تحقیقات پیش کرتے ہیں۔ جن سے ممبران کی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے اور اس طرح دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے ان سے استفادہ کرنے کا موقع میسر آجاتا ہے۔ اسی طرح مرکزی تنظیم اور مقامی چیپٹرز خصوصاً ربوہ چیپٹر کے زیر انتظام وقتاً فوقتاً معلوماتی لیکچرز کا اہتمام ہوتا ہے جس کے ذریعہ خدمت خلق کے اہم فریضہ میں مدد ملتی ہے۔

مخصوص ملکی حالات کے پیش نظر ممبران کو ہدایت کی جاتی ہے کہ مقامی ذیلی تنظیموں اور جماعتوں کے زیر اہتمام منعقد کیے جانے والی طبی خدمات کے پروگرامز میں بھی بھرپور شرکت کریں۔

ہم دل کی گہرائیوں سے اپنے نہایت ہی پیارے امام کی صحت وسلامتی ودرازئ عمر کے لئے دعاگو ہیں

☆ تصور اقبال ورک امیر ضلع وارا کین عاملہ ضلع وصدران جماعت ہائے احمدیہ ضلع وارا کین جماعت ہائے احمدیہ ضلع خوشاب ☆ محمد اقبال مجوکہ صدر و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ جوہر آباد (خوشاب) ☆ ڈاکٹر قاسم محمد ناصر ملک سیکرٹری دعوۃ الی اللہ خوشاب شہر ☆ عطیہ الحمید صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ خوشاب شہر ☆ ثمرہ فرید صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ جوہر آباد خوشاب ☆ ڈاکٹر شفقت رحمان ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس رحمان کلینک ۔ طارق آباد ۔ لالیاں ☆ ڈاکٹر حافظ محمد حیات ملک ایم ۔ بی ۔ بی ۔ ایس ۔ یاسر کلینک ۔ بنگلہ روڈ ۔ لالیاں ☆ صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ ۔ چنیوٹ ☆ چوہدری مبارک احمد ابن مولوی غلام احمد (محلّہ حسین پورہ) سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حافظ آباد شہر ☆ چوہدری محمد نصر اللہ خاں بھلی ایڈووکیٹ ابن مکرم چوہدری پیر احمد بھلی و بیگم سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا ☆ مستنصر مظفر باجوہ ایڈووکیٹ ابن مظفر احمد باجوہ و بیگم و اہل خانہ لاہور روڈ سرگودھا ☆ عدنان اسلام خان ایڈووکیٹ ابن خان وقار احمد خان ایڈووکیٹ والدین و اہل خانہ بلاک 9 ۔ سرگودھا ☆ امیر ضلع و اراکین عاملہ ضلع وارا کین جماعت ہائے احمدیہ ضلع وصدران جماعت ہائے احمدیہ ضلع و امیر مقامی و اراکین عاملہ شہر و ارا اراکین جماعت احمدیہ شہر وصدران حلقہ جات شہر سیالکوٹ ☆ عبدالحمید گوندل ناظم ضلع و مجلس عاملہ ضلع و زعماء انصار اللہ ضلع سیالکوٹ ☆ قائد مجلس و مجلس عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ شہر ☆ زعیم اعلیٰ و اراکین عاملہ و اراکین مجلس انصار اللہ سیالکوٹ شہر ☆ امیر حلقہ و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ حلقہ چونڈہ (سیالکوٹ) صدر و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ چونڈہ سیالکوٹ ☆ قائد مجلس و مجلس عاملہ اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ ۔ چونڈہ ضلع سیالکوٹ ☆ صدر و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ اُورا ضلع سیالکوٹ زعیم و اراکین مجلس انصار اللہ اُورا ضلع سیالکوٹ صدر و اراکین مجلس لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ اُورا (سیالکوٹ) قائد و اراکین خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ اُورا (سیالکوٹ) ☆ شمشاد احمد بھٹی، جمشید احمد بھٹی، وسیم احمد بھٹی جماعت احمدیہ اُورا سیالکوٹ: 052-4595417 ☆ صدر و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ پنڈی بھاگو (سیالکوٹ) ☆ زعیم مجلس و اراکین عاملہ و اراکین مجلس انصار اللہ پنڈی بھاگو (سیالکوٹ) ☆ صدر لجنہ اماء اللہ و اراکین عاملہ و ارکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ پنڈی بھاگو (سیالکوٹ) ☆ قائد مجلس و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ پنڈی بھاگو (سیالکوٹ) ☆ صدر لجنہ ضلع و اراکین عاملہ ضلع و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ ضلع نارووال ۔ صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ نارووال شہر ☆ محمد رشید احمد ۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ ضلع نارووال، امیر جماعت احمدیہ و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر ☆ صدر و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ امیر پارک گوجرانوالہ ☆ امیر حلقہ و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ زعیم و اراکین مجلس انصار اللہ، صدر لجنہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ، قائد و اراکین مجلس خدام الاحمدیہ ترگڑی (گوجرانوالہ) ☆ ڈاکٹر سجاد احمد قائد علاقہ و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ علاقہ و قائد مجالس علاقہ سرگودھا ☆ قائد مجلس و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ قیادت الشّمس سرگودھا شہر ☆ سعید احمد قائد مجلس و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ ☆ زاہد محمود بھٹی قائد ضلع و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا ☆ سید زبیر جنود قائد و اراکین عاملہ خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ ۔ قیادت النور سرگودھا ☆ ملک مبشر منظور ناظم ضلع و اراکین عاملہ ضلع و اراکین مجالس انصار اللہ ضلع شیخوپورہ ☆ نسیم منور ۔ صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ ☆ ڈاکٹر جاوید اسلم بھٹی ۔ بھٹی میڈیکل سٹور حافظ آباد ☆ طیب کریم ۔ طیب جیولرز مین بازار حافظ آباد ☆ رانا سعید خالد ۔ رانا فوٹو سٹوڈیو حافظ آباد ☆ ڈاکٹر محمد ایوب زعیم اعلیٰ و اراکین عاملہ و زعماء حلقہ جات مجلس انصار اللہ گرین ٹاؤن ۔ لاہور ☆ صدر و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ حلقہ جوہر ٹاؤن لاہور ☆ ذوالفقار احمد چیمہ خادم بیت الذکر احمدیہ بدوملہی ☆ میاں عمر احمد ابن حکیم مقبول احمد سابق صدر جماعت مقبول دواخانہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ و بیگم و بچگان و اہل خانہ نصیر آباد حلقہ رحمٰن ربوہ ضلع چنیوٹ ☆ ملک مقبول احمد، مقبول جنرل سٹور مین بازار بدوملہی ☆ میاں غلام رحمٰن صدر و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ میرک ضلع اوکاڑہ ☆ میاں غلام مصطفیٰ زعیم و اراکین عاملہ و اراکین انصار اللہ میرک ضلع اوکاڑہ ☆ نصرت منان صدر لجنہ و اراکین عاملہ لجنہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ میرک ضلع اوکاڑہ ☆ حماد احمد صابر قائد و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ میرک اوکاڑہ ☆ صدر و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ چیچہ وطنی ضلع ساہیوال ☆ شاہدہ وحید صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ 52/2L ضلع اوکاڑہ ☆ یاسمین نوید صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کوٹ رسول پور فاضل ضلع اوکاڑہ ☆ طاہرہ جبین سیکرٹری محاسبہ مجلس لجنہ اماء اللہ ضلع اوکاڑہ ☆ چوہدری ندیم احمد بھائی جی کیمیکل سٹور بہاولپور ☆ رانا محمد نواز صدر و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ چک 166 مراد ☆ چوہدری محمود احمد وڑائچ مربی ضلع و بیگم و بچگان و اہل خانہ چک 9/FW ضلع بہاولنگر 0333-6139963 ☆ شیخ نعیم احمد، شیخ سلیم احمد، شیخ محمود احمد، شیخ ادریس احمد ابن شیخ محمد صدیق سابق سیکرٹری مال جاوید کریانہ سٹور قبولہ ضلع پاکپتن حال شیخ مارکیٹ دارالعلوم وسطی ۔ ربوہ ☆ چوہدری محمد اقبال سابق قائد و بیگم و بچگان و اہل خانہ ابن چوہدری حبیب اللہ سابق قائد و بیگم و بچگان و اہل خانہ کتاباں دی ہٹی قبولہ ضلع پاکپتن حال دارالعلوم وسطی ربوہ ☆ ڈاکٹر ارشاد باری سابق قائد و بیگم و بچگان و اہل خانہ ابن ڈاکٹر اسلام باری سابق صدر و بیگم و بچگان و اہل خانہ ظفر میڈیکل سٹور قبولہ ضلع پاکپتن ☆ طاہر محمود ابن ڈاکٹر نصیر احمد و بیگم و بچگان و اہل خانہ قبولہ ضلع پاکپتن ☆ حکیم رحمت اللہ رفیق حضرت مسیح موعود دارالرحمت قادیان و دارالرحمت غربی غلہ منڈی ربوہ ☆ حکیم شہاب الدین رفیق حضرت مسیح موعود رتنے والا نزد کھریپڑ ضلع قصور ☆ مولوی محمد صالح مربی سلسلہ سندھ (دارالرحمت قادیان) قبولہ ضلع پاکپتن ☆ شریفہ قدسیہ بنت حکیم رحمت اللہ (رفیق حضرت مسیح موعود) اہلیہ مولوی حکیم محمد صالح مربی سلسلہ سندھ سابق انچارج خلافت لائبریری قادیان ☆ محمد احمد مظفر علوی ۔ سابق قائد علوی بک ڈپو قبولہ ضلع پاکپتن ☆ محمد احمد مظفر علوی ۔ علوی میڈیکل سنٹر شیر ربانی ٹاؤن اوکاڑہ ☆ محمد احمد مظفر علوی سابق صدر سابق زعیم قائد سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک 52/2L ضلع اوکاڑہ ☆ عذرا پروین سابق صدر لجنہ اماء اللہ چک 52/2.L ضلع اوکاڑہ اہلیہ محمد احمد مظفر علوی چک 53/2.L ضلع اوکاڑہ حال نصیر آباد حلقہ غالب ربوہ ☆ فریحہ احسن اہلیہ محمد احسن علوی ☆ محمد غیور احمد علوی ☆ محمد صہیب احمد علوی وقف نو ☆ محمد نوید الظفر احمد علوی ابن محمد احمد مظفر علوی نصیر آباد حلقہ غالب بالمقابل بہشتی مقبرہ ربوہ ☆ مسرت بیگم صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ عارف والا قبولہ ضلع پاکپتن ☆ شیخ منور احمد ورائٹی سنٹر ریل بازار بہاولنگر ☆ شیخ فیاض احمد گفٹ سنٹر تحصیل بازار بہاولنگر ☆ نذیر احمد سانول معلم و بیگم و بچگان اہل خانہ چوڑھٹہ ضلع خانیوال 03067988368 ☆ صدر و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ حلقہ کیولری گراؤنڈ لاہور کینٹ ☆ جمیل احمد طاہر معلم و بیگم و بچگان و اہل خانہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ ☆ مبشر احمد بھٹی انسپکٹر مال دارالعلوم شرقی نور ربوہ و بیگم و بچگان و اہل خانہ ☆ قائد ضلع و اراکین عاملہ ضلع و قائدین مجلس و اراکین خدام الاحمدیہ و اراکین اطفال الاحمدیہ ضلع ملتان ☆ شمس الاسلام، قمر السلام، اختر السلام، ظفر السلام، ثاقب اختر، جنید اختر و بیگم و بچگان و اہل خانہ گلگشت کالونی ۔ ملتان ☆ رانا محمد انور زعیم و اراکین عاملہ و اراکین انصار اللہ چک 168 مراد ۔ ☆ مبارکہ طارق صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ ناصرت الاحمدیہ چک 168 مراد ☆ رانا فضل احمد قائد و اراکین عاملہ و اراکین خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ چک 168 مراد ☆ رانا اظہر محمود سیکرٹری تحریک جدید جماعت احمدیہ چک 168 مراد ۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و تندرستی، تعلیم اور بھائی مظفر احمد کے جرمنی جانے میں کامیابی کے لئے درخواست دعا ☆ رانا شاہد محمود ابن رانا نصیر احمد چک 168 مراد ☆ مبارک احمد فوجی سڑوعہ صدر جماعت احمدیہ و اراکین عاملہ و اراکین جماعت احمدیہ حمید ٹاؤن 169 مراد ☆ فوجی مبارک احمد سڑوعہ زعیم و اراکین عاملہ و اراکین انصار اللہ حمید ٹاؤن 169 مراد ☆ امتہ الجمیل صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ حمید ٹاؤن 169 مراد ☆ فاران احمد، عالیان احمد ابن امان اللہ بلوچ (ابن حافظ عبدالخالق معلم بستی سہرانی ضلع ڈیرہ غازی خاں 327/HR مروٹ) ☆ فراز احمد، جاذب احمد ابن شہزاد احمد سلیم ابن محمد سلیم چوہدری چک 327/HR مروٹ ☆ امتہ القیوم ظفر (اہلیہ چوہدری محمد ظفر اللہ) 327/HR مروٹ اپنی بیٹی عاصمہ ظفر مرحومہ کو خدا تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے ۔ آمین ☆ دانیال احمد ابن شہزاد احمد بشیر چک 327/HR مروٹ ☆ عبدالرحمٰن ابن فتح دین چک 327/HR مروٹ ☆ عفان احمد مبارک وقف نو ابن چوہدری مبارک احمد صاحب ابن چوہدری بشیر احمد 327/HR مروٹ دعا کی درخواست ہے کہ سالانہ امتحان اور دین و دنیا کی حسنات اور خادم دین بناوے ۔ آمین ☆ شیخ ودود احمد (ابن شیخ حفیظ احمد کریم نگر فیصل آباد) معلم مسعود طاہر علوی ایم ۔ ٹی ۔ اے احمدیہ ہال کوٹ رسول پور فاضل ضلع اوکاڑہ ☆ چوہدری شاہد احمد ابن چوہدری ظفر اقبال) صدر جماعت احمدیہ چک 52/2L ضلع اوکاڑہ ☆ صدر لجنہ ضلع و اراکین عاملہ ضلع وصدران لجنہ اماء اللہ ضلع و اراکین لجنہ اماء اللہ ضلع و اراکین ناصرات الاحمدیہ ضلع لودھراں ☆ صدر لجنہ و اراکین عاملہ و اراکین لجنہ اماء اللہ و اراکین ناصرات الاحمدیہ لودھراں شہر ☆ محمد احمد شاہد انسپکٹر مال آمد کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ فیکٹری ایریا نصرت آباد ربوہ ☆ تحسین احمد ابن یاسمین احمد طاہر رند بلوچ و بیگم و بچگان بستی رنداں خادم بیت الصلوٰۃ ڈیرہ غازی خان ☆ کرامت احمد حجانہ و بیگم و عطاء المجیب طاہر و طوبیٰ احمد و فریحہ احمد ڈیرہ غازی خان ☆ محمد سلیم رند بلوچ ناظم مال خدام الاحمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان ☆ چوہدری نوید احمد ابن چوہدری محمد عطاء اللہ زرگر گلی پنسار والی اندرون کچہری بازار خانیوال

چنانچہ مجالس خدام الاحمدیہ، مجالس انصار اللہ اور جماعتی طور پر منعقد کیے جانے والے کیمپس میں احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے ممبران بھرپور طریق پر شرکت کرکے انہیں کامیاب بناتے ہیں۔

جماعتی ادارہ جات میں خدمات

نور ہسپتال قادیان

جماعت اپنے ابتدائی ایام سے ہی خدمت کے میدان میں اپنی کم تعداد کے باوجود نمایاں حصہ لیتی رہی۔ قادیان کے ''نور ہسپتال'' کی بنیاد حضرت میر ناصر نواب صاحب کی کوشش سے 21 جون 1917ء کو رکھی گئی۔ ابتداءً ہسپتال میں کوئی سند یافتہ ڈاکٹر نہیں تھا اس لیے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خصوصی ارشاد پر حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب ریاست پٹیالہ سے بلوائے گئے اور 2فروری 1919ء کو ان کا تقرر عمل میں آیا۔ آپ کے دور میں ہی زنانہ وارڈ قائم ہوا۔ آپریشن روم میں ترقی ہوئی۔ 1930ء میں اسے سیکنڈ گریڈ ہسپتال کی حیثیت حاصل ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد پنجم صفحہ 220)

اس ہسپتال کو انگریزی وضع پر بنایا گیا تھا۔ تقسیم ہند 1947ء کے بعد جب یہ ہسپتال تحویل میں لے لیا گیا تو احمدیہ شفاخانہ کے نام سے ایک چھوٹی سی ڈسپنسری نے کام شروع کیا۔ جہاں احمدی ڈاکٹرز یکے بعد دیگرے خدمات بجالاتے رہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خصوصی شفقت کے نتیجہ میں ایک وسیع اور نئے احمدیہ ہسپتال کا سنگ بنیاد 8 نومبر 1998ء کو رکھا گیا۔ 2006ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا افتتاح فرمایا۔ یہ ہسپتال ''نور ہسپتال'' کے نام سے کام کر رہا ہے اور احمدی ڈاکٹرز اپنی خدمات بجالا رہے ہیں۔

فضل عمر ہسپتال ربوہ

ربوہ میں نور ہسپتال 1958ء تک کام کرتا رہا اس کے بعد صدر انجمن احمدیہ نے فضل عمر ہسپتال کے نام سے ہسپتال بنالیا جو 1958ء سے ربوہ اور اس کے اردگرد کی دکھی مخلوق کو طبی سہولتیں میسر کر رہا ہے۔ اس ہسپتال کا ساڑھے تین سو طبی اور ٹیکنیکل عملہ احمدی احباب پر مشتمل ہے۔ سال 10-2009ء میں اس ہسپتال سے دولاکھ ستر ہزار آؤٹ ڈور مریضوں اور بارہ ہزار انڈور مریضوں نے استفادہ کیا۔ فی الوقت 200 سے زائد بیڈز کے اس ہسپتال میں درج ذیل شعبے دن رات خدمت خلق میں مصروف ہیں۔

آؤٹ ڈور، انڈور، ایمرجنسی، آئی سی یو، میڈیکل ڈیپارٹمنٹ، سرجیکل ڈیپارٹمنٹ، شعبہ امراض نسواں و زچہ بچہ، ڈینٹل سرجری، امراض بچگان، امراض چشم، ناک کان گلا، ریڈیالوجی، انستھیزیا، لیبارٹری وغیرہ۔

نصف صدی سے زائد عرصہ سے احمدی ڈاکٹرز مسلسل اعلیٰ درجہ کی سہولتیں فراہم کر رہے ہیں جن سے بلامبالغہ لاکھوں افراد نے فائدہ اُٹھایا۔ اس وقت 40 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جن میں سے 20 سپیشلسٹ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فضل عمر ہسپتال کے ضمن میں فرمایا ''خدا تعالیٰ کے فضل سے ڈاکٹر صاحبان بھی بہت ہی تعاون سے کام کر رہے ہیں اور بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں''۔

مجلس نصرت جہاں میں خدمات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1970ء میں مجلس نصرت جہاں کا قیام فرمایا۔ حضور نے اس سکیم کا اعلان سب سے پہلے 24 مئی 1970ء کو بیت الفضل لندن میں فرمایا اور ایک لاکھ پاؤنڈ کی رقم کا جماعت سے مطالبہ فرمایا۔ اس رقم سے افریقہ میں سکولوں اور ہسپتالوں کا ایک جال بچھانا مقصود تھا چنانچہ حضور نے مالی تحریک کے ساتھ واقفین ڈاکٹرز اور ٹیچرز کو آواز دی جو وہاں بےلوث خدمات کریں۔ احمدی ڈاکٹرز نے اس تحریک پر والہانہ لبیک کہا۔

(خطبات ناصر جلد 3 صفحہ 171-173)

(اس سلسلہ میں الگ مضمون شامل اشاعت ہے)

1970ء میں ورلڈ احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔ علاوہ دیگر ذمہ داریوں کے مجلس نصرت جہاں کے لیے (میڈیکل و ڈینٹل) ڈاکٹرز کی فراہمی اس کی اہم ذمہ داری ٹھہری۔ چنانچہ افریقہ کی دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے اس ایسوسی ایشن نے بارہا تحریک کی۔ اب تک مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ میں متعدد طبی ادارے کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں میں اب تک اڑھائی صد کے قریب ڈاکٹرز نے خدمات بجالاتے ہوئے ہزارہا مریضوں کا علاج کیا ان میں اکثریت پاکستانی ڈاکٹرز کی تھی۔ جبکہ دیگر قومیتوں میں غانا، سیرالیون، نائیجیریا، ماریشس، انگلستان، بنگلہ دیش، انڈیا سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹرز شامل ہیں۔ ایک لیڈی ڈاکٹر محترمہ خالدہ ہاشمی صاحبہ نے غانا میں خدمت کے دوران حادثہ میں وفات پائی اور احمدیہ ہسپتال ٹیچی مان کے احاطہ میں دفن ہیں۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ

اس کا آغاز ستمبر 2007ء کو ہوا۔ جو نہ صرف ربوہ کے ماحول میں بلکہ ملک بھر میں امراض قلب کا ایک معروف اور State of Art ادارہ ہے۔ جہاں معمول کی سہولتوں کے ساتھ ساتھ انجیو پلاسٹی اور بائی پاس کی اعلیٰ سہولتیں میسر ہیں۔ یہاں پر 20 ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں جن میں سے 5 سپیشلسٹ ڈاکٹرز ہیں۔ یہاں پر سینٹرل چیسٹ سینٹر، سی سی یو، آئی سی یو، کیتھ لیب، لیبارٹری، ہارٹ سرجری، ریڈیالوجی وغیرہ کے بہترین شعبے خدمت میں مصروف ہیں۔ گزشتہ سال اندازاً 54 ہزار مریضوں نے استفادہ کیا۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا ذکر فرمایا ہے۔ جلسہ سالانہ انگلستان 2009ء پر فرمایا کہ ''خدا کے فضل سے انہوں نے گزشتہ اٹھارہ ماہ میں 65 ہزار مریضوں کا علاج کیا ہے۔ سٹاف کو رات کے دو دو بجے تک کام کرنا پڑتا ہے''۔ (الفضل انٹرنیشنل 28 اگست 2009ء)

المہدی ہسپتال مٹھی تھرپارکر

مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کی مناسبت سے شکرانے کے طور پر مٹھی ضلع تھرپارکر میں ایک ہسپتال بنانے کا اعلان کیا۔ ہسپتال کا سنگ بنیاد 8 جولائی 1993ء کو رکھا گیا اور بعد از تکمیل 17 مارچ 1995ء کو انجمن احمدیہ وقف جدید کے سپرد کر دیا گیا۔ اس ہسپتال کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ''المہدی ہسپتال'' عطا فرمایا تھا۔

احمدی ڈاکٹرز نہ صرف اس انتہائی پسماندہ اور دور افتادہ علاقہ میں تعمیر ہونے والے اس ہسپتال میں نمایاں خدمات کی توفیق پا رہے ہیں۔

اس ہسپتال سے گردونواح کے بےشمار خواتین، بچے اور بوڑھے استفادہ کر رہے ہیں۔

وقف عارضی

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ، برطانیہ اور پاکستان کے ممبران ہر دو مرکزی اداروں میں وقتاً فوقتاً تشریف لاکر اپنی خدمات پیش کرتے ہیں اور اس طرح مریضوں کو اپنے تجربہ سے مستفیض کرتے ہیں۔ ان میں سے بعض باقاعدگی سے ماہوار یا پندرہ روز بعد رضاکارانہ طور پر خدمات سرانجام دیتے ہیں۔

آلات کی فراہمی

احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن اور امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے وقتاً فوقتاً آلات کی فراہمی میں بھی معاونت حاصل رہتی ہے اس طرح مرض کی تشخیص اور علاج میں سہولت ہو جاتی ہے۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے ذریعہ خدمات

پاکستان میں ہیومینیٹی فرسٹ کے پیٹرن احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر رہی ہیں لہٰذا یہاں پر ایسوسی ایشن کی بہت سی خدمات مشترکہ مساعی کے نتیجہ میں ہوتی ہیں جو مختلف نوع پر مشتمل ہوتی ہیں جن میں میڈیکل کیمپ شامل ہیں۔ جہاں پر ڈاکٹرز اور دیگر طبی عملہ مصیبت زدہ مخلوق کے لیے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی عالمی خدمات کے بارہ میں الگ مضمون شامل اشاعت ہے۔

انفلوئنزا کی وبا میں خدمات

1918ء میں ہندوستان میں انفلوئنزا کی خوفناک وبا پھیل گئی۔ جس میں کئی افراد لقمۂ اجل بن گئے۔ اس موقع پر بھی سیدنا حضرت مصلح موعود کے زیر ہدایت احمدی ڈاکٹرز نے ہزارہا افراد کی خدمت کی۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود اپنی تقریر سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ 1954ء میں فرماتے ہیں:۔

''پہلے بھی لوگوں کی مصیبت کے وقت ہم کام کرتے رہے ہیں مگر مخالف یہی کہتا چلا گیا کہ احمدی احمدی کا ہی کام کرتا ہے، کسی دوسرے کا نہیں کرتا۔ یہ بالکل جھوٹ تھا جو مخالف بولتا تھا۔ ہم خدمت خلق کا کام کرتے تھے مگر ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے، خدا کے لیے کیا ہے۔ ہمیں اس کے اظہار کی کیا ضرورت ہے۔ ...... جب ہم قادیان میں تھے تو اس وقت بھی ہم خدمت خلق کرتے تھے 1918ء میں جب انفلوئنزا پھیلا ہے تو مجھے خلیفہ ہوئے ابھی چار سال ہی ہوئے تھے اور جماعت بہت تھوڑی تھی مگر اس وقت ہم نے قادیان کے اردگرد سات سات میل کے حلقے میں ہر گھر تک اپنے آدمی بھیجے اور دوائیاں پہنچائیں اور تمام علاقہ کے لوگوں نے تسلیم کیا کہ اس موقع پر نہ گورنمنٹ نے ان کی خبر لی اور نہ ان کے ہم قوموں نے ان کی خدمت کی ہے۔ اگر خدمت کی ہے تو صرف جماعت احمدیہ نے۔ میں نے اس وقت طبیبوں کو بھی بلوایا اور ڈاکٹروں کو بھی بلوایا...... چنانچہ میں نے ڈاکٹروں اور حکیموں کو اردگرد کے دیہات میں بھجوادیا۔ ساتھ مدرسہ احمدیہ کے طالب علم کردیئے۔ وہ سات سات میل تک گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں آدمیوں کی جان بچ گئی''۔

(فرمودہ 5 نومبر 1954ء بحوالہ مشعل راہ جلد اول طبع دوم صفحہ 278,277)

سیلاب کے موقع پر خدمات

احمدی ڈاکٹرز نے سیلاب اور دیگر قدرتی آفات کے موقع پر بھی اپنی بھرپور طبی صلاحیتوں سے خلق خدا کو فائدہ پہنچانے کی کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی مثلاً 1954ء میں مشرقی پاکستان اور پنجاب میں خوفناک سیلاب آیا۔ اس موقع پر بھی احمدی

ڈاکٹروں نے اپنی خدمات کا سلسلہ ہمیشہ کی طرح جاری رکھا۔

مشرقی پاکستان میں بھی برہمن بڑیہ میں ایک موبائل شفاخانہ بھی قائم کیا گیا جو ایک ڈاکٹر کی سرپرستی میں کام کرتے ہوئے مختلف مواضعات کا دورہ کرتا تھا۔ مشرقی پنجاب بھارت میں بھی متواتر بارشوں اور سیلاب سے سخت تباہی آئی۔ یہاں قادیان کے احمدی ڈاکٹروں اور ڈسپنسروں نیز انچارج احمدیہ شفاخانہ اور ملک بشیر احمد صاحب ڈسپنسر نے نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔

میڈیکل کیمپس پراجیکٹ پاکستان

مرکزی مجلس شوریٰ پاکستان 1993ء میں یہ تجویز پیش ہوئی کہ پاکستان کے دورافتادہ علاقوں میں علاج معالجہ کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے افریقہ کی طرز پر ڈسپنسریاں قائم کی جائیں۔

اس پر مجلس شوریٰ نے رائے دی کہ اپنے وسائل کے اندر تمام ممکنہ صورتیں جو علاج معالجہ کے سلسلہ میں اختیار کی جاسکتی ہیں، ان کو سامنے لانا چاہئے۔ فی الوقت چونکہ پاکستان میں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن نیز مرکزی اور ضلعی انتظام کے تحت فری میڈیکل کیمپس لگائے جاتے ہیں اور مفت علاج کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں بڑے شہروں میں فری ڈسپنسریاں بھی قائم ہیں اس لئے یہ سفارش کی جاتی ہے کہ خدمت خلق کا جو کام طبی سہولیات کی فراہمی کی موجودہ صورتوں میں رائج ہے اس کو مزید وسعت دی جائے اور ضلعی اور مرکزی انتظام کے ماتحت وسائل اور ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ طبی امدادی کیمپ لگائے جائیں۔

حضور انور سے منظوری کے بعد اس ہدایت کی تعمیل میں پہلے سے زیادہ منظّم میڈیکل کیمپس جو خاص طور پر ذیلی تنظیموں کی طرف سے لگائے جاتے ہیں، ذیلی تنظیموں کے ممبران ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور اپنی گرانقدر خدمات سے عوام الناس کو فائدہ پہنچانے کی انتھک کوشش کرتے ہیں اور یہ سلسلہ تاحال ملکی دشواریوں اور امن وامان کی انتہائی تشویشناک صورتحال کے باوجود جاری ہے۔

بطور مثال چند کوائف درج ہیں۔

مجلس انصار اللہ کے تحت 1993ء سے 1997ء کا پنج سالہ گوشوارہ اس طرح ہے۔

سال	تعداد کیمپس	تعداد کل ڈاکٹرز	تعداد مریضان
1993ء	14	37	1491
1994ء	35	39	926
1995ء	179	247	18500
1996ء	424	539	38302
1997ء	272	319	23956

(تفصیل کیلئے ''تاریخ انصار اللہ'' جلد سوم صفحہ 508)

افریقہ میں میڈیکل کیمپس

مجلس نصرت جہاں کے باقاعدہ کلینکس کے علاوہ بھی احمدی ڈاکٹرز احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن پاکستان، جرمنی، انگلستان، امریکہ۔ ہیومینٹی فرسٹ اور نصرت جہاں کے تحت میڈیکل کیمپس لگا کر اپنی خدمات کو پھیلاتے رہے۔ مثلاً پاکستان کے مکرم میجر جنرل ڈاکٹر نسیم احمد صاحب نے غانا میں ذاتی خرچ پر آئی کلینک لگائے، برکینا فاسو میں مجلس نصرت جہاں کے تعاون سے ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب کراچی اور ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت ڈاکٹر محمود احمد عاطف صاحب نے آئی کیمپ لگائے۔

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کی تعمیر میں معاونت

ربوہ میں دل کے بیماروں کے لیے اعلیٰ درجہ کے ہسپتال کی تعمیر کے لیے احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امریکہ کے ممبران نے عطیہ جات دیئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 3 جون 2005ء کو تحریک فرمائی، اس تحریک پر دنیا بھر کے ڈاکٹروں اور پاکستان کے ڈاکٹروں نے جن میں واقفین زندگی بھی شامل ہیں لبیک کہا۔

سانحہ لاہور پر خدمت

28 مئی 2010ء کو سانحہ لاہور کے موقع پر مقامی ایسوسی ایشن نے زخمیوں کو خون فراہم کر کے، زخمیوں کی ہسپتال میں دیکھ بھال اور علاج، شہداء کی سردخانوں میں منتقلی کے لئے اَنتھک کوششیں کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان خدمات کو قبول فرمائے۔

کاٹن، لیڈیز اینڈ جینٹس سلک اور بیڈشیٹ کی اعلیٰ ورائٹی بارعایت خرید فرمائیں۔
محمود کلاتھ اینڈ برقعہ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: محمد مسعود احمد طارق: 047-6211452, 0345-7965783

EXIDE - FB-TOKYO - MILLT
OSAKA-VOLTA- PHOENIX-AGS
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کیساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر: حفیظ بیٹری سنٹر بالمقابل جنرل بس سٹینڈ سرگودھا روڈ چنیوٹ
طالب دعا: حفیظ احمد طاہر 0333-6710869 راشد محمود: 0300-7716284

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
میاں غلام مصطفیٰ جیولرز GM
میرک ضلع اوکاڑہ
044-2003444-2689125
0345-7513444 طالب دعا
0300-6950025 میاں غلام صابر

Love For All
Hatred for None
YOUSAF TRADERS
56D.Block,Okara
Distributers of Consumer Products
Talb-e- Duaa
SH. Mohammad Yousaf
SH. Danyal Ahmad Yousaf
Off:044-2512811 Fax:044-2512611 Mob:0300-4371997
Email:yousaftraders2009@hotmail.com

پاکستان الیکٹرونکس
ECO STAR کمپنی کی LCD/TV 19" 22" 24" 26" 32" 40" 42" 46" 55"
کمپنی ریٹ پر حاصل کریں۔
LG پلازما 70" کمپنی ریٹ پر دستیاب ہے۔ فریج فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویوان نیز گیزر اور انسٹنٹ گیزر، 6 لیٹر، 8 لیٹر اور 10 لیٹر میں نہایت ہی کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
طالب دعا: مقصود اے ساجد
26/2/C1 نزد غوثیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور
Tel: 042-35124127,042-35118557
Mob: 0321-4550127

مردانہ۔ زنانہ۔ بچگانہ شوز کی ورائٹی دستیاب ہے
فضل دین شوز سنٹر
ریل بازار اوکاڑہ

وزیرآباد کی بہترین
گلزار کنفکشنری اینڈ ڈرائی فروٹ
مین بازار۔ وزیرآباد: 055-6602649

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع ساہیوال کی طرف سے نیا سال مبارک ہو
قائد و ممبران عاملہ
مجلس خدام الاحمدیہ
ضلع ساہیوال

خدمت خلق کے عالمی ادارے اور شخصیات

بوائے سکاؤٹ تحریک کا بانی

بیڈن پاول آف گلویل

برطانوی سپاہی بوائے سکاؤٹ تحریک کا بانی بی پی کے نام سے معروف تھا۔ پاکستان و بھارت میں قیام کے دوران میں جاسوسی اور سکاؤٹنگ پر ایک کتاب لکھی۔ جنگ بوئر (1899ء) میں کرنل کمانڈر کی حیثیت سے نمایاں کام انجام دیا۔ بعدازاں میجر جنرل ہوا اور 1907ء میں لیفٹیننٹ جنرل کی حیثیت سے سبکدوش ہوا۔ بوائے سکاؤٹنگ 24 جنوری 1908ء کو پہلا سکاؤٹ گروپ منظم کیا اور ''گرل گائیڈ'' کی تحریک (1910ء) منظم کی۔ جلد ہی یہ تحریک برطانوی مقبوضات کے علاوہ جنوبی امریکہ اور یورپ کے ملکوں میں عام ہوگئی۔ 1920ء میں بمقام اولمپیا عالمی جمبوری ہوئی جس میں اسے چیف سکاؤٹ کا خطاب دیا گیا۔ کینیا میں انتقال تک تحریک کے لئے سرگرمی سے کام کرتا رہا۔

گمشدہ بچوں کی بازیابی کے لئے ماؤں کی تحریک

ارجنٹینا کا فوجی آمر جورجی رافیل وڈیلا ریڈونڈو 24 مارچ 1976ء کو ارجنٹینا کی صدر ایزابیل پیرون کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قابض ہوگیا تھا۔ جورجی رافیل نے اپنے پانچ سالہ بدترین دور حکومت میں بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے سیاسی راہنماؤں، کارکنوں ٹریڈ یونینوں کے راہنماؤں اور فوجی آمریت کے مخالفین پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑے۔ مخالفین کو قتل کرانا، انہیں ایذائیں دینا، عام شہریوں، عورتوں اور بچوں کا اغوا، اس کی حکومت کا چلن بن چکا تھا۔ حکومت سے دستبردار ہونے کے بعد اس آمر کے کارندوں نے 9 ہزار افراد کے اغواء کا اقرار کیا، لیکن گمشدہ افراد کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ گم شدہ افراد کی تعداد تیس ہزار کے قریب ہے جو آج تک لاپتا ہے۔ رافیل نے اپنے عقوبت خانوں میں قید حاملہ عورتوں سے پیدا ہونے والے بچے تک چھین لئے تھے۔ آج یہ بچے کہاں ہیں، زندہ بھی ہیں یا مرکھپ گئے یہ کوئی نہیں جانتا۔ ان گم شدہ بچوں کی بازیابی کے لئے ان کی مظلوم ماؤں نے اپنی آواز کو مؤثر بنانے کے لئے پہلی بار 30/اپریل 1977ء کو بیونس آئرس کے مشہور چوراہے ''پلازا ڈی مایو'' پر جمع ہوکر احتجاجی مظاہرہ کیا اور ''مدرز آف دی پلازا ڈی مایو'' کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی۔ پلازا ڈی مایو دراصل ہسپانوی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''مئی چوک'' ہے۔ اس تنظیم سے وابستہ مائیں اپنے سر پر سفید اسکارف باندھتی ہیں، جن پر ان کے گمشدہ بچوں کا نام کندہ ہوتا ہے۔ ان ماؤں نے اپنے ہاتھ میں ایک خالی کمبل تھاما ہوتا ہے، جو ان کمبلوں کی علامت ہے جن میں ان کے بچے سویا کرتے تھے۔ اس طرح بتایا جاتا ہے کہ بچے کے گم ہوجانے کے بعد سے یہ کمبل خالی پڑا ہے۔ طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ان ماؤں کا حوصلہ اور عزم آج بھی جوان ہے۔ تنظیم سے وابستہ مائیں ہر منگل کی دوپہر باقاعدگی کے ساتھ پلازا ڈی مایو پر جمع ہوتی ہیں اور آدھے گھنٹے تک پیدل مارچ کرتی ہیں۔ یہ عورتیں اس امید پر اب تک زندہ ہیں کہ ایک نہ ایک دن ان کے گمشدہ بچے (جواب جوان ہوچکے ہوں گے) دوبارہ ان سے آن ملیں گے۔

عطیہ خون کا عالمی دن

دنیا میں ہر سال 14 جون کو عطیہ خون کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔ اس کا مقصد صحت مند افراد کا تندرست خون محفوظ کرکے مستحق مریضوں میں اس کی منتقلی ہوتا ہے

ایڈز، ہیپا ٹائٹس اور دوسرے متعدی امراض سے متاثرہ افراد کے خون کی فراہمی صحت کے بجائے مہلک امراض کا سامان کرتی ہے۔ عالمی ادارۂ صحت کی کوشش ہے کہ اس سلسلے میں انسانی شعور صحت کو فروغ دیا جائے تاکہ خون فروخت کرنے والے پیشہ ور افراد کے خون کی خریداری کا سلسلہ رک جائے، کیونکہ ان کے خون مختلف امراض کے جراثیم سے آلودہ ہوتے ہیں۔ ادارے کی کوشش ہے کہ صحت مند لوگ بلا قیمت صاف اور محفوظ خون عطیہ کریں۔ تجربات سے ثابت ہوا ہے کہ رضا کارانہ خون دینے والوں کے خون صاف اور محفوظ ہوتے ہیں۔

اس سلسلے میں بہت کم ملکوں نے پیش رفت کی ہے چین کے بعد ملائشیا اور ہندوستان میں بھی محفوظ خون کے رضا کارانہ عطیات کی مہم تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ دنیا کے 124 ممالک میں سے 56 ملکوں میں رضا کارانہ طور پر خون دینے والوں کا سلسلہ آگے بڑھا ہے۔ سال 2005ء میں چین میں ایسے خون دینے والوں کی شرح 94.5 فیصد نوٹ کی گئی جب کہ 1998ء میں یہ شرح صرف 22 فیصد تھی۔ پاکستان میں بھی رضا کارانہ عطیات خون کی مہم کو تیز کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔

سماجی کارکن۔ مدرٹریسا

مشہور سماجی کارکن خاتون مدرٹریسا 27/اگست 1910ء کو سربیا یوگوسلاویہ میں پیدا ہوئیں۔ وہ یوگوسلاویہ میں مقیم ایک البانی پرچون کی دکان والے کی بیٹی تھیں۔ ان کا اصل نام Agnes Gonxha Bojaxhiu ہے۔

12 برس کی عمر سے وہ رفاہی کاموں میں مصروف ہوگئیں۔ ڈبلن میں ایک مشنری ادارے سے وابستہ ہوئیں اور نن بن گئیں۔ اس زمانے میں انگریزی تعلیم حاصل کی۔ 1929ء میں انگریزی کی استانی کے طور پر ہندوستان تشریف لائیں اور کلکتہ میں ایک کانونٹ درس و تدریس کا کام شروع کیا۔

ستمبر 1946ء میں درس و تدریس کو خیرباد کہا اور غریبوں اور افلاس زدہ لوگوں کے لئے رفاہی کاموں کا آغاز کیا۔ ابتداء میں کچھ مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اگست 1948ء میں ویٹکن (روم) کی باقاعدہ اجازت سے ایک خیراتی ادارہ قائم کیا۔ اب اس ادارے کی ہندوستان بھر میں متعدد شاخیں ہیں۔ ہندوستان کے علاوہ برطانیہ، آسٹریلیا، اٹلی، وینزویلا، تنزانیہ، اردن، یمن اور سری لنکا میں بھی اس ادارے کی شاخیں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس ادارے میں بوڑھے، قریب المرگ، افلاس زدہ، اندھے، لنگڑے، لولے اور یتیم بچوں کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ اس ادارے نے آسنول کے قریب شانتی نگر نام کی ایک بستی بھی بنائی ہے۔ جس میں جذامی اور کوڑھی افراد کا علاج کیا جاتا ہے۔

مدرٹریسا نے بھارتی شہریت اختیار کرلی اور وہ نن کا روایتی لباس پہننے کے بجائے ساڑھی پہنتی تھیں۔ 1963ء میں بھارتی حکومت نے انہیں پدم شری کا خطاب عطا کیا۔ 1971ء میں پوپ جان xxiii کی یاد میں قائم کئے جانے والے امن انعام کی وہ پہلی حقدار ٹھہرائی گئیں۔ اس کے علاوہ انہیں جان ایف کینیڈی انٹرنیشنل ایوارڈ بھی دیا گیا۔ 1979ء میں انہیں امن کا نوبیل انعام دیا گیا۔ جو انہوں نے اوسلو جاکر حاصل کیا۔ اس انعام کی تقریب کے بعد وہ سویڈن بھی گئیں جہاں ان کا والہانہ استقبال کیا گیا۔ نوبیل انعام کی رقم جو تقریباً ایک لاکھ پونڈ کے مساوی تھی، انہوں نے خیراتی کاموں کے لئے وقف کردی۔

لوئی بریل۔ بریل سسٹم کا موجد

لوئی بریل 4/جنوری 1809ء کو پیرس کے نزدیک کاڈپرے نامی مقام پر پیدا ہوا۔ وہ سائیس کا بیٹا تھا۔ تین برس کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجے میں اس کی بینائی شدید متاثر ہوئی اور آئندہ چند ہی برسوں میں وہ بصارت سے بالکل محروم ہو گیا۔ لوئی بریل نے نابینا بچوں کے ایک مدرسے نیشنل انسٹیٹیوٹ فار بلائنڈ چلڈرن تعلیم حاصل کی اور بعد میں وہیں مدرس کے فرائض بھی انجام دینے لگا۔

اسی دوران اسے ایک ایسے طریقہ تعلیم کے بارے میں علم ہوا جو سپاہیوں کو رات کے وقت تعلیم دینے کے لئے اختیار کیا جاتا تھا۔ یہ طریقہ تعلیم توپخانہ کے ایک افسر چارلس باربیر Charles barbier کی اختراع تھا۔ جس میں 12 ابھرے ہوئے نقطوں (Dots) سے حروف شناسی سکھائی جاتی تھی۔ بریل نے اس نظام پر مزید کام کیا اور اسے مزید آسان بنا دیا۔ اس نے حروف کی شناخت کے لئے چھ نقطوں پر مشتمل ایک سسٹم ترتیب دیا۔ جسے اس کے نام سے ہی موسوم کیا گیا اور اب یہ ''بریل سسٹم'' کے نام سے معروف ہے۔

بریل نے یہ سسٹم 1834ء میں ایجاد کیا تھا مگر اسے شروع میں کوئی پذیرائی حاصل نہیں ہوئی اور نابیناؤں کے سکولوں کے منتظمین نے اس سسٹم کو ناقابل عمل قرار دے دیا۔ 6 جنوری 1852ء کو 43 برس کی عمر میں لوئی بریل کا انتقال ہوگیا۔

بریل کی وفات کے دو برس بعد 1854ء میں بریل کا ایجاد کردہ یہ سسٹم، نابیناؤں کی تعلیم کے لئے منظور کر لیا گیا اور آج تک لاکھوں نابینا حضرات اس سسٹم سے مستفید ہوچکے ہیں اور اس سسٹم کی بدولت زیور تعلیم سے آراستہ ہوکر معاشرے کے کارآمد فرد بن چکے ہیں۔

یوم سفید چھڑی

لندن کے مغرب میں 170 کلومیٹر کے فاصلے پر برسٹل کا تاریخی شہر آباد ہے اپنے قدیم چرچوں کی وجہ سے یہ شہر یورپی طلباء میں معروف ہے۔ یہاں بارہویں صدی عیسوی کے تعمیر کردہ چرچ بھی موجود ہیں۔ 1921ء میں یہاں ایک نابینا فوٹوگرافر جیمز بگز (James Biggs) شہر کی ٹریفک سے پریشان تھا۔ ایک حادثے میں اس کی آنکھیں ضائع ہوگئی تھیں اور وہ ٹریفک کے کسی حادثے کا شکار ہوکر اپنے مصائب میں اضافہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ زندگی کو نئے سرے سے گزارنے کا ہنر سیکھنا چاہتا تھا۔ اس نے اپنی چھڑی کو سفید رنگ کرنے کا فیصلہ کیا تاکہ وہ موٹرکار چلانے والوں کو آسانی سے نظر آئے۔ جب وہ اپنی چھڑی کو سفید رنگ کر رہا تھا تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوگا کہ یہ چھوٹا سا کام اسے دنیا میں غیرمعمولی شہرت عطا کرنے والا ہے اور اس سے کروڑوں نابینا افراد کے لئے امید کی ایک نئی روشنی جنم لینے والی ہے۔ امریکہ کی مختلف ریاستوں میں 1930ء سے سفید چھڑی کے متعلق قانون سازی شروع ہوگئی تھی۔ 1960ء کے عشرے میں

نیو الریاض ریفریجریشن
ہمارے ہاں اے سی، فریج، فریزر، الیکٹرک واٹر کولر مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے
طالب دعا: ریاض احمد
فون رہائش: 047-6211990
نزد اسلامیہ ہسپتال۔ چنیوٹ فون ورکشاپ: 047-6334915

پیارے آقا اور جماعت احمدیہ عالمگیر کو نیا سال مبارک ہو
الرحمت آئرن سٹور / سٹیل ورکس
جہانیاں روڈ۔ خانیوال
طالب دعا: چوہدری محمد شفیق پوسوال 0345-7397869,065-2557869

ابٹن نور، رحمٰن کون مہندی
رحمٰن کاسمیٹکس سٹور
طالب دعا: خلیل الرحمٰن
بابر مارکیٹ۔ مین بازار۔ سیالکوٹ
0092-52-4586914 – 0300-6157374

MJ میاں غلام رسول جیولرز
جماعت کے مربیان اور واقفین نو کیلئے زیورات بغیر مزدوری اور پالش کے تیار کر کے دیئے جائیں گے
طالب دعا: میاں غلام الرحمٰن
0334-4552254-0345-4552254
میاں عبدالمنان
0346-7434015
044-2689055 میرک ضلع اوکاڑہ

انصاف رائس ملز
اعلیٰ کوالٹی کے عمدہ چاول ہر قسم کے ہر وقت مل سکتے ہیں
ملک محمد یوسف، ملک ناصر احمد، ملک جاوید احمد
ملک عمیر احمد، ملک شاہ زیب احمد، ملک زریاب احمد
چونڈہ سیالکوٹ
فون آفس: 052-6210287-6937215 موبائل: 0300-6114350

سائیکل ہاؤس
ہمارے ہاں ہر قسم کے سائیکل، واکر، پرام جھولے
مونٹین بائیسکل اور بے بی آئیٹم دستیاب ہیں
27 نیلا گنبد۔ لاہور
فون: 042-7355742

صوفی خالد سٹون سپلائرز
محمدی مارکیٹ سرگودھا روڈ۔ چنیوٹ
طالب دعا: صوفی خالد احمد امجد
0321-7917689:
عطاء الکریم خالد (اڈا انچارج)
0321-7706045:

KOHISTAN STEEL
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Dealers of Pakistan Steel Mills Corporation LTD & Importers
Tell: +92-42-37630066, 37379300
Cell: 0300-8472141
Talb-e-Dua: Mian Shahid Iqbal
S/O Mian Mubarik Ali (Late)

اعلیٰ کوالٹی ہمارا معیار
لذیذ مٹھائیوں کا مرکز
صبح کا ناشتہ حلوہ پوری بھی دستیاب ہے
گاجر حلوہ سپیشل
شادی بیاہ اور تقریبات کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
محمود سویٹ شاپ
اقصیٰ روڈ ربوہ
طالب دعا: ریاض احمد۔ اعجاز احمد
فون شوروم: 047-6215523-0333-6704524

مینوفیکچرز اینڈ جنرل آرڈر سپلائرز
SST
سمیع سٹیل ٹریڈرز
لوہے کی اعلیٰ قسم کی چوگھاٹوں کا بہترین مرکز
پروپرائٹر:
میاں عمر سمیع 0300-8469946
دوکان 37670364- 37635082
میاں سلمان سمیع 0302-8469946
قینچی پریس 37668500-37381639
ہیڈ آفس: اینڈ قینچی پریس 12-D مدینہ سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور
81-A سٹیل شیٹ مارکیٹ لنڈا بازار لاہور

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
REAL ESTATE CONSULTANTS
Tel: 042-35301549-50,042-38490083,042-35418406,042-37448406
Mob: 0300-9488447, E-mail: umerestate@hotmail.com:
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
452-G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور

امریکہ میں نابینا افراد کے لئے کام کرنے والی مختلف تنظیموں نے کانگریس پر زور دینا شروع کر دیا کہ ہر سال 15/اکتوبر کو سرکاری طور پر یوم سفید چھڑی منانے کا فیصلہ کیا جائے امریکی کانگریس نے اس سلسلے میں قرارداد پاس کرنے کے چند گھنٹوں بعد ہی امریکی صدر لنڈن بی جانسن نے 15/اکتوبر کو یوم سفید چھڑی کو باضابطہ طور پر منانے کا اعلان کیا اور اس کے بعد دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی اس دن کو سرکاری طور پر منانے کا آغاز ہوگیا۔

ریڈ کراس

دنیا کی فلاحی تنظیموں میں ریڈ کراس کا نام بہت اہم ہے۔ 8/اگست 1864ء کو جنیوا میں اس تنظیم کے منشور پر دستخط ہوئے تھے۔

دنیا کی متعدد تنظیموں کی طرح یہ تنظیم بھی فقط ایک شخص کے خوابوں کی تعبیر تھی یہ شخص سوئٹزرلینڈ کا ژاں ہنری دوناں (Jean Henry Dunant) تھا جو 8 مئی 1828ء کو پیدا ہوا تھا۔ 24 جون 1859ء کو وہ اپنے کاروبار کے سلسلے میں لاوردی نامی شہر گیا ہوا تھا۔ یہ شہر ان دنوں فرانس اور آسٹریا کے درمیان جنگ کا محور بنا ہوا تھا۔ ہر روز سینکڑوں افراد ہلاک اور ہزاروں افراد زخمی ہو رہے تھے اور کوئی انہیں ابتدائی طبی امداد دینے والا بھی نہیں تھا۔ دوناں کے ذہن پر اس واقعے کے بڑے گہرے اثرات مرتب ہوئے اور وہ اپنا کام بھول کر، زخمیوں کی امداد میں مصروف ہوگیا۔ یوں اس کی کوششوں سے متعدد زندگیاں بچ گئیں۔

جنگ کے خاتمے کے بعد دوناں نے ایک پمفلٹ تحریر کیا جس کا نام Un Souvenir De Solferino تھا۔ اس پمفلٹ میں دوناں نے حالات جنگ کے متاثرین کے لئے ایک ایسی تنظیم بنانے کی تجویز پیش کی تھی جو ان کی امداد اور آبادکاری کے کاموں میں مدد کر سکے۔

دوناں کی تجویز کو زبردست پذیرائی ملی اور اس کی کوششوں سے 8/اگست 1864ء کو جنیوا میں 14 ممالک کا ایک کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کے قیام کی منظوری دی گئی اور سفید زمین پر ایک سرخ کراس کو جو سوئٹزرلینڈ کے پرچم کو الٹ کر بنایا گیا تھا ریڈ کراس کا پرچم بنا لیا گیا۔

ریڈ کراس کی تنظیم تین حصوں پر مشتمل ہے، پہلی انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس، جس کا صدر مقام جنیوا سوئٹزرلینڈ میں ہے، دوسری لیگ آف دی ریڈ کراس سوسائٹیز اور تیسری نیشنل ریڈ کراس سوسائٹیز۔

حالت جنگ میں انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی متحارب ممالک اور ان کی نیشنل ریڈ کراس سوسائٹیز کے مابین غیر جانبدار رابطے کا کام انجام دیتی ہے اور جنگی قیدیوں کے معاملات کی دیکھ بھال کرتی ہے اور انہیں ڈاک اور اسی نوع کی دوسری سہولیات فراہم کرتی ہے۔ جنگ کے علاوہ قدرتی آفات میں بھی یہ تنظیم فعال کردار ادا کرتی ہے۔

قیام پاکستان کے بعد پاکستان میں بھی 20 دسمبر 1947ء کو ریڈ کراس سوسائٹی کا قیام عمل میں آیا۔ 21 جولائی 1948ء کو اس تنظیم کا الحاق انٹرنیشنل کمیٹی آف دی ریڈ کراس سے ہوا اور 13/اگست 1948ء کو اسے لیگ آف ریڈ کراس سوسائٹیز کی رکنیت ملی۔ فروری 1974ء میں اس تنظیم کا نام بدل کر پاکستان ہلال احمر سوسائٹی رکھ دیا گیا اور نام کی تبدیلی کے ساتھ ہی صلیب کے نشان کی جگہ سرخ ہلال نے لے لی۔

انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس کے بانی ژاں ہنری دوناں کا انتقال 30/اکتوبر 1910 کو سوئٹزرلینڈ کے شہر ہیڈن میں ہوا۔ اسے دنیا کی متعدد تنظیموں نے انعامات اور اعزازات سے نوازا۔ 1901ء میں جب نوبیل انعامات کا آغاز ہوا۔ تو دوناں نے ایک فرانسیسی شخص فریڈرک پیسی (Frederic passy) کے اشتراک سے امن کا پہلا نوبیل حاصل کیا۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل کمیٹی آف ریڈ کراس 1917ء 1944ء اور 1963ء میں تین مرتبہ امن کے نوبیل انعامات حاصل کر چکی ہے۔

ایس او ایس سگنل

جب کوئی بحری جہاز خطرے میں ہوتا ہے یا ڈوبنے لگتا ہے تو وہ اس سے قبل ایس او ایس کا سگنل دیتا ہے۔ جس کا مطلب ہوتا ہے کہ ہماری جان بچاؤ۔ خطرے کا یہ مشہور عالم سگنل 3/اکتوبر 1906ء کو برلن ریڈیو کانفرنس میں برٹش مارکونی سوسائٹی اور جرمن ٹیلی فنکن آرگنائزیشن نے منظور کیا تھا اور یکم جولائی 1908ء کو یہ حروف خطرے کے سگنل کے طور پر نافذ العمل ہوئے تھے۔ یہ سگنل پہلی مرتبہ 10 جون 1909ء کو ایک ڈوبتے ہوئے جہاز ایس ایس سلیوونیا (S.S. Slavonia) نے استعمال کیا۔ جس کی مدد کے لئے دو سٹیمر پہنچ گئے اور اسے ڈوبنے سے بچا لیا۔

ایس او ایس سے پہلے خطرے کے سگنل کے طور پر سی کیو ڈی (C.Q.D.) کے حروف مستعمل تھے۔ یہ سگنل بھی مارکونی کمپنی نے ہی منظور کئے تھے اور یہ یکم فروری 1904ء سے نافذ العمل ہوئے تھے۔ ان حروف کا مطلب تھا All Stations Urgent لیکن عام طور پر ان کا مطلب غلط طور پر Come Quick Danger مشہور ہوگیا تھا۔

یہی کچھ SOS کے سگنل کے ساتھ ہوا۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ Save our SOS Send our Save our Ship Souls Soccer کا مخفف ہے۔ لیکن یہ بات درست نہیں۔ SOS کے حروف کسی کا بھی مخفف نہیں ہیں۔ بلکہ یہ محض ایک کوڈ سگنل ہے اور اسے صرف اس لئے منظور کیا گیا ہے کہ اس سگنل کی ترسیل اور وصولیابی بہت آسان ہے (مورس کوڈ میں ''ایس'' کے لئے تین نقطے یا ڈاٹ اور ''او'' کے لئے تین ڈیش استعمال ہوتے ہیں۔ ایس او ایس کا سگنل بھیجنا ہو تو تھری ڈاٹ، تھری ڈیش تھری ڈاٹ دبا کر یہ سگنل بہت آسانی سے اور بہت جلد بھیجا جاسکتا ہے۔

ایس او ایس محض ایک کوڈ سگنل ہے یہی وجہ ہے کہ ان حروف کو لکھتے ہوئے فل سٹاپ کا استعمال نہیں کیا جاتا۔ اگر خطرے کا سگنل زبان سے بھیجنا ہو تو اس صورت میں May Day کا سگنل دیا جاتا ہے یہی سبب ہے کہ ہوائی جہاز خطرے کے وقت May Day کا سگنل دیتے ہیں۔ یہ سگنل اس لئے اختیار کیا گیا ہے کہ ان الفاظ کی آواز فرانسیسی لفظ M. Aider سے مشابہ ہے جس کا مطلب ہوتا ہے "Help Me"

معذوروں کا عالمی دن

ہر سال 3 دسمبر کو معذوروں کا عالمی دن منایا جاتا ہے جس کا مقصد مختلف اعضاء اور صلاحیتوں سے محروم لوگوں کی خدمت کی طرف متوجہ کرنا ہے۔

انسانی حقوق کا عالمی دن

ہر سال 10 دسمبر کو اقوام متحدہ کے تحت انسانی حقوق کا عالمی دن منایا جاتا ہے۔

سارے جہاں کے بوجھ بٹاتے رہے ہیں ہم

خدمت کو ہی شعار بناتے رہے ہیں ہم
سارے جہاں کے بوجھ بٹاتے رہے ہیں ہم

نیکی کی ہر صدا پہ ہی لبیک ہم کہیں
دنیا بھی آخرت بھی کماتے رہے ہیں ہم

جب بھی لگے ہیں زخم دعائیں ہی ہم نے دیں
سینے سے ہر ستم کو لگاتے رہے ہیں ہم

ایمان میں بڑھائیں وقار عمل ہمیں
اس رہ میں ٹوکری بھی اٹھاتے رہے ہیں ہم

کبر و غرور جس سے مٹے گا اے ساتھیو!
بیعت کی شرط وہ بھی نبھاتے رہے ہیں ہم

مخلوق سے خلوص ہے محبوب تر ہمیں
خالق پہ اپنی جان لٹاتے رہے ہیں ہم

نیکی کوئی حقیر سمجھتے نہیں ہیں ہم
سنت یہ مصطفیٰؐ کی جگاتے رہے ہیں ہم

ابن کریم

طاہر ہومیو سٹور اوکاڑہ
طالب دعا: محمد امین طاہر: 0333-6962781

ہر قسم کا ایکسپورٹ کوالٹی سپورٹس ویئر
نوید سپورٹس کمپنی ساہی کالونی۔ عوامی روڈ ڈسکہ کلاں (سیالکوٹ)
طالب دعا: وحید احمد: 0334-7598346
سعید احمد: 0301-6443792

احمد آئل ملز
حاصل پور روڈ وہاڑی

طالب شاہد ریاض بٹ: 0300-7722343
دعا وسیم احمد باجوہ: 0333-6271284

مشتاق جنرل سٹور
حق بازار۔اوکاڑہ

طالب دعا: شیخ سمیع اللہ ابن شیخ اشفاق احمد ابن شیخ مشتاق احمد

آری، لکی مشین، ڈوری، فیتہ مشین، وائنڈنگ مشین کی مرمت اور نئی مشینیں بنائی جاتی ہیں۔

مشہود احمد انجینئرنگ ورکس
چکی والا چوک نزد گنڈا سنگھ چوک نعمت آباد جھنگ روڈ فیصل آباد

طالب دعا: محمود احمد 0306-7057573: 041-2651017

عبداللہ موبائلز اینڈ الیکٹرونکس سنٹر
موبائلز، فریج، واشنگ مشین، ڈرائر، T.V چائنا
DVD جوسر، بلینڈر، جنریٹر، گیس ہیٹر
مکمل کمپیوٹر LCD15" 17" 19" سسٹم
موٹر سائیکل یونیک، روڈ پرنس

چوہدری محمد نواز وڑائچ: 0345-6336570
3/2 دارالبرکات بالمقابل سیکر بیت الاقصیٰ ربوہ

ٹائم سنٹر
Tel:061-2470067
کمیٹی گولائی چوک ڈیرہ غازی خان

Time Centre
Golai Committee, Chowk D.G Khan.

پلاسٹک، سٹیل، ایلومینیم، چینی، پتھر، شیشہ اور نان اسٹک کی تمام امپورٹڈ ولوکل ورائٹی دستیاب ہے۔ نیز لوز ملامین آرڈر پر تیار کی جاتی ہیں

رفیع کراکری سٹور
گلی ڈپٹی باغ بالمقابل جامع مسجد اہلحدیث سیالکوٹ شہر

پروپرائٹرز: رفیع احمد
052-4583892 0321-6147625

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان | جرمن پوٹینسی دستیاب ہے

الرحمٰن ہومیو سٹور اینڈ کلینک
ڈاکٹر فرحان خاں۔ڈی ایچ ایم ایس
چنیوٹ بازار۔مون پلازہ دکان نمبر 2 فیصل آباد
0345-7693179,0322-6060090

احمد برکس کمپنی
حاصل پور روڈ وہاڑی

طالب۔ شاہد ریاض بٹ: 0300-7722343
دعا۔ تحسین احمد باجوہ: 0333-6271285

علی پرویز الیکٹرک سٹور
صدر گوگیرہ (اوکاڑہ)

طالب دعا: میاں جاوید احمد: 0323-6897674
میاں منظور احمد: 0321-4691981
معاذ احمد طور، حارث احمد طور، عمر احمد طور

چوہدری محمد شریف سنز زرعی فارم
چک نمبر 206 مراد ضلع بہاولنگر

طالب دعا: ✪ چوہدری علی اکبر ✪ چوہدری محمد حمزہ مقصود ابن چوہدری مقصود احمد گوندل
صدر جماعت احمدیہ 206 مراد 0345-7043475
✪ چوہدری منصور احمد گوندل ابن چوہدری محمد شریف گوندل: 0345-7042236

منور کلینک اینڈ سٹور لالیاں ڈگری کالج روڈ ربوہ
ڈاکٹر منور اقبال ڈی ایچ ایم ایس پی ایم ایف (پنجاب)
پشنٹ کیئر ٹیکنیشن فارمیسی اسسٹنٹ
رجسٹرڈ 635-B لائسنس CDL 106-9

پروپرائیٹر: مقصود احمد Ph:042-35115821 042-35113670

بلال ٹریڈرز ہارڈ ویئر کمپنی
ڈیلر: تارکول تھرماپول شیٹ، ہارڈ ویئر کا سامان ڈور لاک ایلومینیم پٹی شیشہ، سلائیڈنگ، کیل قبضے، گلو اور ویلڈنگ کا سامان لاثانی ماربل ویٹاں اور اٹلین ویٹاں دستیاب ہے۔
23-1-C2 گوندل چوک کالج روڈ، ٹاؤن شپ لاہور

کرنسی اور سونے کا لین دین ہول سیل ریٹ پر کیا جاتا ہے

زاہد جیولرز
صرافہ مارکیٹ ڈسکہ
فون شوروم 052-6613990

شاہد جیولرز
طالب دعا: محمد سلیمان، شاہد احمد
فون شوروم: 052-6616126
مین بازار ڈسکہ 0300-6425725

الصادق فلنگ اسٹیشن
شاہی روڈ۔لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

فون آفس 068-5795441
5792241

مون سی این جی اسٹیشن
الرحیم۔چوک معصوم شاہ روڈ ملتان

فون آفس: 061-6781090
طالب دعا: چوہدری محمد صادق جاوید

عنائیت علی سنز آپٹیشنز
AUTOMATIC COMPUTERIZED FITTING ANAYAT ALI SONS OPTICIAN

کمپیوٹرائزڈ معائنہ نظر

گورنمنٹ کوالیفائیڈ آپٹو میٹریسٹ

منظور شدہ
وزارت صحت حکومت پاکستان
ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن

دھوپ کے چشمے، امپورٹڈ فریم، کنٹیکٹ لینز
مصنوعی آنکھیں اور آلہ سماعت دستیاب ہیں

طالب دعا
(ر) کرنل ظفر علی۔چوہدری فاروق احمد گل
Tel:044-2513044 Res:2520644-2523739
Mob:0300-6962144,0300-6962145

ہسپتال بازار اوکاڑہ

CH.Jewellers
چوہدری جیولرز
سی بلاک صرافہ بازار اوکاڑہ فون: 044-2514677
طالب دعا: چوہدری ارشد خالد اینڈ سنز
0301-7332577

سلیم میڈیکل سٹور
طالب دعا: ڈاکٹر محمد سلیم ابن چوہدری محمد عبداللہ
Cell:0302-4106827
Off:063-2570002
Res: 063-2570195
مین بازار مروٹ ضلع (بہاولنگر)

ہمارے ہاں زیورات آرڈر پر بھی تیار کیے جاتے ہیں
ایم وحید جیولرز
اندرون مارکیٹ صرافہ بازار سی بلاک چوک دربارے والا اوکاڑہ
طالب دعا: میاں عبدالوحید
0300-7533438
0345-7506946

خون شہیدان امت کا اے کم نظر
رائیگاں کب گیا تھا کہ اب جائے گا
زرقون یونانی فارما
ظفروال (نارووال)
دعاگو: احسان اللہ باجوہ
0333-4845464
0307-4845464

A.Q. Shafi
ENTERPRISES
Roras Road New Miana Pura Eastern, Sialkot 51340 Pakistan
Manufacturers and Exporters of Leather Garments and Textile Garments
TEL 0092-52-3242478,79 Fax:0092-52-3242480Cell: 0092-345-6700717,18
Email:aqshafi@skt.comsats.net.pk http: www.aqshafi.com

ڈیلر کیٹالیوب، مہران آئل، P.S.O، کالٹیکس۔ شیل۔ کین لیوب۔ بریک آئل۔ گریس اور فلٹر
المیزان آئل ایجنسیز
298۔ جنرل بس سٹینڈ سرگودھا فون آفس: 048-3210792

ماحول کو جراثیم اور متعدی امرض سے پاک کرنے میں آپ کے ساتھ ساتھ
خورشید برادرز بہاولپور
فون آفس: 062-2884085
موبائل: 0300-9687053
0300-6808082

النورسٹون سپلائرز
محمدی مارکیٹ سرگودھا روڈ چنیوٹ
(کاروبار کی ترقی کیلئے)
طالب دعا: افتخار احمد: 0345-5852693
وسیم احمد: 0342-6938028
اسرار احمد عامر (اڈمینیجر): 0346-7174199

ڈیلر: بائر کراپ سائنس کلب شاپ
BAYER
زرعی اجناس کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
زرعی ادویات بھی دستیاب ہیں
افضل کمیشن شاپ
غلہ منڈی۔ ریلوے مارکیٹ۔ ہارون آباد
طالب دعا: شاہد پرویز انوار
0333-2812831

Nisar Ahmad Mughal
Chief Executive
Pakistan Quality & Perseican Engineering Works
Special In: Carbide Dies of Every Kind, on Spark Rozen & Manufactures of Industtrial Works
St. No. 25, Sh No. 3 Opp . of Mian Main Gate , 17-Infentery Road, Dharm Pura Lahore. Mob:0320-4820729

CNG
CALTEX
خوشخبری
کالٹیکس سٹی پٹرول پمپ
جدید ترین CNG Station جس کو ملتان کا پہلا نیا اور جدید سٹیشن ہونے کا اعزاز حاصل ہے
طالب دعا: چوہدری عطاء المنعم کالٹیکس سٹی پٹرول پمپ پیر خورشید کالونی روڈ چونگی نمبر 8 ملتان
0344-4454575
- جدید ترین فلٹریشن سسٹم اور اعلیٰ کمپریسر سے آئل فری گیس فراہم کرتا ہے
- آئل فری گیس فراہم کرنے کی وجہ سے آپ کی گاڑی کی کٹ اور سلنڈر میں آئل جمع نہیں ہوتا ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہوگا کہ آپ کو گاڑی کی ٹیوننگ کیلئے بار بار ورکشاپ کا رخ نہیں کرنا پڑے گا۔ جس سے آپ کا قیمتی وقت اور رقم ضائع نہیں ہوگی۔
- فل پریشر اور بہتر کولنگ سسٹم کی وجہ سے ٹھنڈی گیس فراہم کرتا ہے جس کی بدولت آپ کی گاڑی فی سلنڈر 20 کلومیٹر زیادہ سفر کرتی ہے۔
آپ کا اپنا CNG STATION
طالب دعا: چوہدری منیر احمد
چونگی نمبر 9 ملتان
فون: 061-6224420 موبائل: 0300-8634575

Food Club
طور نسلی کے لایا

سول ڈسٹری بیوٹرز
الحسیب ٹریڈرز 1712 کچہری روڈ ملتان
فون نمبر: 061-4570602

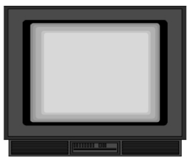

نیشنل الیکٹرونکس

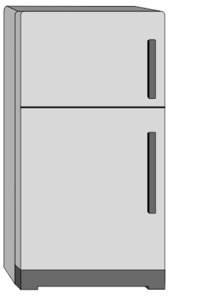

ہمیں خدمت کا موقع دے کر سامان بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔ مناسب سکیم بھی ہے

ہمارے ہاں ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، کوکنگ رینج، گیزر، سپلٹ اے سی، ویکیوم کلینرز، مائیکروویو اوون اور ہر طرح کی الیکٹرونک مصنوعات دستیاب ہیں۔ وی سی ڈی اور کلر ٹی وی کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔

ڈیلر: ڈاؤلنس، پیل، ویوز، فلپس، ایل جی، سام سنگ

تمام احمدی بھائیوں کی خدمت کیلئے ہماری انتظامیہ ہر وقت تیار

انسٹنٹ گیزر جتنا استعمال اتنی گیس جلے 60% گیس کی یقینی بچت ورائٹی دستیاب ہے نیز LCD اور DVD کی مکمل رینج دستیاب ہے۔

طالب دعا : افتخار انوار

1- لنک میکلوڈ روڈ، جودھامل بلڈنگ لاہور فون: 042-37357309,37223228

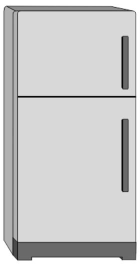

فخر الیکٹرونکس

فریج، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، سپلٹ اے سی، کوکنگ رینج، گیزر، مائیکروویو اوون، ٹی وی اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت حاصل کریں۔

مکمل ڈش سسٹم 4000 روپے میں لگوائیں

LCD کی مکمل ورائٹی دستیاب ہے

1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

0300-4292348, 0300-9403614, 042-37223347, 37239347, 37113346

TURBO
Store-Rite
Masaladan
Keeps Spices & Masalas 'Fresh n Crispy'
Wall Fixing Frame
Premium Plastic Ware

GOOD MORNING
Shezan
JAM , JELLY & MARMALADE
Shezan
MIXED FRUIT
JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
MANGO
JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
APPLE
JAM
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
Shezan
SWEET
ORANGE
MARMALADE
Natural Goodness
PRODUCT OF PAKISTAN
With Added
Fruit Chunks